فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم

کتاب منبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس وثناے خداوند عالم اگر ذرات بحر وبر کو نجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجیے تو حاصل ضرب سے بمراتب فزون ہو اور نعت ومدح سرور انبیا اگر داوات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ وہامون کے املا کیجیے تو بمدارج زیادہ تر ہونگے اسی طرح زبان قاصر ہی اوصاف مین آل مصطفے واصحاب باصفا کے جنھون نے بھالون کی سوکھی لکڑیون سے پھل کھائے اور کھلائے اور اُنکے کلک خشک تیر مین ایسے تیز پر جمے اور لگے تھے کہ شاہین پردازی سے مرغ دل کا شکار کرتے تھے اپنی تیغ آبدار کے وہ جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے شناوران بحر شجاعت کو تلوار کے گھاٹ اُتار کر اقلیم روم وعجم قبضے مین لائے خم شمشیر چشمک ابروے ہلال دور سپر رشک بدر جمال اُنکی کمان تیر سے انگشت نما بسوے قوس سپہر اور لب سوفار سے گویا نسبے قدرت خالق بر وبحر سلام اللہ علیہم الی یوم البعث والنشر اما بعد راقم ساکن شہر خاموشان بشار تعلیخان بن علی مردان خان بن مردان علیخان اسکنہم اللہ وایانا الجنان الثمار کرتا ہی بعالی خدمات ارباب عز وشان کے کہ بعد ختم کتاب مغازی الصادقہ ترجمہ مغازی الرسول کے حسب الارشاد عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار خورشید اشتہار دامت حشمتہ ما اتصل اللیل والنہار ترجمہ فتوح عجم کا متن عربی سے بنام نہاد غزوۂ عرب کے کیا کہ اعداد حروف مسمی سے تاریخ تالیف کی سال یکہزار ودو دویست ونود نکلتی ہی ۱۲۹۰ صاحبان سیر خوش سیر سے دادخواہ ہون کہ سادہ بیانی اور محاورہ زبانی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرمادین اور بازراہ قدردانی کے خطاے انسانی سے معاف رکھین اور واضح رہے کہ تمام دفاتر تواریخ مین سے

جو لطف سیر اس دفتر مین ہو وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل ملک روم پر گذرے اور کیا کیا زوال ملک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین و ہم بصیرت افروز حسرت گزین ہین جیسا کہ اسکے حسب حال شاعر نے کہا ہو بیت از نقش ونگار در و دیوار شکستہ * آثار پدیدست صنادید عجم را * اب مین آغاز کرتا ہون وقائع بدائع روزگار بتوفیق خداوند کردگار

ذکر فتوح دیار بکر و ارض ربیعہ

ف — ذکر فتوح دیار بکر و ارض ربیعہ

طریق عدنان بن یحیی الحارثی سے روایت ہو معز الجوفی سے اور دوسرے طریق سے مروی ہو ابن عمیر التمیمی سے وہ ناقل ہو مہلب اور طلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے ملک شام پر فتح دی ہاتھ سے ابوعبیدہ عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پر فیروزی بخشی نام سے عمرو بن العاص ابن وائل السہمی کے تو اسوقت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ کو اس مضمون سے نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبداللہ عمر امیرالمومنین علی عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الیک الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد الخ یعنے بندۂ خدا امیرالمومنین عمر کی جانب سے عامر بن الجراح پر سلام اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد وثنا اس خداوند کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود لائق بندگی کے نہین ہو اور درود بھیجتا ہون اسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وبعدازان واضح ہو کہ تمنے قتل کفار مین تہ دل سے کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضاے خدا مین بڑی سرگرمی وعرق ریزی کی اور تمنے پیش خدا اپنے ایسے اچھے کامون کو پیشکش بھیجا ہو کہ روز پیشی تمھارے یعنے قیامت مین وہ تمھارے پیش آوینگے اور ہمنے کسی جنگ مین کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو نہین دیکھا کہ وہ تمھارے اداے فرض سے تمسے زیادہ ہو یعنے جو تمپر فرض تھا جیسا تمنے اسکو ادا کیا ہمنے تمسے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی کی سنت کو خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد وکوشش چاہیے تم اسکو بخوبی بجالائے حق سبحانہ وتعالی ہمسے اور تمسے ان کامون کو قبول کرے اور ہماری تمھاری مغفرت وآمرزش فرماوے غرض کہ جسوقت یہ نامہ ہمارا تمھارے مطالعہ مین درآوے تو فورًا سامان جنگ کا واسطے عیاض بن غنم الاشعری کے مہیا کردو اور لشکر اسکے ہمراہ کرکے طرف سرزمین ربیعہ اور دیار بکر کے روانہ کردو تو مجکو حق تعالی سے امید ہو کہ وہ ان بلاد پر اسکے ہاتھ سے فتح وظفر پاوے گا اور اسکو خوب فہمایش کردو کہ امور ناشایستہ مین خوف خدا رکھے اور جہاد وکوشش باطاعت خدا بجالاوے اور امور جہاد مین کچھ تاخیر وتراخی نکرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حق تعالی نے سید المرسلین صلعم کو جس کام کا مامور کیا ہو اور اسپر نازل کیا ہو کہ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین یعنے اے نبی تو جہاد وقتال کر کفار اور منافقین سے تو اس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے

ف — نامہ عمر بن الخطاب کا عامر بن الجراح کو واسطے معین کرنے عیاض بن غنم الاشعری کے ساتھ سامان جنگ کے

باقی سلام تیرا اور جمیع مسلمین پر اور رحمۃ اللہ اور برکات خدا تم سب پر وبعدہ ان ایک دوسرا نامہ بطور سند نام عیاض بن غنم کے لکھا کہ ہمنے تمکو ولایت یعنے حکومت و سرداری دی تم ارض ربیعۂ فارس اور دیار بکر کو روانہ ہو راوی کہتا ہی کہ یہ نامہ بدست ساعدۃ بن قیس المرادی کے ابلاغ کیا اور سامان اُسکے زاد وراحلہ کا بیت المال سے کر دیا اور حکم کیا کہ جلد جا پھر وہ روانہ ہوا تا آنکہ مقام طبریہ مین ابو عبیدہ کے پاس پہونچا اور نامہ امیر المومنین عمرؓ کا پیش کیا اور دوسرا نامہ عیاض بن غنم الاشعری کو حوالہ کیا جب ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا و امتثال امر امیر المومنین بسر و چشم قبول ہی اور عیاض کو جہاد پر جانے کی مبارکبادی دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اُنکی ہمراہی کے لیے تیار کر دی اُنمین دو ہزار صحابی تھے ازانجملہ خالد بن الولید تھے اور نعمان بن المنذر و ضرار بن الازور اور ابن سابق اور ثمرہ بن شحصل اور عمرو بن ربیعہ و ذوالادعا بن قیس اور حکم بن ہشام اور یسع بن مخلف اور رطلیا اور عامر بن بہرام اور مقداد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن یوقنا اور یہ لوگ سب پاس ابو عبیدہ کے بعد فتح مصر شہر شوال سنہ بست و ششم ہجری مین آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم مقام طبریہ سے بجمعیت آٹھ ہزار مردم طرف جزیرہ کے روانہ ہوے اور مقدمۃ الجیش یعنے ہراول سہیل بن عدی تھے پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہانتک کہ مقام راس العین مین جا اُترے اور یہ وہ مقام ہی کہ خالد نے اسکو بصلح فتح کیا تھا وہان لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف رقہ کے روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو اُسکے قلعہ کے قریب خیمے اور اُس قلعہ کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصاری تھا اور اُسکا نام یوحنا تھا اور وہ صاحب راس العین کا تھا یعنے بادشاہ نصاری کی طرف سے وہان کا حاکم تھا وہ آمادہ و مستعد بجنگ ہوا اور سامان قلعہ جمع کرنے لگا پھر سب اہل رقہ نے دیکھا کہ حاکم اُنکا تیاری اسباب جنگ و فراہمی سامان قلعہ مین مصروف ہی تو اُسوقت ایک دوسرے کے پاس مشورہ کے واسطے گئے اور پھر سب جمع ہو کر بطریق کے پاس حاضر ہوے اور کہنے لگے آپکا کیا ارادہ ہی یعنے یہ ارادہ خوب نہین ہی کہ تم درمیان اہل شام اور اہل عراق کے ہو یعنے یہ سب تابع اسلام ہین ان قوم کے مقابلے مین تم مقام و مقاومت نکر سکوگے یعنے اُنکے سامنے ٹھہر نسکوگے راوی کہتا ہی پھر یہ سب اہل رقہ باہم مشورہ کر کے پاس عیاض بن غنم مالک جیش کے بمقام راس العین روانہ ہوے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے اُسنے مصالحہ قبول کر کے سہیل بن عدی کو حکم بھیجا کہ اُنسے جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کر لو و بعد ازان خود عیاض نے بھی مقام راس العین سے طرف رقۃ البیضا کے کوچ کیا اور آئے چنانچہ اسی باب مین سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے وَصَادَفْنَا الْفُرَاتَ غَدَاۃَ سِرْنَا ٭ بِجُوْدِ الْخَيْلِ وَالْاَسَلِ الطِّوَالِ اَخَذْنَا الرِّقَّۃَ الْبَيْضَاءَ لَمَّا ٭ رَاَيْنَا الشَّهْرَ لَوَّحَ بِالْهِلَالِ ٭ وَاَزْعَجَتِ الْجَزِيْرَۃَ بَعْدَ خَفْضٍ ٭ وَقَدْ كَانَتْ تَخَوَّفُ بِالزَّوَالِ سَنَقْصِدُ رَاسَ عَيْنٍ اَوْ بَرَاى ٭ غَدًا حُلْقِيْ مَعَ جَيْشِ الضَّلَالِ ٭ وَقَصْدُ سُهَيْلٍ اِمَامَ جَيْشِ الصِّدْقِ ٭ وَتَقْتُلُ فِي الْبَطَارِقِ لَا نُبَالِيْ فَنَحْنُ اُولُو الْبَقِيَّۃِ وَالْمَعَالِيْ ٭ وَنَحْنُ الصَّابِرُوْنَ لِكُلِّ حَالٍ ٭ صَحَابَۃُ اَحْمَدَ خَيْرِ الْمَوَالِيْ ٭ حُوَيْقُ الْعُلْيَا وَالرُّتَبِ الْعَوَالِيْ اِلٰى رَبِّ السَّمَاءِ يَدُ نَا عَمَلُوْا ٭ وَخَاطِبَۃُ شِفَاهًا بِالْمَقَالِ ٭ یعنے ہم فرات کو پہونچے جس روز ہمنے کوچ کیا اور ہمارے ہمراہ

راس العین نام شہر اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اس شہر کے دروازہ پر ایک بہت بڑا چشمہ تھا بادشاہ نصاری کا تو وہ طلا بنا ہوا نصب کیا تھا اور

اسکے پاس بادشاہ کے مسیح اور مریم کی تصویر کسی نے بنا کے لگائی تھی

جید اور تیز رو گھوڑے ہین اور نیزہ ہاے دراز و بلند پھر ہمنے رقۃ البیضا کو جا لیا جسوقت ہمنے تارون کو چمکتے ہوئے ٹیلون پر دیکھا تھا یعنے ہنگام شام اُسوقت تنگی وضغطہ مین پڑ گیا جزیرہ باوجود وسعت عیش کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ خوف زوال و تباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو اُسنے یعنے اُسکے بطریق نے ہمراہ اپنی فوج گمراہ کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور سہیل جو پیشوا لشکر راست رو کا ہی ارادہ رکھتا تھا کہ سرداران نصاریٰ کو بید ریغ تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی اور صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر و شاکر ہین اصحاب محمد بہترین یاران ودوستداران و بلند ہونے والے مدارج برتری اور مراتب بزرگی کے ہین اور وہ محمد وہ ہی جو علو مرتبت سے مقرب ہی پروردگار ارض وسما کا اور حق تعالی نے اُس سے خطاب کرکے زبانی کلام کیا اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض بن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے کوچ کی تیاری کی اور اُن روزون مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جسکا نام شہریاض بن فریبون تھا اور جمعیت اُسکے لشکر کی لاکھ آدمی کی تھی اور اُسکی عملداری مین تحت حکومت اُسکے نصارای عرب سے ہمراہ سلطان بن ساریۃ الثعلبی وہبیرہ کے تیس ہزار جوان تھے چنانچہ جسوقت جزیرہ والون کو اخبار فتح رقہ کی پہونچی اور یہ بھی خبر اُنکو پہونچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے اُنپر قصد آنے کا رکھتے ہین تو وہ لوگ شہریاض بادشاہ کے پاس راس العین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے بادشاہ ہوشیار ہو تحقیق کہ اصحاب محمد ہمارے دیار مین آگئے ہین اور ہماری طرف اُنکا قصد ہی اور مطلب اُس قوم کا یہ ہی کہ ہم اُنکے دین مین داخل ہون پس لازم ہی اے بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکالیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اُنسے بمقابلہ پیش آئیے اُسمین ہمکو نفع ہو خواہ ضرر غرضکہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجکو سواے اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہی کہ تم لوگ بھاگ جاؤگے تب اُنھون نے اپنے عیال خواہ خدم و اموال کو رہاین مین یعنے گرو مین دیا یعنے اول دیا آخر بادشاہ نے اُنسے عہد واثق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ و مال خزانہ سے نکالکر تنخواہ سپاہ کی تقسیم کی اور قلعہ مین محفوظ رکھا اور قلعہ کی دیوارون پر نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندقون کو گہرا اور چوڑا کھدوایا اور حکمنامے بطلب کمک بطرف بلاد حملین وکفرتوثا و دارا وماردین و رہا وتل مزرت و سن و موزن کے ابلاغ کیے و بانتظار عیاض بن غنم کے بجاے خود قائم و قیام پذیر رہے عبد اللہ بن اسلم نے بواسطہ عاصم بن اسد واسحاق ابن اموی و یزید بن ابی حبیب کے راشد مولی یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہی کہ جسوقت عیاض بن غنم نے بقصد راس العین براے جنگ شہریاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل ازروانگی کے شعث بن عولیم اور عبد اللہ بن غسان کو طرف دو قلعون کے جو بنام زبا و زلوبیا کے مشہور ہین روانہ کرنے لگے اُسوقت عبد اللہ یوقنا نے عیاض بن غنم سے کہا کہ سن اے امیر یہ دونون قلعے جنکا تو نے ذکر کیا یہ دونون قلعے نہایت بلند و استوار ہین ایک بطرف شرق

واقع ہی اور دوسرا بسمت غرب اور یہ دونون ایک زمانے مین یعنے جب مین اسلام سے مشرف نہ تھا میرے تحت حکومت
تھے اور اسکا حاکم میری جانب سے میرے چچا کا ایک بیٹا تھا جسکا نام اشفکیاص بن ماریہ ہی اور ماریہ اسکی مان کا نام ہی
وہ ان قلعون پر قابض و متصرف تھا پھر مین نے اپنی دختر سے اسکا عقد ازدواج کردیا تھا چنانچہ اس دختر نے قلعہ شرقی
کو جو جانب فرات ہی اپنے مہر مین لے لیا ہی پس میری راے مین یہ آتا ہی کہ تم مجکو حکم کرو تا ان دونون قلعون پر پہلے
مین جاؤن یہانتک کہ قلعہ غربیہ مین داخل ہون اگر اسکو مین فتح کرونگا تو دوسرا بھی میرے قبضے مین آجاویگا عیاض نے
کہا اے عبد اللہ تیری راے بہت نیک و صائب ہی تو اسلام اور اہل اسلام کا خیرخواہ ہی حق تعالی تجکو جزاے خیر عطا
کرے بہتر ان جزاؤن سے کہ اپنے اولیا و دوستدارون کو دیتا ہی تو ہی روانہ ہو خدا تجکو برکت بخشے اور تیری مدد کرے
پھر جبکہ وہان تجکو تین دن کا توقف ہوگا تو مین تیرے پاس شمعث اور عبد اللہ اور انکے ہمراہیون مسلمانون کو کمک روانہ
کرونگا کہ بعد فتح انشاء اللہ تم سب میرے پاس حاضر آؤگے تب یوقنا نے کہا ہم خدا ہی سے طلب مدد کرتے ہین اور اسی پر
توکل و تکیہ رکھتے ہین بعد ازان اسنے اپنی جماعت کے صنادید سردارون مین سے سو سردار اپنے ہمراہ لیے اور سواے
اسکے کہ گھوڑون مین سے ایک گھوڑا کوتل ہمراہ لیا اور کچھ سامان گرانبار اپنے ساتھ نہین رکھا اور عیاض بن غنم کو
بالس مین چھوڑا اول شب سے کوچ کیا تمام رات چلے گئے اور قبل فجر جب سحر تھا تو خانوقہ کی چڑھائی پر بلند ہوئے وہان
قوم ارمن سے ایک ہزار آدمی نظر آئے کہ وہ وہان تمامی اپنے ساز و سامان سے مقام رکھتے تھے پھر جب یوقنا اور اسکے
ہمراہی اس قوم کے سامنے آئے اور آپس مین بزبان رومی باتین کرنے لگے تو اس قوم یعنے ارمنیون کو انسے انس ہوا
اور انکے احوال پرسی کی تب یوقنا کے ہمراہیون نے جواب دیا کہ یہ بطریق معظم یعنے یہ اعظم رئیس نصاری یوقنا ہی صاحب
و حاکم حلب کا کہ عرب سے گریز کرکے براے نصرت صاحب اس قلعہ کے آیا ہی جب قوم ارمن نے یہ خبر سنی تو بہت
خوش ہوئے اور وہ سب یوقنا کے آگے جھکے اور انمین جو افسر تھا اسنے ایک چالاک سوار کو روانہ کیا اور اسکو حکم کیا
کہ بہت جلد پہونچکر اشفکیاص کو خوشخبری دے کہ یوقنا عرب سے گریز کرکے تیرے پاس آیا ہی اور اذن ملاقات کی
طلب کرتا ہی چنانچہ وہ سوار گیا اور اشفکیاص کو خبر کی اشفکیاص نے اس فکر مین سر جھکایا و بعد انتامل اپنے وزیر سے
کلام کیا کہ قسم ہی مسیح و انجیل کی آنا اس شخص کا خالی اس سے نہین ہی کہ کوئی مفسدہ ہمپر برپا کرے اور ان دونون قلعون کو
ہمسے انتزاع کرے جیسا کہ اسنے طرابلس اور صور کے باب مین کیا ہی اور مین اس سے امین و مطمئن نہین ہون پس اے وزیر
اس امر مین تیری کیا راے ہی اور راوی ابن اسحق نے کہا مجکو یہ روایت پہونچی ہی کہ یہ وزیر اہل قراءۃ مین سے
تھا یعنے منجملہ قاریان توریت و انجیل کے تھا اور داناے فن ادب اور مرد عاقل و زیرک تھا اور ان لوگون مین سے تھا
جو ناظرین کتب سابقہ یعنے صحف انبیا کے اور ماہرین اخبار ماضیہ یعنے تواریخ پیشینیہ کے تھے اور ملاحم دانیال یعنے فتن
و وقائع جنگ دانیال پیغامبر اسکی نظر سے گذرے تھے اور زمان بعثت نبی صلعم سے وہ ساکن دیر مرتھیا کا تھا

جو مابین اشہر و حلب کے واقع ہی پس اُس دیر مین مدت دراز سے مشغول بعبادت تھا یہانتک کہ ذکر اُسکا درمیان
اہل دین نصرانیہ کے مشتہر ہوا بعد از ان روم کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس شخص کے پاس از جملۂ حوافر مسیح یعنے سمہاے
خر عیسٰی علیہ السلام سے ایک حافر یعنے ایک سم ہی تو اہل روم اُسکے لیے نذرین اور صدقات لانے لگے اور اس بات کا چرچا پھیلا
اور وہ دیر بنام دیر حافر مشہور ہوا اور ایسا ہوا کہ وہ دیرانی یعنے یہی وزیر اُنھین دنون مین ایک روز اپنے دیر سے
اپنے مزرعہ کے نکلا اور مزرعہ وہین قریب تھا ناگاہ ایک شخص جانب بیابان سے طی مراحل کرتا ہوا نظر آیا کہ وہ اپنے
ناقہ پر سوار تھا اور اُسوقت گرمی اور دھوپ کی شدت تھی تو وہ شخص دیوار دیر کے سایہ مین ٹھہر گیا اور اپنے
ناقہ کو بٹھا کر اُتر پڑا اور ناقہ کو عقال کیا یعنے چھاند دیا اور خود اُسی سایہ مین سو رہا اور راہب یعنے وہ دیرانی
اُسکو دیکھ رہا تھا پھر جبکہ وہ شخص اپنے خواب مین غرق یعنے اپنی نیند مین خوب غافل ہو گیا تو اُس راہب نے دیکھا کہ
ایک سانپ نکلا اور اُسکے منھ مین ایک گلدستہ شگوفہ نرگس سے تھا چنانچہ وہ سانپ اُس شخص کے پاس آکر وہ گلدستہ
شگوفہ اُسکو سونگھانے لگا تا آنکہ وہ شخص بیدار ہوا اور راہب یہ حال دیکھ رہا تھا آخر جب وہ شخص ہوش مین آیا تو راہب
اُسکے قریب گیا اور پوچھا تو کس قوم مین سے ہی اُسنے کہا مین عرب سے ہون تب راہب نے کہا خیر یہ تو مجکو معلوم
ہوا پر مین تجھسے یہ سوال کرتا ہون کہ تو کس دین پر ہی اُسنے کہا دین میرا اسلام ہی جو دین سارے انبیا علیہم السلام
کا تھا اور وہ سب اسی دین اسلام پر تھے راہب نے کہا شاید تو اُس شخص کے دین پر ہی جو بالفعل زمین حجاز مین ظاہر
ہوا ہی اُسنے کہا ہان اُسیکے دین پر ہون راوی ابن اسحٰق نے کہا وہ شخص بدوی ورقہ بن الصامت النزلی خواہرزادہ
رواحۃ الانصاری کا تھا اور صحابی رسول خدا صلعم کا تھا اور غزوۂ تبوک اور غزوۂ سلاسل مین حاضر تھا اور صاحب فن
ادب اور دانشمند و مرد شاعر تھا تکلم اُسکا بدون سجع کے نہوتا تھا یعنے ہر کلام اُسکا مسجع و موزون ہوتا تھا اور ابو عبیدہ نے
جسوقت لوگ حصار قلعۂ حلب مین تھے تو ورقہ بن الصامت کو طرف صاحب رقۃ البیضاء کے روانہ کیا تھا کہ وہ اُسکو
دعوت اسلام یعنے قبول اسلام پر اُسکو طلب کرے چنانچہ وہ راہب کہ نام اُسکا شوجون بن کریان تھا کہنے لگا مین نے
سنا ہی کہ تم لوگ کہتے ہو کہ حق سبحانہ تعالٰی نے کسی مخلوق کو معظم تر و مکرم تر و رحیم تر محمد سے خلق نہین کیا ہی اور دراے
اُنکے تمنے آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ و اسباطؑ یعنے آل یعقوبؑ و موسٰیؑ و داؤدؑ و سلیمانؑ و عیسٰیؑ سارے انبیا کو
ترک کر دیا تو مین چاہتا ہون کہ حقیقت اور وجہ اس امر کی مجھسے تو بیان کر ورقہ بن صامت نے کہا جو کچھ مین کہتا ہون
اُسکو سُن اور فضول باتون کے درپے نہو کیا تجکو معلوم نہین کہ جب عالم ملائکہ طرف موقف بیت المعمور کے گئے
اور جمع ہوئے تو وہان درمیان اُنکے تصرفات امور مین جدال و قیل و قال واقع ہوئی چنانچہ کروبین نے روحانین پر
اور مسبحین نے مقربین پر تفاخر کیا اور ابلیس نے بھی اپنی سیر عبادت سے مزاحمت و مقابلہ کیا یعنے اپنی کثرت عبادت کو
پیش کیا اور بناے استوار ریاضات سے سبقت لے گیا اور کہنے لگا کہ مین شعلۂ آتش سے پیدا ہون جو عبادت

عزیز الجبار مین کامل العیار ہی اور تم لوگ میرے طول قیام کو جو مین قدمون ہمت پر ہزار ہزار برس تک کھڑا رہا ہون اور میرے
وفور تعبد یعنے خدا پرستی کو جو مین نے آسمانون کے اطراف وجوانب اور اُسکے فصیلون اور سطحون پر اور زمین کے کنارون
اور پہاڑون مین کیا ہی کہان پہونچ سکتے ہو تب جبرئیل علیہ السلام اُس سے باعتراض پیش آئے اور معرفت حقائق
مین اُسکا امتحان کیا اور اُسکے علم کو آزمایا تاآنکہ اُسکی دلیل افتخار اور دعوے سے اُسکو پھیر دیا اور آئینہ نالش مین یہ کہا
کہ تو اس افتخار کرنے سے فروترین پستی جہل مین اڑ پا افتادہ ہی تو نہین جانتا کہ خدا کے عالم ملکوت مین خدا کا ایک بندہ
پردہ نشین خلوت گزین ہی وہ ہر آئینہ اشتیاق ہمارا اُسکی طرف بمرتبۂ کمال بڑھا ہوا ہی وہر گاہ ورود ہمارا امور خیر مین
یعنے صدور خیر میت حسب ارادۂ حق تعالیٰ ہی تو اُسنے غایت عبادت اپنی ونہایت عبودیت ہماری یہ مقرر کی ہی کہ اُس
حجلہ نشین نہان خانۂ قدس پر درود وصلوۃ بھیجا کرین پس تو اترائی کی چڑھائی سے نیچے اُتر یعنے اترانے سے باز آ
اور تو نے جو آفتاب دعاوی بلند کیا ہی اُسکو غروب مین لا یہ سنکے ابلیس بولا یا رب آمین مگر اُسکی ملاقات کی آیا کوئی سبیل
بھی ہی اور اُس تک پہونچنے کی کوئی دلیل ہی جبرئیل نے کہا مسافت اپنی امید کی طی کر اور عجز بوبیت کے دریاے
اعتراف واقرار مین غوطہ لگا اور ریسمان توکل خدا کو مضبوط تھام تو عالم تکوین سے ایک ٹکڑہ نور کا تو دیکھیگا کہ
اُسپر قلم تمکین سے لکھا ہوگا اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِینَ یعنے تو معشر انبیاے مرسلین سے ہی غرضکہ عزازیل نے لباس عمل اپنا
اُتار رکھا یعنی بندگی سے باز رہا اور بازوے آرزو سے پرواز مین آیا اور طوق عبادت گردن سے نکال ڈالا اور کلاہ تکبر کو
سر سے اُتار پھینکا وبقوت شہپر طلب مستعد پرواز ہوا اور قول جبرئیل سے اُسکے دلمین نہایت مرتبہ کا تعجب سمایا تھا اور اُسنے
درست عزم کو سبب حصول مقصود کا قرار دیا اور بدانقلابی سے ڈرا یعنے ایسا نہو کہ طاعات اُسکے منقلب بسیئات ہو جاوین
اور کہنے لگا یا للہ العجب یعنے خدا سے مجھے تعجب ہی کہ باوجود میری صدق نیت کے عمل مین اور راستی انابت ودرستی
خلوص دلی میری کے طلب زیادۃ مین کوئی مثل میرے ہو یا میرے درجہ کردار نیک کو پہونچے اور ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ
جب مین تسبیح مین اپنا سر بلند کرتا ہون تو جو کچھ گرداگرد عرش واقع ہی مین مشاہدہ کرتا ہون اور جب مین نظر بعظمت حق
سجدہ کرتا ہون تو جو کچھ زیر عرش تا فرش موجودات سے ہی معائنہ کرتا ہون چنانچہ پیشگاہ خداوند عزوجل سے خطاب آیا
کہ مگر تو اپنی مزید طاعت سے اور وفور اسباب اپنی بضاعت عبادت سے پھر اظہار افتخار کرتا ہی وحال آنکہ ہمنے تجھکو توفیق
اپنی طاعت اور طاقت عمل نیک کرنے کی دی ہی اور ہمنے تجھکو توانائی ورسائی تمام اپنے روے زمین اور افق آسمانون مین
پھرنے کی قوت عطا کی ہی بھلا کسنے تجھکو ہماری عبادت پر قدرت بخشی ہی اور کسنے تجھکو ہمارے ملائکہ کا معلم کیا ہی قسم ہی مجھکو
اپنے عزت وجلال کی اگر احمد نہوتا تو مین خلق نہ کرتا ملک کو اور حرکت مین نہ لاتا فلک کو اور تابان نہ کرتا ماہتاب کو اور
درخشان نہ کرتا آفتاب کو اور جاری نہ کرتا قضا نہ قدر اور نہ قرار دیتا عرش اور نہ بچھاتا زمین کا فرش اور نہ پیدا کرتا بہشت و
دوزخ اور نہ روان کرتا نہرین نہ دریا اور طلوع وغروب مین نہ لاتا تا رات دن کو اور مقرر نہ کرتا دنیا کے مشارق اور نہ مغارب

یعنے اُسکے جہات کو پس اپنے جناح استعجال سے طلب آثار مین تو پرواز کرتا زمانیکہ خدا تجکو موت دے میان بہشت و دوزخ
کے یعنے جنت مین لیجاوے تجکو خواہ جہنم مین آخر وہ (بازوی تیز ١٢) فلک تجرید یعنے عالم تجرد مین مراکب تفرید یعنے بے تعلقی کی سواریون پر
روانہ ہوا ایہانتک کہ اُسنے درمیان عرش و کرسی کے گذر کی اور حال سے ہر ایک جنس جن و نوع انس کے خبردار ہوا اور
جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو منجملہ معانی و اسرار کے ایک سرّ معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اُسکی یہہ ہی
کہ اُسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش امور مامورہ مین اور طاعات و اعمال موفورہ مین مختلف الاحوال ہین او جمیع
پرستندگان اُنمین کے جو بندگان شکرگزار ہین وہ اُس عالم معانی مین متوقف یعنے منتظر ہین اوپر ظہور خلقت سرور دنیا
و آخرت کے پھر جبکہ عزازیل اُنکے معنی و سرّ عبودیت سے آگاہ ہوا اور آثار اُنکے ارادت کے مترتب و متحقق ہوئے
تو اسکو نسبت اُنکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب یعنے عالم خاکی مین
امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی اے میرے پروردگار کیونکر مین اسکو پاسکتا ہون اور کسطرح ہمنشین اسکا
ہوسکتا ہون اور کیا سبیل ہی کہ اسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجکو سبیل اُسکے مشاہدہ کی
ملیگی پس وہ زیر قبۂ مشیت تقدیری کے درآیا تا آنکہ اُس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلہ نور ہی کہ درخشان ہی
اور اسرار اُسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہی اور تمام گرد بگرد اُسکے مقربین و روحانیین و مسبحین و صافون
و راکعین و ساجدین طواف کرتے ہین اور قطب اُنکے عبادات کا اُنکے استغفار پر دور کرتا ہی اسلیے کہ استغفار سرمایہ افتخار ہی
اور جب وہ تسبیح اور سجدہ اور استغفار از برای بندگان نیکوکار کرتے ہین تو اُس سے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ مین داخل ہو
اور اُنکی راہ روش اختیار کر یعنے شامل ان ملائکہ کے ہو جا جو واسطے اہل ایمان کے استغفار کرتے ہین تا کہ تو بھی منجملہ اُنھین
حضار یعنے قیام کنندگان مقام حسنات کے فائز بمشاہدات ہوجاوے تب ناگاہ اُسنے نور احمد مشاہدہ کیا کہ اوج علا پر منور
و ساطع ہی اور اپنے سراپردۂ قصر معلی سے جلوہ گر و طالع ہی یہ لمعان دیکھکر ملائکہ نے معنی عظمت سے سجدۂ تعظیمی کیا
اور کہا اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیمٍ یعنے تیرا خُلق عظیم ہی اور تو خلق عظیم ہی پھر جبکہ اُسنے دیکھا کہ اُس صاحب خلق عظیم پر
نور پر نور وارد ہوتے ہین اور انوار نے اُسکو سراپا ڈھانپ لیا ہی اور وہ بزبان بدنی ساتھ مستفاد جسمانی
اپنے کے گویا ہی کہ وہ کون ہی جسنے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پر کر دیا اور وہ کون ہی جسنے خلوص و ریاضت
نفسی و تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سنکے اُسکو یارا ے جواب نہ رہا ناگاہ اُسوقت ایک ندا آئی کہ اے گروہ
ملائکہ تم اپنی نظرون کو دیکھنے عانی یعنے رنج دہندہ و مغلوب نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسوے فضائل اور
اسرار معانی کے نگاہ کرو پس ملائکہ نے اپنی نظرون سے گرد اُس قصر معلی کے احاطہ کیا یعنے اُسطرف بغور دیکھا تو اُس
قصر کے جہات و جوانب مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی اے رب العزت ہمنے اُس عانی کی طرف نظر کرنے سے
تو قطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اس معنی کی کیا ہی فرمایا یہ عیون اُسی معنی کی نہرون کے چشمے ہین اور تلوارین ہین

اُسکے انصار کی اور اُسکی سنت کے نشان ہین بلند آثار دروازے ہین اُسکے علم کے اور جائے قرار ہین اُسکے حلم کے زینت
ہین اُسکے دین کی اور علم ہین اُسکے یقین کے اور اول عین یعنے پہلا چشمہ عین التصدیق ہی اور عین ثانی عین تحقیق ہی
اور عین ثالث عین نور وحیا و توفیق ہی اور عین رابع عین العلم اور تشریق ہی یعنے شمس الضحی ہی پس عین التصدیق
صدیق و یار غار اُس سر معنی صاحب قصر دار القرار کا ہی اور عین العدل اُسکے فاروق کا ہی اور عین الحیا اُسکے داماد یعنے عثمان
ورفیق کا ہی اور عین العلم اُسکے برادر شفیق کا ہی شفیق نیم حصہ طول سے یعنے ایک نور کے دو نصف ہوئے نصف محمد
نصف علی علیہما السلام یعنے علی کی پس لازم ہی ای ملائکہ کہ تم اُنکو بچشم بزرگی نظر کرو اور وقار کرنے کی نگاہ سے دیکھو اور انکے لیے
دعا مین اکثار اور استغفار کرو کیونکہ مین نے انکے حق مین کہا ہی الصَّابِرُونَ وَالصَّادِقُونَ وَالْقَانِتُونَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ
بِالْأَسْحَارِ یعنے یہ لوگ صبر و استقامت کرنے والے ہین اور صدق گفتار ہین اور فرمانبردار اور نماز مین بادب قیام کرنے والے
اور استغفار بجالانے والے ہین اوقات سحر مین یعنے قبل از صباح الغرض جب شرحبون کلام ورقہ بن الصامت سے آگاہ
ہوا تو اُس سے کچھ رد و انکار نہین کیا اور بعد معرفت حق سوائے تسلیم کے معترض نہین ہوا اور ان باتونکو اپنے دل مین
پوشیدہ رکھا اور اپنے دیر مین بدستور مقیم رہا یہانتک کہ اہل اسلام حلب پر فتحیاب ہوئے اُسی عرصہ مین شرحبون پاس
اشفکیاص کے گیا اور اُسکا وزیر ہوا پس یہ حکایت تھی اُس وزیر کی راوی کہتا ہی کہ پھر جب اشفکیاس نے دربارہ یوقنا کے
وزیر سے مشورہ لیا تو اُسنے جواب دیا کہ سُن ای بادشاہ ہر آئینہ یوقنا سلاطین اور اولاد سلاطین مین سے ہی اور اُسنے
اگلی کتابون کی خوب سیر کی ہی اور اُسکا بھائی اپنے دین مین اُس سے افضل تھا اور یوقنا ان عربون کی صحبت مین بہت کچھ
اور انکے راز و اسرار پر بخوبی مطلع ہوا ہی اور اُنکے دین سے خوب ماہر ہی اور جب اُسکے نزدیک از روے امعان نظر کے خوب
ثابت ہوا کہ دین مسیح دین اہل عرب سے بہتر ہی تو اُنکے پاس سے گریزان ہو کر آپ پاس آیا ہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ
اگر یہ شخص بغیر بار انبار کے آیا ہی تو معلوم کیجیے کہ بے شبہہ اُس قوم کے نزدیک سے آپ پاس بھاگ آیا ہی درینصورت
آپ پر لازم ہی کہ بپاس اُسکے عظم و شان و بلندی مکان کے اُسکی ملاقات کے لیے استقبال کیجیے چنانچہ جب
اشفکیاص نے یہ کلام سنا اور پسند کیا تو واسطے ملاقات یوقنا کے لشکر اپنا ہمراہ لیکر باہر نکلا اور قلعہ مین صرف وزیر
باقی رہ گیا اور جب دخت یوقنا نے سنا کہ یوقنا اُسکا باپ آیا ہی فَنَزَلَتْ تَسْعَىٰ فِي سُرَىٰ لَهَا تَحْتَ الْأَرْضِ یعنے
پس وہ بھی دامن کشان ہمراہ خادمان و کنیزان کے روانہ ہوئی اور قصد دوسرے قلعہ کا کیا یعنے قصد قلعہ غربیہ کا
جہان وزیر مقیم تھا پس وہان جاکر دیکھا کہ اشفکیاص تو یوقنا اُسکے باپ کے استقبال کو گیا ہی اور وزیر اپنے مقام
وزارت پر مستقر ہی چنانچہ وزیر دختر یوقنا کے پاس گیا اور اُسکے آگے سر جھکایا اور آداب خدمت بجالایا تب وہ
دختر بیٹھی اور وزیر سے باتین کرنے لگی اُسوقت شرحبون وزیر نے اُس دختر سے کہا تو اپنی ذات خاص کے لیے حذر
و حفظ اختیار کر کیونکہ بادشاہ اُسکی ملاقات کو جو نکلا ہی تو مین ڈرتا ہون کہ یہ ملعون تیرے باپ پر حملہ و غلبہ کریگا

اور تو یقین کر تیرے باپ نے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک خوب ثابت و تحقیق ہو گیا
ہی کہ تحقیق دین اُنکا حق ہی اور قول اُنکا صدق ہی یہ سنکے اُس لڑکی نے کہا بھلا تو در بارۂ دین اُس قوم کے کیا کہتا ہی
یعنے تیری کیا راے ہی شرجون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہی اور مین اس راز کو اپنے دلمین مخفی رکھتا تھا
پس جب اُس لڑکی نے یہ بات سنی تو ہنسی اور کہنے لگی والد جس امر مین میرے باپ کی رضا ہی مین بھی بدل و جان
اُسکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھ۔ واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ بادشاہ اشفکیاص
نے استقبال کرکے عبداللہ یوقنا سے ملاقات کی و باہم یکدیگر سلام علیک ہوئی و ترجلا یعنے ہر ایک
اُن دونون مین سے بپاس تعظیم و تکریم یکدیگر کے سواریون سے اُتر کر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر
اور جسقدر عالم اشتیاق مین متالم ہوئے تھے ہر ایک نے اُسکی شکایت پیش کی یعنے فرط شوق اپنا اپنا ظاہر کیا بعد ازان
دونون سوار ہوئے اور جانب قلعہ راہی ہوئے چنانچہ یوقنا اور اُسکے سب ہمراہی اُس قلعہ مین اُترے اور زن
اشفکیاص یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجا لائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگا گر اشفکیاص اس
گھات مین لگا تھا کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کر لیوے چنانچہ اُسنے یوقنا سے کہا ای بادشاہ عربون کے دین کا کیا حال ہی
اور اُنکے ملک مین اُنکی عدالت اور سیاست کی کیا کیفیت ہی یوقنا نے جواب دیا کہ وہ قوم اپنے زعم مین ارادہ ملک دنیا کا نہین
رکھتے ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین و باوجود اُسکے وہ لوگ مالک و متسلط ملک شام و ملک مصر پر ہو گئے
ہین مگر اُنکے طبائع اور نفوس دنیہ کو ابتک کچھ تغیر نہین ہوا اور اول و آخر امر اُنکا یہ ہو کہ وہ ہر کوئی حیلہ پیش آتے ہین
یہانتک کہ اکثر بلاد کو اپنے قبضہ اور تصرف مین لائے پس جب اسرار اُنکا مجھپر منکشف ہوا اور اُنکے اخبار و آثار سے
مین ماہر ہوا اور بیان اُنکا جسپر اُنکا اعتقاد ہی مین نے خوب سنا تو اُنکے پاس سے مین بھاگ آیا اور رہنے سے اُنکے رہ گیا بعد ازان
کہ مین نے گمان کیا تھا یعنے پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حق پر ہین تو مین نے اُنکی خیر خواہی کی تھی اور صدد طرابلس و صور
و انطاکیہ پر اُنکو قابض و دخیل کر دیا تھا پس مجکو اب اس بات کا یقین ہی کہ مجھپر مسیح کا غضب ہی اسیلئے کہ مین نے
اُسکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھ اُسنے حکم کیا تھا یا جو وصیت بواسطۂ مریم در بارۂ اصطباغ کے کی تھی اُس سے
بھی دست بردار ہوا سو مجکو اب یقین نہین ہی کہ مین پلید ہی گناہون اور زشتی عیبون سے پاک ہونگا پھر بعد اس
بیان کے یوقنا نے اظہار گریہ و زاری اور ہاے واے اور گلہ گزاری شروع کی اور اشفکیاص نے جب حال
اُسکا ایسا دیکھا اور کلام اُسکا سنا تو اُسکی تیمارداری کرنے لگا اور کہا ای ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم
و پشیمان ہوئے اور صدق دل سے طرف دین صحیح کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجئے اور یقین رکھیے
اس بات پر کہ باب توبہ کا کھلا ہوا ہی اور علم قبول کا اہل ندامت کے واسطے بلند ہی اور عید صلیب بھی عنقریب
ہی کہ اُسکے بیس دن باقی ہین اور یہ قریا توکس راہب اس زمانہ کا دیر سکرہ مین موجود ہی اور وہ بزرگترین اہل دین

عہ اصطباغ عمل نصاری معروف ...
عہ عید صلیب ...

نصرانیہ کا ہی اُسکے پاس جائیے کہ وہ آپ کو آب اصطباغ مین غوطہ دیگا تو لوث گناہون سے پاک صاف ہوکر نکلوگے یوقنا نے کہا مین یون ہی کرونگا ولیکن تا زمان عید صلیب کون ضامن زندگانی ہی اور اُسوقت دختر یوقنا اُٹھ کھڑی ہوئی اور سر عجز جھکا کے کہنے لگی ای والد بزرگوار واللہ مین نہ چھوڑونگی کہ چلے جاؤ جب تک نگاہ بھر کر اور سیر ہوکر نہ دیکھ لونگی یہ کلام یوقنا سے کرکے ہاتھ پر اشفکیاص اپنے شوہر کے بوسہ دیکر اپنے دست بوسی کرکے بولی ای میرے والی مین چاہتی ہون میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھ میرے قلعہ کو چلین اشفکیاص نے کہا وہ آج کی شب تو میرے ضیف ہین اور کل کی رات تمھارے یہان مہمان ہونگے یہ سنکے یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ ناگزیر اُسکے ساتھ کھانا کھانا پڑیگا اور ضرور اُسکی میز پر گوشت خوک ہوگا اور شراب بھی خواہ مخواہ ہوگی تب یوقنا نے کہا ای سردار مین جہان رہونگا تمھاری ہی نعمت مین تنعم ہون اور تمھاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہونگا اس بات کو شرجون وزیر سمجھا اور اشفکیاص سے عرض کی ای ملک ہر آئینہ ملک یوقنا اپنی دختر کے لیے بہت مشتاق دیدار ہین کیونکہ زمانہ دراز سے نہ اُنھون نے اُنکو پایا نہ اِنھون نے اُنکو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہی پس از روے صواب دید کے مناسب یہ ہی کہ امشب اپنی صاحبزادی کے مہمان ہون پھر شب فردا آپ کے یہان فایز بضیافت ہونگے آخر اس بات کو اشفکیاص نے قبول کیا اور کہا اچھا یون ہی کرو تب اُس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور قلعہ شرقیہ کی راہ لی اور اصحاب یوقنا بھی ہمرکاب چلے پھر جب وقت شب ہوا تو اُس لڑکی نے یوقنا سے کہا ای والد بزرگوار بعد ازانکہ آپ نے اہل عرب کی صحبت اُٹھائی اور اُنکے دین کی خیر خواہی کی پھر کیونکر اُنکو چھوڑا گیا وہ لوگ باطل پر ہین اور آپ کا پہلا دین حق اُس سے افضل تھا کہ پھر آپ نے اُسی کی طرف رجوع کی یوقنا نے کہا ای پیاری بیٹی مین جو تیرے پاس آیا ہون تو اسلیے کہ ہرگاہ شفقت میری تجھپر فزون تر ہی اور باوجود اسکے مین نے دنیا مین تجھسے مفارقت کی ہی تو مین ڈرتا ہون کہ آخرت مین کہین تجھسے جدائی نہ ہوجائے یعنے اس صورت مین کہ مین مسلم ہون اور تو نصرانیت مین رہے کہ موجب فراق اخروی کا ہو اور مین بیقین جانتا ہون کہ یہ دونون قلعے نصب العین پیش نظر مسلمانون کے ہین یعنے اُنکی نگاہون مین چڑھے ہین اور تو خوب جانتی ہی کہ یہ قلعہ ہمارا کچھ شام کے قلعون سے محکم تر و مشید تر نہین ہی کہ اُن سبکو عرب نے فتح کرلیا اور اُنکے ملوک کو اُنکے ملک و بلاد سے نکال دیا پس ای میری بیٹی تو اپنے حق مین خدا سے خوف کر اور وہ کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلۂ آتش دوزخ سے جو نہایت سوزندہ وگدازندہ ہی اور تاکہ تو مخلصی پاوے ہمیشہ رہنے سے جہنم مین پس چاہیے کہ تو عنقریب تر رجوع بخدا کر اور دین صلیب سے درگذر کہ واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے نہین ہی اور مسیح بھی اور سارے انبیاے علیہم السلام اسی دین اسلام پر قائم تھے اور سواے اسکے نہین ہی کہ نصاری کو جسنے ورغلانا اور طریق حق سے پھرایا ہی وہ شخص تھا جو خود رائی مین اُنکا وحید و منفرد تھا جسکا نام پولص تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس اُسنے نصاری کو راہ راست سے اغوا کرکے

گمراہی قدیم پر رہنما ہوا یہانتک کہ اُن لوگون نے طریقہ اور سنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کر دیا اور یہ اہل عرب اُسی
امر کی اتباع اور پیروی کرتے ہین جسکا حکم کیا ہی خدا ے عزوجل اور اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قول راجح
اور فضل صالح اُنھین کے نزدیک اُنھین کے پاس ہی یعنے قول اُنکا غالب اور فضل و کمال اُنکا اصلح ہی اسلیے کہ
انھون نے دنیا کو تین طلاق دیے اور بعد اجتماع دنیا کے اُس سے افتراق کیا پس جس امر کو تیرے باپ نے اپنے لیے
اختیار کیا ہی تو بھی اُسی کو اپنے واسطے اختیار کر یہ سنکے اُس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا واللہ مین بھی اس
بات کو خوب جانتی ہون پس جو کچھ آپ نے اپنے لیے قبول کیا ہی وہی مجھے بھی اپنے حق مین قبول و منظور ہی وانا
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان سیدنا محمد رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سواے اللہ کے
کوئی معبود برحق نہین ہی اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہر آئینہ آقا ہمارا محمد رسول ہی خدا کا چنانچہ یوقنا اُس لڑکی کے
اسلام لانے سے بہت مسرور ہوا پھر اُس سے بطریق مشورہ یہ کہا ای میری پیاری بیٹی اب ہم اس [illegible] کے
بارہ مین کیا فکر کرین اُسنے کہا واللہ کہ شہر جون وزیر مجھسے پہلے کہہ چکا ہی کہ اُس ملعون کو آپکی گرفتاری اور اسیری مین
کمال اصرار ہی اسلیے کہ وہ آپ کی نسبت گمان کرتا ہی کہ آپ اُسیر [illegible] کرنے کا ارادہ رکھتے ہین اور [illegible] کا استیصال چاہتے
ہین یوقنا نے کہا ہرگاہ یہ بات ہی کہ وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہی تو اُسکے لیے سامان ضیافت
کی تیاری کر اور اُسکے پاس جا کر اُسکے تئین اور اُسکے خواص اصحاب کو [illegible] کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون
کہ جب وہ سب آکر جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اُسکو اور ان خواص لوگون کو یکبارگی مقبوض و محبوس
کر لیوین پھر جب ہم ایسا کرینگے تو دونون قلعے ہمارے قبضے مین آجاوینگے [illegible] اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سپرد کر کے لوگون پر ظاہر کرینگے یعنے مشہور کرینگے کہ [illegible] عرب [illegible] گئے ہین
یہانتک کہ اس حیلہ سے قلعہ قرقیسیا مین داخل ہو جاوینگے کیا عجب ہی [illegible] حق تعالے [illegible] ہمارے ہاتھون
فتح کرے پس بہرکیف یہ راے مستحسن ہی واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا [illegible] شب تمام ہو [illegible] جس شب کو
یوقنا اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا تھا تو صبح کو اُس دختر نے [illegible] واسطے تیاری اقسام طعام
و انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا پھر جب [illegible] وہ سب کچھ تیار [illegible] دسترخوان بچھایا اور اسمین
ہر طرح کے کھانے گرم و سرد چن دیے [illegible] کھڑی ہوئی اور ادھر اشتغال [illegible] فرمایا و شاد
بخیر ہین اور اُنکا کیا حال ہی [illegible] شب [illegible]
وخوف عذاب دوزخ مین متفکر رہے اور آج بھی ارادہ [illegible] شہر قرقیسیا کے کیا اور قصد جانے کا پاس راہب معظم
[illegible] مین نے [illegible] کہ آپ اُنکی ضیافت کرین اور آپ اُنکو اپنے ہمراہ [illegible] کے جاوین

تاکہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرین اور مین آپکے پاس اسوقت اسلیے آئی ہون کہ آپ مع جملہ اپنے خواص اصحاب
کے میری میزبانی وضیافت مین تشریف لیچلیے اور جو کچھ اقسام طعام سے حاضر ہی تناول فرمائیے اور انواع مشروبات
سے مثل بادہ گلگون وغیرہ جو کچھ مہیا ہی نوش کیجیے کہ یہ سب آپ ہی کے فضلہ خوان کرم واحسان سے ہی اور قبول فرمانا
آپکا میری دعوت کو موجب سرور میری خاطر کا ہی چنانچہ اشفکیاص نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اسکے دلمین یوقنا
کی طرف سے ملال آیا اسلیے کہ وہ اول شب اسکے پاس شب باش نہین ہوا کہ وہ یوقنا کو حسب مراد اپنے گرفتار کرلیتا تب
شرجون وزیر نے کہا ای بادشاہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی کیونکہ آپکے انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوقنا کے
لوگونکو آپسے نفرت وگمان ہوجاویگی ای بادشاہ آپ سے کسی نے کچھ خبر بیان کی ہی وحال آنکہ ملک یوقنا اپنے کردار گذشتہ پر نہایت
نادم وشرمسار ہین اور اپنے گناہ وخطا کا اقرار کرتے ہین اور آپ جسوقت انکی دختر کی ضیافت نوش فرماوینگے اور پھر آپ
بھی اپنے خوان نعمت پر ان سب کو مدعو کرینگے تو بعد ازان آپ جو چاہتے ہین بخوبی کرسکتے ہین راوی نے کہا یہ کلام شرجون کا
اشفکیاص سے درپردہ پوشیدہ تھا دختر یوقنا سے پس جب اشفکیاص نے یہ باتین شرجون وزیر سے سنین اسی وقت اٹھا اور
متوجہ ضیافت ہوا اور وزیر سے کہا تاوقت معاودت میرے تو بجاے میرے حفاظت ونگرانی کر راوی کہتا ہی اشفکیاص کے کوئی
اولاد سے نہ تھا کہ وارث اسکے ملک کا ہو پس اسنے اپنے صنادید قوم اور حجاب نگہبانان اور بنی اعمام یعنے عمزادگان کو اپنے ہمراہ لیا
اور چلا اور زوجہ اسکی ان لوگون کے آگے آگے چلی اور غلامان وکنیزان شمع افروز سامنے انکے مشعل وفانوس روشن کیے ہوئے چلے
وتحقیق کہ وزیر خوب جانتا تھا کہ بعد اسکے انمین سے کوئی ایسا باقی نہ رہیگا کہ اسکے پاس پھر کر آوے آخر جب اشفکیاص
قلعہ زلیبیا مین داخل ہوا تو یوقنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوقنا اپنے
اصحاب کو پیشتر سے فہمایش وتاکید کرچکا تھا کہ وہ لوگ اشفکیاص کے بارہ مین ایسا ایسا کرین پھر جب طرفین سے نگاہین
چار ہوئین اور آنکھون سے آنکھین لڑین تو یوقنا اسکے معانقہ کے واسطے پیش آیا آخر اسکو اپنی آغوش مین لپٹا کر دبوچ لیا
جسطرح شیر اپنے شکار کو دبا بیٹھتا ہی اور اصحاب یوقنا نے بھی مثل یوقنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان اشفکیاص سے
ایک ایک کو پکڑ لیا اور اسی حال مین انکو قتل کیا وَلَمْ تَنْتَطِحْ فِيهَا شَاتَانِ یعنے اس مقدمہ مین دو بکریان بھی سینگونسے
باہم نہ لڑین یہ کنایہ ہی عدم وقوع شر وفتنہ سے کہ برابر آویزش دو گوسپند کے بھی خطرہ وخرخشہ سرزد نہوا اور کسی نے
نہ جانا اور نہ سنا کہ ان لوگون نے کیا کیا وبعد ازان فورًا طرف قلعہ زبا کے راہی ہوئے وہان شرجون سے ملاقات کی
کہ وہ ان لوگون کا منتظر تھا جب اسنے سب کو دیکھا تو فرط خوشی سے ہنسا اور کلمہ توحید بالاعلان زبان پر لایا اور کہنے لگا ای
عبد اللہ یوقنا حق تعالی تمکو جزاے خیر عطا کرے جیساکہ اسنے تمہارے سینے کو واسطے اسلام کے کشادہ کیا ہی اور تو نے اپنے
پروردگار کو رضامند وخوشنود کیا تب یوقنا نے بھی اسکو جزاے خیر کی دعا دی اور اسکو مالک قلعہ اشفکیاص کا کیا
اور اس نواح کی رعایا وبرایا کو طلب کرکے اکثر پر عرض اسلام کیا پھر جسنے قبول اسلام کیا جسنے انکار کیا سب کو رہا ورخصت کردیا

آسایش وتنعم اور حوران بہشتی کے روایت کی ہو سیف بن عمر والتمیمی نے بواسطہ اپنے رواۃ کے محمد بن ابی لیلی
ابن میسور سے اُسنے کہا جب ایسا امر میان یوقنا اور اشفلیاص کے واقع ہوا جیسا کچھ ہمنے ابھی ذکر کیا اور یوقنا نے اپنی فکر
تھا طر سے حیلہ گریز کا کر کے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اُن ایلچیون کو جو ہدیہ لائے تھے ہمراہ لیکر قرقیسیا کو چلا
گویا کہ یہ سب شکست پاکر بھاگے جاتے تھے چنانچہ شام کو قرقیسیا مین پہونچے اور اُن ایلچیون نے یوقنا کو پاس شہریاض بادشاہ کے
داخل کیا اور خبر دی کہ مسلمانون نے قلعہ زبا اور زلوبیا دونون کو لے لیا اور اُن عربون نے یوقنا اور اُسکے اصحاب کے ساتھ
ایسا کچھ کیا یہ سنکے شہریاض کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا ای میرے آقا آپ اندیشہ نہ کیجیے ہم آپکے سامنے
مقاتلہ کرتے ہین یہانتک کہ ہم اپنی جان نثار کرینگے اگر عرب لوگ ہمپر اُتر آوینگے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرینگے تو ہم اُنکو
تماشا اپنی قتال کا اُنسے لڑکر دکھلا دینگے اور وہ ہرگز آپ کو کسی طرح کی برائی نہین پہونچا سکتے ہین یہ کلام یوقنا کا سنکے
ملک شہریاض کو وثوق واعتماد ہوا اور بطیب خاطر اُسکو خلعت دیا اور اُسکے لیے جا سے خالی کر دی اور اُسکو ایک مکان مین
قریب اپنے اُتارا اور اُسی رات کو شہریاض نے رسول اپنا پاس اپنے خال یعنے ماموں کے روانہ کیا کہ وہ اُس زمانے
مین سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام مین قیصر کو اُسنے بھیجا اور لکھ بھیجا کہ عرب لوگون پر ہماری نصرت کرو اور اُسکو
اس بات کی خبر دی کہ عربون نے ہمارا قلعہ زبا و زلوبیا لے لیا ہو اور یہ شخص معظم شاہ حلب کا چند روز اُنکے یہان رہکر
اُنسے بھاگ آیا ہو اور ہمارے پاس موجود ہو اور وہ [illegible] طرف دیار ربیعہ کے نکلا پھر وہان سے جانب مجدل
طرف مقام راس العین کے گیا وہان اُس بادشاہ کو ایک قلعہ مستحکم و مشید مین پایا کہ وہ تہیۂ آلات حصار مین مصروف
تھا اور قلعہ کی خندقون کو پہنا اور عمیق کراتا تھا اور خیمون کو اور دیوارون کو قلعے کے چہار طرف اور براہ نقب سرنگ کے برپا کیا تھا و باتفاق
آمد عیاض بن غنم اور اُسکے اصحاب کے آمادۂ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرۂ بنی تغلب وغیرہ سے اُسکے پاس
جمع تھے اور اُنکے لیے کھانے ضیافت تیار کرایا تھا اور اُن عربون کے امرا سب مدعو تھے مثل نوفل بن مازن اور
بن ثعلب بن عاصم اور اشجع بن وائل و مسیرۃ بن وائل و مسیرۃ بن عاصم وخرام بن عبد اللہ وقارب بن الاصم
یہ سب جمع تھے اور اُن لوگون سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ ای جوانان عرب ہمیشہ سے تمہارے صغیر وکبیر اور حر وعبید
چیرہ دستی کرتے ہو اور ہمنے اپنی زمین کو تمہارے لیے مباح ومجاز کر دیا ہو کہ تم اُسکے حزن وسہل مین یعنے سخت ونرم
چرائی اور ترائی مین [illegible] اپنے مواشی چراتے ہو اور ہم تمسے رضامند ہین کہ تم ہمارا محصول قسم اور بارشیم [illegible]
ادا کرتے ہو اور تم سب ہمارے امن وامان مین ہو [illegible] لوگ تمہارے بنی اعمام یعنے تمہارے چچازاد [illegible] تمام ملک شام کے
مالک ہو گئے ہین اور اُسکے قلعے اور سرزمین مصر [illegible] اُس سے متعلق ہین سب اپنے قبضے مین کر لیا ہو اور پھر اُسپر
اکتفا نہین کرتے یہانتک کہ ہماری طرف آئے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ تمہارے [illegible] سے مزاحمت کرین اور
ہمکو ہماری سرحد [illegible] سے نکال دیوین اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر یہ لوگ تمپر ظفریاب ہونگے تو وہ نہ تمہاری جان

باقی رکھینگے نہ تمھارا مال اور وہ تم سے رضامند نہونگے مگر اُس صورت مین کہ تم اُنکے دین مین داخل ہو اور وہ تمکو نہ چھوڑینگے یہانتک کہ اپنے دین کے واسطے اور اپنے اہل و احوال کے لیے اُنسے مقاتلہ کرو پس لازم ہو کہ تم سب یکدست و یکدل ہو جاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہو اور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیسا کہ حال جبلہ بن الایہم اور آل غسان کا تھا رفاقت مین ہرقل بادشاہ کے پس اگر ہم اس قوم پر ظفر یاب ہونگے تو ملک عرب مین حصہ ہمارا تمھارا برابر ہے اور اگر امر دگرگون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر و چرچا ہمارا ہمیشہ باقی رہیگا یہ کلام اُس بادشاہ کا سنکر جزیرہ کے قبائل عرب نے امتثال امر کیا اور باہم تحالف و تعاہد کیا یعنے آپسمین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنے اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان بادشاہ نے اُنکو مال و زر و سلاح بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہو لیے بعد ازان اُسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسیا کا بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور نامہ اُسکے خواہر زادے شہریاض کا اُسکو حوالہ کیا جب اُسنے نامہ پڑھا اور اُسکے مضمون سے مطلع ہوا کہ اُسنے اُسمین بطلب مردم مبارز کے لکھا تھا اور یوریک الارمنی کو طلب کیا تھا اور وہ شخص وہ ہے جسنے بنا تل فوز یعنے تودہ ہائے موزر و دسن و تل عرب و عابدین دسوائد کا کہ یہ سب گڑھیان بلندی کی تو دون پر واقع ہین تیار کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اُس ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا پھر جبکہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کے ساتھ قرقیسیا مین پہونچا اور حال یہ ہے کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسیا کا جو خابور پر بنا تھا تڑوا دیا تھا اُس پل مین آہنی ستون قائم تھے اور اُسپر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اُن زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور اسی طرح جانب فرات سے بھی پل شکست کرا دیا تھا اور اپنے شہرون اور بستیون کے گرد اگرد خندقین عمیق بنوا رکھی تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعون کے مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اُسمین اقامت رکھتے تھے اور انتظار لشکر اسلام کرتے تھے

ذکر فتح قرقیسیا

جب شرجون وزیر نے قلعہ غربی زلوبیا کو با مر یوقنا سپرد عبد اللہ بن غسان کر دیا اور عبد اللہ اُسپر مسلط ہوا اور یوقنا عربون کو چھوڑ کر قرقیسیا کی طرف بھاگا اُسوقت شرجون مسلمانون کو طرف قلعہ شرقیہ کے لے گیا اور اُسپر قابض و دخیل کر دیا اور اُسمین جو کچھ مال و متاع اشفکیاص کا تھا اُسکو قبضے مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا اور جو جو کار نمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین دعاے خیر کی اور اُسکی شکر گذاری مین زبان کھولی اور عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے لکھ بھیجا کہ جو کچھ قلعۂ شرقیہ مین ہے تم دونون اُسکی حفاظت کرو اور اُسمین سے بقدر ایک درہم کے بھی نہ لیا جاوے یہانتک کہ یوقنا وہ سب کچھ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اُس قلعہ کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر تم دونون بطلب قرقیسیا روانہ ہو اُسپر دھاوہ مار و زیادہ والسلام چنانچہ جسوقت یہ نوشتہ پاس عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پہونچا تو

جو کچھ عیاض نے اُسمین اُنکو حکم کیا تھا اُسکی تعمیل بجالائے کہ قلعۂ عربیہ پر اخوص بن عامر کو متولی کیا اور اُسکی ہمراہی مین سو سوار مقرر کیے اور قلعۂ شرقیہ پر زیاد بن الاسود کو حاکم کرکے ایک سو سوار اُسکے ساتھ بھی تعنات کر دیے پھر بعد اُس امر کے عبد اللہ اور سہیل طرف قرقیسیا کے روانہ ہوئے تاآنکہ درمیان اُنکے اور قرقیسیا کے فرات حائل ہوئی تب اُس سرزمین کے بعض باشندگان نے ان لوگون کو مقام مخاضہ کی طرف راہبری کی اور یہ لوگ وہان رات بھر ٹھہرے رہے علی الصباح روانہ ہوئے اور اُس سرحد مین پہونچے جہان وہ سب دشمنان خدا جمع تھے اور مسلمانون نے ایلچیون کو طرف ماجن و محولہ و بدیل کے روانہ کیا اور اُنکے لیے امان بھیجی پھر اُنکے گھرون مین جا اُترے اور اُنکے مہمان ہوئے پھر اُنسے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمھارے ساتھ احسان و نکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمھارے یہان سے پھر جاوینگے اور تم لوگ ہماری عدالت سے جو درمیان تمھارے مرعی ہوئی مشکور و ممنون رہوگے چنانچہ باشندگان ماجن وغیرہ نے اس بات کو منظور کیا اور اُنکے ہاتھون غلہ بیچا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی ہلال بن عاصم نے یحیی بن جبیر سے اُنھون نے سوار بن یزید سے کہ جب عبد اللہ بن غسان نے طرف اہل قریات ماجن وغیرہ کے ایلچی بھیجکر اُنکو رضامند اور اُنسے سازکر لیا تو بعد کئی روز کے سہیل بن اساف التیمی کو جو صحابۂ اولین مین سے تھے سو آدمی مسلمین مین سے اُنکے ہمراہ کرکے واسطے رسد رسانی کے مقرر کیا تاکہ ناحیۂ ماسکین سے غلہ وغیرہ لدوا لاوین تاآنکہ سہیل مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوئے جب سمانیہ مین پہونچے تو اُسکو تاخت و تاراج کیا اور اُسکے باشندون کا مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر شہریاض بادشاہ سے تھا پانچ سو سوارون سے آپہونچا پس جو کچھ مسلمانون نے لیا تھا اُنسے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اُنکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانون نے بجوش دلی تمام و صفائی طینت و نکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اُس حالت مین قلب اُنکے منزہ تھے شک و ریب سے بسبب وفور ایمان کے اور زبانین اُنکی ناطق تھین ذکر رحمن مین پس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہانتک کہ منجملہ اُن مسلمانون کے بتیس مرد شہید ہوئے اور سینتالیس نفر منہزم ہوئے اور ستائیس آدمی اسیر ہوئے اور اُن اسیرون مین سہل بن اساف بن عدی بھی تھے پس جو کچھ نصاری کے ہاتھون سے ان مسلمان پر گذرا تھا اُن مفرورون نے جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اُنکو سخت صدمہ پہونچا اور یہ امر اُنپر عظیم واقع ہوا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی نوفل بن عامر نے سالف بن عاصم سے اُسنے سالم بن دوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ سہل بن اساف کے حاضر تھا تو جسوقت ہمنے سمانیہ پر غزوہ کیا ناگاہ نوفل بن مازن ہمپر آپڑا اُسوقت واللہ ہمنے ایسی قتال شدید کی کہ مثل اسکے مین کسی معرکہ مین حاضر نہوا تھا یہانتک کہ ہوگیا اہل ہزیمت سے جو ہوگیا یعنے بھاگا جو بھاگا سالم بن عبد اللہ نے کہا کہ جب نوفل بن مازن نے لوگونکو اسیر کیا تو اُنکو رسیون مین جکڑکر باندھا اور بعضون کو بعض سے ملاکر کس دیا اور اُنکے پاؤن کی رسیان اپنے گھوڑون سے باندھ دین اور اُنکو بطرف راس العین کے لے چلا پھر لوگون نے نوفل کو

خبر دی کہ شہریاض بادشاہ مقام مرج الطیر مین طرف مشقب کے ہی تب نوفل اُسی طرف چلا اور اُسکے ساتھ اُسکے
چچا کی اولاد سے چالیس بھائی تھے چنانچہ اُن قیدیون اصحاب نبی صلعم کو پاس شہریاض کے لے گیا اور روبرو اُسکے
لیجاکر کھڑا کیا اور اُنکے احوال سے اُسکو خبر دی پس اُسنے ان سب کے قتل کا حکم کیا آخر وہ سب شہید کیے گیے اور اُن مقتولون کے
اخیر مین سہل بن اسافن باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مرد وجیہ و صاحب حسن و جمال تھے تو ایک بطریق یعنے بنیس
نصاری نے اُنکی جان بخشی کے لیے سفارش کی شہریاض نے سہل کے تئین اُس بطریق کے حوالہ کیا اور اُسکو ہبہ کر دیا
اور اُس بطریق کا نام توتا این یورک تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور بمقام کفر توتا
اپنے قصر مین لایا اتفاقاً دختر توتا نے سہل کو دیکھا تو اُنکو اپنے باپ سے طلب کیا توتا نے کہا ای بیٹی ہر آئینہ مسیح نے
اس جوان کی مہر و محبت میرے دلمین ایسی ڈال دی کہ مین نے بادشاہ سے اُسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی تو
بادشاہ نے اسکو میرے حوالہ کیا تو تجھسے اسکو دے چنانچہ اُسنے جب سہل کو مانگ لیا تو اُنکو اپنی بستان محلسرا مین داخل کیا
پھر کئی دن کے بعد جب وہ لڑکی اُس بستان مین گئی اور سہل بن اسافن پر نظر اُسکی پڑی تو بہت مسرور ہوئی اتفاقا
سہل اُسوقت تلاوت اس آیہ کی کر رہے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنے محمد رسول ہی اللہ کا اور
جو لوگ ساتھ والے ہین وہ کافرون پر سخت تر ہین اور آپسمین نرم و رحیم تر ہین تو اُنکو دیکھتا ہی کہ وہ رکوع و
سجود مین مشغول رہتے ہین اور فضل و رضا کے طلبگار ہین پیشانیان اُنکی نشان سجود سے اُنکے چہرون پر نور افشان
ہین آخر اُس لڑکی نے جب قرارت سہل کی سُنی تو اُسکے دلکو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح و پاکیزہ اور آسان
تر ہی واسطے فہم کے سہل نے کہا یہ کلام ملک علام کا ہی کہ اُسنے اسکو ہمارے سید انام پر نازل کیا ہی تب اُس
لڑکی نے کہا اس کلام مین جو کہ ذکر محمدؐ کا ہی پس وہ تو لامحالہ اچھا سا نبی ہی مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ
واقع ہی سہل نے کہا وہ اُس نبی کا مصاحب اور وزیر ابوبکر الصدیق ہی رضی اللہ عنہ اور اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ وہ صاحب
ان فتوح کا اور بھیجنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب ہی رضی اللہ عنہ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ وہ اُس نبی کا کاتب وحی اور
اُسکا داماد عثمان بن عفان ہی رضی اللہ عنہ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا وہ برادر محمدؐ اور اُسکا پسر عم اور مالک اُسکی تیغ کا علی
بن ابی طالب ہی رضی اللہ عنہ یہ سنکے وہ لڑکی اُنسے کلام کرنے لگی اور تمام اُسکا ابر تیا تھا اور وہ بخوا توریۃ و انجیل کتابت
کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ علماے یہود و نصاری سے حال رسول اللہ صلعم کا استفسار
کیا کرتی تھی مگر کوئی اُنمین اُسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہانتک کہ سہل بن اسافن اُسکے ہاتھ لگے پھر اُسنے پوچھا
کہ جنکا ذکر تونے کیا ہی یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب کچھ کلام کرتے ہین تو سچ بولتے ہین اور
جب جہاد کرتے ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اسپ پیشرو اور سریع السیر پر سوار ہوتے ہین تو توفیق [illegible]

پاتے ہین اور جب وادی طلب مین چلتے ہین تو پروا ے رفیق نہین رکھتے ہین اور جب علم افضال یعنے نشان نبرد میدان کارزار کی جھلک دیکھتے ہین تو ہمہ تن اُسکے مشتاق ہوتے ہین اور اُنکے سینون مین ندا دی گئی اور دلونمین اُنکے یہ الہام کیا گیا رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس بات پر خدا سے عہد کیا اُسکو سچ کیا یعنے وفا کیا بعد ازان یہ اشعار پڑھے

رِجَالٌ مِنَ الْاَحْبَابِ تَاهَتْ نُفُوسُهُمْ
اِلَى مَنْزِلِ الْاَحْبَابِ فَاسْتَعْمَلُوا الْهُدَا
اُولٰئِكَ قَوْمٌ فِي الْعِبَادَةِ اَخْلَصُوا

يُنَادُونَهُ خَوْفًا وَيَدْعُونَهُ قَصْدًا
يَحُثُّونَ حَثَّ الشَّوْقِ نَحْوَ مَلِيكِهِمْ
فَتَاهُوا بِهِ شَوْقًا وَمَاتُوا بِهِ وَجْدًا

فَقَامُوا اللَّيْلَ وَالظَّلَامُ مُعَسْعِسٌ
وَقَصْدُهُمُ الْفِرْدَوْسُ مِنْ جَنَّةِ الْخُلْدِ
یعنے یہ اشخاص وہ احباب ہین کہ نفوس

اُنکے شوریدہ و سرگردان ہین شوق الٰہی مین یا یہ کہ دل اُنکے ہیبت زدہ و ترسان ہین خوف معاصی سے کہ اپنے پروردگار کو پکارتے ہین خائف ہوکر اور اُس سے دعا مانگتے ہین ارادت دل سے کھڑے ہوتے ہین یعنے جاتے ہین حالت تاریکی شب تا خوش کرنے والی مین طرف منزل احباب یعنے عبادتگاہ کے جو محبوب ہے پس عمل کرتے ہین بکوشش تمام یا یہ کہ عمل بکوشش کرتے ہین اور آمادہ ہوتے ہین برانگیختگی شوق سے بطرف اپنے مالک کے اور قصد اُنکا فردوس کا ہوتا ہے جو جنت الخلد یعنے باغ بہشت ہمیشگی کا ہے یہ وہ قوم ہین کہ طرف عبادت کے خلوص و میل رکھتے ہین پس سرگشتہ رہتے ہین شوق مین اور مرتے ہین حالت وجد مین پھر برتیانے سہل سے کہا مین نے بیسا راہب و برقنا سے سنا ہے کہ ہر آئینہ حق تعالے تمہارے نبی کی دعوت یعنے اُسکی دعوت اسلام کو شرق سے تا غرب بانتشر و نافذ کریگا اور مغرب و مشرق تمام اُسکے قبضۂ اقتدار مین دیگا اور اہل اسلام اُسکے تئین اپنے پدر و مادر اور برادر و خواہر سے افضل و اولے جانینگے اور ان سب سے زیادہ تر اُسکو عزیز رکھینگے اور بعد وفات کے اُسکے مزار پر زیارت کو آوینگے اور جب اُنکے روبرو اُسکا ذکر ہوگا تو اُسکے اوپر باکثار تمام درود و صلوٰۃ بھیجینگے تب سہل نے اُس سے کہا کیا تجکو یہ معلوم نہین ہے کہ وہ اپنی ایام حیات مین اپنے اصحاب کے حق مین دعا کرتا تھا اور اُنکے لیے اور جو کوئی اُسکے گھر مین داخل ہوکر اسکا اقرار اور تصدیق اُسکی کرتا تھا اُن سب کے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ زوجۂ نبی صلعم نے روایت کی ہے کہ جس شب کو رسول خدا صلعم کے تشریف لانے کی میرے پاس باری تھی جب ثلث اول یعنے پہلی تہائی رات کی گذری کہ فلک تارونکے ساتھ دور کرتا تھا اور آسمان ستارون سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور سراپردۂ انوار الٰہی کے بازو کشادہ تھے اور ظلمت نے سیاہی اپنی برطرف کی تھی پس اس ہنگام مین کہ مین سوتی تھی اور میرے پہلو مین افضل مرسلین و اکرم مخلصین و متوسلین تھے ناگاہ اُنکے کلام شریف نے مجھے بیدار کردیا اور اُسوقت وہ فرماتے تھے کہ ای چشم سرگمین بسر مہ ثبات تو غافل ہے واردات ہیہات سے بیدار ہو اپنے خواب سے اور مشغول ہو بعمل خیر واسطے از برای روز ازدحام یعنے قیامت کے کہ اُسوقت اُولُوا الْاَلْبَاب اُٹھتے ہین اور اپنے رخسارون کو آستان عجز پر اور خاک نیاز مین ملتے ہین عائشہؓ نے کہا پھر مین نماز کے لیے اُٹھی اور مجھے حضرت نے کھڑا کیا اور آپ شفاعت امت کرتے تھے

یہانتک کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شگوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اُٹھ واسطے نماز و استغفار
کے حاضر ہو اور پروردگار سے طلب عفو کر چنانچہ مین حضرت کی خدمت مین حسب ارادہ اُنکے کھڑی ہوئی اور
مقصود و مراد کو پہونچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جسوقت حضرت تسبیح سے فارغ ہوئے اور جسم اطیب سے خوشبو
ہرطرف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اُسوقت مین نے یہ دیکھا کہ حضرت دم سرد بھرتے ہین یعنے ٹھنڈی ٹھنڈی سانس
لیتے ہین اور انگشت سبابہ سے جو ہر دندان ملتے ہین یعنے اُنگلی کو دانتون پر مارتے ہین تو مین نے عرض کی اے
سید موجودات و وجود اے بہترین از روے آبا و اجداد تحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی
اُس حالت مین ہے جب کوئی امر اہم انکو پیش آتا ہے یا کسی حال مین وہ متالم ہوتے ہین اسکے جواب مین فرمایا
کہ اُسوقت مین نے حال عاصیان اپنی امت کا یاد کیا اور مجھکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اسلیے کہ مجھے قول پروردگار
یاد آگیا ہے لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ یعنے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ البتہ جہنم کو مین جنون اور آدمیون سے
بھر دونگا تب مین نے عرض کی یا رسول اللہ کیا حق تعالیٰ نے آپ پر یہ نازل نہین کیا ہے لِیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ
مِنۡ ذَنۡبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنے تاکہ حق تعالیٰ تیرے گناہان گذشتہ و آیندہ بخش دیوے در ینصورت واللہ کہ حق تعالیٰ بموجب قول
خود بالضرور آپ اور آپ کی امت سے عفو کریگا وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجکو وہ کرامت
و منصب شفاعت عطا کریگا کہ تو رضامند و خورسند ہوجائیگا اور ہر آئینہ آپ وہ ہین جسکے نور سے حق تعالےٰ نے آسمانون
اور زمینون اور عرش و کرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہین جسکے دروازے پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہین
جسپر عالم ملکوت منکشف ہوا اور جو بسمت بارگاہ قرب و جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہین جسکو لیلۃ القدر دی گئی آپ
صاحب بطحا و مالک حرم ہین آپ کے آگے پتھر موم ہین یعنے آپ کے سامنے رفق و نرمی کرتے ہین اور درخت
آپ پر سلام کرتے ہین اور آپ کے لیے شق قمر ہوا الشب ابرار اور آپ پر نازل ہوا یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الۡکُفَّارَ یعنے
اے نبی جہاد کر کفار سے اور آپ مالک عرفات و منی ہین اور آپ مخصوص ہین ساتھ شکر و ثنا کے یعنے حمد خدا
بجا لانا اور شکر اُسکا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہے اور قریب ہے کہ حق تعالیٰ آپ کو دربارۂ امت کے منصب منت و
احسان پر پہونچا دیگا کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ مقام محمود کا نہین کیا ہے اور آپ کے لیے لواے حکم
یعنے لواے حمد تیار نہین کیا ہے اور کیا آپ سے عہد حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھ کرم وجود کے نہین کیا ہے
اور کیا انوار سعادات کو آپ کی امت پر تابدار اور ابرہاے توفیق کو اُنپر رحمت بار نہین کیا ہے اور کیا آپ کے
علم ظفر تشنیم کو جو ہاتھ مین آپ کے اصحاب کے ہے بجواہر قبول آراستہ نہین کیا ہے اور اُسکے پھریرے پر یہ نہین
لکھا ہے عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا قریب تر ہے کہ تیرا پروردگار تجکو مقام محمود یعنے مقام کرامت و
شفاعت پر فائز کریگا پس آپ اپنی امت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہین درحالیکہ حق تعالیٰ نے بقول خود

انکو سابقاً النّاس پر فضیلت دی ہو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہتر ہو اُس امت مین جو واسطے ہدایت
عوام النّاس کے مقرر کی گئی ہو اے میرے آقا آپ خوب جانتے ہین کہ آپ کے باپ آدمؑ نے بواسطہ آپکے
پروردگار سے خواستگاری شفاعت کی تو حق تعالیٰ انپر متوجہ و مہربان ہوا اور نوحؑ نے آپکے وسیلے غرق سے
امان مانگی تو حق تعالیٰ نے انکو نجات دی اور ابراہیمؑ کو باوصف اُس علو قدر کے آپکے ذریعہ سے حق تعالیٰ نے آگ
سے محفوظ رکھا اور موسیٰ نے باوجود اُس تقرب و مرتبہ کے آپکے وسیلے سے سوال شرح صدر اور تیسر امر کا کیا
راوی کہتا ہی کہ غرض سہل بن اساف کی ذکر اس مناقب سے یہ تھی تا وہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اُس لڑکی نے کلام سہل سنا تو بولی کہ تمھارے نبیؐ کے دین مین جو کوئی داخل ہو اور
اُسکے قول کا قائل ہو تو اُسکے لیے کیا جزا ہی سہل نے کہا وہ اپنے گناہون سے مثل اُس روز کے پاک ہوجاوے
جسدن اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اُسکے سارے سیئات محو ہوجاوینگے اور جزا اُسکی رضوان
اور جنان ہی بعد ازان یہ آیت پڑھی مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا یعنے
جو کوئی عمل بد کرتا ہی یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہی اور بعد ازان حق تعالیٰ سے طلب مغفرت کرتا ہی تو
حق تعالیٰ کو آمرزگار اور مہربان پاتا ہی پھر جب برتیا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سنا تو اُسکے دلپر اثر کر گیا اور عقل و
راے اُسکی اِس کلام اور دین اسلام کی طرف مائل ہوئی تو اُسنے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہ مین اداے شہادت کرتی ہون اس بات کی کہ سواے اللہ کے
کوئی معبود لائق عبادت نہین کہ وہ فرد یکتا ہی کوئی اُسکا ہمسر و شریک نہین اور گواہی دیتی ہون اس امر کی
کہ بے شبہ محمد بندۂ خدا اور رسول خدا ہی صلّی اللہ علیہ وسلم چنانچہ سہل اُسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت
و مسرت اندوز ہوے بعد ازان برتیا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھو یہانتک کہ پردۂ
شب مین مین تیرے پاس آؤن اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام مین چلی جاؤن راوی کہتا ہی کہ مجھسے روایت کی
صاعد بن عدی النمیری نے اور انھون نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ مدینے مین لوگون سے بیان کرتے تھے اس زمانے
مین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خزانہ شہریاض بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا
تو اسوقت راوی نے بقیہ روایت مذکورۂ بالا اسطرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے برتیا سہل کے پاس سے اپنے
محلات مین چلی گئی اور وہان اپنے گھوڑون کو طلب کیا اور اپنے باپ کے مال سے ایک ہزار دینار زر زاد راہ لیا پس
جسوقت شب تاریک ہوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانون کے وہ دروازہ کھولا جو باب السر و دروازہ تھا چنانچہ
برتیا نے یہ دیکھا کہ گرد قصر کے جتنے پاسبان ہین خواب مین ہین تو طرفۃ العین مین پاس سہل کے آئی اور نظربندی سے
انکو وارستہ کر دیا اور اُسنے کہا بسم اللہ اُٹھ برکات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور راہی ہو پس سہل اُٹھکر دروازے پر آئے

تب برتیا نے اُنکو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ پہن لی اور یہ دونون اُسی دروازے سے نکلے تو
وہان دو گھوڑے تیار تھے پھر وہ دونون سوار ہو کر چلے جب کفر توثا سے مسافت بقدار دو فرسخ کے طی کر چکے ناگاہ
اُن دونون نے اپنے پیچھے حس وحس گھوڑون کے ٹاپون کی سُنی اُسوقت برتیا نے سہل سے کہا اگر یہ لوگ رومی ہین
تو مین اُنسے مکالمہ ومخاطبہ کرونگی اور اگر وہ عرب منتصرہ ہین یعنے جنھون نے نصرانیت اختیار کیا ہی تو چاہیے کہ تو اُنسے
گفت وشنود کر چنانچہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین تئیس سوار تھے اور وہ
لوگ سبز لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنے خنگ گھوڑون پر سوار تھے آخر جب سہل نے اُنکو بتامل دیکھا تو پہچانا
کہ یہ سب تو اُسی کے اصحاب ہین جنکو شہریاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل اُنکے قریب گئے اور اُن پر سلام کیا
اور کہا سبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمھارے حاضر نہ تھا یعنے کیا تم شہید نہین کیے گئے ہو اُنھون نے کہا ہان ہم
شہید ہوئے ہین، پر کیا تو نہین جانتا ہی کہ ہر آئنہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنے قتل ہمارا
اُنکا نقل ہی ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے وتحقیق کہ حق سبحانہ تعالے آج کی شب شہدا کی ارواح کو
بنا بر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجتا ہی اور وہ شب شب نیمۂ شعبان تھی تب سہل نے
اُن شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ چلون اور تمھاری صحبت مین رہون اُنھون نے
جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہی کیونکہ ابھی تیری عمر مین اکتالیس دن باقی ہین کہ بعد ازان تو بھی
ہمسے آملیگا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالی نے جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اور اپنے مخلصین کے واسطے
تیار کی ہین اور اسکے لیے ایک قصر جواہر ویاقوت سرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنا کیا گیا ہی سر اپردے اُسکے
آویزان ہین اور انوار تجلیات سے روشن ہین اور قبے یعنے گنبد اُسکے منقش ہین سریر یعنے تخت اُسکے زرنگار ہین
اور فرش اُسکے ذلکل وگدا زمین سے اونچے اونچے بچھے ہین اور لب نہر کوزہ ہاے خوشنما چنے ہین اور گوشہ ہاے
قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اُسمین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اُسکے بحسن وفا سے تمام آراستہ وپیراستہ
ہین اور اُسکے دروازے پر قلم سر مکنون یعنے راز در پردہ سے لکھا ہوا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے داخل ہو بہشت
جنت مین بعوض اپنے حسن اعمال کے پھر جب اُس لڑکی نے شہیدون سے یہ بات سُنی تو بولی کہ مین کسوجہ سے مستوجب
وسزاوار ان نعمتون کی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توثیق اور نبی
ذی وقار کی تصدیق کی ہی یہ سن کے اُس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور جان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے گھوڑے سے
اُترے اور اُسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظر سے غائب ہو گئے سہل کہتے ہین کہ پھر مین مسلمانون کے پاس پہونچا اور
عبد اللہ ابن غسان وسہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو سارے مسلمین کا یقین اس امر عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد
اس واقعہ کے اکتالیس روز سہل بن اساف زندہ رہ کے مر گئے رحمہ اللہ صفوان بن عامر نے روایت کی ہی

خولید بن ماجد سے اُنھون نے عبدالرحمن بن النعمان سے اُنھون نے سُنا اُس شخص سے جسنے اُنسے فتوح شام
و ارض ربیعہ و فارس کا ذکر کیا اور کہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسیا پر جا پہونچا اور عبداللہ و سہل ساتھ تھے اسوقت
مسلمانون نے اپنی حفاظت کے لیے ایک خندق عمیق کھود دی او اُسمین ایک مقام محفوظ مقرر کیا کہ اُسی مین آمد و شد
رکھتے تھے راوی کہتا ہی کہ ایاض بن غنم اُسوقت بطرف رقۃ البیضا کے تھے اُنکو خبرین متصل پہونچتی تھین اور وہ
اس تردد مین تھے کہ ابتداے جنگ کس سے کیجاوے شہر یاض کے ساتھ یا اہل حران وہانکے ساتھ تب اُنسے
خالد بن الولید نے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہی اور تمسے آمادۂ قتال ہی اُسکو چھوڑکر اور پر قصد کرتے سو میری راے
یہ ہو کہ پہلے اس دشمن یعنے شہر یاض سے مقابلہ کرو پھر جسوقت اسکو شکست دوگے تو تمھاری ہیبت ہر طرف
غالب ہو جاویگی بعد ازان جس بلد پر جانا قصد کرنا کہ انشاء اللہ تعالی وہ جلد فتح ہو جاویگا یہ سنکے عیاض تھوڑی دیر تک
فکر مین متامل رہے ناگاہ خبردارون اور جاسوسون نے آنکر اُنکو اس بات کی خبر دی کہ شہر آشنہ لڑنیکو شہر یاض
بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد و آمادہ ہین مثل نوفل و قریاطس صاحب دارا و لوزرو صاحب عین وردہ
صاحب تل سماوی و آجو صاحب بارعیہ و شہر یاض صاحب ماردین و روومس صاحب حران و رہا اور لشکر اُنکا
دو لاکھ سوار سے جمع ہو اور اُنھون نے بادشاہ سے تمھارے مقاتلے و مقابلے کا ذمہ اور عہد کیا ہی اور
وہ کہتے ہین کہ ہم تنگ کرینگے دشمن سے باتفاق اپنے اہالی و اولاد کے اور ساتھ اپنے مال و موالی کے یہانتک
کہ ہم مین سے کوئی گرفتار نہ کریگا اور از روے ترتیب لشکر کے پہلے تمھارے مقابلے کو قوم ارمن مقدم ہوئے ہین
اور بعد اُنکے روم ہین اور وہ سب فرات کے ادھر آپہونچے ہین جب عیاض نے یہ خبر سُنی تو ولید بن عقبہ کو اُنکی
طرف روانہ کیا اور اُسکو اپنا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی تغلب کے جاکر اُنکے رئیسون کو جمع کیا اور وہ
سب نوفل بن مازن و عاصم بن اشجع و میسرہ و خرام و قارب وغیرہ تھے تب ولید نے اُنسے کہا ای جوانان عرب آگاہ رہو
کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہی ہلاکت سے کچھ تم لوگ بڑے تیز زندان او بڑے قوی دل اور بڑے
جری اور بڑے مرد میدان زیادہ بنی غسان سے نہین ہو اور تم مین سے کوئی مشابہ و ہمسر جبلہ بن الایہم کا نہین
ہی کہ وہ شصت ہزار مردم سے پیش آیا تھا تو اُسوقت حق تعالے نے ہمین کو اُنپر نصرت و فتح دی اور ہمنے اُنکے بڑے
بڑے سردارون کو قتل کیا پس از روے صوابدید کے بہتر یہی ہی کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر مین
شامل ہو جاؤ چنانچہ اُن سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ ابا ثا الشمیطا کا کہ وہ لوگ بلاد روم کی طرف کوچ
کر گئے اور باقی سب عرب بنی تغلب جیہ مسلم جیہ کافر شریک لشکر عیاض بن غنم ہو گئے اس بات سے سارے اہل
اسلام خوشحال ہوئے اور کہنے لگے ای گروہ عرب بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی نے تمھارے حق مین بڑی خیر کی اور اُسنے
چاہا ہی کہ تمکو برکت بخشے اس سبب سے کہ تم ہمسے آملے اور صلیب پرستون کو چھوڑ دیا حق تعالی تمکو عنقریب اعزاز اپنے دین

اور شرف اپنے نبیؐ کا دکھلاویگا کیونکہ حق تعالی نے اپنے نبیؐ سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہی اور وعدہ اُسکا برحق ہی کہ وہ ہمکو ملک کسری وقیصر پر فیروزمند کریگا اور دونون کا خزانہ ہمکو دلاویگا اور نبیؐ اُسکا مخبر صادق ہی جسکی شان مین حق تعالی نے فرمایا ہی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کہ منطوق کلام اُسکا خواہش نفس سے نہین یعنے کل انسان ناطق ہین کہ وہ اپنی ہواے خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبیؐ وہ ناطق ہی کہ بدون وحی الٰہی من تلقاے نفس اپنے کچھ نطق نہین کرتا پس منطوق الکلام اُسکا تمام تر وحی والہام ہی اور کہا کہ ہمارے حق مین خداے عزوجل نے یہ فرمایا ہی وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ یعنے ہمنے کتاب زبور مین بعد ذکر اوصرف بندگان نیکوکار کے لکھا ہی یعنے یہ مقرر کیا ہی کہ وارث ووالی روے زمین کے ہمارے بندگان صالحین ہونگے یہ سن کے اُن عرب بنی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے آخر وہ سب کے سب فائز بشرف اسلام ہوئے روایت ہی خالد بن سعید سے کہ عیاض ابن غنم کو جب یہ آگہی ہوا کہ اباذا الشمطا تابع بادروم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت عمر بن الخطابؓ کو لکھ بھیجی تب اُن حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اُسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اباذا الشمطا کو جو بنی تغلب عرب سے ہی اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ پھیر دوگے تو ہم سارے نصرانیون کو جو ہماری عملداری مین ہین فنا کر دینگے واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اُسکے پسر کو پہونچا تو اُنھون نے اباذا الشمطا کو اسطرف بھیجدیا راوی نے کہا کہ بعد ازان عیاض بن غنم نے قصد قتال اور ملک شہر یاض کے کیا اور اُدھر شہر یاض صاحب قرقیسیا نے یہ بندوبست کیا کہ اُسنے رئیسان نصاری کو جمع کرکے اُنسے کہنے لگا آگاہ ہوا کے بادشاہون کی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ وہ لوگ جب لشکر کشی کرتے تھے تو حیلہ سازی سے وہ غافل نہ رہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل صبح مین بعزم ملاقات عرب کے نکلونگا پھر جب قلعہ سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اُتار کر پیدل کردو اور مجھپر اپنی تلوارون کو اُٹھاؤ گویا کہ تم مجھکو قتل کیا چاہتے ہو اُسوقت مین کہونگا کہ مین عذرخواہ ہون اور وہ سواے اسکے نہین کہ مین نے تمھاری آزمائش کی تھی کہ تمھاری حمیت تمھارے دین مین کتنی ہی اور مجھکو گمان غالب ہوا کہ تم لوگ ان عربون سے خوف زدہ ہوگئے ہو پھر جب یہ باتین مجھسے تم سنا تو پھر تم میرا اجلال واعظام بجا لانا بعد ازان تم عرب سے حرب شروع کردیجیو اُسوقت پھر تمھارے پاس سے مین عربون کی طرف بھاگ جاؤنگا اور اُنسے کہونگا مین نے ارادہ کیا تھا کہ تمھارے تئین تفویض بلد کردون اس بات سے قوم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تمنے خود دیکھا ہی اور اُنھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا تو مین از روے اعتذار کے بچ گیا اب مین تمھارے پاس آیا ہون کہ مجکو تمھاری صحبت سے بڑی رغبت ہی پھر جسوقت مجھے امان دیدینگے اور مجھسے غافل ہوجاوینگے تو رات کو مین اُنکے امیر کو قتل کرونگا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ قوم بعد قتل اپنے امیر کے اپنے امر مین سست ہوجاوینگے بعد ازان مین

وہانسے بھاگ آونگا یہ بات سنکے اُسکے وزیر ارمنی نے کہا آپ کیونکر اپنی جان پر یہ لقب اُٹھاوینگے اور اپنے تئین کیون
اپنے تئین گنہگار میں ڈالینگے اور ایسا آپ کرینگے تو جانب عرب سے ہم آپ پر امین نہین ہین اور آپکے
اہل یعنے ماموں آپکے آپپر عتاب کرینگے اور کہینگے کہ تمنے اُنکو کیون چھوڑا اور عرب کی طرف کیون جانے دیا تو ہم کیا
جواب دینگے بعد ازان عبد اللہ یوقنا نے بھی کہا کہ ہر آئینہ یہ سردار اپنے قول مین سچا ہی اور کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم آپکو
چھوڑ دینگے اور آپ اُس طرف چلے جاوین بلکہ دربارۂ اس قوم کے مین آپکو ایک تدبیر بتاتا ہون کہ وہ اس سے
قریب تر اور آسان تر ہی تب شہر یاض بادشاہ اور وزیر ارمنی نے کہا ای ملک وہ کیا تدبیر ہی یوقنا نے کہا کہ کل
صبح کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلین اور اُنسے مقابلہ کرین اور آپ ہماری کوشش و جانفشانی ملاحظہ کیجیے جیسا
کہ ہم حسب اپنی طاقت کے مقاملہ کرینگے بعد ازان ہم مصلحۃً شہر کے اندر بھاگ جاوین اور دروازے شہر کے خوب
مضبوط بند کرکے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاوین پھر وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم اُنسے بدستور قتال کرتے رہینگے
جب ہم ایسا کرینگے تو عرب کو ہمسے طمع ہوگی اور ہمارے قریب تر آجاوینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ اُنکے لشکر مین رومیون
کی ایک جماعت ہی جو بسبب دین ہوکر اُنکے دین مین آگئے ہین تو جب وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم پر ارادہ کرینگے
تو ہم اُنکو ایک نامہ لکھکر اُنکے دلونکو خوش کرینگے پھر ہم اُنکے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجینگے
کہ تم اپنے عقلامین سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہان بھیجو تا ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کیا ارادہ رکھتے ہین اور
کیا عجب ہی کہ ہم تمھاری صلح کو قبول کرلیوین آخر جب وہ لوگ ایسا کرینگے اور ہمارے پاس ہمارے قابو مین
آجاوینگے تو ہم اُنکو گرفتار کرلیوینگے اور اُنکے سرون پر اپنی تیغین علم کرکے اُنسے کہینگے کہ یا تو تم ہمارے ملک سے کوچ کرجاؤ
والا ہم تمکو قتل کرتے ہین پس وہ قوم جب ہمسے ایسی جد و کد یعنے یہ خطر دیکھینگے تو اپنے اصحاب سے درخواست ہماری صلح کی کرینگے
اور ہمارے یہانسے کوچ کر جاوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہین تو اُسکو وفا کرتے ہین پھر اگر وہ لوگ
شہر یاض بادشاہ کو شکست دیوینگے اور بادشاہ کے شہرون پر مسلط ہوجاوینگے تو بعد اپنے اس کردار کے ہم اُنکی
اطاعت مین داخل ہوکر پھر اُنکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے بھاگ جاوینگے راوی کہتا ہی سوا اسکے نہین ہی
کہ یوقنا نے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ کیا ایک تو یہ کہ اُنکے نزدیک تہمت و اشتباہ سے بری ہوجاوے یہانتک
کہ وہ لوگ اُس سے مطمئن خاطر ہوجاوین اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبی مین سے ایک جماعت قلعہ مین داخل کردیوے
اور حیلہ کرے کہ مسلمان میرے قابو مین ہین اور حال آنکہ باتفاق اُنکے اپنا دخل کرے اور شہر مین اُنکا قبضہ کرادیوے یہ
سنکے وزیر ارمنی بولا کہ اس صورت مین اگر عرب اپنے صعالیک کو جو درویش بے خانمان ہین اور اپنے خاندان سے کا چھینا
اور مارا جانا یکسان ہی ہماری طرف بھیجین اور بالفرض کہ تو اُنکو گرفتار کرلیوے اور تو اُنسے وعدۂ قتل کرے یعنے قتل سے
اُنکو ڈراوے اور وہ کچھ اُسکی پروا نکرین اور اُنسے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال مین واقع ہو اور وہ ہمارے یہانسے

کوچ نکر جاوین تو پھر ہم کیا کرینگے یہ سنکے یوقنا نے اپنے تئین انکو حشمناک دکھلایا اور کنارہ کشی ظاہر کی یعنے تا وہ سمجھین کہ
ان باتون سے غصہ ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنا نے کہا قسم ہے مسیح کی تمھارے دلون مین اُس قوم کی ہیبت سما گئی اور تم اُنکے
رعب مین آگئے بعد اسکے اب تم کبھی رستگاری نپاؤگے اور قسم ہے مجکو اس امر کی جسکا مجکو اعتقاد ہے کہ ہر آئینہ مین نے
اپنے قلعہ حلب مین اُنسے قتال کیا اور لشکر اُنکے سوارون کا حلب کے سائر بلدان مین سال بھر پھرا کیے اور سرگردان رہے
اگر یہ بات نہوتی کہ ایک غلام حبشی نے اُنکے غلامون مین سے جسکا نام دامس ابو الہول تھا اور اُسکے ساتھ اور بھی آدمی تھے
کہ اُنھون نے میرے ساتھ حیلہ کیکے میرے قلعہ پر متسلط ہوئے تو کبھی وہ اُس قلعہ پر قادر نہو سکتے یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ وہ
غلام مجھپر حیلہ گری کرتا تو ہرگز وہ مجھپر قدرت نہ پاتا پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوتی ہے اور ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے جمیع
لشکرون جرار اور سب اپنے تمام دلاورون ذی الاقتدار کے مجھپر آپڑے تھے پس تمھاری یہ کیا کیفیت ہے وحال آنکہ تمپر نہین
آئے ہین مگر ایک گروہ چند آدمیون کا اور تمھارا شہر وشہر پناہ بھی مثل قلعہ محکم کے استوار ہے اور اُسپر قتال بھی دشوار ہے سواے
دو مقام کے ایک طرف جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمھارے تئین کوئی عذر بھی مانع نہین ہے اور جو کوئی ارادہ رضامندی
مسیح علیہم کا رکھتا ہو اور طالب اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کے لیے قتال کرے اور اپنے اہل اور خانمان کو ان عربون سے بچاوے
اور اگر تم اس امر کا خوف کرتے ہو کہ وہ لوگ ہماری طرف اپنے غلامون کو بھیجینگے یا ایسونکو جنکی کچھ وقعت وقدر اُنکے نزدیک
نہین ہے تو مین سارے آدمیون مین اُنکا بڑا شناسا ہون کہ تمام اُنکے شہسوارون اور دلاورون کو اور اُنکے خادمون کو اور اُنکے
خواص اصحاب کو خوب پہچانتا ہون پس تم اپنے ایلچیون کے ساتھ اُس قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ سب نامی وگرامی ہین انمین سے
مقداد ہین اور نعمان وشرحبیل بن کعب ونوفل وعبد الرحمن بن مالک واسود بن قیس وخالد بن جعفر وابن قیس وہمام بن الحارث
ومالک بن نویرہ وسلامہ بن عامر یہ لوگ اشراف واعیان قوم ہین یہ سنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہے مجکو اپنے دین کی عزت کی
لوگ ان اشخاص کے سبب ہرگز اپنے کامون مین سستی نکرینگے یعنے اپنے ارادے سے باز نرہینگے مگر یہ کہ وہ تمسے رہائن یعنے گروی
وعوضی جسکو اول وبندی کہتے ہین طلب کرینگے تب یوقنا نے کہا ارادے تمھارے سُست ہوگئے اور دل تمھارے بودے
ہوگئے تم اُنکے پاس ایلچی کے ہاتھ نامہ بھیجو اگر اُنھون نے قبول کرلیا تو اس بات کو ہمارے سید مسیح علیہ کی برکات وغنیمات سے
سمجھنا اور اگر وہ رہائن طلب کرینگے تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اُنکی اولاد کو لباس فاخرہ پہنا کر
اُنکے یہان بھیجدینگے اور کہلا بھیجینگے کہ یہ لوگ ہمارے بزرگان اور رئیسان شہر ہین تب شہر یاض بادشاہ نے کہا قسم ہے
قربان کی یعنے قربانی مسیح کی سواے اُس بات کے جو کچھ تو نے ہمکو حکم کیا ہے اور کچھ نکرونگا بعد ازان بادشاہ نے اپنے
سردارون اور اپنے اہل کارون کو حکم کیا کہ وہ لوگون کو واسطے تیاری جنگ کے امر کرین چنانچہ ان امرا نے یون ہی حکم کیا پھر اُن
لوگون نے اپنے ہتھیار لگائے اور آمادہ قتال ہوئے اور ادھر سالار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہون چنانچہ
خیل عرب سوار ہوئے اور وہ دروازۂ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان لوگون کے سامنے آیا اسوقت اہل اسلام

یہ دعا پڑھنے لگے اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلَیْھِمْ کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ یعنے اے ہمارے پروردگار تو ہمکو انپر نصرت دے جیسے تونے نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھر ان لوگون نے اپنی تیغین باندھین اور اُس افسرنے لوگونکو وعظ کیا اور آخر وعظ یہ تھا کہ دیکھو اب ہم جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہین اور اُسکے صلیبا پرستون پر چڑھائی کرتے ہین پس تم ہماری پیروی کرو اگر حق تعالی بقتل اُس طاغی اور صلیبیون کے ہمکو فتحیاب کریگا تو اُس قوم کے قدم اُکھڑ جاینگے اُن لوگون نے جواب دیا اے امیر تو نے ہمکو ایسے امر کی طرف دعوت کی یعنے بلایا ہے کہ وہ خود ہمکو نہایت محبوب ہے اور مرغوب تر ہے اُن باتون سے جو تو نے ذکر کیا پس حملہ کر ہم حملہ کرتے ہین چنانچہ محمد بن مسلمہ نے روایت کی کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اُسکے ہمراہیون نے لشکر قرقیسیا پر حملہ کیا اور امیر مسلمانونکے عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی تھے پس تحقیق کہ اُن لوگون نے بقتال شدید مقاتلہ کیا اور راہ خدا مین وہ جہاد کیا جیسا حق جہاد کرنے کا ہے اور دشمنان خدا کو بھالے مارے اور تلوارین مارین اور اُسی معرکہ مین عبداللہ بن مالک اشتر نے وزیر ارمنی کو جالیا اور جب اُسکی ہیئت اور شان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی اُنکے ملوک و سلاطین مین سے ہے آخر عبداللہ بن مالک نے اُسکے سینے مین بھالا مارا کہ انی اُسکی اُسکی پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اُسوقت جماعت مردم اُسکے گرد سے متفرق ہو گئے تو نعمان نے شہریاض پر وار کیا مگر وہ یہ نہین جانتا تھا کہ یہ صاحب و مالک بلد ہے بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ لوک کے ہے آخر اُسپر حملہ کیا اور اُسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا اشعار

وَ اَنَا لَقَوْمٌ فِی الْحَرْبِ لُیُوثُھَا
وَ نَزْعَمُ اَنْوَفَ الْعِدَا اَوْ نَرُدُّھَا
مَلَکْنَا بِلَادِ الشَّامِ ثُمَّ مُلُوکَھَا
اِلٰی شَھْرِیَاضِ الْکَلْبِ ذَاکَ شَدِیْدُھَا
وَ نَمْضِی اِلٰی حَرَّانَ ثُمَّ سَرُوْجِھِمْ
اُبَیْدُ لُیُوثَ الْحَرْبِ ثُمَّ اُسُوْدَھَا

وَ نَتَقَدَّمُنَا فِی الْوَغَا اُسُوْدُھَا
لَنَا الْفَخْرُ فِیْ کُلِّ الْمَوَاطِنِ کُلِّھَا
اِلٰی اَنْ بَدَّلْنَا بِالنِّکَالِ عَدِیْدُھَا
وَ تِلْکَ دِیَارًا ثُمَّ جُلَیْنِ بَعْدَھَا
کَذَاکَ الرُّھَا لِلْمُسْلِمِیْنَ نَعِیْدُھَا

نُحَامِیْ عَنْ شَرْعِ الْھُدٰی وَ نَصُوْنُہٗ
بِاَحْمَدَ الْھَادِیْ فَذَاکَ سَعِیْدُھَا
سَنَوْقُ دُوْا الْخَیْلَ جَرْدًا سَوَابِقًا
کَذَا رَاسُ عَیْنٍ وَ الْجُیُوْشُ نَقُوْدُھَا
وَ اِنِّیْ اَنَا النُّعْمَانُ ذَاکَ ابْنُ مُنْذِرٍ

یعنے مین حق مین اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہون بھالے کہتے ہین مجھسے وقت وغا کے شیران کار زار شرع ہادی کی طرف ہم حمایت کرتے ہین اور اُسکی صیانت و اعانت کرتے ہین اور دشمنون کی ناکین گھستے ہین اور ہم اُنکے تئین دفع کرتے ہین ہمارے لیے ہر مقام مین فخر تمامتر ہے بطفیل احمد ہادی کے کہ یہی فخر اُس کل مواطن کی سعادت ہے ہم تمام بلاد شام اور ملوک ملک شام پر غالب ہوئے یہانتک کہ ہمنے اُسکے عدید یعنے جماعات کو ساتھ نکال یعنے ہلاکت کے بدل دیا اور قریب ہے کہ ہم گھوڑے دوڑاوین گھوڑے تیز رو طرف شہریاض کتے کے کہ یہ سخت تر ہے کتون مین اور ہم مالک ہونگے دارے کے بعد ازان جلبین کے اور اسی طرح مالک ہونگے راس العین کے اور اُسکے لشکر کو ہنکاتے ہین و بعد ازان ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد ازان طرف اُنکے سروج کے

[illegible]

دھر جو تمام بلاد عجم بھی اسی طرح [illegible] گزشتہ سے مسلمین کے تم پھیر دینگے اور مین وہ نعمان ہون جو ابن
منذر سے جو ہلاک کر دیگا مین ابن مہران بنیرہ آذربا کو پھر شیراز ان جنگ کا غرضکہ حسان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعۃً
اسکو نیزہ مار کر زمین پر ڈال دیا پھر جب لشکر قرقیسیا نے یہ دیکھا کہ انکا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر پڑے
اور اپنے شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اُسکو بند و بست سے مستحکم کیا چنانچہ ارمانوسہ ملکہ شہریاض نہایت خوف زدہ ہوئی اور
اُسکے دل مین رعب سمایا تب اُسنے عبد صالح یوقنا سے کہا اے عبد المسیح سوا تیرے اب ایسا کوئی ہمارا باقی نہین رہا
کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی اور تدبیر ہمارے امور کی کرے یوقنا نے کہا اے ملکہ مین آپ کے حضور مین
خدمتگزاری کو حاضر ہون بعد ازان ملکہ نے اپنے کامون کو یوقنا اور اُسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی تم آگاہ
اور خبردار رہو کہ یہ شہر اور ملک تمہاری طرف ہے یعنے تمہارے بھروسے ہے یوقنا نے کہا ہمپر واجب ہے کہ ہم ملک کے
حق خدمت پر قائم رہین اور اُسکی طرف سے قتال کرین بعد ازان یوقنا نے اپنے ہمراہیون کو سوار لیکے شہر پناہ پر چڑھا تو
کہ وہ مسلمین سے قریب ہوگئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی بڑی فوج پیدل تھی وہ فلاخن سے سنگ اندازی کرتی تھی
کہ پتھر انکا کبھی نشانے سے خطا نکرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے کہ تمام حجاز و یمن
مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن [illegible] نہ تھا اور اُنکے قوۃ بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ فلاخن سے سنگ انداز
ہوتے تھے تو وہ پتھر برج اعظم سے بالاتر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسی طرح ہر روز سنگ اندازی کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک
دو آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عرب نے نام عاصم کا برج المنذر رکھا تھا غرضکہ ان لوگون نے اہل قرقیسیا پر نہایت
سختی و تنگی کی تب ارمانوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین در بارہ ان عربون کے کہان ہین جسکا وعدہ تو
ملک شہریاض سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل نہین ہون بعد ازان
یوقنا شہر پناہ پر جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا اے معاشر عرب درمیان ہمارے تمہارے یہ امر طول ہو گیا
تمنے ملک شہریاض کو شکست نہین دی اور کیا تم راس العین پر مالک و غالب نہین ہوئے اور [illegible] ہم بھی تمہارے
ہین اور تم ہمسے مال طلب کرتے ہو آخر تمہارا ارادہ کیا ہے اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر
جب یوقنا کو عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قرقیسیا پر اُسکا ارادہ
جنگ کا ہے تب سہل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کرکے کہا اے دشمن اپنی جان کے تو نے ہمسے فریب کیا اور منصوبہ تیرا
جو ہمپر تھا وہ تمام و پورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھسے مطمئن ہوئے تو تو نے فریب کیا کہ اپنے پہلے
دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہمسے اب کہان بھاگ کر جائیگا اور ہمسے کدھر روپوش ہو جائیگا اور ہم تیری طلب و تلاش
مین ہین اور قریب ہے کہ ہم اس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام مسلمین کا
ساتھ یوقنا کے مصلحۃً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا اے جماعت عرب تحقیق کہ مین نے تمہاری خیرخواہیان

اور تمھاری خدمتین کین اور شئے بھی مین نے سوائے خیر کے اور کچھ نہین دیکھا ولیکن میرے دلکو یاد دین بھایا اور ایسا خوف
آیا کہ آخر پھر مین نے اسطرف کو میل کیا خیر اب جو کچھ ہوا سو ہوا آیندہ اس شہر مین پہونچنا تمھارا غیر ممکن ہی اور تم اسپر غالب
ہو اور نہین ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت مشید و مستحکم ہی اور اسمین بڑے بڑے مردان کارزار ہین اور رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے
پاس وافر موجود ہی لیکن تم اپنی جماعت مین سے دس آدمی کو جو تمھارے معزز اصحاب ہون اور ہم بھی انپر وثوق و اعتماد
رکھتے ہون ہماری حراست مین اندر کو کہ وہ سب قول وقسم کرین اور ہم اپنے قول وقسم کرین یہانتک کہ جب تم اس اطراف
فتح پاؤگے تو یہ شہر بھی ہم تمکو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمھارے بقیہ سال حال صلح رہے اور اس
سال مین کل چار مہینے باقی ہین کہ اول ان مہینون کا رمضان ہی یعنے ابتداے رمضان سے چار مہینے باقی ہین یہ
سنکے عبداللہ بن غسان نے کہا کہ ہمنے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسون آدمی کون ہین جنکو تو چاہتا ہی کہ ہم انکو تیرے
پاس بھیجین یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگون سے ہی مقداد بن الاسود و اسود مولاے قیس و خالد بن جعفر و رہم
بن قیس و ہمام بن الحارث و سلامة بن عامر و ابن نعیم تیس مین ان لوگونکو چاہتا ہون کہ میرے پاس آوین اسلیے کہ
بدون آنے انکے امر صلح متعسر ہی آخر عبداللہ نے اشخاص مذکور کو روانہ کیا اور یوقنا نے انکے لیے پھاٹک کھول دیا مگر
عبداللہ نے یوقنا سے یہ کہا کہ ہم بدون رہاین کے دربارۂ اپنے اصحاب کے سستی وغفلت نکرینگے یعنے بغیر اسلیے ہمکو اپنے
اصحاب کے حق مین اطمینان نہین ہی یہ سنکے یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور اسکو خبر دی کہ وہ قوم رہاین طلب کرتے
ہین ملکہ نے کہا ہماری لڑکونکو بھیجدو یوقنا نے کہا ای ملکہ حرب مین مکر وحیلہ کرنا عرب کے یہان سے نکلا ہی اور
بادشاہون کی شان کا یہ مقتضا ہی کہ جو کہین وفا کرین وحال آنکہ قول حکیم فارس کا ہی کہ جب غدر کرنا طبیعت اور
عادت قوم کی ہو تو وثوق و اعتماد ساتھ ہر کسی کے بہت دشوار ہی یعنے ہرگاہ عادت عرب کی مکر وحیلہ ہی اور
بادشاہون کی شان کا یہ کرنا لازم پڑا ہی تو انسداد ہر ایک کے مکر متعذر ہی و بہرکیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال
اہل سوق کا کرتے ہین تو یہ بھی خالی از تردد نہین اسواسطے کہ آپکے اہل بلد مین رؤسا و ملوک ہین کہ وہ بعد بادشاہ آپکے
شوہر کے اگرچہ آپکی شان کو عظیم جانتے ہین لیکن وہ آپکو بچشم تانیث دیکھتے ہین یعنے آپکی طرف اس نظر سے
نگاہ کرتے ہین جسطرح نسوان کو بعین استضعاف دیکھا کرتے ہین اور انکا کچھ رعب نہین مانتے ہین اور میری طرف
بعین غربت نظر کرتے ہین کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر اپنے نزدیک میری جانب سے کچھ ہیبت نہین رکھتے ہین
اور حال ہماری صلح کا عرب کے ساتھ سنتے ہین تو ہمکو اس بات کا مالک ومختار نہین جانتے ہین درینصورت ارادہ
ہمارا اور آپکا پورا نہوگا اور جب اہل بازار بھیجے جاوینگے تو وہ لوگ ہمپر جرات وجسارت کرینگے و متعرض و تمرد پیش آوینگے
مثل اسکے کہ جسطرح ساتھ ملک موصل اور صاحب ہنگاریہ کے معاملہ ہوا تھا اسی طرح یہ امر بھی دشوار ہو جاویگا
تب ملکہ نے کہا پھر اس باب مین تیری کیا راے ہی یوقنا نے کہا میری راے یہ ہی کہ ہم انھین رئیسون کو پاس

عرب کے رہائن بھیجین راوی نے کہا یہ فعل یوقنا نے اسلیے کیا کہ جب ان معزز لوگون کو حوالہ عرب کے کردیوے تو شہر مین
کوئی رئیس روسا مین سے ایسا باقی نرہیگا جو درمیان شہر کے عربون سے مزاحم و متعرض ہوگا غرضکہ ملکہ نے یوقنا کی راے
کو قبول کیا اور روساے بلد کو طرف عبداللہ بن غسان کے بطریق رہائن روانہ کیا پھر جب یہ سب وہان پہونچے تو وہ
دسون اصحاب نبی صلعم یعنے مقداد وغیرہ جنکو طلب کیا تھا آن کر داخل شہر ہوئے انکو یوقنا نے حکم کیا کہ برج کبیر مین
جا اترین اور وہ برج معروف بہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنا نے اسواسطے کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اُس
برج مین مامور تھے وہ نافرمانی و سرتابی نکر سکین کیونکہ اُس برج مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وہ دسون
اصحاب اُس برج مین مسلط ہوگئے اُسوقت یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ اُن اشخاص عشرہ کو مین نے
برج مین ٹھہرایا ہی اسلیے کہ کل صبح کو اُن سب کو بالاے برج یعنے اسکے سطح پر کھڑا کرونگا اور اُنکی قوم عرب کو
دکھلا کر اُنسے خطاب کرونگا کہ یا تو تم ہمارے یہانسے کوچ کرجاؤ نہین تو ہم ان سب کو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا
پھر ہم اپنے اصحاب رہائن کو کیا کرینگے اور اُنکی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم اُنکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا
کہ تو نے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرینگے اُسوقت یوقنا نے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ
اپنے اہل بلد کے لیے گھبراتی ہین تو اُس قوم سے مصالحہ در پیش کیجیے ملکہ نے کہا تو اپنی حسن راے سے جو مناسب جانے
وہ تدبیر کر یوقنا نے کہا سمعاً و طاعۃً یعنے بسر و چشم تعمیل حکم کرونگا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے
کہ اُنکے امیر نے اُنکو کس امر کا مامور کیا ہی اور ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کس بات کے طلبگار رہین بعد ازان یوقنا اُن اشخاص
عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اُسکا عزم تھا وہ اُنسے بیان کیا اور کہا جب تم لوگ شور و غل سنو
تو اُن لوگونکو جو اس برج مین ہین تم سمجھ لیجیو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب خاص پاس گیا اور اُنکو دیوار شہر پناہ پر چڑھا دیا
اور اُنکے ساتھ اہل بلد مین سے کسیکو نچھوڑا آخر جسوقت تاریکی شب ہوئی تو عبداللہ یوقنا اپنے اصحاب کے پاس کہ وہ
دوسو آدمی تھے گیا پھر اُن سب نے صداے تہلیل و تکبیر بلند کی اور دروازہ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھول دیا اور فوراً عبداللہ
ابن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لاوے تا آنکہ وہ لوگ اندرون شہر آ پہونچے اور بیچ اہل بلد سے تلوار چلی پس اہل
قیسیا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام اُنسے بزور شمشیر تیز غالب آگئے تب اُن لوگون نے قصد برج اعظم کا
کیا تو وہان ان لوگون پر اُن دسون اصحاب نے غلبہ و حملہ کیا بالآخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی و کرباری
یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اُسپر چل گئی اور اُسوقت وہ صداے الغیاث و شوار و فریاد اہل بلد سے سنتی تھی
یہانتک کہ عبداللہ بن غسان نے اُن سب کو امان دی اور جو کچھ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال و متاع سب
جو کچھ اُسمین تھا اور جو ذخیرہ و خزانہ برج اعظم مین تھا لے لیا پھر اُسمین سے خمس نکال کر باقی سب مسلمین پر تقسیم
کر دیا مگر پہلے اُنپر عرض اسلام کیا پھر جو کوئی اُنمین سے اسلام لایا اُسکو اُسکا اہل و مال پھیر دیا اور جسنے اسلام قبول کیا

اُسپر جزیہ یعنے محصول باندھا گیا اور بعد ازان وہ سب جو مسلمان ہوئے تھے جمع ہو کر سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے
اور کہنے لگے کہ ہم تمھارے دین مین داخل ہوئے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوہ جات ہمکو حوالہ کرو
تب عبد اللہ بن غسان اور سہل بن عدی نے اُنکو جواب دیا کہ یہ چیزین موقوف ہین بحکم امام یعنے حکم عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ پر منحصر ہی کہ وہ جسکو چاہیگا اُسمین آباد کرے گا اور جسکے قبضے مین یہ املاک وضیاع ہونگے اُس سے خراج
مقرر کریگا اسلیے کہ حکم خراج وخمس وجزیہ بامر امام ہوتا ہی کہ وہ اُسمین سے بقدر حاجت اپنے لیتا ہی اور مابقی مصالح اور
مسلمین مین صرف کرتا ہی راوی نے کہا کہ پھر راتوسہ ملکہ اسلام لائی اور سارے وابستگان ومنتسبان اُسکے مشرف
باسلام ہوئے تا آنکہ عبد اللہ بن غسان نے اُنکے ساتھ بخوبی احسان کیا اور اُنکے لیے تجدید امان کی اور اُنکو اُنکے اماکن ومساکن
مین آباد کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے ابن عطیہ جسنے ادراک
وتفحص اسی واقعہ کا کیا وہ کہتا ہی کہ فتح قرقیسیا اول شب یعنے پہلی تاریخ رمضان کو ہوئی اور سنہ ۲۲ بائیسوان تھا
ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ بیعہ یعنے مسجد حبیب بنی کی تھی اُسکو
مسلمانون نے جامع مسجد قرار دی اور جب تک کہ اُسمین نماز ادا نہ کی تھی وہانسے کوچ نکیا اور ملک کے اصحاب رائین کو رہا کر دیا
اور اُسکی ولایت وسلطنت کو تفویض شرجبیل بن اصبہ کے کیا اور شرجبیل کی ہمراہی مین ایک سو پچاس مردان کار آزمودہ
مقرر کیے وبعد ازان عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اُسوقت عبد اللہ بن غسان نے عبد اللہ یوقنا سے کہا کہ تم اپنی
دختر کو حکم کرو کہ وہ اپنے قلعے کو پھر جاوے کہ ہمارے پاس اس بارہ مین حکمنامہ امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہی آخر کار
یوقنا نے وہان سے اپنے قلعے کی طرف معاودت کی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

ذکر فتح ماکسین وشمسانیہ وغیرہ

روایت ہی زہمان بن رقیم سے اُسنے روایت کی ہی صلت بن مخالد سے اُسنے قُتیل بن میسور سے
کہ جب عبد اللہ بن غسان مع لشکر قرقیسیا سے روانہ ہوئے اور مقام ماکسین پر آ پہونچے تو فتح اُسکی بصلح ہوئی اور
چار ہزار درہم اُنکے حصہ بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھ ایک ہزار گون گندم وجو کے بھی ٹھہرائی چنانچہ یہ
خراج سنگین اُنپر بارگران ہوا تب اُنکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اسی طرح معاملہ ساتھ اہل شمسانیہ کے ہوا بعد ازان
ابن غسان نے قصد عربان کا کیا جب وہان پہونچے تو اہل عربان بھی اُنکے پاس حاضر ہوئے اور مصالحہ کیا جس
امر پر اہل ماکسین نے صلح کی تھی بعد ازان مجدل کی طرف کوچ کیا پس اُسپر بھی مسلط ہوئے پھر وہان قیام کیا اور
منتظر رہے کہ اُنکے امیر عیاض بن غنم کی پیشگاہ سے کیا خبر اور کیا حکم اُنپر وارد ہوتا ہی اور اُس عرصہ مین عیاض
بن غنم نہر بلخ پر نازل تھے چنانچہ عبد اللہ نے اُنکو نامہ لکھا اور اُسمین وقائع تسخیر بلاد جسکی فتح خدا داد اُسکے

ہاتھ پر ہوئی تھی مندرج کیے جب یہ فتحنامہ عیاض کے پاس پہونچا تو اُنھون نے جواب مین عبداللہ کو لکھا کہ جب یہ
ہمارا حکم تمکو پہونچے تم اپنے اُسی مقام پر مقیم رہو والسلام سہل بن مجاہد بن سعید نے بیان کیا کہ جب حق تعالیٰ نے
دست عبداللہ بن غسان پر فتح ارض وخابور کی بصلح کرادی اور عبداللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اس زمانے مین
قیس بن حازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے

اَقَمْنَا مَنَارَ الدِّیْنِ فِیْ کُلِّ جَانِبٍ ۔ وَجَلَّلْنَا عَلَی اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ

وَدَانَ لَنَا الْخَابُوْرُ مَعَ کُلِّ اَهْلِهٖ	بِفِتْیَانِ صِدْقٍ مِّنْ کِرَامِ الْغَرَائِبِ	هَزَمْنَاهُمْ لَمَّا الْتَقَیْنَا بِصَارِمٍ
وَکَارَ عَجَاجُ النَّقْعِ مِثْلَ السَّحَائِبِ	وَکُلُّ هُمَامٍ فِی الْحُرُوْبِ مُحَارِبٌ	یَکُرُّ وَیَحْمِلُ فِیْ صُدُوْرِ الْکَتَائِبِ
وَجَنْدَلَ وَزَنْبَکَ وَشَهْرِیَاضُ بَعْدَهٗ	تَرَکْنَاهُمُوْ فِی الْقَاعِ نَهْبًا لِنَاهِبٍ	وَمَا زَالَ نَصْرُ اللّٰهِ یَکْنُفُ جَمْعَنَا
وَیَحْفَظُنَا عَنْ طَارِقَاتِ النَّوَائِبِ	فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فِی الْمَسَاءِ وَبُکْرَةً	لَا لَاحَ نَجْمٌ فِیْ سَنَا قَوْلِ الْغَیَاهِبِ

یعنے منارے دین کے ہمنے ہر طرف قائم کیے اور اپنے دشمنون پر ہمنے تیغہاے تیز و بُرّان سے حملہ کیا اور
شہر خابور مع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہمنے اعداسے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق
جوانان صدق شعار واز جملہ کرام یگانۂ روزگار کے اُنکو بھگا دیا اور اُسوقت گرد و خاک مثل ابر کے اُڑتی تھی اور
ہر ایک مرد با ہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ تھے کہ وہ بار بار حملہ کرتے تھے درمیان لشکرون کے اور جندل و زنبک
و بعدہ شہریاض سب کو ہمنے میدان مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے لوٹنے والونکے اور ہمیشہ نصرت خدا
ہماری جماعت کی حامی ہی اور جمیع آفات و بلاسے ہماری حفاظت کرتی ہی پس حمد ہو خدا کی صبح وشام جبتک ستارے
روشن ہین سراپردہ تاریکی مین

ذکر فتوح قلعہ ماردین

روایت ہی سواد بن کثیر سے اُسنے روایت کی ہی یوسف بن عبد الرزاق اُسنے کامل اُسنے مثنی بن عامر
اُسنے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہریاض ملک کی صاحب ارض و عین
وعین وردہ وراس العین کو پہونچی تو اُسپہ سانحہ عظیم گذرا اور اُسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اُسنے اپنے ارکان دولت
اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اُس عرصے مین درمیان ارض الطیبہ کے وارد تھا چنانچہ اُن سب سے
کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن ہین جنکا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہی کہ
سارے عرب متنصرہ یعنے نو نصرانی ہمارے یہان سے چلے گئے ہین یعنے جمعیت ہماری شکست ہوگئی ہی اس
حالت مین تمھاری کیا راے ہی یہ سنکے بطریق تو تلّے جواب عرض کیا کہ اے ملک بتحقیق کہ لڑائی عرب کی ہمسے
لابد ہے اور لا محالہ ہمکو بھی اُنسے لڑنا پر ضرور ہی اور نصرت و ظفر بدست خدا ہی جسکو چاہے عطا کریگا پر سوا
اسکے اور کچھ میری راے مین نہین آتا ہی کہ آپ اپنے فرزند محمود کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر آرسوس بن جارس

صاحب بانی دمن و سرمین یعنے قلعۃ المرداسے کر دیکھیے راوی نے کہا کہ سبب بنا ہونے ان دونون قلعون مذکور کا
یہ تھا کہ یہ شخص آرموص بن جارس اہل طیر زند سے تھا اور بڑا شجاع بہادر و مشلع دلاور تھا اور اول جس شخص نے
بنائے مملکت ملک ارمنیہ مین یعنے بنا سے بادشاہت ارمنیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہو اور شہر طیر زند مین یہ شخص یکتا تھا
اور ہمیشہ جب چاہتا تھا تو بلاد روم مین غارت گری و ڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہانتک کہ باشندگان اُن بلاد نے حضور
مین بادشاہ اعظم کے عرضی لکھی اُسمین اُسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو اپنا
سے طرف ربیعہ کے اُسکے پاس بھیجا اُسنے اُس سے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑھی بنالے اُسمین رہا کر پھر جگہ
وہ درمیان زمین جبل اردن کے گیا اور نیچے اُترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا وہان آتش فارسیون کی
روشن تھی اور فارس کے عابدون مین سے اُس مقام مین ایک عابد رہتا تھا اور وہ کثرت عبادت مین درمیان فارسیون کے
مشہور تھا اور اقصاے بلاد خراسان و عراق سے عہد چیزین اور نذرین اُسکے لیے کرتی تھین اور اُسکا نام دین تھا
چنانچہ ارسوس اُسکے پاس جا اُترا اور اُسکا منتظر وقت ہوا اور اُسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور وہ عابد اُس سے
پوشیدہ اور جدا نرہتا تھا بلکہ ہمیشہ اُسکے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہانتک کہ ایک روز ارسوس نے اُسکو تنہا پاکر قتل
کر ڈالا اور زمین مین خفیہ گاڑ دیا جب باشندگان اُس دیار نے اُس عابد کو نپایا تو گمان کیا کہ دین عابد کہین جاکر
مر گیا بعد ازان ارسوس نے اُس جگہ ایک بڑا آتشخانہ بنام بیت النار تیار کیا اُسکو اپنا حصن قرار دیا اور اُسکی ایک
دختر تھی اُسکا نام ماریہ تھا جب اُس دختر نے دیکھا کہ اُسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا اور اُسکو اپنی گڑھی
مقرر کی ہو اور اُسمین بیت النار بھی ہو تو اُس لڑکی نے بھی اُس مکان کے مقابل ایک دوسرا مکان بنوایا اور
اُسکو اپنا قلعہ ٹھہرایا اور اُسمین اپنا سارا مال خزانہ اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اُسکا یہ تھا کہ جب کوئی شخص اُسکا خطبہ
یعنے خواستگاری شادی کی اُس سے کرتا تھا تو وہ اُسکو اپنے سے ادنی و کمتر سمجھکر انکار کرتی تھی اسلیے کہ وہ خاندان
مملکت سے تھی اور ایسا ہوا کہ اُسکے قلعہ سے قریب سطح جبل پر ایک دیر تھا اور اُسمین ایک راہب دیرانی تھا اور
وہ مجرد و تنہا اُس دیر مین رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل مین حسین ترین مردم تھا اور اُسکا نام فرما تھا چنانچہ ایک
روز وہ دختر اُس دیرانی یعنے فرما عابد کی زیارت کو آئی جب اُسکو دیکھا تو اُسکی عاشق ہو گئی آخر اُسکے پاس ہمیشہ جانے
آنے لگی اور اُسپر جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بے تکلفی سے پیش آتی تھی یہانتک کہ درمیان اُن دونون کے
صحبت گرم جوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اُسکے ہم بستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اُس سے حاملہ ہو گئی اور
جب حمل کے پورے دن ہوئے تو خفیہ ولد نرینہ یعنے بیٹا جنی اور اُسکو چھپا کر اپنی دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور
اُس سے کہا تو اس لڑکے کے ساتھ کیا کریگی یعنے کیونکر اسکی پرورش کریگی اور مین اگرچہ اسکو چاہتی نہین ہون مگر اُسکا
قتل بھی نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا میرا جانے گا تو مجکو اور اُسکو دونون کو قتل کرے گا

بالآخر اُسکے لیے مال گران بہا قسم جواہر نفیسہ نکالا اور اُسکے گہوارے مین رکھدیا اور اُسپر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اس لڑکے کو
لیوے تو یہ مال اُسکی پرورش مین خرچ کرے بعد ازان اُسنے اُس طفل کے بدن کا تفحص کیا تا کوئی علامت
اُسکی شناخت کرسکے ناگاہ اُسکے رخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر بین ناخن کے پایا اور اُسکا داہنا کان
دیکھا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اُس طفل کو اُٹھا لیا اور رات کے اندھیرے مین اُس قلعہ سے لے اُتری
اور اُسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اُس طفل کو اُس قلعے کے نیچے لائی اور شارع
عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود یعنے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دھنسا تھا اور وہ راست
ایستادہ تھا اور بالاے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطح بطور عرشہ کے اُسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اُس قاعدہ پر
گہوارہ طفل کا رکھدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اُسکو کھا جاوینگے بعد ازان وہ دایہ
اور وہ غلام اُس طفل کو وہان چھوڑکر بطرف قلعہ چلے گئے راوی لکھتا ہے کہ پھر بمقتضاے قضا و قدر الٰہی کے
ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک انطاق شہریاض بادشاہ کی طرف سے برسم رسالت طرف ارسوس بن جارس کے
بھیجا گیا جب وہ ہنگام سحر اُس راستے سے گذرا جدھر وہ عمود تھا تو اُسنے صداے گریۂ طفل سنی پھر اُسکے نزدیک
گیا اور اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اُٹھا لیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی
حوالہ کیا اور اُس سے حکم کیا کہ اس بچے کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہے اور اسمین
کچھ اسرار نہان ہے بعد ازان وہ روانہ ہوا یہانتک کہ اُسنے طرف صاحب ماردین کے تبلیغ رسالت کی پھر وہانسے
طرف راس العین کے کوچ کرکے پاس شہریاض کے مع جواب معاودت کے اور خدا نے اُسکی زبان پر جاری
کردیا کہ اُسنے شہریاض بادشاہ سے قصہ اُس طفل کا اور پانا اُسکا قاعدۂ عمود پر بیان کیا یہ سنکے شہریاض نے کہا
وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہے جو میرے ملک کا وارث اور میرا جانشین ہو تا آنکہ اُس شخص نے
لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اُس سے لیکر خواصون اور دائیون کے حوالہ کیا اُن سب نے اُسکی پرورش
و خدمتگزاری کی یہانتک کہ نشو و نما پاکر جوانی پر آیا اور گھوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اُسکا نام بھی
عمود رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالاے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور سائر مردم اُسکا نام ولد الملک لیتے
تھے چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و داب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھ بادشاہون کو ضرور ہے مثل شہسواری
و تیراندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو خمیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم کو زمین پر ڈالنا
ان سب فنون کو تعلیم پایا یہانتک کہ ذکر اُسکا مشہور ہوا اور لوگون مین فخر اُسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد
عین وردہ کے اپنے مکان مین کمتر قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اُسنے اپنے لیے
راس المنارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اُس قصر کا نام اپنے نام سے عمود رکھتا تھا یعنے قصر عمود

اور اُدھر ماریہ اُسکی مادر کا حال یہ تھا کہ اُسکو کچھ خبر نہ تھی اس بات کی کہ اُسکے فرزند کے ساتھ زمانے نے کیا کیا اور اس
بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہو گئے تھے یہانتک کہ لشکر اسلام بارادہ فتح جزیرہ کے وارد ہوا پھر جسوقت
بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے امر عرب مشورہ کیا تب توتا نے اُسکو مشورہ یہ دیا کہ آپ ازدواج عمود اپنے دلبند
کا ملکہ ماریہ سے کرا دیجیے کہ وہ اسی اپسر کے لیے صلاحت رکھتی ہے اور ماابھی وہ باکرہ ہے اگرچہ عمر اُسکی بتیس برس کی ہے
وحال آنکہ اکثر شاہون وشاہزادون نے اُسکی خواستگاری کی مگر وہ کسی سے راضی نہوئی اِسلیے کہ وہ اُنکو اپنے سے کمتر
سمجھتی ہے اور جسوقت آپ اُسکو اپنے ولد کے واسطے طلب کرینگے تو اُسکا باپ اس امر سے امتناع نکریگا بلکہ وہ آپ سے
سمدھیانہ ہونے کی بہت شادمانی کریگا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن جارس کے ہدیہ عظیم
ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس بات مین واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر
باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتین کرنے لگا اس درمیان مین توتا نے
اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اُسکے مہر مین یہ چار چیزین طلب کین ایک لاکھ دینار اور
دو قلعے بارعیہ وتقلین اور تیس آدمی امراے عرب سے تاکہ شب زفاف اپنی دختر کے اُن امراے عرب کو واسطے
خاطر بیچ کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازان ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اُسکے پاس پہونچکر اس
بات سے اُسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبون اور فارسیون کو
جمع کر کے عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھ عمود کے کر دیا اور اُنکے تئین احکام تقدیری سے کچھ خبر نہ تھی راوی کہتا ہے
پھر توتا واپس نے خدمت مین شہریاض بادشاہ کی پھر آیا اور ابرام واستحکام امر سے اُسکو مطلع کیا اور جو شرطین ارسوس
نے دربارہ طلب قلعتین بارعیہ وتقلین دو لاکھ دینار اور بیس امیر امراے عرب سے واسطے قربانی اُنکے بشب
زفاف اپنی دختر کے کی تعیین بیان کین ملک شہریاض اس بات سے خوش ہوا اور زر نقد تو بھیجدیا اور
درباب قلعتین یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہوگی تو دونون قلعے پدر عروس کو تفویض کر دونگا وبعد ازان اُسنے
عمود کو اپنے پاس بلایا اور اُسکو خبر دی کہ مین نے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن جارس سے کر دیا ہی اور تو آگاہ ہی
اے فرزند کہ منجملہ صداق کے بیس آدمی بھی ہین رؤساے عرب سے پس تو تیاری کر اور لشکر ہمراہ لے اور قصد
عرب کا کر اور اُسکی ہمراہی کے لیے توتا وزیر اور رودس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اُنسے تاکید کی کہ اگر قابو پاؤ
کہ عرب کو گرفتار کرلو تو جہانتک ہو سکے اس امر مین کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوئے اور ہمراہ اُنکے
جمعیت لشکر بیس ہزار مرد جرار تھے راوی نے کہا کہ یہان عیاض بن غنم سے خبرداروں نے آکر جو کہ وہان کا
ماجرا تھا بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپکی طرف روانہ ہو چلے ہین اور وہ لوگ رودس حاکم حران وتوتا صاحب لشکر توما
ہین اور عامر بن الملک دس ہزار آدمی کی جمعیت سے ہے اور اُن سب کا یہ ارادہ ہی کہ بہنگام شب آکر تمکو گرفتار کرلیوین

پس چاہیے کہ تم لوگ اپنی حفاظت کے لیے بیدار و ہشیار رہو یہ سنکے عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کرکے
استشارہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسی وقت عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھ بھیجیے کہ
وہ فوراً ہمارے پاس پہونچین اور ہم اُنکو خبردار کردین کہ دشمنون نے ایسا کچھ قصد کیا ہی تاکہ وہ لوگ بھی اُنسے ہشیار
رہین اور اُنکو فہمائش کیجاوے کہ جب وہ لشکر اعدا سے قریب ہون تو کمین گاہ مین پنہان رہین تاکہ اُنکو گرفتار کرلیوین
اور ہمارے اصحاب اُنکی کمک کو پیچھے رہین اور ہم لوگ بھی اُنکے داہنی بائین کمین گاہ مین گھات پر بیٹھین تا دفعتہ دشمنون پر
جا پڑین چنانچہ جمہور صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ راے باصواب ہی بالآخر خالد دو ہزار مردم
جرّار سے نکلا اور اُسی وقت عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے آکر لاحق ہوجاوین اور
جو کام اُنسے متعلق کرنا منظور تھا وہ اُس نوشتے مین درج کیا اور وہ حکمنامہ بدست سراقہ بن دارم روانہ کیا وہ اُسی روز
اپنے ناقے پر سوار اُن دونون مکتوب الیہما کے پاس پہونچا اور نامہ پہونچایا اُنھون نے نامہ پڑھکر اُسی ساعت کوچ کردیا اور
ادھر صحابہ بھی اُنکی روانگی سے مطلع ہوکر سوار ہوئے اور چلے اور اپنے عیون یعنے سراغ رسانون کو واسطے تجسس
خبر اعدا کے روانہ کیا **راوی** نے کہا اما خالد پس وہ عیاض کی خدمت سے ساتھ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوے
اور اپنے ہمراہیون کو ایک ہی راستے پر نہین لے گئے بلکہ ایک ہزار کو طریق یمین پر بھیجا اور اُنپر سعد کو سالار کیا اور ایک ہزار
طریق یسار پر خالد نے اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمائش کردی تھی کہ اُس طریق سے دور نہ جیو اور اپنے خبر رسانونکو روانہ کیا
واقدی رحمہ اللہ نے کہا جب عمود باتفاق توتا و رودس وجمعیت بیس ہزار سوار روانہ ہوا اور برابر چلے گیے یہانتک کہ
درمیان اُنکے اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ دس فرسخ کا باقی رہگیا تو ایک مکان پر مقام کیا وہان استراحت و آرام کرنے لگا اور
اپنے گھوڑون کو دانہ چارہ دیا اور اپنی اپنی زرہ و اسباب حرب آراستہ و درست کرتے تھے **واقدی** نے کہا اُسی
عرصے مین جیش عبد اللہ بن غسان کا تو اُنکے پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اُنکے داہنے پر چلا اور جماعت
نجیبہ بن سعد بائین طرف سے آپہونچی اور رومیون کو اصلا اسکی خبر نہ تھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے
اُس قوم کو ہر طرف سے گھیر لیا ہی تو مسلمین مین سے مردم واقف کار کو ایک سمت روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور و صیحہ کو
آمادہ رہین وہ سب استماع آواز پر مستعد رہے بعد ازان خالد بن ولید نے مسلمانون مین سے پانسو مردان دلاور کو
اپنے ہمراہ لیا اور پانسو مردان بہادر ساتھ عدی بن سالم الہلالی کے کردیے اور اُس سے کہدیا کہ جب تو آتش جنگ کو
مشتعل اور شرارے اسکے اُٹھتے دیکھیو تو اپنے کمین گاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش عدو کا کیا اور اُنکے
سامنے آیا اُسوقت سارے مسلمان بآواز بلند تہلیل و تکبیر کرنے لگے **راوی** کہتا ہی جب رومیون نے اُنکی آوازین سُنین
تو اپنے اپنے ہتھیار سنبھالے اور اُنمین سے سوائے درودس اور اُسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہوا اور وہ سب
پانچ ہزار تھے کیونکہ اُسوقت اُنمین سوائے ورودس کے اور کوئی بیدار و خبردار نہ تھا اور توتا عمود کے ساتھ مصروف تھا

راوی کہتا ہے کہ اور صاحب حران بمقابلہ خالد کے آیا مگر اُسنے خالد کو جب جماعت قلیلہ کے ساتھ دیکھا تو حقیر سمجھا
اور اُسکو اُسکے ساتھ طمع ہوئی یعنے گمان اُسکے لوٹ مار لینے کا کیا اور اُسوقت اہل روم خالد اور اُسکی جمعیت کو
دیکھ رہے تھے اور رودس نے کہا کہ ہم اُنکے امر کو کافی ہین پس جس وقت وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اُس
دشمن خدا رودس پر نعرہ مارا اور مثل ابر کے اُسکو چھپا لیا اور برق کی طرح اُسپر آ پڑا اور یہ ابیات زبان پر لایا اشعار

وَاِنَّا الْقَوْمُ لَا نَكِلُّ سُيُوفُنَا
مِنَ الضَّرْبِ فِي اَعْنَاقِ صُمِّ الْكَتَائِبِ
سُيُوفٌ ذَخَرْنَاهَا لِقَتْلِ عَدُوِّنَا
وَاِعْزَازِ دِينِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ جَانِبِ
قَتَلْنَا بِهَا كُلَّ الْبَطَارِقِ عَنْوَةً
وَاِجْلَاءِ سُوقِ الْمُلْكِ مِنْ كُلِّ جَانِبِ
اِلَى اَنْ مَلَكْنَا الشَّامَ قَهْرًا وَغَلَبَةً
وَصُلْنَا عَلَى اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ
اَنَا خَالِدُ الْمِقْدَامُ لَيْثُ عَشِيرَتِي
اِذَا هَمْهَمَتْ اُسْدُ الْوَغَى فِي الْقَتَائِبِ

یعنے ہر آئینہ ہم وہ قوم ہین کہ نہین کند ہوتی ہین تلوارین ہماری مارنے سے
گردنین سرداران لشکرون کی اور ہتھیارون کو ہمنے براے قتل اپنے دشمنون کے ذخیرہ جمع کیا ہے و نیز جمع کرنا اسلحہ کا واسطے
اعزاز و ترقی دین خدا کے ہے ہر جانب سے اور ہمنے کل رئیسان نصاری کو قتل کیا غلبہ کر کے اور واسطے نکال دینے
ارکان ملک و مالک کے ہر طرف سے یہانتک کہ ہم مالک ملک شام ہوئے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم مسلط ہوئے
اپنے دشمنون پر بزور شمشیر ہاے تیز کے اور مین خالد ہون مقدمۃ الجیش اور مین اپنی قوم کا وہ شیر ہون جو
شیران جنگ جنگاہ مین گونجتے ہین آخر خالد نے رودس کو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا پھر اُسکے تئین بہام غلام مختالی
باندھ لیا و بعد ازان خالد اور اُسکے اصحاب نے ہمراہیان رودس پر حملہ کیا اور اسی اثنا مین کہ وہ سرگرم کارزار تھے
ناگاہ نجیبہ بن سعد و عدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے و بعد ازان عبداللہ بن غسان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے
سے نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صداے مہیب و بانگ بزن سے پر ہو گئی اور اُس دشت مین ہر طرف
تہلکہ پڑ گیا اور اعدا کو عربی گھوڑون کے آگے دھر لیا و بنام خداوند ارض و سما ہر سمت سے غلغلہ بلند ہوا اور ہر جانب
سے دشمنون کو چھاپ لیا کیونکہ اُسوقت توفیق الٰہی صحابہ کی مصاحب و ہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت و قدرت
بہم نہ پہونچی کہ وہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلوار اُنکا کام تمام کر رہی تھی تا آنکہ کتنون کو قتل و پامال کیا
اور کتنون کو بھگا دیا اور بہتون کو اُنمین سے اسیر کر لیا اور رعودو توتا کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چار ہزار آدمی بندی تھے اور
ایک ہزار سات سو چھیاسٹھ آدمی قتل ہوئے اور باقی مردم بھاگ کر شہر یاض بادشاہ کے پاس پہونچے اور اُسکو اُن
واقعات کی خبر سنائی فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اُسپر تنگ ہو گئی
اور اُسکو یقین ہو گیا کہ عہد دولت اُسکا منقطع ہو گیا اور ایام سلطنت مضمحل اور آخر ہو گئے پس جو لوگ اُسکے ارباب
دولت سے باقی رہگئے تھے اُنکو جمع کر کے استشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُن سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ اس ملک
اب ٹھہرنا ہمارا راس العین مین نادانی ہے کیونکہ درمیان ہمارے اور حران و رہا و سروج کے بھی دوری ہو گئی تو اس

صورتین عرب ہمارے بلاد مین طمع کرینگے بلکہ قرین راے صواب یہ ہے کہ ہم یہان سے کوچ کر چلین اور اپنے بلاد کے
اوساط و درمیان مین ہو رہین جہان سے ہمارے قلعے بہت قریب پڑین اور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس
پہونچ سکے درنصورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اُنسے اپنے سارے مقامات چھین لینگے اور اگر ہمارے
لیے شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعون کی طرف بھاگ جاوینگے مثلاً دارین و قلعہ ماردین و کفر توثا و راس عین و تل توثا و
بارعیہ و تل سما و تل فرع و حصون رود و دجلہ الجبل وغیرہ کے قصد کرینگے اور اپنے اوپر امین ہو جاوینگے اس مشورہ کو بادشاہ نے
پسند و قبول کیا اور مرج طیر سے کوچ کر کے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات و سامان حصار مہیا کیا اور دس ہزار
فوج سے مرتودس کو شہر مین چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہریاض اُس سے منسوب
تھی پھر جبکہ بادشاہ یہ بندوبست وہان کا کر چکا تو مرج رغبان کو کوچ کر گیا روایت ہے ابو یعلی سے
اُسنے روایت کی ابو طاہر المطوعی سے اُسنے ابو طالب بن طلیحہ سے اُسنے [illegible] بن بشر بن ہزار دے
اُسنے کہا مین نے وقائع فتوح اول سے تا آخر احمد بن جابر الحوفی کے سامنے پڑھا اُنھون نے سعدان بن حاصب سے
اُنھون نے یحیی بن سعیدان المروزی سے اُنھون نے ابی عبد اللہ بن محمد الواقدی سے کہ وہ اُن روز دن بجانب
غربی قاضی تھے اُنھون نے بیان کیا کہ جب ملک شہریاض اپنے لشکر کو مرج رغبان مین لایا تو اُسی عرصے مین
عیاض بن غنم نے بھی شہریاض کے پیچھے کوچ کر دیا یعنے تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہ اپنا مشتمل اخبار جنگ و حصول
فتح قلعۂ زبا و قلعہ زلوبیا و فیروز ری ملک خابور بحضور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روانہ کر دیا تھا اور
التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کے ساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے دستیاب ہوئین تھیں حبیب بن جہبان
کے ہاتھ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ سو سوار کر دیے چنانچہ حبیب تو وہ سب اشیا لیکر روانہ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم نے
مع لشکر مسلمین تعاقب شہریاض کا کیا یہانتک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اُن اعدا کے مرج رغبان پر جا پہنچا
اور اُنکے مقابلے مین اُترا راوی نے کہا ہے کہ جب یہ خبرین ارسوس بن جارس صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیر
ہونے عمود کی بھی پہونچی تو اُسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر ہو گیا اور وہ پسر
ملک ہے اور مین ننگ و عار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہینگے دختر ارسوس کی ابن ملک عمود کو راس نہ آئی کہ جب وہ
اُسکی تزویج مین آئی تو وہ قید ہو گیا اور حال یہ ہے کہ یہ امر مجکو سخت و دشوار ہو گیا یہ سنکے ماریہ نے جواب دیا اے پدر بزرگوار
قسم ہے مسیح کی آپ نے حق کہا اور کلمہ صدق فرمایا پس آپ کے نزدیک اس بات مین کیا راے ہے ارسوس نے کہا
تو ہی بتا کہ تیری کیا راے ہے اُسنے کہا مین نے یہ حیلہ تجویز کیا ہے کہ مین اپنے تئین اجنبی بناؤن یعنے بھیس بدلون یہانتک
کہ لشکر مسلمین مین داخل ہو کر اُنکے امیر کے پاس جاؤن اور اُس سے کہون کہ مین تیرے ہاتھ پر اسلام لانے کو آئی ہون
اسلیے کہ مین نے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا اور اُنکے ہمراہ حواریین ہین تو گویا کہ جو کچھ تم لوگون کے ہاتھ سے ہم پر وارد ہوئی

ہو مسیح سے مین شکایت کرنے لگی اور گویا کہ مسیح مجھسے فرماتے ہین کہ تو اسلام قبول کر کہ وہ قوم حق پر ہین وگویا کہ اسی خواب
مین تمہارے پاس مین اسلام لا چکی ہون اور گویا کہ مین نے تمکو اپنے باپ کے قلعے کا مالک کر دیا ہو اور تمنے مجکو میرے قلعے مین
چھوڑ دیا ہو پھر جسوقت امیر انکا مجھسے کہیگا تو انکو اپنے باپ کے قلعے کا کیونکر مالک کر دیگی کیونکہ وہ جمیع حصون سے
بلند و استوار تر ہو اور سائر قلعون مین محکم و پائدار تر ہو تو مین اس سے کہونگی کہ تم اپنے سناديد و عمائد سے سو سوار
میرے ہمراہ کردو کہ انکو مین اپنے قلعے مین لیجاؤن پھر انکو صندوقون مین بند کرکے اپنے باپ کے قلعے مین بھیجدون
اور مین بھی انکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جاکر اس سے کہون کہ ان صندوقون مین میرا بہت سا مال ہو اسکو تو میرے
باپ کے خزانہ مین داخل کرلے پھر جبکہ وہ قوم میرے قابو مین آجاوینگے تو مین انکو نہانخانہ یعنے تہخانے مین
ڈال دونگی اسوقت مین ان لوگون سے کہونگی کہ مین تمکو نہ چھوڑونگی جبتک تم اپنے امیر سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے
شوہر کو میرے پاس بھیجدیوے یہ سنکے پدر ماریہ نے کہا کیا تو چاہتی ہو کہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے کیونکہ
عرب پر کسی کا حیلہ نہین چلتا بلکہ وہ خود صاحبان خدعہ و حیلہ ہین یہ تیرا مکر انکے آگے پیش رفت نہ جائیگا پھر ماریہ نے
کہا اور اگر وہ لوگ مجھسے رہائن یعنے گرو و ضمانت طلب کرینگے تو جسوقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ انکے اصحاب کا وا
پاتے گا اسوقت اسکے عوض مین رہائی اپنے شوہر کی طلب کرونگی آخر ارسوس نے اس سے کہا خیر وہی تدبیر کہ جو
تو ارادہ کرتی ہو کیا عجب ہو کہ اسی مین کوئی مصلحت درست ہو غرضکہ ماریہ اپنے گھر سے رات کو نکلی اور قصد مرج
رغبان کا کیا اور اسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اسکے بغلون یعنے اشترون کو ہانکتے تھے اور انپر
اشیاے پیشکش اور عمدہ نفاوت بار تھے پھر جبکہ روانہ ہوئی تو ناگاہ اثناے راہ مین اپنے باپ کے غلامون اور سوارون سے
ملاقات کی کہ انکی حراست مین چالیس قیدی مسلمین کے تھے انمین عبد اللہ بن غسان تھے اور مثل انکے راوی نے کہا
سبب اس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع ان سب سردارون کے بقصد تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو جب
ساروج کے عبد اللہ ابن غسان کو با جمعیت مناسب طرف حران و سروج و رہا کے بھیجا تا کہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لاوین
چنانچہ عبد اللہ روانہ ہوے جب بلاد روم کے وسط و درمیان مین پہونچے تو یکایک سائس بن نقولا و جر جیس بن
شمعون سے اکرانسے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد غلہ وافرہ براے لشکر ملک شہریاض کے لیے جاتے تھے اور انکے ساتھ
تین ہزار آدمی تھے جو غرق باہن تھے یعنے زرہ و خود وغیرہ ساز حرب مین ڈوبے تھے جب ان لوگون نے
قلت جماعت مسلمین کی دیکھی تو انمین انکو طمع ہوئی آخر وہ سب یہم ہر جانب سے انپر آپڑے اور پکڑ لیا اور ان
سب مسلمانون کو اسیر کرکے پاس ملک شہریاض کے حاضر کیا شہریاض انکے قتل پر مستعد ہوا اسوقت اسکے وزیر نے
کہا اے بادشاہ یہ میری راے نہین ہو اسلیے کہ عمود پسر آپکا اور رودس حاکم حران و توتا صاحب الحجاب دشمنون کے
ہاتھ مین گرفتار ہین پس اگر آپ ان اسیرون کو قتل کرینگے تو وہ بھی آپکے اصحاب اور عمود ولد کو مار ڈالینگے بہتر یہ ہو

کہ آپ ان قیدیون کو قلعہ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ مین بھیجد یجیے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کر دیجیے کہ یہ سب اُنکے پاس محبوس رہینگے پھر جسوقت عرب ان لوگونکو آپ سے طلب کرین تو آپ اُنسے کہیے کہ وہ لوگ تو قلعہ ماردین مین ہین ہماری بندی مین نہین ہین اور جنکے پاس وہ قیدی ہین ہمکو اُنسے کچھ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرینگے تو آپکی وقعت اور ہیبت اُنپر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اِس راے کو پسند کرکے اُن بندیون کو پاس ماریہ کے ہمراہ ملازمان ارسوس پدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ اُن اسیرون کو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے باثناے راہ مقام وشیں مین ملاقات ہوگئی جیسا کہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہی تب ماریہ نے یہ ماجرا سنکے ملازمون کو حکم کیا کہ بندیون کو ہمارے قلعے مین لیجاؤ اور خود بدستور جدھر جاتی تھی راہی ہوئی یہانتک کہ لشکر مسلمین مین کچھ رات گئے پہونچی اور اُسوقت سُہَیل بن عدی اور نجبۃ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ نگہبانی کے پھر رہے تھے جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اُسکے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہی اور تیرا کیا کام ہی ماریہ نے کہا مین امیر کے پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اُسکو عیاض بن غنم کے پاس لے گئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کرے اُنھون نے اُسکو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہمکو عزت دی اور ہدایت کی ہی بسبب اسلام کے اور ہمکو گمراہی سے نکالا ہی بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے دلون سے کینہ وحسد کو زائل کیا ہی اور ہمکو شرف وبزرگی بخشی ہی ساتھ تحیت کے یعنے ساتھ سلام کے اور ہمکو منزہ اور دور رکھا اِس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اِس بات مین رغبت نہین ہی مگر جبابرہ و متکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہی کہ اَلْعَظَمَۃُ رِدَائِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْہِمَا قَصَمْتُہٗ وَلَا اُبَالِیْ یعنے عظمت وجلالت میری چادر ہی اور کبریائی وبڑائی میرا پیراہن ہی پس جو کوئی ان دونون چیزون مین مجھسے نزاع کرے گا تو مین اُسکی گردن توڑونگا اور کچھ پروا نکرونگا چنانچہ وہ کلام جو عیاض بیان کرتے تھے ماریہ سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا اے امیر حق تعالی نے تمکو انھین سیرتون کے سبب ہمپر غالب کیا ہی تب عیاض نے اُس سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب ماردین کی ہون اور وہ شخص جو تمھارے پاس اسیر ہی وہ میرا شوہر ہی مجکو اُسپر صبر نہین ہی اور وہ شخص وہ ہی جسکا نام عمود ہی جسوقت مجھپر فلک نے ہجوم کیا اور شوق میرا اُسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مین نے اپنے خواب مین مسیح اور حواریین کو دیکھا اور مسیح نے مجکو تمھاری اتباع وپیروی کا حکم کیا پس مین تمھارے پاس اِس نیت سے آئی ہون کہ تمھارے دین کی تبعیت کرون اور قلعہ اپنا اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعون کو تمھارے سپرد کرون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑو اور میرے امور مین کچھ تغیر وتبدل نکرو تا آنکہ مین مع اپنے شوہر کے اُسمین مقیم رہون اور مین بذات خود اپنے شہر پر حاکم رہون چنانچہ اُسکی اِن باتون سے عیاض بن غنم نے تبسم کیا اور کہا اے ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی مگر اسواسطے

تھا اپنے شوہر کے باب [illegible] نہ ملکو پہنچ وہ انہ وہ نہیں سنتا کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر بلکہ تیرا پسر ہی اور قصہ اسکا ایسا
ایسا تھا پس ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سُنی تو رنگ اُسکا اُڑ گیا اور چہرہ متغیر ہو گیا اور کہنے لگی اے
بہرے سید واقعا آپکو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کسطرح ثابت ہوا کہ عمود میرا پسر ہی وحال آنکہ وہ پسر ملک
شہر یا حمص ہی تب عیاض نے کہا میں نے آج کی شب خواب میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی
اور حضرت نے یہ ساری حکایت مجھسے بیان فرمائی ماریہ نے کہا میں چاہتی ہوں کہ اسکو دیکھوں اگر وہ میرا پسر ہو گا تو مجھسے
اسمین کچھ علامت وشناخت ہی کہ اس سے میں اسکو پہچان لونگی پس عیاض نے اسکے احضار کا حکم کیا تو سعید بن زید نے
اسکو حاضر کیا جب ماریہ نے اسکو دیکھا اور نگاہ اسکی اسپر پڑی اور داغ اسکے رخسارے کا اور اسکا ایک کان کچھ بڑھا ہوا
نظر آیا اور اپنے پارچہ سمانہ کو جسمیں جواہر بندھا تھا معائنہ کیا تو بصداے عظیم ایک نعرہ مارا کہ حضار مجلس حیران و
ششدر ہو گئے اور ماریہ نے اپنے تئیں عمود اپنے پسر پر ڈالدیا اور اسکو لپٹ گئی اور کہنے لگی اسمین کچھ شک نہیں کہ
یہ میرا فرزند ہی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کلام میں صادق ہیں اور اس لڑکے نے بھی اپنی ماں کی طرف
نظر کی اور اسکے بدن سے جو چیز کہ پاتا تھا شہادت کر [illegible] آگیا جب ہوش آیا تو دو اور اسکی ماں پھر باہم دونوں
ملکر خوب روئے آخر جب وہ دونوں خاموش ہوئے تو عیاض نے اُسے کہا کہ تم دونوں پر واجب ولازم ہی کہ جسطرح
حق تعالی نے تم دونوں پر اپنا فضل وکرم کیا ہی تو اس نعمت کی شکر گذاری بیچ تم خداے وحدہ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ
حق تعالی شکر گذاروں کے لیے اپنی نعمت وکرامت زیادہ کرتا ہی اور رحمت اسکی نیکوکاروں سے بہت قریب ہی اور
عذاب اسکا مجرموں منکروں سے دور نہیں ہی اور آگاہ ہو کہ حق تعالی کے لیے نہ کوئی حد وانتہا ہی اور نہ
اسکے واسطے قد وبالا ہی اور نہ اسکے لیے قبل ہی کہ اس سے کوئی شی پہلے ہو اور نہ اسکے واسطے بعد ہی کہ
وہ نہو تو اسکے پیچھے کوئی چیز رہ جاوے وہی اول ہی کہ ہستی عالم کی اسی پر معول وموقوف ہی اور وہی آخر ہی
کہ وہی شایان مفاخر ہی چنانچہ جسوقت عمود نے یہ مقولہ عیاض کا سنا تو بولا واللہ تیرے قول میں کچھ زور وفریب
نہیں ہی وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے میں گواہی
دیتا ہوں اس بات کی کہ سواے اُس خدا کے جو یکتا ہی جسکا کوئی ہمسر نہیں دوسرا کوئی الہ لایق پرستش کے
نہیں ہی وبتحقیق کہ محمد صلعم بندہ اسکا ہی اور رسول اسکا ہی راوی کہتا ہی جب ماریہ نے عمود اپنے پسر کو دیکھا کہ
مشرف باسلام ہوا تو اُسنے بھی اُسی وقت اسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز رہی وبالآخر وحدانیت حق تعالے
کی شہادت ادا کی اور رسالت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین
حاضرین مجلس نے کہا حق تعالی اسلام تم دونونکا قبول کرے اور حق تعالی تم دونوں کو توفیق علم وعمل کی دیوے اور بہر آئینہ حق تعالے
نے اب تمھاری دلوں کو قوی کیا اور تمھارے گناہوں کو بخش دیا پس چاہیے کہ تم سر نو سے اعمال کرو ولیکن یہ تو بتاؤ کہ اس

قلعہ منیعہ پر ظفر پائی اور وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہی ماریہ نے کہا تمکو مژدہ ہو کہ جب تمھارے اصحاب قریب حران اسیر کیے تو ملک شہریاض نے اُن اسیرون کو میرے پاس روانہ کیا تاکہ مین تسے اُن لوگونکے فدا دو سرہا مین اس طفل عمود کو طلب کرون چنانچہ مین نے اُنکو اپنے قلعہ کی طرف روانہ کر دیا تھا اور اب مین اُن لوگونکے پاس جاتی ہون اور اُنکو اپنے باپ کے قلعے مین بھیجتی ہون پھر اُنکو قید سے رہا کر کے قلعے کا مالک کرتی ہون انشاء اللہ تعالی یہ سنکے عیاض نے اس سے کہا حق تعالی نے تجھے ہر حال مین توفیق بخشی اور تجکو بدیون سے نجات دی اور البتہ اسیری ہمارے اصحاب کی نہایت مجھپر صعب اور اس صدمہ سے مجکو سخت تعب ہی اور اب تیری اس فکر صائب سے میرے دلکو تسلی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزند کو ہمارے پاس چھوڑ کر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھسے ملاقات ہو تو اس سے ظاہر کر کہ مین نے اپنے سارے مکر و حیلے عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر دربارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نگئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جسوقت تو ہمارے اصحاب کے پاس جائیو تو اُسوقت جو بصلاح وصواب دید تیرے بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اُسنے کہا سمعًا وطاعۃً یعنے بگوش دل مین نے سُنا بسر وچشم بجا لاؤنگی بعد ازان ماریہ اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانون کے پاس چھوڑ کر اُسی شب کو طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ ارسوس پدر اُسکا خدمت ملک مین بمقام مرج رغبان گیا ہی مگر اُس حاجب سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اسارا اہل اسلام تھے اور اُسنے اُن اسیرون کو قلعہ ارموس مین پہونچا دیا اور اُسکے قبضے مین سپرد کر دیا تھا اور حال اس حاجب کا یہ ہی کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت وانجیل و زبور پڑھا ہوا تھا اور مقام میدی امراۃ کا راہب تھا اور اُسکا وہان ایک صومعہ یعنے معبد تھا کہ وہ لنبے لنبے پتھر کے ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اُسپر قبہ بنا تھا چنانچہ اُس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور وہ زینہ ریسمان ابریشم سے بنا تھا اور اُس قبے مین لٹکا دیا تھا اور اُس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبے پر چڑھتا تھا تو زینے کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اُسکی مشہور تھی اور چرچا اُسکی عبادت و رہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر مذکور تھا پھر جب لشکر اسلام طرف اُن بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک خابور بطریق صلح کے فتح ہوا اُسوقت گرد اُس قبے کے اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے ای باپ ہمارے یعنے ای بزرگوار ہمارے آپ ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہین کہ ہر آئینہ عرب نے ہماری جانب رخ کیا ہی وحال یہ ہی کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کر چکے ہین اور ہماری سرحد و سرزمین مین پہونچے ہین درینصورت ہم کیا تدبیر کرین یہ سنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا ای گروہ نصرانی ہمیشہ نعمتین و برکات خدا کی ظاہر و باطن تمپر نازل ہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان تمام متمکن ہو اور گردنین خلائق کی تمھارے آگے جھکی ہین یعنے تمھاری مطیع ہین اور مسیح نے تمکو سائر امم پر نصرت بخشی ہی اور ساری امتون کا منھ تمسے پھیر دیا ہی اور تمھارے لیے زمین کو طول وعرض مین وسیع کیا ہی یعنے تمھارے ملک کو بڑی وسعت دی ہی جبتک تم اچھے کامونکا حکم کرتے تھے اور برے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمون کو سزا اور مظلومونکی داد دیتے تھے

اور حکم بحق کرتے تھے اور اپنی شریعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفوس کو ... اور ... رکھتے تھے اور ... قائم
رہے پھر جبکہ تمنے ان سب باتونکو بدل ڈالا خدا نے اپنی برکتون کو بھی تم سے بدل دیا چنانچہ انجیل میں بھی ... وقس مین
لکھا ہی کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہی اور اپنی زبان کو راست گوئی پر رکھتا ہی اور اپنے پروردگار کے
حکمون پر عمل کرتا ہی اور ان اعمال کی اعانت اور اسکی غایت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہی اور کسی کی امانت مین
خیانت نہین کرتا ہی اور اپنی نماز و عبادت کو بطریق دوام بجالاتا ہی اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہی اور
اپنی خواہش و نفسانیت کی پیروی نہین کرتا ہی تب ... اسکا اسکی ... کو پہونچتا اور پہونچاتا ہی اور جسنے
جور وجفا کی اور ظلم و جبر روا رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے اپنا قاتل
ہوگا اور وہ خانہ خراب ہوگا اور انکار باعث اسکی خواری کا ہوگا اور خوف اسکا پیراہن ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف
و خطر مین رہیگا اور جسم اسکا دثار یعنے اسکی ردا ہی کہ اسکو ڈھانپ لیگا اور توریت مین مرقوم ہی کہ ظلم نکرو خدا ظالم
دوست نہین رکھتا یعنے اسپر مہربانی نہین کرتا اور مین نے سنا ہی کہ قرآن مین بھی یہ مذکور ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِیْنَ فَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ یعنے حق تعالے مفسدون کے کامون کی اصلاح بخیر نہین کرتا پس چاہیے کہ تم اپنے
کامونکو بصلاحیت بجالاؤ انتہی اور خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل اور خاندان کی حمایت کے لیے قتال کرو
اور اپنے نبی کی شریعت کی اتباع کرو اور اپنے دشمنون سے جہاد کرنے کو باہر نکلو اسلیے کہ جہاد آج افضل ہی جمیع عبادات
مامور بہا سے یعنے جن عبادات کی بجا آوری کے تم مامور ہو تو جہاد ان سب سے بہتر ہی اور جو کوئی اعداے دین سے جہاد کریگا
تو جائیگاہ اسکی بہشت ہی اے قوم آگاہ ہو کہ مین اپنے اس مقام سے اترتا ہون پس چاہیے کہ کوئی تم مین سے میری ہمراہی
سے پیچھے نرہجاوے یہ کہکے اسنے وہ زینۂ ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اتر آیا جب لوگون نے اسکو نیچے اترتے ہوئے دیکھا تو
باداب سلام پیش آئے اور اسکے دست و پا پر بوسہ دیا اور وہ راہب ان سب کو طرف کنیسہ دمائر و کنیسہ بازاکے لیگیا
اور انکو وہان نماز پڑھائی اور دعا کی پھر انکو جہاد کو حکم کیا اور قصد دیر بلوح کا کیا اور وہ قبلہ تھا باشندگان وادی
روم کا اسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا چنانچہ اس راہب نے اس راہب دیر بلوح کو اسکا نام لیکر پکارا اور
کہا یہ وقت عبادت کا نہین ہی یہ سنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہولیا پھر وہ راہب اول
جو جمیعت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے نصیبین کی طرف روانہ ہوا اور اسکی آمد سنکر ملک قرقیاقس
استقبال کو نکلا اور وقت ملاقات اسکے سامنے پیدل ہو گیا اور مصافحہ کیا اور اسکے ہمراہ بیعہ یعنے مسجد نصاریٰ
تک گیا وہان دیر یعقوب کی زیارت کی اور اہل نصیبین دوڑکر اسکے پاس مجتمع ہوئے اسوقت اسنے انکو وعظ و پند
سنایا اور امر بجہاد کیا و بعد ... ان ... راس العین ہوا اور اسکی خبر پاس ارسوس بن حارس کے پہونچی
چنانچہ جسوقت عبد اللہ بن غسان اور اصحاب اسکے اسیر ہوئے تو وہ سب اسی راہب کے ہمراہ کہ اسکا نام میتا بن عبد المسیح تھا

بھیجے گئے تھے اور اُس سے اثنائے راہ مین ماریہ نے ملاقات کی تھی جیسا کہ بالا مذکور ہوا اور اُسی کو ماریہ نے حکم کیا تھا کہ
اِن قیدیون کو ہمارے قلعہ مین لیجا اور جب میتا بن عبد المسیح اُن قیدیون کو لیکر ماریہ سے جُدا ہوا اور دور پہونچا اتفاقاً
بدر ماریہ بھی کہ اُس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھ تھا اُس راہب سے ملاقات کو آیا تو اُس سے اِستفسار حال کیا
کہ کہانسے آتا ہی اور کسلیے جاتا ہی اُسنے بیان کیا کہ ملکِ شہریاض نے اِن اسیرون کو میرے ساتھ بھیجا ہی تب
ارسوس نے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین میتا بن عبد المسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سُنین تو بہت مسرور
ہوا اور کہا قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ مین ایک زمانہ دراز سے تمہارا منتظر و مشتاق تھا اور تمہاری راے و صوابدید کا
متمنی تھا بالفعل تم اِن لوگون کو میرے قلعہ مین لیجا کر پہونچاؤ اور تمھین بذات خود اِن قیدیون کی حفاظت پر متولی رہو
یہانتک کہ کوئی حکم ہمارا تمھارے پاس صادر ہو اور ہمارا یہ خاتم تم لو چنانچہ میتا راہب نے بندیون کو لیجا کر قلعہ مین پہونچایا
اور مجلس مین قید رکھا اور خود اُنکی حراست مین مستعد ہوا اور اکثر اوقات اُنکے حسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا اور اُنکی تجوید تلاوت
یعنے خوشخوانی و لہجۂ لسانی سُنا کرتا تھا تا آنکہ ایک روز اُنکی طرف متوجہ و مخاطب ہوکر پوچھا کہ تم لوگون کے یہان روز و شب مین
کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبد اللہ بن غسان نے جواب دیا نماز پنجگانہ ہمپر واجب ہی پھر جو شخص اُسکو بجا لادے اور
اُسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین بھیجا نجائیگا حق سبحانہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازون کی ضائع و قضا ہونے سے
خصوص حفاظت نماز درمیان والی یعنے عصر کی کہ وہ مابین صبح و ظہر کے ہی اور بعض روایت مین مراد ہی نماز صبح سے
کہ وہ مابین دو نماز رات و دو نماز دن کے ہی اور بعض روایت مین مراد ظہر سے ہی جو مابین صبح و عصر کے ہی اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الصلوة صلة ما بين العبد و ربه فيها اجابة الدعاء و قبول الاعمال و بركة
فی الرزق و راحة فی الابدان و ستر بينه و بين النار و ثقل فی الميزان و جواز على الصراط و مفتاح الجنة
یعنے نماز ایک علاقہ ہی درمیان بندگان اور یزدان کے اُسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہی اور اعمال مقبول
ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہی اور بدنونکو راحت و صحت حاصل ہوتی ہی اور وہی نماز درمیان
نمازی اور دوزخ کے سد حائل ہوتی ہی اور وزن میزان مین بہت بھاری ہی اور صراط پر تیز پاسے نکلنے والی ہی
اور کنجی جنت کی ہی بس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری امتون پر مگر اُن لوگون نے اُس فرض کو ادا نکیا بلکہ اُسمین
تقصیر و کمی کی یہانتک کہ اس نماز کو حق تعالی نے ہمپر فرض کیا سو ہمنے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعہ جمیع طاعات عبادات
کی ہی منجملہ اُن عبادات کے ایک جہاد ہی تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہی ساتھ دو دشمن کے ایک نفس امارہ دوسرا
شیطان مرید اور نماز ہی سے متعلق ہی روزہ تو ہر آئینہ نمازی نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی اور روزے پر زیادہ یعنے سوائے
روزے کے اسی نماز مین تمسک بمناجات پروردگار ہی یعنے نمازی اپنے پروردگار کی مناجات سے دست بدامان ہوتا ہی

اور اس نماز سے حج کو بھی علاقہ ہی اور حج کیا ہی کہ قصد و عزم کرنا ہی طرف بیت حرام کعبہ کے ایسے نمازی عازم ہوتا ہی
طرف رب البیت کے اور حج پر زیادہ یعنے علاوہ حج کے نمازی اپنے پروردگار کے [illegible] تقرب پاتا ہی چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہی وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنے سجدہ کر کے تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمام مفترضات کو حق تعالیٰ نے زمین مین واجب کیا ہی سوائے نماز کے کہ اسکو آسمان مین بھی فرض کیا ہی
اور مین جسوقت خدا کے قرب حضور مین حاضر تھا یعنے معراج مین تو فرمایا اے محمد اس نماز کو ہمنے جمیع انبیا پر فرض کیا تھا
سو ہمنے اسکو تیری امت کے سپرد کیا اور اس نماز کو جمیع طاعات و عبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھسے کہا اے محمد کھڑے ہو اور جسطرح مین کرون آپ بھی ویسا ہی
کیجیے سو جبرئیل نے آگے بڑھ کے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھسے کہا یہ نماز صبح ہی یہی اول نماز ہی کہ حضرت نے
اسکو ادا کی اسی وجہ سے اسکا نام صلوٰۃ الاولیٰ ہوا بعد ازان جبرئیل نے دوسری بار نماز پڑھی جسوقت کہ ہر شے کا
سایہ اسکے مثل و برابر آیا اور مجھسے بیان کیا یہ نماز ظہر ہی بعد ازان اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہی
بعد ازان پھر وہی نماز پڑھی یعنے مگر جسوقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب [illegible] زرد ہوگیا بعد ازان پھر
جسوقت آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہی بعد ازان وقت [illegible] یعنے جسوقت
شفق مغربی غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشا ثانی ہی بعد ازان پانچوین مرتبہ نماز پڑھی اور اسوقت
فجر نمودار ہوئی تھی تو کہا یہ نماز صبح ہی و بعد ازان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازین فرض ہوئین تھین دو دو
رکعت پھر زیادہ ہوئین حضر مین پھر نماز سفر مین چھوڑی گئی اپنی حالت پر یعنے وہ جو حضر مین زیادہ کی گئی تھی سفر مین قصر
کی گئی یہ سنکے میانے عبد اللہ بن غسان سے پھر سوال کیا اے اخ العرب اے برادر عرب تم جو اپنی نمازون مین تکبیر کے
ساتھ رفع یدین کرتے ہو یعنے ہر تکبیر پر دونون ہاتھ اٹھاتے ہو اسکا باعث کیا ہی اور اسکے کیا معنی ہین عبد اللہ نے
کہا تو نہین دیکھتا ہی کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہی تو اپنے ہاتھون کو اسطرف بڑھاتا ہی اور اٹکھاتا ہی تاکہ
اس سے لٹک جاوے اور ڈوبنے سے نجات پاوے اور اسی طرح بندہ نماز مین اپنے تئین غریق دریاے خطا و
گناہ سمجھکر اپنے دونون ہاتھون کو اٹھاتا ہی اور کہتا ہی اے میرے پروردگار میری دستگیری کر کہ مین خطاؤن اور
گناہون کے دریا مین ڈوبتا ہون اور تجھسے بھاگ کر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہون و اما معنی قرات و تلاوت
نماز مین یہ ہی کہ وہ خطاب یعنے ہمکلامی و ہمزبانی ہی درمیان بندہ اور اسکے پروردگار کے و اما معنی
رکوع کے یہ ہین کہ مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنے پہلوون کو تیری طرف جھکایا ہی و اما سر اٹھانا رکوع سے اور کہنا
بندے کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یعنے اے میرے پروردگار خاص تیرے ہی لیے تمام حمد سزاوار ہین اس سے مراد یہ ہی
کہ مین تیرا حمد کرتا ہون اپنی گلو خلاصی پر گناہون سے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ گویا کہ فرماتا ہی اَذْنَبْتَ کیا تو نے گناہ کیا

تو بندہ کہتا ہی اَنَا عَبْدُکَ میں تیرا بندہ ہوں پس حق تعالیٰ فرماتا ہی قَدْ اَعْتَقْتُکَ مِنَ الذُّنُوبِ یہ کہ مین نے تیری گلو خلاصی
کی گناہوں سے واتا معنی سجدۂ اولی کے اور زمین پر پیشانی رکھنے سے مراد بندے کی یہ ہی کہ اسی زمین سے تو نے مجکو
پیدا کیا اور زمین سے سر اُٹھانے کے معنی یہ ہین کہ تو نے مجکو اس سے نکالا ہی اور سجدۂ ثانیہ سے یہ غرض ہی کہ پھر تو
مجکو اسی زمین مین پھیریگا یعنے پھر اسی خاک مین ملاویگا اور سر اُٹھانا دوسری بار غایت اُس سے یہ کہ پھر تو دوسری بار
مجکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام داہنی جانب سے مراد یہ ہی کہ اے پروردگار میرے تو میرا نامۂ اعمال میرے
داہنے ہاتھ مین دے اور میرے بائین ہاتھ مین نہ دے یہ اسلیے کہ اہل جہنم کا اعمال نامہ بائین ہاتھ مین دیا جائیگا
اور جب کتاب اعمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوتی ہی تو فرماتے ہین جو شخص محافظت نماز پنجگانہ
کی کرتا ہی اُسکی مثال یہ ہی کہ ایک نہر شیرین ہی تو جو کوئی تم مین سے اُسمین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا پھر
اُسکی کسافت سے کچھ باقی رہ جاتا ہی پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہی کہ بندے پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہی
غرض کہ جب میتا راہب نے کلام عبد اللہ کا سنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین
کہ دین تمہارا حق ہی اور قول تمہارا صدق ہی بعد ازان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصہ کے ماریہ بھی پہونچی
کیونکہ اُسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اُسکے باپ کے قلعے مین محبوس ہین پھر جبکہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکانون مین
اُتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو میتا اُسکے پاس آیا اور آداب سلام بجا لایا ماریہ نے
اُس سے کہا اے میتا عرب کے ساتھ تو نے کیا معاملہ کیا اُسنے کہا مین نے اُنکو حراست استوار مین رکھا ہی جبتک کہ اُنکے
بارہ مین جو راے ملک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تو نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو اُنکو ہمارے بیعہ یعنے مسجد مین
ہمارے ساتھ کردے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سنین تو کیا عجب ہی کہ وہ ہمارے
دین مین داخل ہون میتا نے کہا سَمْعاً وَطَاعَةً یعنے مین نے حکم آپکا بگوش جان سنا و بدل بجا لایا یعنے بسر و چشم بجا لاتا ہون
بعد ازان وہ اُن صحابہ کو بیعہ مین لے گیا جب رات ہوئی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور اصحاب نبی صلعم کو دیکھا کہ وہ سب
پابزنجیر ہین اور اُس جگہ سواے میتا کے اور کوئی غیر نہین ہی تب ماریہ نے کہا اے میتا تو ہمارے علماے دین مین ہی اور
تجھسے امر حق پوشیدہ نہین ہی اور تو ان لوگون کے دین پر بھی مطلع ہوا ہی پس تو بیان کر کہ حق ہمارے ساتھ ہی یا اُنکے
ساتھ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین میتا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھ پردہ نہین ہی یعنے حق پوشیدہ نہین ہی
البتہ حق اُنہین عرب کے ساتھ ہی اور جس مقدمہ مین تو آئی ہی اور جو عہد تو لائی ہی اُسکو وفا کر پیش از آنکہ تو اُسکو
طلب کرے اور اُسپر تجکو دسترس نہو یعنے پیش از فوت وقت اُس کام کو کرلے اور حال یہ ہی کہ تو اس قوم کا صدق
بیان اور صدق دین دیکھ چکی ہی کہ حق تعالیٰ نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عمود کے جمع کردیا یعنے تجکو اُس سے
ملا دیا پھر جسوقت ماریہ نے یہ باتین راز کی میتا سے سنین تو حیرت مین مبہوت ہوگئی اور اُس سے کہنے لگی کہ تجکو یہ اسرار

کہان سے معلوم ہوئے یتیا نے کہا مین نے یہ کیفیت اپنے خواب مین دیکھی ہو اور اُس سے تمام وہ احوال بیان کیا گویا کہ وہ خود وہان اُسوقت حاضر تھا تب ماریہ نے سجدۂ شکر کیا پھر جسوقت اُسنے سجدے سے سر اُٹھایا تو یہ جستہ اُٹھکر اصحاب کو زنجیرون سے کھول دیا اور اُنکے ہتھیار دیا اور یتیا کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کا اکرام کر اور مین اس امر کی فکر و تدبیر کرتی ہون کہ والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کر لیوین اور قلعہ پر کسطرح متسلط ہو جاوین بعد ازان ماریہ اپنے قلعہ کو گئی اور اُس قلعہ کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اُسکو طمانینت تھی فکر و اندیشہ سے اور قلعہ سے اُن لوگون کو جنسے خوف و اندیشہ رکھتی تھی نکال دیا اور اُس قلعہ کو بندوبست سے مستحکم کیا اور ادھر یتیا نے صحابہ کو بیعہ بیت المذبح مین متمکن کیا اور اُنسے کہدیا کہ کل جسوقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز کے لیے آوے تو اُن حاضران بیعہ پر دفعۃً نکل پڑو حق تعالی تمکو اُنپر نصرت دیگا راوی نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھ نماز کے لیے بیعہ کی طرف نکلا اور اجتماع مردم کے واسطے ناقوس پھونکنے لگے تب قس یعنے قسیس سردار ترسایان جو مالک بیت المذبح کا تھا آیا تا کہ دروازہ مذبح کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پھر جسوقت اُسنے دروازہ مذبح کا کھولا یک بیک عبد اللہ بن غسان مع اپنے چالیسون اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سبنے پکار کر تکبیر کی کہ قلعہ مین اور لوگون مین جو وہان تھے زلزلہ پڑ گیا اور مسلمانون نے اُنمین خوب تیغ زنی کی کہ اُن سب کو قتل کیا اور قلعہ پر اور جو کچھ اُسمین تھا سب پر قبضہ کیا چنانچہ رعایا نے یہ شور تکبیر سنکر یقین کیا کہ اہل اسلام قلعہ پر مسلط ہو گئے تو وہ سب اپنے سامنے بھاگے اور راوی کہتا ہی جب ماریہ نے شور تکبیر اور غلغلہ آدمیون کا سُنا تو یقین کیا کہ قلعہ اُسکے باپ کا مسلمانون کے قبضے مین آ گیا تب اپنے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے حسن تدابیر سے اُنکو آگاہ کیا انھون نے حق تعالی کی نعمتون کا شکر ادا کیا اور اکثر مردم مفرور پاس ملک شہر یاض کے پہونچے اور اُسکو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعۂ ماردین پر مسلمانون نے عمل کر لیا اُسپر سخت صدمہ اور قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا اور اُسکے دل مین رعب سما گیا اور اُسکے لشکر پر ہیبت طاری ہو گئی اور ارسوس کو بھی خبر پہونچی کہ اُسکا قلعہ چھین گیا اور خزانہ اُسکا لُٹ گیا چنانچہ اُسنے اس امر کو تا شب مخفی رکھا اور جن لوگون پر اُسکو وثوق و اعتماد تھا اُنکو ہمراہ لیکر بطلب و تسخیر حران روانہ ہوا پس دوسری شب کو وہان پہونچا جب قریب پھاٹک کے آیا تو اُنکے روکنے کو نگہبانون نے سامنا کیا اُسوقت اصحاب ارسوس نے ان لوگون پر شور کیا اور کہا دروازہ کھول دو اور دیکھو کہ یہ بطریق رودس ہی اور غرض اس سے یہ تھی کہ یہ اُنکا پہلا بطریق ہی یعنے رودس قید عرب سے چھوٹکر آیا ہی تب نگہبانون دربانون نے دروازہ کھول دیا ناگاہ ارسوس داخل ہوا اور مالک شہر ہو گیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد مین فاش ہو گئی کہ ارسوس صاحب ماردین اپنے حیلہ و حکمت عملی سے حران کا مالک ہو گیا پھر اُسکے پاس وہ سائر مردم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنے طالب ایسے شخص کے تھے جو لوگون کو جمع کرے پس اُن سب کے اجتماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہو گیا

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اُسکو رودس نے قید و بند مین رکھا تھا کیونکہ اُس سے
خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اُسکا نام ارغوک تھا پس اُسکو گرفتار کرکے مقام عمق مین محبوس رکھتا تھا اور ارغوک
کی مادر کا نام بنت العسکر تھا وہ مالک وحاکم سمیساط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث مقید ہونے
اپنے پسر کے خشمگین و پر غضب رہتی تھی پھر جبکہ اُسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہی تو اُسپر سخت قلق
و صدمہ گذرا چنانچہ وہ سمارہ ہوئی اور سمیساط سے عمق مین آئی اور اپنا اختلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اُسکو خبر دی
کہ ارسوس حران پر مسلط ہو گیا ہی پھر اُسکو حبس سے نکال کر اموال کثیر اُسکے حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسوارون و اولو العزم لوگون سے
اتفاق اور لشکر کو جمع کر اور اُس شخص پر جا جسنے ایسا کام کیا ہی یعنے حران پر قبضہ کیا ہی چنانچہ ارغوک نے وہ مال خرچ کیا
پس مردم کثیر اُسکے پاس حاضر ہوئے کہ ایک جیش عظیم ہو گیا پھر اُسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا اور یہ خبر
ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اُسکے مقابلے کو نکلا اور دونون جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا پیشرو ایک
مرد ارمنی تھا اُسکا نام ارجوک اور وہ بڑا دلاور تھا اُسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنی کو شکست ہوئی
روایت ہی عبد اللہ بن اُسید سے اُسنے کہا مجھسے روایت کی سالم بن ربیعہ نے دو مرد عادل تمیمی سے
اور اُن دونون نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبرین عیاض بن غنم کو پہونچین کہ ارجوک ارمنی نے طرف ارسوس کے
کوچ کیا ہی تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلا کر جو اخبار ارسوس کے اُنکو پہونچے تھے اُس سے
ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلہ
ارسوس کا کیا ہی اور مین قصد تیرے قتل کا رکھتا ہون لیکن اگر تو ہمارے دین مین داخل ہو جاوے تو قتل سے
تجھے امان ہی رودس نے کہا اگر تو مجکو چھوڑ دیوے تو جو جو قلعے میرے تحت مین ہین مین تمھارے سپرد کر دون
اور کیا عجب ہی کہ مین حران مین بھی پہونچون کیونکہ وہان کے لوگ مجکو بہت دوست رکھتے ہین اسلیے کہ مین اُنکے
حق مین احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہی کہ جسوقت وہ لوگ مجکو دیکھینگے تو فوراً اس بلد کو میرے سپرد کر دینگے اور
مین تمھارے تئین حوالہ کر دونگا اس شرط پر کہ تم مقام سویدہ خواہ نصیبین الصغرا مجکو دو اور مین تمکو اُسکا جزیہ یعنے محصول
ہر سال دیا کرونگا چنانچہ ابن غنم نے ان باتون کو اور شرطون کو منظور کیا اور عبد اللہ یوقنا کو حکم کیا کہ اُس سے حلف لیوین
اُنھون نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اُسکو رہا کیا اور اُسکے ہمراہ یوقنا کو بھی مع جماعت اُسکے
روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اُسکا پھیر دیا اور اُسکی جماعت کو بھی اُسکے ساتھ کر دیا پھر وہ سب
آخر شب مقام مرج رغبان سے بقصد حران راہی ہوئے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسون کو بھیجا اُن لوگون نے

واپس آکر خبر دی کہ لشکر ارسوس کا بیرون حران نازل ہی اور لشکر ارغوک پسر رودس کا اُسکے مقابلے پر ہی اور سوی
اس امر کے کہ ارجوک اسیر ہو گیا ہی کہ اُسکو ارسوس نے گرفتار کر لیا ہی باقی لشکر ارجوک کا بدستور اپنے حال پر ہی
مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارجوک کے بھیجا ہی اور اُنکو اپنی طرف طلب کیا ہی کہ تم ہمارے شریک ہو جاؤ
ہم تمپر انعام کرینگے اور یہ اسلیے تا اُنکو اور اپنے لشکر کو لیکر رہا پر چڑھائی کرے اور اُسپر بھی متسلط ہووے کہ وہ بھی
اُسکے تحت تصرف مین آجاوے اور اُن لوگون نے جواب دیا تھا کہ ہم بیشتر خود ہا اس باب مین مشورہ کرتے ہین
راوی نے کہا جب رودس اور یوقنا دونون وہان گئے اور دونون نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا آگ روشن ہی
تو رودس نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب روشن ہی شک نہین کہ میرے پسر کے لشکر کی آگ ہی پس ایک
شخص کو وہان بھیجا تا کہ خبر لاوے تب اُس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہین اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم یعنے لشکر
ارسن آمادہ ہین اس بات پر کہ ارسوس اُن سے عہد و حلف کرے تو وہ اُسکے لشکر ہو جاوین یعنے شامل اُسکے لشکر کے
ہو جاوین اور یہ بات مقرر ہوئی ہی کہ کل جب صبح ہووے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سوارون کو ہمراہ لیکر دیر
فرحا کے جو درمیان رہا و حران کے واقع ہی واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارغوک تیرے پسر سے پچاس مردم اکابر
بھی اُس دیر مین جاکر وہین باہم معاہدہ کرین یہ سنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور و فرح سے روشن ہو گیا اور رودس سے
کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضے مین آئی بعد ازان وہان سے اُس دیر کو چلے اور قریب اُس دیر کے کمین گاہ
کیا بعد ازان یوقنا کا ایک غلام تھا قوم شریف سے اُسکو اُنھون نے پالا تھا وہ اُنکے ہمراہ حاضر تھا اُسکا نام شامس تھا
اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اُسکو بھیجا اور اُس سے کہا اے شامس تو پاس صاحب رہا کے جسکا نام کیلوک ہی
جاکر اُس سے کہیو کہ اصحاب ارجوک مین جو لوگ مقدم ہین اُنھون نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہی اسلیے کہ وہ تیرے
لوگون مین سے ہو جاوین کیونکہ تو بھی اُنھین مین سے اور اُنکا طرفدار ہی اور ارسوس اہل روم سے ہی اور وہ جابر
لوگ دیر فرحا مین آتے ہین اور ارسوس اُنکے ساتھ ہی اسواسطے کہ اُن سے حلف و عہد کرے اور اُن سے بھی حلف و عہد
لیوے مگر ارسوس تجھسے ارادہ و درخواست رکھتا ہی کہ تو دو سو آدمیون سے نکل کر قرب دیر سے ہمارے لیے کمین گاہ مین
بیٹھے تا کہ جب ہم لوگ مردم ارجوک وہان پہونچین تو اُسوقت تو نکلکر ہمپر چھاپہ مارے چنانچہ شامس روانہ ہوا اور پاس
صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھ اُسکے صاحب یوقنا نے اُس سے کہدیا تھا اُس سے بیان کیا غرضکہ قضا و قدر
الٰہی سے وہ حیلہ جسکی فکر و تدبیر یوقنا نے کر کے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر جیش ارجوک کی جانب سے پیغام
بھیجا تھا ایسا ہوا کہ جب شامس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اُس سے وہ باتین جو ابھی مذکور
ہوئین بیان کین اور اس عہد کو اُس نے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ لیکر اور سلاح و سامان
حرب سے مضبوط ہو کر نکلا و بقصد دیر فرحا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے اُن سے قریب قریب کمین گاہ مین جا بیٹھے

کہ شماس بھی ان سے فرصت پاکر علیحدہ ہوگیا اور یوقنا کے پاس آکر خبر دی کہ صاحب رہا فلان مقام مین تجسے قریب کمین مین ہی
اور ادھر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جب اُسنے اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر جوک کے بھیجا تھا تو رودس ارمن کے پاس آیا اور انکو
فہمایش کی کہ ارسوس تجسے حلف وعہد کرے اور تم اُس سے حلف کرو اس بات کا کہ تم اسیر چھوڑ نکر دینگے دوسرے گروہ
کے ساتھ آمیزش نکرو اور اتفاق اس امر پر ہوا تھا کہ حلف دیر فرحا مین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور جماعت
ارمن از یکدیگر علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے اس خوف سے کہ کسی کی جانب سے غدر وعہد شکنی واقع نہو اور صاحب رہا سے
جو کچھ قرارداد ہوا تھا تو اُسکی طرف سے ان لوگون کی خاطر مطمئن تھی وبعد ازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے
اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجعان کو ملبّاس اہل رہا کے آراستہ کیا اور اُنکو فہمائش کردی کہ خفیہ لشکر سے پیش روی
کرکے لشکر رہا مین جاملین اسطور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھ کلام مکیجیو جب تک دیکھو صاحب رہا
اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جسوقت وہ برآمد ہوئے اور تم اُسکے سامنے سے آؤ تو با آواز بلند باخود با اظہار خوشی خوش خبری کا
کیجیو گویا کہ تم اُسکے ہمراہیون مین سے ہو یہان تک کہ وہ تجسے مطمئن خاطر رہین درینصورت شاید کہ تم اُسپر قدرت ودسترس پاؤ
کہ اسکو گرفتار کر رکھو یہانتک کہ ہمارا امیر ارجوک بھی آپہونچے غرضکہ یہ کتیبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش روی کے اول شب سے
روانہ ہوچکا تھا اور کسیکو ان کی روانگی کی خبر نتھی راوی نے کہا کہ جب ارسوس حوالی دیر مین جا پہونچا تو دفعۃً دو
شہسوار اصحاب نبی صلعم سے کمین گاہ سے نکلکر اُسپر آپڑے اور انکا افسر عمرو بن معدی کرب زبیدی تھا اور سبب
یکایک خروج کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جسوقت عیاض بن غنم نے رودس کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اُسکے
اُسکے ساتھ کردیا تھا تو رودس کے طرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا ہمنے بہت جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھ
کردیا ہی تب خالد نے کہا اے امیر تو اپنی خاطر کو رودس کے طرف سے مشتغل بفکر نکر اسلیے کہ ملوک روم جو قول کرتے
ہین اُسے وفا کرتے ہین اور وہ لوگ اس بات مین عار رکھتے ہین کہ اُنمین سے کوئی کچھ قول کرے اور اُسکو وفا نکرے
عیاض نے کہا اے ابو سلیمان بہرحال ہمکو لازم نہین ہی کہ ہم اپنے اصحاب اور اُنکے ساتھ والون سے غافل
رہین بعد ازان اُنھون نے عمرو بن معدی کرب زبیدی کو دوسو سوارون سے روانہ کیا تھا اور یہ لوگ حران کو
جاتے تھے کہ اثناے راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر فرحا کو جاتا تھا آخر الامر اُسکو اور اُسکے ہمراہیون کو ان لوگون نے
گرفتار کرلیا اور اُدھر یوقنا نے کیلوک صاحب رہا کو پکڑ لیا اور بقیہ روز کمین مین پوشیدہ رہے رات کو طرف رہا کے
متوجہ ہوئے جب قریب رہا کے پہونچے تو یوقنا نے اُس طرح کا لباس پہنا جسطرح کا لباس صاحب رہا پہنے تھا
اور اصحاب یوقنا نے بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوئے اور
مشعلین روشن کیے ہوئے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھول دیا بس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور
جب اندر داخل ہوگئے تو ان لوگون نے بصدا سے تہلیل وتکبیر وثناے رب قدیر کے اپنی آوازون کو بلند کیا

پس عوام الناس مین سے کسیکو جسارت نہوئی کہ کچھ کلام کرسکے پھر رہا مین جسقدر ذخیرہ اور اشیاے تحفہ اور خزانہ و مال کیلوک کا تھا اُس سب کو یوقنا نے قبضے مین کیا اور رؤساے رہا مین جنسے کچھ اندیشہ وخطرہ تھا اُنکو بھی گرفتار کرلیا وہین بعد ایک شخص کو اپنے اصحاب مین سے جسپر وثوق واعتماد تھا رہا پر حاکم مقرر کیا اور ایسا ہوا کہ کیلوک کے برادر عمزادے جب امان مانگی تھی تو عیاض نے اُسکو امان دی تب اُسنے تمام اُن اشیا وخزائن پر جسقدر کیلوک کا تھا رہبری کی بعد ازان عیاض بن غنم نے ابن عم کیلوک کو اپنے ہمراہ آگے کرلیا اور بقصد حران روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو یہ دیکھا کہ رودس نے حران کو فتح کرلیا تھا اور یہ اسطرح ہوا کہ جب عمرو بن معدی کرب زبیدی نے ارسوس کو گرفتار کرلیا تھا تو رودس مع بقیۂ لشکر مسلمین وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ حران مین پہونچا اور جو لوگ شہر پناہ کی دیوارون پر حارس ونگہبان تھے اُنکو ندا دی جب اُنھون نے رودس کو پہچانا تو فوراً دروازہ کھول دیا اور اُسکے روبرو تعظیم کو جھکے اور اُسکے دار الامارۃ مین اُسکو لے گئے پھر جب رودس حران کا مالک ہوا اور رئیسان بلد اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُسکی سلامتی کی مبارکبادی دینے لگے تو رودس اُس مجمع مین خطبہ بیان کرنے کو کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم آگاہ ہو بتحقیق کہ حقتعالی نے مجھے آفتون سے نکالا اور ہلاکت سے نجات دی اور ماجرا ایسا ایسا گذرا اور مین نے امیر قوم مسلمین سے عہد کیا ہی کہ اس شہر کو مین اُنکے سپرد کرون اور وہ مجکو والی نصیبین صغری وسویدا کرینگے اور مین نے امیر سے اِس عہد پر حلف کیا ہی بے شبہ مین اپنا عہد وفا کرونگا اور مین تمھارے سامنے گواہی دیتا ہون اِس بات کی کہ جو جو دین خلاف دین اسلام ہین وہ سب باطل ہین وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمد رسول فرستادہ خدا ہی جب اہل حران نے یہ کلام رودس کا سنا تو کہنے لگے کہ حق تعالی نے آپکے ساتھ ارادہ خیر کیا پس ہم بھی آپکے ساتھ آپکے اسلام پر موافقت کرتے ہین چنانچہ وہ لوگ بھی اسلام لائے مگر کچھ لوگ اُنمین سے اسلام سے محروم رہے

ذکر فتوح قلعۂ راس العین

روایت ہی ربیعہ بن ہیثم سے اُسنے روایت کی ہی عبد اللہ تنوخی سے اُسنے عبدان بن عطیہ سے اُسنے کہا کہ اہل جزیرہ اسلام نہین لاے تھے مگر باعث اہل حران کے یعنے بسبب اسلام لانے اہل حران کے اہل جزیرہ ایمان لائے تھے پھر جب اصحاب نبی صلعم نے دیکھا کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے تو اصحاب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰی دِیْنِكَ وَلَا تُمَكِّنْ مِنْ بَلَدِهِمْ عَدُوًّا یعنے اے پروردگار ان لوگون کو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور اُنکے بلد سے کسی شی پر اُنکے دشمنون کو مکنت وقدرت نہ دے پھر اُن لوگون نے اُن شہرون کے کنیسون اور دیرون کو مسجدین اور جامع مسجد کردالین اور جو کچھ حوالی ونواحی حران ورہا کے مضافات سے تھا وہ سب اُنھون نے تفویض اصحاب کردیا

وبعدازان عبد اللہ یوقنا رہا سے حران مین آئے اور اصحاب نبی صلعم کو مجتمع کرکے دربارۂ رہا مشورہ کیا کہ اسکا حکم کیونکر
ہو تب سعید بن زید نے کہا کہ تمھین نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنی تدبیرون سے لیا ہی وبعرا منہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ الحرب خدعۃ یعنے جنگ حیلہ سازی ہی اور البتہ یہ حیلہ پورا ہو گیا اور جو لوگ
اس بلد مین ہین وہ سب بندگان وکنیزان مسلمین ہین اور انکا سارا مال بھی مال مسلمین ہی تب یوقنا نے کہا تم خوب
جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضے مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعہ مانع مداخلت
ہین پس صواب دید یہ ہی کہ ایسے خیر وخوبی کے کام کرو جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ رہے اور فخر تمھارا زیادہ ہو تب
سعید نے کہا ہرگاہ ایسا امر ہی اور یہ ارادہ ہی جیسا تمنے ذکر کیا تو یہان کے لوگون کو انکے حال پر چھوڑ دو یہانتک کہ
ہم جاکر دیکھین کہ انکے بارہ مین امیر عیاض بن غنم کی کیا راے ہی چنانچہ یہی امر قرار پایا وبعدازان یہ خبرین شاہ شہریاض کو
متصل پہونچین کہ بلاد حران ورہا وسروج وسخن واکساس بجمع ان سب پر دخل عرب کا ہو گیا پس اسکو اپنے
ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اسکے معتمدین موثقین مقام راس العین مین داخل ہوئے اور بیعہ نسطوریا
مین جو آج جامع مسجد ہی انھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہریاض ملک نے کہا ای معاشر
روم آگاہ ہو کہ ہمارے اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہو گئے ہین اور یہ سارے بلاد انکے معاقل ومامن ہین انہین
وہ لوگ مجتمع ہوتے ہین اور وہان انکے یار ومعاون ہین ان لوگون سے انکو رسد غلہ وعلوفہ پہونچتا ہی اور شہرون سے
انکے پاس مالہاے خطیر آیا کرتے ہین اور ملک خابور تمام انکا ہی اور انھین کے حکم مین ہی اور اب درمیان ہمارے
اور انکے سواے جنگ اس مرتبہ کے جو درپیش ہی اور کچھ باقی نہین ہی اگر ہماری فتح ہوئی تو مقام وقیام عرب کا
ہمارے درمیان نرہیگا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد انکے ہین چنانچہ میری راے مین ایک بات
آئی ہی کہ وہ صائب وباصواب ہی لوگون نے پوچھا وہ کون سی راے ہی ملک نے کہا میری راے یہ ہی کہ جنگ سے
انکو دیر و درنگ مین رکھین یعنے جنگ مین ایام گذاری کرین اور اس عرصے مین دونون شاہان بزرگ شغر و زغفرہ کو
نامہ لکھین کیا عجب ہی کہ یہ دونون اپنے اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حرقناس بن فارس کو اور ملک ازعاث
کو جو نینوی وبلاد نینوی کا مالک ہی نامے لکھین اور جبر بن صالح الشکاریہ کو بھی لکھین کہ یہ سب ہمکو مدد دیوین پھر جسوقت
یہ ملوک ہمارے پاس اپنے لشکرون کو بھیجین تو ہم باستعانت مسیح کے مسلمانون سے مقابلہ کرین کہ حقتعالی نصرت اپنی
جسکو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب بالاتفاق یکزبان ہو کر بولے یہ راے بہت خوب ہی پس وہ نامے لکھے گئے اور
ایلچیون کے ہاتھون ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوئے وبعدازان شہریاض اپنے لشکر مین واپس آیا واقدی علیہ الرحمہ
نے کہا کہ عیاض بن غنم جو کہ اسوقت جنگ قوم سے باز رہے تو اسلیئے کہ انکی راے مین فتح بلاد انکے اصحاب کے
ہاتھ سے بدون قتال متصور تھی اسوجہ سے انھون نے جنگ کرنے مین تعجیل نکی اور اسلیے کہ وہ قوی پشت تھے

باعث اُن بلاد کے جنکی فتح ہوگئی تھی نیز عیاض بن غنم نے عبیدۃ بن الجراح کو بطلب خبر لکھ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تمھارے پاس
آوے اُس سے ہمکو مطلع کرو اور راوی نے کہا کہ جب نامے ملک شہریاض کے صاحبان اقالیم کو پہونچے تو انھون نے
اسکی نصرت کے لیے لشکر معین کیے اور نامہ شہریاض کا والی اخلاط کو پہونچا اُسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حسن و
جمال اور وہ از روے قوت کے منجملہ مردان شجاع کے تھی اُسکا نام طاریون تھا اور محل استقرار یعنے قرارگاہ اُسکا ایک جبل تھا
جو ہمنام اُس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اُس سے خطبہ و خواستگاری کرتا تھا وہ راضی نہوتی
تھی مگر بشرطیکہ میدان مین اُسکا مقابلہ کرتی تھی اسلیے کہ اگر صاحب خطبہ اُس دختر پر غالب آوے تو وہ اُسکا شوہر ہو چنانچہ
وہ تمام اہل خطبہ پر غالب آئی تھی و منجملہ خواستگارون کے ایک لڑکا تھا شوسی نام پسر ملک سلنشو والی جبل السناسنہ کا وہ
اپنے پدر کی طرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر اخلاط مین آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اُس دختر نے کہا
میری وہی شرط ہی جو معروف ہی پس اُسنے میدان مین اُس جوان سے مبارزطلبی کی آخر اُسپر غالب آئی اور اُسکی
پیشانی کے بال کاٹ لیے اس بات کو چند روز و شب گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک شہریاض نے ملوک کو بنا بر استمداد نامے
لکھے اور والی اخلاط کو بھی بطلب مدد نامہ لکھا تو والی اخلاط نے شہریاض کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اس جماعت کا
اپنی دختر طاریون کو افسر کیا اور اُس سے کہا اے میری دختر ہر آئینہ مین نے تجکو لشکر پر مقدمۃ الجیش کیا ہی اور مین چاہتا
کہ تو عرب پر ایسا غلبہ و حملہ کر جیسا کہ تو شہسوارون پر حملہ و غلبہ کرتی ہی یہانتک کہ تو نزدیک امت مسیح کے مشکور ہو
اور راوی نے کہا کہ ملک سناسنہ نے بھی ایک جماعت مردان کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کر دیا اور افسر اُس
جماعت کا سوسی اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت و ہمراہی مین طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا نہایت سن کمال
شاندار و طرحدار اور جمال مین بنہایت وجیہ و حسن دار تھا ہلال ابرو اُسکا بدر نما تھا اور یوسف خوبروئی مین وہ خوبان زمانہ
سے یکتا و بیہمتا تھا آخر جب نظر طاریون کی اُسکے چہرۂ جمیل پر پڑی تو اُسکو بچشم محبت و رغبت دیکھنے لگی اور دل اُسکا
اُسکے دام عشق مین پھنس گیا پھر اُسنے اپنے لوگون کو حکم کیا کہ اُسکی جماعت کے ساتھ ساتھ چلین واقدی رح نے کہا
اس واقعات فتوح مین بہترین وقائع یہ ہی کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اُسکا نام یرغون تھا
وہ بھی طاریون کے عاشقون مین تھا اور اُسکو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت نرکھتا تھا کہ اُسکو اپنا احوال سناوے
اور یرغون بھی مرد شجاع و سخت گیر تھا اور اُسکے قبضے مین معاقل و مامن بہت سے تھے مثل حران و معدن و ابروان
و قیقث و النظر و بدلیس و ارزن اور وہ بھی واسطے نصرت شہریاض کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جسوقت
لشکر اُسکی عمزادی طاریون کا بدلیس مین پہونچا تو اُسنے اُس لڑکی کے لیے بڑا اہتمام اور اُسکا بڑا اعزاز و اکرام کیا
اور تحف و ہدایاے وافر اُسکے پیشکش کیے اور اُسکے ہمراہ کوچ کیا یہانتک کہ یہ سب فوجین قلعہ کیفا مین پہونچین
پھر وہان سے طرف بھورد کے اپنا راستہ لیا اور ایک قلعہ پر جو معروف بالہتاخ اور راہ نہر پر واقع ہی جا اُترے

اور یرغون برادر عزادطاریون نے اپنے جاسوس و ہرکارے مقرر کیے تھے کہ وہ اُسکو احوال دمشتر سے مطلع کرتے
رہتے تھے پھر جب طاریون مقام نہر پر اُتری تو اُس جوان سوسی کے پاس ایک آدمی بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت
صادقہ نہین ہوتی مگر بعد افراط عداوت کے یعنے بعد فرط عداوت کے اگر محبت ہو جاتی ہو تو پھر محبت صادقہ ہو جاتی ہو
اور مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ و از دست رفتہ پر کہ مجھسے جو کچھ تیرے ساتھ ہوا یعنے رد خطبہ بعد غلبہ میدان کے
اور مجکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی کہ جب ہم قتال اعداسے مراجعت کرینگے اُسوقت تو اپنا ایلچی میری خواستگاری مین
میرے باپ پاس بھیجیو اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم یرغون سے چھپ کر میری ملاقات کر
تا درمیان میرے اور تیرے عہد و میثاق ہو جاوے کہ تو مجھسے حلف کرے میری خواستگاری کا میرے باپ سے
اور مین تجھسے حلف کرون کہ سواے تیرے اور کسیکو مین قبول نکرون اور جب یہ پیغام اپنے ایک خادم کی بابی کہلا بھیجا
تو اُسکے ساتھ کچھ قسم حلویات وغیرہ سے ہدیہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھ شیرینی وغیرہ اپنے ابن عم یرغون کے لیے
اور اسی طرح سارے امراے ندمار کے لیے بھی بھیجا تاکوئی اُسکے راز کو نجانے یعنے اسواسطے کہ بوجہ ہدیۂ عام کے ہدیہ سوسی
کی خصوصیت پہچانی نجاوے راوی نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لیگیا اور اس کیفیت سے آگاہ ہو گیا وہ پروردہ
اُسکے ابن عم یرغون کا تھا کہ اُسنے اُسکو اپنی گود مین پالا تھا اور اُس سے محبت شدید رکھتا تھا چنانچہ اُس خادم نے
وہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوسی بن سلنطور کے واقع ہوئین تھین یرغون سے بیان کین اور کہا کہ طاریون
آج کی شب ارادہ اُسکی ملاقات کا رکھتی ہی تا اُس سے قول و قسم اس بات مین محکم کرے کہ مین تیرے سواے کسی غیر کو
قبول نکرون گی یہ سنکے یرغون نے اس بات کو اور اپنے ارادے کو اپنے دل مین مخفی رکھا پھر جسوقت تاریکی شب نمودار ہوئی
تو اُسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرون کو طلب کیا اور اُن سے کہنے لگا تم لوگ آگاہ ہو مین تمہارا والی و حاکم اس جہت سے
ہوا ہون کہ مسیح کے علم مین میری عقل و دانشمندی تمہارے عقول سے بہت زیادہ ہی اُن لوگون نے کہا اے صاحب
ہمارے آپکا جو ارادہ ہو ارشاد کیجیے تا ہم آپکا فرمانا بجا لاوین اور امتثال آپکے امر کی کرین یرغون نے کہا اے قوم تم جانتے
اس بات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہی کہ تم تھوڑے عرصے مین دیکھ لوگے کہ گھوڑے ہمکو پامال کرینگے
اور برونڈ ڈالینگے اور نیزے ہمکو گھیر لینگے اور چھید ڈالینگے تب اُن لوگون نے کہا یہ بات کیونکر ہی یرغون نے
کہا کہ عرب نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھ دور ہین اور البتہ نصرت ان کی جانب عائد ہی اور تم خوب جانتے ہو
ملک شہریاض از روے وفور ہمت اور از روے کثرت لشکر کے ہرقل بادشاہ اور دیگر ملوک روے زمین سے بزرگتر
و زیادہ تر ہتین ہی اور حال یہ ہی کہ عرب آنکی دولت و سلطنت پر متسلط ہو گئے اور اُنکے معاقل و مامن کو لیلیا
اور وہان کے ملوک کو گرفتار کر لیا یا دور کر دیا اور مجکو یقین ہی کہ ملک شہریاض کو روز جنگ عرب کے مقابلے مین
ثبات و قرار نہوگا کیونکہ اُسکے بلاد پر وہ لوگ مالک ہو گئے ہین کہ شہرہاے حران و رہا و سروج و بیرہ و قلعہ ہاے و مار دین

وقلعۂ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ کو تسخیر کر لیا اور ارسوس کو اسیر کر لیا اور اُسکی دختر ماریہ کو بھی لے لیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے
امکان مین ہو کہ وہ مالک دیار شہر یا حمص کے ہوکر تھاری طرف پھر پڑینگے تو تمھارے دیار پر بھی غالب آوینگے اور تھارے
حریم یعنے اہل وعیال کو بندی کرینگے اور خوب جان لو کہ وہی لوگ حق پر ہین اور سیرت اُنکی یہ ہی کہ جب وہ جو بات
کہتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین اور وہ اپنے قول وقرار کو وفا کرتے ہین اور جو کوئی اُنکا مطیع ہو جاتا ہی وہ اپنی جان کی
امان پاتا ہی اور اپنے اہل وعیال و مال سے ایمن ہو جاتا ہی چاہئے وہ اُنکے دین مین آوے خواہ اپنے دین پر رہے
الغرض تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دل مین آگ بھڑکتی ہی اور مین نے اُسکو پیغام
بھیجا تھا تاکہ وہ میری زوجیت مین آوے اور مین اُسکا شوہر ہون مگر اُسنے اِس بات سے انکار کیا اور اب وہ ابن ملک
سناسنہ کو چاہتی ہی پس اگر اس لڑکی نے عقد تزوج اپنا اُس سے کیا تو یہ سب یکدست ویکدل ہو کر ہمارے معاقل
ومامن کو لے لیوینگے اور ہمارے قلعون کے مالک ہو جاوینگے پھر ہمکو اُنکے ساتھ یارا ے مقاومت نرہیگا فلہذا میری رائے
یہ ہی کہ مین آج کی رات طاریون کو گرفتار کرون بعد ازان یرغون نے وہ سب باتین جو خادم نے کہی تھین اُن
ندیمون سے بیان کین تب اُن لوگون نے جواب دیا کہ اے ملک جب آپ اُسکو گرفتار کر لینگے تو کون سی زمین آپکی جاے پناہ
ہوگی اور کونسا قلعہ آپکا حامی ہوگا یرغون نے کہا مین ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہون کہ ہم اُن سے امان حاصل کرینگے انھون نے
کہا ہرگاہ آپ اس امر پر آمادہ ہین تو عزم کیجیے یرغون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد رہو پس انھون نے
یون ہی کیا **واقدی** رح نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو پیش از انکہ سوسی پوشیدہ ہو کر آوے یرغون خود بجاے
سوسی چھپ کر گیا اور سراپردہ طاریون مین پہونچا جب دختر نے اُسکو دیکھا تو سوسی سمجھکر برجستہ اُسکے سامنے اٹھ کھڑی ہوئی
اور اُسپر سلام کیا اور تعظیم کے لیے اُسکے آگے جھکی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے سے نگہبانون اور غلامون اور دربانون کو
اپنے پاس سے دور کر دیا تھا تاکوئی اسکے اسرار سے مطلع نہو بعد ازان کہ طاریون کو ثابت ہوا کہ وہ اُسکا برادر عمزاد یرغون ہی
تو شرمندہ وترسندہ ہوئی اور اُس سے سواے اسکے اور کچھ بن نہ آئی کہ نہایت الحاح والتجا سے اُسکی مدارات کرنے لگی
یرغون نے کہا اے طاریون تجھے یہ گمان تھا کہ مین تیرے راز درپردہ پر واقف نہو سکونگا اور تیرے امر کا تفحص نکرونگا
واے تجھپر بھلا کیا مناسبت ہی درمیان روم وارمن کے تا آنکہ تو طرف ابن ملک سناسنہ کے مائل وراغب ہوئی
اور مجھ ایسے کو ترک کیا بعد ازان یرغون اُسپر بغضب متوجہ ہوا اور اُسکو گرفتار کر لیا اور اُسکے منھ کو کسی گندی چیز سے
بند کر دیا یعنے کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے منھ مین بھر دیا اور اُسکے دونون بازو باندھکر اپنے لشکر مین لے گیا اور اپنے اصحاب کو
دیکھا کہ وہ اپنا رخت وسلاح آراستہ کیے ہوئے گھوڑون پر سوار ہین اور خیمے اُکھڑوا چکے اور اسباب لدوا چکے ہین
پس یرغون نے وہان پہونچکر طاریون کو اشتر پر سوار کر لیا اور فوراً وہان سے کوچ کر دیا اور اصحاب سوسی کو چ کرنا
یرغون کا دیکھکر اپنے لشکریون سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرنے مین توقف کرو جبتک کہ صبح روشن ہو جاوے اسلیے کہ

راستہ تنگ ہی تو نہین گھوڑون اور اشترون کا ازدحام ہوجاویگا چنانچہ اُن لوگون نے ویسا ہی کیا کہ ٹھہرے رہے
اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہانتک کہ اُسکو صبح ہوئی مگر مقام سور پر پہونچکر بس وہان اُتر پڑا اور اما
وہ لڑکا یعنے سوسی پس اُس شب کو طاریون کے پاس نگیا اور نہ اُس سے کچھ سوال کیا اور اس خوف سے اُسکے
پاس نگیا کہ ایسا نہو اُسنے کچھ مکر و فریب اُسکی گرفتاری کا کیا ہو ولیکن جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنے خادمون اور ملازمون کو
حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہوکر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اُسکے لوگون کو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریون
اپنے سراپردے سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمے کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملک اپنے
خیمے مین نہین ہی امر اُسکا کچھ معلوم نہین ہوتا اور نہ اُسکے غائب ہوجانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہی یہ سنکے
اُسکے سب اصحاب مضطرب و حیران ہوئے اور ارادہ بازگشت کا کیا اُسوقت ملک کے ایک مصاحب و رفیق نے کہا
اگر ہم پیچھے چلین گے تو ہم ملک سلنطور سے امین نہین ہین اس بات مین کہ وہ ہماری گردنین ماریگا اور کہیگا تم لوگون نے
یہ کیسی غفلت کی کہ میری دختر کو تمھارے درمیان سے کوئی پکڑ لے گیا پس تمھارے حق مین خیر نہین ہی اور ملک کو
سواے یرغون اُسکے ابن عم کے اور کوئی نہین لیگیا ہی اسلیے کہ اُسکے دل مین اُسکی طرف سے بہت کچھ خیال تھا
بعد ازان وہ سب سوار ہوئے اور اُسکی طلب و تلاش مین کوشش کرنے لگے راوی کہتا ہی کہ یرغون جب
مرج سور مین اُترا تھا تو وہان آرام کیا اور آمادہ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون اُنکے سرون پر
جا پہونچے اور شور و غوغا کرنے لگے کہ اے یرغون تو ہلاک ہو ملکہ کو اپنی قید سے چھوڑ دے اور قبل از حصول اپنی خواہش و پیش از
وقوع اپنی مرگ کے اُسکو بند سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اُس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عمزادون کو اور اُسکے اعزہ و اقربا کو
جو ہمراہ اُس لشکر کے تھے حقیر و خوار سمجھا پس اُس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کرکے کہنے لگا کہ تم خوب جان لو اس
بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اسوجہ سے کہ قتال کرنا اُنکا واسطے
دین خدا کے ہوتا ہی اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جنکی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ اپنے امور مین غافل ہون
خصوص جبکہ اُنکو معلوم ہو جاوے کہ ہم لوگ اُنپر قصد رکھتے ہین اور اُنکا ارادہ کرتے ہین اور وہ قابو مین نہ آوینگے
مگر طریق عقل و تدبیر کامل سے اور آئینہ دین اُنکا ہمارے دین سے برتر ہی اِسلیئے کہ وہ خداے یکتا کی وحدانیت کا
اعتقاد رکھتے ہین اور ہم لوگ صلیب اور صورتون کو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل اس بات کے ہین کہ خدا کے لیے
زوجہ اور پسر ہی و حال آنکہ وہ یکتا فرد اور مستغنی عن الغیر ہی اور مجکو قول اُنکا معلوم ہی جس بات کے وہ قائل ہین
کہ مقتول اُنہین کا جنتی ہی اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہی کیونکہ ہم لوگ اُنکے نزدیک کافرون مین ہین غرضکہ اگر تم لوگ
اپنے اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو آخر اُنھون نے
کلمۂ توحید بالاعلان زبان پر جاری کیا کہ اُنکے شور و صدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر اور درختون

اور تیچھرون مین غلغلہ پڑ گیا پھر جب دشمنان خدا نے اُنکی آوازین سنین اور اُنکے کلمات سے آگاہ ہوئے تو معلوم کیا کہ جماعت
یرغون دین اسلام مین داخل ہو گئی بعد ازان سوسلی نے باتفاق اپنی جماعت کے یرغون کو گھیر لیا اور کہنے لگا اے یرغون
تجھپر ویل وہلاکی ہو کیا تجکو یہ بات کفایت نہین کرتی کہ تو لوگون کے درمیان غادر اور دین نصرانی مین کافر ہو گیا کیا تجکو
گمان ہی کہ تو نے جو اُنکے دین مین رجوع کی ہی تو وہ ہمپر تیری نصرت و مدد کرینگے اور عرب کہان ہین جو تیری صداے
استغاثہ اُن تک پہونچے گی اور عنقریب ہم تجھسے فراغ کرتے ہین اور بُرے حال سے تم سب کو قتل کرتے ہین اب تم
محمد کو پکارو کہ وہ تمھاری مدد کرین وبعد ازان ان لوگون نے یرغون اور اُسکے اصحاب پر حملہ کیا پس ان لوگون نے
بھی آگے بڑھکے بصدق نیت و بتوفیق ارادت مقابلہ کیا اور اظہار کلمۂ حق کا اور اعلان درود کا سید خلق پر کیا اور اپنی
تلوارون کو خون اعداسے رنگین کیا اور اُنکو آب دم شمشیر سے سیراب کیا اور اُن سے جہاد کرنے مین منازل جنت کے
طالب ہوئے اور دنیا کو طلاق ثلاثہ یعنے طلاق بائن دیا تا آنکہ اُنکے صدق شوق کی آگ بھڑکی تو زراعت کفر جلادی
اور اُسکو ہوا اوڑا لے گئی پھر جب شمعین اُنکے افکار کی پرتو فگن اور مشعلین اُنکے انوار کی روشن ہوئین تو اُنھون نے
سوا اُس پروردگار واحد یکتا کے اور کسی شی کو ایسا نپایا کہ اُسکی طرف اشارہ بوحدانیت یا صفت اُسکی الوہیت
یا نعت اُسکی بازلیت کرین پس اُنھون نے توسن عبودیت کو میدان عذر خواہی مین جولان کیا اور بزبان اقرار
پکارنے لگے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یعنے ہم ایمان لائے ساتھ اُس پروردگار کے جو کل عالم پر غالب ہی
اور کہنے لگے اُسکے سوا ہمنے غیر کی عبادت کیونکر کی وحال آنکہ بجز اُسکے کوئی ہمارا معبود نہین ہی پس وائے بر خجالت
وندامت جب ہم روبرو اُسکے کھڑے ہونگے اُس روز سامنے اُسکے جب سب پیش کئے جائینگے درینصورت ہم کس بضاعت
اور سرمایہ سے اُسکی رضا و خوشنودی کی خواہش کرینگے چنانچہ منادی قرآن اُنھین کی طرف اشارہ کرتا ہی وَاٰخَرُوْنَ
اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ یعنے اور دوسرے وہ لوگ جو اپنے
گناہون کا اعتراف واقرار کرتے ہین وہ ہین جنھون نے اعمال صالحہ اور افعال قبیحہ کو باہم مخلوط کر ڈالا قریب ہی اور کچھ
بعید نہین کہ حقتعالی اُنکی توبہ قبول کرے پھر جب اُنکو ہول قیامت سے خوف ہوا تو اُنھون نے لشکر طاعات آراستہ
کیا اور پاہاے امید رکاب اقبال مین رکھے اور اپنے لشکر عز وجلال کے ساتھ جولان گر ہوئے اور آفتاب اُنکے اسلام کا
فلک اطاعت وانقیاد پر درخشان ہوا اور منادی جہاد اُنکو ندا دینے لگا کہ اے اخیار نیکوکار تمپر سلام کہ بسبب تمھارے
صبر واستقامت کے تمھارا کیا خوب گھر آخرت کا ہی راوی کہتا ہی کہ آخر اُن ناکسون نے یرغون اور اُسکی
جماعت کو گھیر لیا اور وہ اشرار اُنپر چڑھ آئے یہانتک کہ یرغون اور اصحاب اُسکے جسوقت معرض ہلاکت مین
پہونچے یکبارگی دروازہ سور کا کھلا اور اُسمین سے سو سوار مانند شیران غضبناک کے نکل آئے وبآواز بلند تہلیل وتکبیر
کرتے ہوئے پکار کر کہنے لگے کہ اے کلمۂ توحید کے کہنے والو نصرت وتائید سے خوشدل ہو دیکھو ہم آپہونچے اور

تمھاری پکار پر ہم حاضر ہوئے اور تمھاری مدد کو ہم نکلے ہین عنقریب تمکو امر ہولناک سے ہم چھوڑاتے ہین ہم لوگ اصحاب نبی ہین صلے اللہ علیہ وسلم **واقدی** رح نے کہا اور یہ سو جسکے اندر سے یہ تو سوار نکلے تھے قلعون مین سے وہ قلعہ تھا جسکو میتا نے سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کے کیا تھا اور وہ سوار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبدالرحمن رض بن ابی بکر صدیق رض کو وہ سو سوار ہمراہ کرکے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور انھین مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و سعد بن غنم الاسدی و معمر بن ماجد السلمی و باری بن مرۃ الغنوی و ہلال بن عامر الانصاری و عینیۃ بن رافع الجہنی و حفص بن العیثور الفرازی اور مثل انھین بزرگوارون کے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعہ سور مین پہونچے تھے تو طالوت والی حصن سور نے اُن سے ملاقات کی اور اُنکو باکرام تمام اپنے یہان مہمان کیا اور ان کی ضیافتین کین چنانچہ یہ لوگ وہان تین روز سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے کہ یرغون اُس نواحی مین وارد ہوا اور اُسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور ہوا پھر جسوقت ان اصحاب نے صداے تکبیر اُن سے سُنی تو باخود یا کہنے لگے یہ لوگ ایسے معلوم ہوتے ہین کہ ہمارے دین مین داخل ہوئے ہین پس ہمپر اُنکی نصرت واجب ہی تا آنکہ وہ سب دوڑ پڑے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور اُن دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرغون اور اُسکے ہمراہیون کی مدد کی اور وہ سب اشرار شکست پاکر رات کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس ملک شہریاض کے پہونچے اور جو کچھ اُنپر گذرا تھا ملک سے بیان کیا یہ سُنکے اُسکو زوال ملک اپنے کا یقین ہوگیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرغون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیا اور اُنکے روبرو شکر و سپاس خداے عزوجل بیان کرنے لگا کیونکہ حقتعالی نے اُسکو اور اُسکے ہمراہیون کو دشمنون کے ہاتھ سے اُن اصحاب مستطاب کے ہاتھ پر نجات دی اور یرغون اور اُسکے اصحاب کا ایمان و اعتقاد زیادہ ہوا اور اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی اور اُنکے ساتھ عیاض بن غنم کی خدمت مین روانہ ہوا پھر جب یہ سب ماردین مین پہونچے تو اِن لوگونکے پاس میتا بھی حاضر ہوا اور وہ سارا ماجرا اِن لوگون کا سُن چکا تھا پس اُسنے اُنپر سلام کیا اور اُنکی سلامتی کی مبارکبادی دی اور اُسوقت میتا نے یرغون اور اُسکے اصحاب سے یہ بات کہی کہ اگر تمھارا ارادہ ثواب جزیل کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو باہتمام پہونچاؤ اُس کام سے جو مین تمہید حال کرون یرغون نے کہا وہ کونسا کام ہی میتا نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہین ٹھہرے رہو جب شام ہو تو بغنایات و برکات خداے عزوجل کفر توثا کا قصد کرو پھر جب وہان رات کو پہونچو تو وہان کے باشندون سے ظاہر کرو کہ ملک نے ہمین تمھارے پاس ازبراے حفاظت شہر کے بھیجا ہی پھر جسوقت اندر شہر کے داخل ہو جاؤ تو بنام خدا و برکت رسول خداے اُسمین دخل و عمل کرو چنانچہ یرغون نے ایسا ہی کیا کہ وہان متوقف رہا جب اندھیری رات ہوئی تو اپنا لشکر اور اسباب حضر و سفر ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اصحاب نبی صلعم کو وہین چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ لیکر اپنے لشکر کو راہی ہوئے اور یرغون جب کفر توثا مین پہونچا اُسوقت شب تمام ہو گئی تھی اور فجر کا ظہور ہوا تھا

تب یرغون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہان کی بول چال مین اپنی آوازون کو بلند کرین یعنے اُنکی شناخت و شعار کی بولیان
بولین تا وہ قوم ناآشنا دنا شنا سا سمجھکر وحشت نکرین اور انکا اسباب بھی خچرون پر لدا ہوا وہان پہونچ گیا پھر جب اہل کفر توتا
نے شور لشکر سنا تو بالاے سور شہر پناہ پر چڑھکر اُنپر مشرف ہوئے اور جھانکنے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو اُن لوگون
نے کہا ہم ملک شہر یاض کے لشکر سے بھیجے ہوئے تمھاری مدد کو آئے ہین او. واقدی رح نے کہا اس قصے مین عجب
و طرفہ تر یہ امر ہی کہ پیش ازین ملک شہر یاض نے اپنا شتر سوار اہل کفر توتا کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا تھا کہ ہم تمھارے لیے ایک
لشکر ہمراہ حاجب کے روانہ کرتے ہین جسوقت وہ پہونچین تو تم اُنکے لیے دروازہ کھول دینا کیونکہ عرب انکے آثار و عقب پہ
آوینگے چنانچہ جب یرغون اور اصحاب اُسکے وہان پہونچے اور اہل کفر توتا سے کہا کہ ہم لشکر ملک سے آئے ہین تو ان لوگون نے
بے تامل دروازہ کھول دیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہوگئے اور یرغون نے کچھ کام نکیا یہانتک کہ دار الامارۃ یعنے
مکان حاکم نشین مین جا اُترا اور مستقر بجلوس ہوا اور پھاٹک شہر اور جو جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروا دیے
اور اپنے لوگون کو دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھا دیا اُسوقت اہل بلد کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھرون مین جا کر آرام کرو
کیونکہ ملک نے ہمکو واسطے نگہبانی بلد کے تعنات کیا ہی تب اُن لوگون نے بھی کہا اے سردار ہر آئینہ حکمنامہ بھی ملک کا
ہمارے پاس آیا تھا اُسمین یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ حاجب کو ہم متولی حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہین پھر جب یرغون نے
اُنکا کلام سنا تو معلوم کیا کہ بے شبہ ارادہ ملک کا یہان لشکر بھیجنے کا ہی تب یرغون نے اُن سے کہا تم اپنے گھرون کو
پھر جاؤ اور خبردار ہرگز کوئی تم مین سے رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر کوئی تم مین شب کو ہمارے سامنے پڑ جاویگا تو مارا جاویگا
آخر وہ سب اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے یہانتک کہ سواے والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سواے اُسکے غلامان
و خدام کے اور کوئی اہل بلد سے پاس یرغون کے باقی نرہا پھر جب ایسا موقع ہوا تو یرغون نے والی بلد اور اُسکے غلمان کو
گرفتار کر لیا اور اُنکو قتل کرکے اُن برجون مین جو خالی پڑے تھے ڈلوا دیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار
اور بہت خبردار رہو اسلیے کہ ملک شہر یاض اپنا لشکر اس شہر مین بھیجنے والا ہی پھر جسوقت تم اُنکو دیکھو کہ وہ آپہونچے
تو فی الفور اُترکر دروازہ کھول دو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور ایک کھلا پھر جو جو سوار آوے تو اُسکو دروازے
باہر رکھو تا آنکہ وہ گھوڑے سے اُتر پڑے تب اُسکے ہتھیار لے لو اور اُسکو باندھکر برج مین ڈال دو راوی کہتا ہی
اُسی حالت مین کہ یرغون اپنے اصحاب کو یہ باتین تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر آپہونچا او. وہ ہزار سوار تھے اور افسر اُنپر
ایک بڑا ندیم و مصاحب بادشاہ کا تھا تب اُنھون نے پکار کر کہا دروازہ واسطے لشکر بادشاہ کے کھول دو اُسوقت
اصحاب یرغون مبادرت کرکے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھول دیا اور دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم
آنے نہ دینگے مگر ایک ایک کو اسلیے کہ ہمکو خوف یوقنا اور اُسکے اصحاب کا ہی ایسا نہو کہ وہ تمھارے شمول مین گھس
آوین پھر جو جو سوار آتا تھا اُسکو بیرون دروازے سے گھوڑے سے اوتار لیتے تھے اور جب وہ اندر پہونچتا تھا تو

اسکا ہتھیارے لیتے تھے اور اُسکو باندھ لیتے تھے یہانتک کہ دو ہزار سوار اور بعد اُنکے وہ حاجت سردار سب یون ہی داخل
ہوئے اور باندھ لیے گئے پھر جب ان سب سے فراغ کر چکے تو باواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر پکارنے لگے اور کہنے لگے حقتعالے
نے ہمکو فتح و نصرت عطا کی اور ہمکو فیروزمند کیا چنانچہ اس صداسے کفر توٹا مین زلزلہ پڑ گیا اُسکے باشندون کے دلون مین
اضطراب و رعب سما گیا اور اُنکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنے اہل اسلام اُنکے شہر پر مسلط ہو گئے پھر کسی کو اُنمین سے جسارت
نہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و مشایخ شہر کو اور بطارقہ
یعنے راہبان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوئے تو اُنکو گرفتار کر کے پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور
جو جو کچھ کیا تھا اور جیسا گذرا تھا لکھ بھیجا پھر جسوقت یہ نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو وہ سجدات شکر بجا لائے یا اور پیشتر
ایسا ہوا تھا کہ جب عبد الرحمن بن ابو بکر اور اُنکے ہمراہی رسد غلہ لیکر اپنی لشکر مین پہونچے تھے تو اُنھون نے عیاض بن غنم
اور مسلمین سے ماجرا یرغون کا اور رہنا اُسکا طرف کفر توٹا کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین منتظر تھے کہ اُسکے پاس
سے کیا خبر آتی ہی آخر جب اُنکو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خدا ے عز و جل بجا لائے اور فتح و نصرت کی فال
مبارک سے شادمان ہوئے اور واقدی رح نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو سوار ہو
اور قوم کو ہمراہ لو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یعنی توانائی و قوۃ حاصل نہین ہوتی مگر باعانت
و عنایت خداوند برتر و بزرگ کے اور خالد بن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنۂ قوم پر رہے عمرو بن سالم سے
فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھ میسرۂ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نکیجیو جب تک کہ آتش جنگ مشتعل نہووے
اور برق سنان و شمشیر نہ چمکے اُسوقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ قریب تر مرگ ہی اور چاہیے کہ شعار تمھارا
یعنے علامت شناخت درمیان تمھارے تہلیل و تکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخر اور امید زندگانی فانی کو منقطع
سمجھیو اور حیات ابدی باقی سے رغبت رکھیو اور دور رہا گو اس دار ناپایدار سے کہ مقام رنج و محن و محل حوادث و بلا
ہی پس تم فریب دنیا مین نہ پڑو کہ وہ تمکو خدا سے غفلت و بے پروائی مین ڈالیگی پس ہمت کرو استقامت اور
ثابت قدمی پر مثل وقوف و ثبات اُن لوگون کے جو حلاوت وصال الٰہی مین مبتلاے بلا ہوئے مگر مضمون محفوظ رہے
اور یہ کہ حق تعالی نے اُنکو امر کیا کہ ہمارے طاعت پر قایم رہو پس اُن لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علایق سے
مجرد ہو کر راتون کو اُسکی عبادت مین قیام کیا اور ہرگاہ وہ لوگ محبت الٰہی مین ایسے شوریدہ سر داز خود بیخبر ہو گئے
تو حق سبحانہ تعالی نے اُنکی مدح و ثنا فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے
اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ ہمارا پروردگار ہی پھر اسی عقیدے پر قائم و مستقل رہے راوی کہتا ہی پھر وہ اصحاب
مستطاب اُن جناب مقررہ پر جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ و میسرہ پر جا کر مستعد ہوئے اور موحدون نے
صفین جنگ کی مرتب و آراستہ کین اور پھریرے نشانون کے اُڑنے لگے اور شقے علمون کے کھل گئے

اور باہم وعدے ملاقات روز موعود کے کرنے لگے اور کہتے تھے اَللّٰھُمَّ مَا لَنَا سِوَاکَ مِنْ نَصِیْرٍ اَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر
یعنے اے خداوند ہمارے تیرے سواے کوئی ہمارا یاور نہین ہی اور تو ہی کیا خوب مولی ہی اور کیا ہی اچھا
مددگار ہی کہ راوی کہتا ہی اور لشکر روم مین پکار پڑی کہ مسلمانون نے اپنی صفین درست کین اور بڑہ آے ہین آخر
وہ بھی مستعد جنگ ہوئے اور زرہ وغیرہ لباس حرب سے چست و درست ہو گئے اور آخرت سے گریز کر کے طرف
صلیب کے تضرع و زاری کرنے لگے اور جب نشانون کو اُٹھایا تو اُنکے قسیسین و رہبان اُنپر تلاوت انجیل کرنے لگے اور
باعث اُنکے شرک کے دروازے دوزخ کے اُنپر کھل گئے اور اُنکے لشکر پر بسبب کفر مانند دُخان کے تیرگی سی
چھا گئی اور یہ شیرہ اُنکے لشکر کا شیطان تھا اور اُن لوگون مین شور بلند تھا اور وہ اضطراب مین پڑے تھے پھر جسوقت
اہل اسلام نے اُنکی کثرت جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم اُنکی مجتمع تھی تو اُنھون نے حکم قضا و قدر تسلیم کیا اور کہنے لگے ہم راضی
بقضا و قدر ہین اُسوقت غیب سے آواز آئی یعنے الہام ہوا کہ ہمنے تمھاری جانون کو مول لیا اور تمسے قبول کیا
تمکو چاہیے کہ بحکم خداوند عز و جل پر صبر و استقامت کرو اور منھہ نہ پھیرو اور پیٹھ نہ دو کیونکہ حکم سابق ہو چکا اور
قلم لوح پر جاری ہو گیا اور اُسنے بامر خداوند تقدیر کے یہ لکھا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی یعنے خداوند عالم نے مول لیا
پس وہ لوگ جسکے لیے بہشت شایان ہی اور سراسر اُسکا احسان ہی وہ ہمسے کیا چیز ہی جو مول لیگا تب ہاتف غیب نے
جواب دیا کہ تمھاری جانون کو مول کیا اور تمھارے اموال کو قبول کیا عوض مین جنت کے کہ تمھارے لیے بدلا اُسکے
جنت ہے اُنھون نے کہا بہر حال ہمنے تسلیم و رضا اختیار کی تاکہ ہم عشرت کدہ بہشت مین فائز ہون پھر اُنپر
القا ہوا کہ تم بطرف بازار خرید و فروخت آخرت کے کوچ کرو کہ وہان تمھارے لیے ہمنے مژدہ ہاے بہار مہیا کیے ہین
اور تمھاری قبض ارواح کے واسطے خداوند عز و جل جلوہ گر ہی پس یہ مژدہ پا کر اُن سب مشتاقون نے خداوند عالم کی
تسبیح کی اور سجدے کیے اور آوازین اپنی ساتھ توحید و تمجید کے بلند کین پھر جب اُنکو یقین وصال ہوا تو سہیل حال یعنے
کوکب بیزوے بال طالع ہوا اور اشجار اُنکے احوال کے شگوفہ دار ہوئے اور رقیبان ملاء اعلی سپہر برین پر اُنکو
من جانب رب العالمین ندا دیتے تھے کہ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنے مین تمھارے اعمال خیر سے خبردار ہون
پھر اُنھون نے جب سنا کہ منادی خاطر اُنکو شام و سحر بشوق لقا ندا کرتا ہی تو اُنھون نے اپنی جانون کو نثار کیا اور
اپنے کردگار کو راضی کیا اور جہاد مین کمال جہد کی اور حملہ کرنے مین شتابی کی اور حوض شہادت پر وارد ہو کر سیراب
ہوئے اور جنگ دشمن سے پس پا نہوئے اور برابر پیکار کفار مین مشغول رہے یہانتک کہ جب دن تمام ہوا اور
شام ہوئی تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لیے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ نہوتا راوی نے
کہا جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانون نے مبادرت کی طرف حرب و ضرب کے
اور مہلت ندی بعض نے بعض کو پیش ازانکہ واقع ہو حملہ مشرکین کا مسلمین پر پس اُنکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی پھر

اُنکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب رسول اُنمین گھس گئے اور تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب ہوئی
تو از ہمدیگر جدا جدا ہو گئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن الولید متولی و مہتمم جنگ ہوے اور اُسنے لشکر کو
بترتیب شایستہ آراستہ کیا میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طی کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی و نمیر و فزار کو قرار دیا اور
مقابلہ اعدا پر اپنے چپ و راست قوم کندہ و عاملہ و مرۃ کو قائم کیا اور قلب لشکر مین دلیران انصاری کو جو صاحبان
کارزار اور اہل انتصار تھے برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن سراقہ و لواے میسرہ بدست ضرار بن الازور دیا اور
نشان لشکر اپنے ایمن و ایسر کا عبد الرحمن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالہ عبد الرحمن بن ابو بکر کے
کیا پھر جب اِس اسلوب سے ترتیب لشکر ہو چکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اُس خدا سے جسکی طرف
تمھاری بازگشت ہی اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی تمھاری تائید اور نصرت کا متکفل و ضامن ہی
اور تم خبردار ہو اِس بات سے کہ اہل اسلام تمھارے سامنے سے قتل کئے جاوین اور تم جنگ مین پیروی اُن لوگون کی کرو
جنھون نے تمسے پہلے ملک شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین منھ پھیریگا اور پیٹھ دیگا اُسکا ٹھکانا جہنم ہی اور اُسپر غضب خدا
متوجہ ہوگا اور خوب جان لو اِس بات کو کہ حقتعالی نے جہاد کو اور قتل عناد کو تمپر فرض و واجب کیا اور یقین کرو اِس بات
کہ محبوب تر پیش خداوند عز و جل دو قطرے ہین ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکے اور دوسرا قطرہ اشک جو خوف خدا مین
بہے اور آج وہ روز ہی جسکے اجر و جزا کا کچھ شمار نہین اور اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوند عز و جل کے
اور ایسے مقام پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامون مین برجا رہے ہو اور دور رہو اوسے ہو جانے سے کہ
تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور اپنے نبی کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اِس امر کا کہ حق تعالی صابرون کے ساتھ
اور وہ اجر نیکوکارون کا ضایع نہین کرتا ہی اور اب مین تمھارے بھائیون مین سے ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر طرف
صلیب کے جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر گرد صلیب سے ساتھ شکست دینے کے کافرون اور
مشرکون کو چنانچہ خداوند جل ذکرہ نے فرمایا ہی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی
ہمپر لازم ہی پھر جسوقت تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہو تو فوراً حملہ کرنا اور درنگ نکرنا اور نہ مہلت
دینا پھر جب خالد اُنکو وعظ کر چکے تو ہر ایک علمدار و نشان بردار کو اپنی اپنی جا پر بترتیب قائم کیا اور دلاوران اہل
اسلام مین سے جسکو انتخاب کرنا تھا منتخب کر لیا اور پھر لوگون سے تاکید کی کہ جسوقت تم دیکھو کہ صلیب مین تزلزل آگیا فی الفور حملہ کیجیو
حق تعالی تمکو نصرت دیگا یہ کہکے خالد اور اُسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لواے ملک شہر یاص کے اُسکے صلیب بزرگ کا
قصد کر کے جا پڑے اور کثرت لشکرون کی اُنکو حملہ کرنے سے روک نسکے واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت پہونچی ہی
اُس شخص سے جسپر مجکو وثوق حاصل ہی کہ جب خالد اور اُسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار کے لشکرون کو
پراگندہ کر دیا اور اُنکے مبارزون کو ہلا دیا اور اُنکے دلیرونکو اُنکے مقامون سے ہٹا دیا اور سرداران نصرانیہ کو اُنکے مراتب

۵۷

اُتار دیا اور اُنکو سوائے اپنی تلواروں کے اور کسی پر اعتماد و تکیہ تھا اور اُنھوں نے صفوف اعدا کو اپنی تلواروں کے آگے دھر لیا
تھا جب ملک شہریاض نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی اس مرتبہ کو دیکھی تو تاج سر اپنے سر سے پھینک دیا اور
رئیسان نصاریٰ و خوانین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوئے اور کہنے لگے ای معشر روم بنی اصفر خوب یقین کرو اس امر کو
کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے بھی آج کا روز ہی بس چاہیے کہ تم مقاتلہ کرو اپنے دین کے لیئے
اور واسطے اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیرو پھر جو شخص منھ پھیریگا اُسپر غضب
مسیح کا ہوگا کہ مسیح اُسکو داخل جہنم کریگا اور راوی کہتا ہے مجھکو روایت پہونچی ہے کہ اُسے روز مبترک بزرگ
اُنکا جس سے اُنکے دین میں مشہور کیا جاتا تھا وہ بھی وہاں آ پہونچا اور اُسکے ساتھ تمام قسیسین و شماس
و رہبان اور صلیب جزیرہ کے آئے تھے تاکہ اہل روم کو قتال پر آمادہ [illegible] کریں اور اُس مبترک کا نام روم میں دین الدیر تھا
اور وہ دیر میں رہا کرتا تھا اور اُس دیر کو دیر قوت کہتے تھے اور یہ قبل [illegible] مسلمین کے پہونچے تھے اور وہ
دین الدیر درمیان صفوف لشکر اُن کے کھڑا ہو کر وعظ کرتا تھا جو لوگ تم میں سے اپنی حرمت کو شکست دیگا یعنی اپنے
خاندان کو فرار کرنے سے رسوا کریگا تو اُسکو مسیح کبھی قبول نہ کریگا پس از آن کہ وہ وعظ کر چکا تو اُس قوم سے مع اپنے
ہمراہیوں کے جدا ہوا اور ایک رایت پر شناخت کی علامت و نشانی باندھی اور قوم میں بلند کیا اور صلیبوں کو اونچا اور انجیلوں کو
وا کیا اور خدائے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوئے واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی
عبد الصمد بن مالک نے اُسنے موسیٰ بن ابی الانعام سے اُسنے اشعث سے اُسنے یحییٰ سے اُسنے کہا مجھسے روایت بیان کی
بشیر بن عامر نے کہ وہ اُن لوگوں میں سے تھا جو جنگ مرج رغبان میں حاضر تھے اور یہ روز یعنی جو یہاں مذکور ہوا ہے
جنگ روز سہ شنبہ تیسری شہر صفر سنہ سترہ ہجری کو تھا اور ایسا میدان ہوا کہ ملک شہریاض نے شہر راس العین اور اپنے
تمام شہروں میں سواروں کو بھیجکر وہاں کے اہل و اولاد اور لشکریوں کے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاریٰ اور اُنکے
زنان و فرزندان کو بلوا لیا اور روز جنگ اُن سب کو دروازہ خیام پر کھڑا کیا اور اُنکو حکم کیا کہ ہر ایک ایک عورت
اپنے بچے کو ہاتھوں پر اُٹھاوے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچاوے اور یہ اسواسطے کیا تاکہ وہ لوگ
قتال میں ثابت قدم رہیں چنانچہ صدائے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلواریں چلنے لگیں اور اہل روم
بسبب اپنی زنان و فرزندان و بپاس تبرک یعنی دین الدیر کے بہ ثبات عظیم ثابت رہے اور اُنکے مقابلے میں
مردان میں کھڑے ہوئے اور میکان بہنا ور سے اُنکو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے باتفاق اپنے اصحاب کے جتھوں پر
حملہ کیا اور قصد صلیب کا رکھتا تھا اُسوقت عیاض بن غنم سے لوگوں نے سُنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

سَتُحْمَلُ فِي جَمْعِ اللِّئَامِ الْكَوَاذِبِ
بِفِتْيَانِ صِدْقٍ مِنْ كِرَامِ الْأَعَارِبِ

وَنُفْرِي رُؤُوسًا مِنْهُمْ بِالْقَوَاضِبِ
فَيَا مَعْشَرَ الْأَصْحَابِ جِدُّوا وَجَنِّدُوا

وَنَنْصُرُ دِينَ اللهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ
وَكُرُّوا عَلَى الْخِيَامِ كِرَامِ الْمَنَاسِبِ

وگر وہلمو اقصد اشتایب کو بارز رو اور دشتی الا انکا ف معطی اللہ علیہ کے بیٹے قریب ہو کہ ہم جاوین اس جماعت
تن جب تم وہ ذاہب ہین اور کہا تھا ہم سر اُنکے تلواروں سے او نصرت کرین ہم و دین خدا کی ہر جا جو ہمارے حاضر ہوئے کیا
ہے یعنے جہان ہم حاضر و موجود ہون اور نصرت کرنا ہمارا باتفاق اُن جوانون کے جو صادق الوفا ہین بزرگان عرب سے
پس اے گروہ اصحاب کوشش کرو اور اعدا کو سنگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہو کر ساتھ ان بزرگ تر او بر اور
باز رہو قصد صلیب سے بلکہ بہادری کرو اس قصہ مین تا ہم رضامند کرین خدا وند خلق کو جو بخشنے والا ہو اور بخشش عطا کا
راوی کہتا ہی کہ بعد ازان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور رحان یہ بطنا
کر ملک شہر باص سے جب اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تھین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش
کھڑے کیے تھے اور انکے آگے خارہاے آہنی بکھیر دیے تھے تا کوئی اُن تک نہ پہونچے پھر جب خالد اور اُنکے
اصحاب نے حملہ کیا اور صلیب کے قریب پہونچے اور اُنکے گھوڑون کی ٹاپین اُن لوہے کے گوکھروؤن پر پڑین تو
وہ گھوڑے منہ کے بل گر پڑے اور پشت زین سے سوار بھی گر پڑے اور اہل روم بھی اپنے شدت غیظ و خشم سے اُن سوارون پر
آگرے اور بہ شدائد تمام اُنکو پکڑ لیا اسلیے کہ سواران خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو
رومیون نے یکبارگی جمع ہو کر اُنکو گرفتار کر لیا اور ہر جانب سے شورش و صداے دار و گیر بلند ہوئی اور دار تلوارون کا
کرنے لگے پھر جسوقت امیر عیاض بن غنم نے سنا کہ خالد اور اصحاب اُنکے ایسی آفت میں پھنس گئے اور اس مصیبت مین ہیں
تو اُسپر یہ بہت شاق و دشوار گذرا اور اپنے دل سے کہنے لگا اے ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر ہوگا کہ تیرے لشکر کے
ان بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے باواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور دلیری کرو اور اپنی ہمتون کو بلند کرو
اور تعجیل کرو کہ ان سردارون سرباز ون کو دشمنون کی قید سے مخلصی دو اور حق تعالی سے طلب نصرت کرو راوی کہتا ہی
جسوقت عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ کر رہے تھے اور رومیون نے خالد اور اُنکے اصحاب کو اپنی صفون کے سامنے کھڑا کیا تھا
اُسوقت وضاح بن مجید بن قافور بن عمرو بن سالم بن النابغۃ الذبیانی نہایت غمناک و اندوہگین ہوا اور وہ فصیحترین
مردم تھا از روے کلام کے اور جوان مرد ترین از روے اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور
وہ حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اُسی روز مرج رغبان سے آیا تھا چنانچہ اُسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا
اے گروہ مومنین تحقیق کہ صبر و ثبات یہ دونون دو لشکر ہین تو ایسا ہو کہ یہ دونون بیشتر سے آوین کہ تم سب صبر و ثبات
ہو جاؤ آج کا روز سخت روز مصیبت ہی کیا ہوا وہ تمھارا فخر اور کیا ہوئی تمھاری مروت اور کہان ہی دین تمھارا
کہ تم اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنون کے ہاتھون مین چھوڑتے ہو سب تمکو لازم ہی کہ انکو دام قیدِ بلا سے
نکالو اور ڈرو اُس خدا سے کہ اُسی کی طرف تمھاری بازگشت ہی اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور
اختیار کرنا کالاے خبیثہ کا لائق نہین ہی کیا تمکو تحقیق نہین ہوا کہ دنیا مائل بزوال و فنا ہی اور آخرت عشرت کدہ بقا ہی

اور کیا تمکو معلوم نہین ہی کہ اُولوالعزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ یہ سب سراے دنیاے طرف دار آخرت کے انتقال
کرتے ہین پس دنیا سے کوچ کرنالابدی ہی اسواسطے کہ بقاء دنیا کی بہت قلیل ہی پس زاد لیلو اے معاشر ارواح کیونکہ
رواح قریب ہی یعنے وقت مراجعت آخر روز کا نزدیک ہی اور قصد تمھارا مین جانتا ہون اور مراد تمھاری مین
سمجھتا ہون اور حال یہ ہی کہ یہ سفر تمھارا سفر شاق ہی اسمین احتیاج زاد و راحلہ کی ہی لوگون نے کہا وہ کون ہی اے عزیز
جو ہم لیوین اور اُس سے کوتاہی نکرین تو کہا زاد وافی وہ ہی جسکو حقتعالی فرماتا ہی وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی
یعنے زاد سفر لیلو کہ بہترین زاد تقوی و پرہیزگاری ہی تب اُن لوگون نے کہا یہ تو وہ زاد ہی کہ ہم مین سے بعضے اُسپر
قادر ہین اور بعضے وہ ہین جو اُسپر قادر نہین ہین تو کہا گیا دور رہو اِس بات سے کہ باز رہو اِس سفر سے بغیر اعمال کے
پس چاہیے کہ عمل اُس روز کا کرو کہ جسمین نہ بیع ہی نہ دوستی پھر جسوقت اُن لوگون نے زاد اخلاص اپنا درست کیا اور مردانہ
دنیا سے کنارے ہو گئے تو اُنکو خلعت فضل و انعام کا پہنایا گیا اور تاج عزو اکرام کا اُنکے سر پر رکھا گیا اور فردوس اُنکا
مقام مقرر کیا گیا چنانچہ حقتعالی اُنکے حق مین فرماتا ہی کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے اُنکے لیے باغہاے
فردوس مہمانخانہ ہی اور کہا گیا کہ سنو جو کچھ حقتعالی نے اُنکے بارہ مین فرمایا ہی فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ
یعنے بعضے اُنمین وہ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے اُنمین سے منتظر ہین راوی کہتا ہی کہ
کلام وضاح کا سنکے مسلمانون نے اپنی خاطر جانی اور ہمت دانی سے رومیون پر حملہ کیا اور اُنکے سینون مین نیزے مارے کہ اُنکے
سرون پر طائر اجل پر مارنے لگا اور اُنکے لشکر مین گھسکر ایسی تیغ زنی کی کہ اُنپر وہ دن شامت کا ہو گیا راوی کہتا ہی
کہ درمیان اُنکے بقیۂ روز سے تا شب ہنگامۂ کارزار گرم رہا شبانگاہ لشکر طرفین قتال سے کنارے ہوئے اور اہل اسلام
حال پر خالد و اصحاب کے متاسف اور اُنکی اسیری پر غمگین پھرے پھر جسوقت خالد اور اُسکے اصحاب اسیر ہو گئے اور شام کو دونون
لشکر از یکدیگر جدا ہوئے تو ملک شہریاض نے اُن قیدیون کو ہمراہ اپنے حاجب نقیطا بن عبدوس کے طرف شہر
راس العین کے روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کر دیئے اور حکم دیا کہ اُنکو شبا شب لیجاؤ اور راہ طی کرنے مین بہت
تعجیل کرو اور اُنکو لیجاکر والی راس العین کے سپرد کرو چنانچہ وہ لوگ اُن قیدیون کو لیکر روانہ ہوئے اور ہنوز صبح نے
طلوع نکیا تھا کہ راس العین مین پہونچ گئے اور ملک شہریاض نے ایک ایسے شخص کو بھیجا تھا جو والی راس العین کو
اس قصے سے آگاہ کرے پس والی مذکور اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر ان لوگون کی ملاقات کی خاطر باہر تک آیا اور شہر
راس العین ان لوگون کی آمد کا شور و غل پڑ گیا اور کوئی ایسا نتھا کہ پیچھے رہ گیا ہو بلکہ وہ روز اُنکا روز مشہود تھا
کہ تمامی مردم شہر حاضر و مجتمع ہوئے آخر والی راس العین نے اُن سب قیدیون کو بڑے کنیسہ مین جو کہ اب مسجد جامع ہی
ڈال دیا اور طوق و زنجیر مین جکڑ دیا راوی کہتا ہی مجھسے روایت بیان کی قاسم الیشکری نے بشار بن
عدی سے اُسنے مراقہ بن زہیر سے اُسنے خزیمہ بن حازم سے اُسنے اپنے جد عبد اللہ بن عامر سے اُسنے کہا

ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا و حران و سروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رودس اور اُسکے اصحاب کو مجتمع کیا اور اُن سے
کہا تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ ہر آئینہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان بلاد یعنے رہا و حران و سروج وغیرہ کو تو ہمپر فتح کر دیا
باقی رہا راس العین سو وہ شہر عظیم ہے اور حال یہ ہے کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات حصار و سامان بیکار مہیا کئے
ہین یہانتک کہ امر اُسکا صعب و سخت تر ہو گیا اور فتح اُسکی مسلمانون کے ہاتھ سے دشوار و متعسر ہو گئی اور مین شیفتہ آمادہ ہون
اس بات پر کہ اپنی جان کو راہ خدا مین فدا کرون اور اپنے اصحاب کو لیکر وہان جاؤن کیا عجب ہے کہ اندرون راس العین کے
داخل ہون اور امید ہے کہ حق تعالیٰ میرے ہاتھ پر اُسکو فتح کر دیوے یہ سنکے سعد بن زید نے اُس سے کہا حقتعالیٰ
تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو پایدار کرے۔ راوی نے کہا کہ یوقنا اُسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقاً
جاسوسان و مخبران مسلمین حران کی طرف سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصر یعنے جو نصرانی
ہو گیا تھا وہ پانسو سوار اپنی قوم کے اباذ الشمطا کی جانب سے لیکر آیا ہے کیونکہ اباذ الشمطا ہنگام فتح حران وغیرہ
کے اپنی قوم کو لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور اس باب مین نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا
پاس ہرقل بادشاہ کے اس مضمون سے پہونچا تھا کہ اُسکو اپنے ملک سے نکال دو چنانچہ بادشاہ نے اُسکو
نکال دیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف متفرق ہو گئی تھی پس اُنھین مین سے عاصم بن رواحہ پانسو سوارون سے
ملک شہریاض کے پاس آیا تھا اور ملک اُسکو بہت دوست رکھتا تھا پھر جب عاصم مقام بیرہ مین پہونچا تو
وہان سے ملک شہریاض کو نامہ لکھا اور اُسمین یہ لکھا کہ مین بلاد قسطنطنیہ سے نکلکر آپ کے بلاد مین آپکی خدمت گزاری
کے لیے حاضر ہوا ہون اور اُس نامہ کو بدست ایک شخص کے اپنے عمزادون مین سے بھیجا اور نام اُس شخص کا رفاعہ بن
ماجد تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا اور نامہ سپرد کیا ملک عاصم کے آنے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور
اُس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم کو حاضر لاوے اور ملک نے کسیکو طرف والی راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا
کہ شہر مین ایک مکان واسطے عاصم اور اُسکے ہمراہیون کے خالی کر دو کہ جسوقت وہ پہونچین تو اُسی مکان مین اُتریں
پھر جسوقت یوقنا نے جاسوسون خبر رسانون سے یہ خبر سُنی نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آتے ہو
اُنھون نے کہا راہ سروج سے ہم آتے ہین اور درمیان تمھارے اور اُنکے ایک رات کی راہ باقی ہے یہ سنکے یوقنا کو نہایت
خوشی حاصل ہوئی اور اُسکے ہمراہی اور مصاحب اُسکے مثل عمرو بن معد یکرب و سعید بن زید اور جو لوگ اُنکے ساتھ تھے سب
بہت خوش ہوئے پھر سب ایک مقام مین کمین اور گھات مین بیٹھے اسلیے کہ اُنکو معلوم ہوا کہ عاصم مع اپنے ہمراہیون کے
اسی طرف سے گذر کریگا پھر جسوقت شب نے اپنے خیام ظلمت کے زمین پر برپا کیے اور خافقین مین اپنے اعلام سیاہ قائم کیے
ناگاہ سواران عاصم سامنے آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے ٹاپون کی آہٹ سُنی اور جھجھ گھوڑون کا سنکر متوقف رہے
یہانتک کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط اور درمیان مین آگئے پھر جب اُنھون نے اُنکو بیچ مین کر لیا تو ہر ایک اپنی کمینگاہ سے

یکبارگی قتل پڑا اور مجموع سب نے اُن سواروں کو ہر سمت سے گھیر کر پکڑ لیا اور اُنہیں سے ایک شخص بھاگنے نہ پایا اور
اُنکا سب سامان اور اسباب لوٹ لیا اور قیدیوں کو ساتھ لیکر اپنے لشکر کی طرف پھر آئے اور اپنے گھوڑوں سے اُترے تب
سعید بن زید نے اُن اسیروں سے کہا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو عربی جانتا ہو جس سے ہم کلام و خطاب کریں اُنھوں نے ایک طرف
کا اشارہ کیا اور ایک شخص کی طرف اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا کہ اے ابن رواحہ تم ہم میں اور روم میں کیا مناسبت ہے کہ تو نے
ان سے آمیزش کی اور اُنکی طرف مائل ہوا اور ہم سب کا مذہب خاص عرب ہیں چھوڑ دیا اسلیے کہ تو ہم میں سے ہے اور
ہماری طرف کا ہے اور حسب و نسب تیرا وہی ہے جو حسب و نسب ہمارا ہے اسواسطے کہ قبیلہ تمہارا وہ قبیلہ ربیعہ و مضر ان سب کی
رجوع و نسبت اور ملاقہ واسطہ سب کا طرف انزار بن معد بن عدنان کے ہے اور حقتعالی نے ان سب کی سکونت کے واسطے
اپنا حرم یعنے مکہ مقرر کیا ہے اور اپنے خانہ کعبہ کے جوار میں تم سب کا مسکن پسند کیا ہے اور حال یہ ہے کہ ہم سب بُت پرستی
کرتے تھے اور عمل بقسمت [1] ازلام کرتے تھے اور حرام راہوں کی پیروی کرتے تھے یہانتک کہ حق سبحانہ وتعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اُسپر یہ وحی نازل کی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنے اے محمد
تو اپنے عزیز و قربا کو خدا سے ڈرا اور اُس نبی کو حکم کیا کہ بمقام دار الخیزران اقامت کر پھر اُس نبی نے لوگوں کو
طرف خدا پرستی و خدا شناسی کے طلب کیا اور اُسنے سب کو فہمایش کی کہ تم لوگ اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل سے ہو
در حقیقت کہ خدا عزوجل نے تمکو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تمکو اپنے بلد حرام محترم اور بیت معظم اور مقام اور زمزم
میں آباد کیا اور پھر میں تمکو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ پرستش پتھر کی کرتے ہو اور عمل بالازلام کے قائل ہو اور تبات [اکعبہ] کفر پر مائل ہو
کیا تمھارے تئین عقل نہیں ہے کہ تمکو باز رکھے اور کیا تمھارے تئین بینائی نہیں ہے کہ تمکو روک لیوے کیا تم
صاحب حکمت بالغہ نہیں ہو کیا تم اہل رائے نہیں ہو کیا اسیواسطے تمکو خدا نے پیدا کیا ہے کیا اسی کام کا تمکو خدا نے
حکم کیا ہے کہ تم پتھروں سے بتوں کو تراشتے ہو اور فسق و فجور کی راہوں پر چلتے ہو اور ایسے واحد جلیل جبار
کے ساتھ کفر کرتے ہو جسنے نہروں اور چشموں کو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت میں لایا اور لیل و نہار کو خلق کیا کیا تم
اُس صانع کارساز کی شکرگزاری نہیں کرتے جسنے نجوم و کواکب کو طلوع کیا اور اُسی کے طرف کل عالم کی رجوع ہے
اور جب بت پرستوں نے کہا تھا اے محمد تجھکو کسنے حکم کیا ہے کہ تو ہمارے خدا معبودوں کو بد کہتا ہے اور ہمارے علما
و عقلا کو احمق سمجھتا ہے تو اُسنے جواب دیا تھا کہ علم آلہی نے مجھکو حکم کیا اور عقل خدا آگاہی نے مجھے سمجھایا ہے کہ تم
نہیں جانتے ہو کہ جو شخص مصنوعات میں نظر و فکر کرتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مصنوعات کے لیے کوئی صانع ضرور ہے کہ
اُسکو کسی طرح کا تغیر و زوال نہیں ہے پس مخلوقات میں نظر کرنی حکمت ہے اور خدا کی صنعت میں فکر کرنا مصلحت ہے
اور اقرار یوحدانیت خدا نعمت ہے اور ایمان بخدا رحمت ہے تب اُن لوگوں نے کہا کہ آخر تو کسکی پرستش کرتا ہے فرمایا میں
اُسکی عبادت کرتا ہوں جسنے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود میں لایا اور اپنے عرفان کے لیے میرے دل کو کشادہ کیا

[1] قسمت بالازلام یہ تھا کہ ایام جاہلیت میں تیر دان پر [illegible] [illegible] [illegible]

اور میری آنکھون کو بینا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی
ظاہر کی اور ساتھ قضا و قدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کے لیے روزی مناسب اتاری اُسکی مشیت مین چون و چرا کو
گنجایش نہین ہی اور اُسکی قضا و رضا مین مجال دخل نہین ہی وہ کلام کرتا ہی مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور وہ ارادہ رکھتا ہی
پر ارادہ اُسکا ظاہر نہین ہوتا اور وہ سنتا ہی اور دیکھتا ہی مگر نہ بگوش و چشم سر اور وہ بری ہی احاطۂ مکان و قید زمان اور [illegible]
مشابہت و مباینت سے اور اُسنے فرمایا ہی لَا تَتَّخِذُوا اِلٰہَیْنِ اثْنَیْنِ یعنے دو خدا کا اعتقاد نکرو کیونکہ خدا واحد ہی و بس
اے بن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہی کہ جو کچھ مین نے بیان کیا وہی حق ہی اور قول میرا صدق ہی اور حق تعالی نے کسی [illegible]
نہین کیا مگر یہ کہ اُسکی امت کو واسطے پیروی دین اسلام کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہی کہ مَا کَانَ اِبْرٰہِیْمُ یَہُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا
وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی ولیکن وہ حقانی اور مسلم تھا
اور نتھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عز و جل نے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا یعنے آج مین نے تمھارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی مین راضی ہوا اور
فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰہِیْمَ ہُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ یعنے حق تعالی نے تمپر تمھارے
دین مین کوئی عسر و حرج نہین ڈالا ہی سو تم ملت و طریقہ اپنے باپ ابراہیم کا اختیار کرو کہ اُسنے تمھارا نام مسلم رکھا ہی پہلے
پس اے عاصم تو خوب جانتا ہی کہ اسوقت تم لوگ ہمارے قبضۂ اختیار مین ہو کیونکہ تم سب ہماری بندی ہو اگر تم ساتھ
خدائے عز و جل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ کی کروگے تو جو کچھ ہمارے لیے ہی وہی
تمھارے لیے ہوگا اور جو کچھ ہمپر گذرے گا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب کو قتل کرینگے راوی کہتا ہی
کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمھارے قول کے طرف رجوع اور تمھارے
دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہی کہ جو کچھ ہمنے حقتعالی کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک کیا ہی اور غیر خدا کو
سجدہ کیا ہی اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کریگا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کریگا اسلیے کہ اسلام جو کچھ قبل اسلام
عمل مین آیا اُسکو واگذار کرتا ہی اور قبل اسلام جو کچھ تمسے فرو گذاشت ہوا حقتعالی اُسکا مطالبہ نہین کرتا ہی اور تم سب
گناہون سے ایسے صاف و پاک ہو جاؤگے جسطرح ماں کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان وضاح نے یہ آیت پڑھی
قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
یعنے حق تعالی نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ تو میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ اے میرے
بندو وہ بندے جنھون نے اپنی جان پر اسراف و ظلم کیا یعنے گناہ گاری و نافرمانی کی ہی تو وہ رحمت خدا سے ناامید نہون
بتحقیق کہ حق تعالی سارے گناہون کو بخش دیتا ہی کہ وہ آمرزگار و رحم کنندہ ہی پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سنا
تو کہا اَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ

سواے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشبہ محمد رسول و فرستادہ خدا ہی پھر جسوقت ہمراہیان
عاصم نے یہ دیکھا کہ عاصم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے اسلام لائے چنانچہ اہل اسلام اس بات سے نہایت مسرور ہوئے
اور کہنے لگے البتہ اب ہمپر واجب ہی کہ ہم ان لوگون کے دلون کو محفوظ کرین بعدازان وہ سب وہان سے کوچ کر کے حران کو
گئے اور عاصم وغیرہ نو مسلمانون کو وہان اُتارا اور حران کو اُنپر چھوڑدیا یعنے حران کو اُنکے حوالہ کیا اُسوقت یوقنا نے
کہا قسم ہی رب کعبہ کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا ای عبد اللہ تو کیونکر فتح کریگا یوقنا نے کہا کہ عنقریب
اس بیان کی خبر مین تجھے دونگا اور تجکو دکھلا دونگا بعدازان یوقنا نے عاصم بن رواحہ سے درمیان اپنے اور اُسکے
تخلیہ کر کے راز در پردہ بیان کیا اور کہا مین تجھسے یہ چاہتا ہون کہ تو مجکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکین باندھ کر پیچھے
شتران بار بردار کے شبا شب راس العین مین لیجا اور والی راس العین سے ظاہر کر کہ جب ہمنے فرات سے عبور کیا تو یہ لوگ ہمپر یکایک
تاخت آپڑے مگر ہمکو مسیح نے اُن پر غالب کیا اور فتح دی سو ہمنے بعضون کو قتل کیا اور باقی ان سب کو اسیر کر لیا ہی اُنکو
تمھارے پاس لائے ہین مگر خبردار اُسکو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر نہ دیجیو کہ وہ ہم مین سے کسیکو قتل کر سکے اور اگر وہ
ارادہ قتل کا کرے تو اُس سے کہیو کہ درمیان ملک شہر یاض اور عرب کے جنگ بپا ہی تو کیا جانتا ہی کہ کون ہمارے
لوگون مین سے اُنکے یہان گرفتار ہو جاوے تو ہمارے پاس اُسکا یہی فدیہ ہوگا یعنے اُنھین مین سے عوض سرہا کلو کر اپنا
قیدی چھوڑا لینگے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیون نلیجاوین یوقنا نے کہا ابھی اسلام تو مکے دلون مین
جاگزین نہین ہوا ہی ہم اندیشہ کرتے ہین کہ کوئی اُنمین سے اشارہ و غمازی کرے تو حال ہمارا زبون و فاسد کر دیوے
اور اعتماد و وثوق ہر ایک کے ساتھ مستقد رہی تب عاصم نے کہا واللہ تحقیق قول تیرا درست ہی پھر عاصم نے
حران مین اُن پانچسو سوارون کو اپنے بنی عم کے یہان اُتار دیا اور یہ بات جو یوقنا نے کی تو اس تدبیر سے تھی تاکہ وہ سب طرح لق
رہا ین یعنے بطور اول کے رہین راوی کہتا ہی آخر عاصم اور اُسکے رازدارون نے بازو یوقنا اور اُسکے چالیسون اصحابکا
باندھ کر اور اُنکو باذ الشمطا کی حراست و قبضے مین کر کے حران سے رات کو لیچلے اور راہی بطرف راس العین ہوئے پھر جب
ایک مقام پر جو معروف بعلوی تھا پہونچے تو ناگاہ صداے سم اسپان گوش زد ہوئی مگر اُن سے اپنا امر مخفی رکھا یہانتک
کہ جب اُنکے نزدیک گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ چارسو پچاس غلام حبشی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور بعضے اُنمین
تسبیح کر رہے تھے تب اُنکو دیکھکر سعید بن زید اور رہمراہی اُسکے آگے بڑھے اور مثل اُنکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور اُن سے قریب
ہوئے تو دیکھا اور پہچانا کہ وہ سب موالی اصحاب رسول خدا کے ہین اور افسر اُنپر دامس ابو الہول ہی اور سبب ان لوگون
کے اسطرف آنے کا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک بنام ابو عبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار سے
اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رغبان جمع ہین سو جسوقت ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو دامس کو واسطے نصرت اسلام
کے حکمنامہ بھیجا اور یہ دامس اور اُسکے اصحاب ملک سمیساط اور اُسکے شہرون مین رہتے تھے اور جب سے سمیساط فتح ہوا تھا

پس سب اُسی دیار مین بود و باش رکھتے تھے چنانچہ جسوقت نوشتہ ابو عبیدہ کا داس کو پہونچا تو اُسنے سمیساط مین کسی اپنے معتمد کو جسپر وثوق رکھتا تھا مقرر کرکے اُس جمعیت غلامان حبشی کو جسکا ابھی مذکور ہوا ہمراہ لیکر اسطرف آیا تھا غرض جب سعید بن زید نے اُن سے ملاقات کی اور باہم بسلام علیکم تعارف ہوا تو باعث اجتماع و اتفاق اپنی جماعت کے خوش ہوئے اور داس نے شتران باردار کو دیکھا کہ اُسپر یوقنا اور اُسکے اصحاب سوار ہین تو کہنے لگا کیا تمنے ان اونٹون کو مع اسباب راہ لوٹا ہی تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبد اللہ ہی اور باقی سب اُسکے اصحاب ہین کہ ان لوگون نے خدا کے واسطے جان نثاری کی ہی اور احوال سے اُسکو مطلع کیا پھر جب ابو العول نے کلام سعیدؓ کا سنا تو اپنے گھوڑے کے قربوس پر سجدۂ شکر کیا اور عبد اللہ یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا و شاباش ہی اُس قوم کے لیے جنھون نے دنیا کو زہد و پرہیزگاری سے چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالی کو طلب کیا بعد ازان ابو العول نے سعید سے کہا ای صاحب رسول اللہ اس حیلہ و تدبیر مین ہمکو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعیدؓ نے کہا ہان تم بھی شریک ہو مگر ان شتران باردار کو بطور ساربانون کے کھینچے چلو اور اپنی زرہین و ساز حرب چھپا لو اور اُسپر کمربند کس لو اور آگے آگے اونٹون کو ہانکتے چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے عبید و خدام ہو اس صورت مین جو لوگ تمکو دیکھینگے تو نہ پہچانینگے چنانچہ ان لوگون نے یون ہی کیا جسطرح سعیدؓ نے فہمایش کردی تھی کہ اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو حمالون کے بیچین چھپا دیا اور اونٹون کو کھینچتے چلے جب زلیخہ تک پہونچے تو وہان اُتر پڑے اور زرہین وغیرہ ساز حرب کو پہن لیا اور پھریرے نشانون کے اور ان صلیبون کے جو اباذ الشمطا کے ہمراہ تھے کھول دئے اور یوقنا اور اُسکے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیرون کے انکو بیچمین کر لیا اور لیچلے یہانتک کہ جب راس العین سے قریب ہوئے تو سعیدؓ نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور وہ شخص عاصم بن رواحہ کے ہمراہیون مین سے تھا جو اسلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف (ہم سوگند ۱۲) بھی تھا اور اُسکو بشیر اسلیے بھیجا تاکہ وہ والی راس العین کو آمد عاصم بن رواحہ اور اباذ الشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ پاس والی کے پہونچا تو وہ اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر واسطے ملاقات و پیشوائی کے نکلا اور اُس فرستادہ نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب بھی بندی مین آتے ہین چنانچہ اس خبر کو منادی نے راس العین مین پکار دیا تھا تو کوئی باقی نہ رہا مگر یہ کہ وہ ہمراہ والی راس العین کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات اُن صحابہ کی کی جو قبضے مین اباذ الشمطا کے اسیر تھے بعد ازان گرد بگرد عاصم بن رواحہ کے آئے اور والی راس العین عاصمؓ کو دوست رکھتا تھا اور اُسکو پہچانتا تھا جب اُسنے عاصم کو دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اُتر پڑا اور عاصمؓ بھی اپنے گھوڑے سے اُترا اور دونون نے آگے بڑھکر باہم معانقہ کیا اور دونون طرف کی جماعتون مین بھی باخود ہا صاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصمؓ سے پوچھا کہ تو نے ان لوگون کو اور اس مارق یعنی یوقنا کو کیونکر گرفتار کر لیا ہی عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پہونچے اور وہان سے عبور کیا تو یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہمپر آیا پھر ہمنے اُس سے مقاتلہ کیا آخر ہمکو مسیح نے اُنپر فیروزمند کیا کہ ہمنے اُنمین سے پچاس آدمیون کو قتل کیا اور ان لوگون کو گرفتار کر لیا

۵

الحارق الاعف عن الدین [illegible] [illegible] نکل کر بھاگ ہو ۱۲

اور باقی بھاگ گئے یہ سنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا و بعد ازان طرف یوقنا کے متوجہ و مخاطب ہوکر بزجر و درشتی کلام
کرنے لگا مگر یوقنا نے کچھ جواب ندیا اور اہل روم یوقنا کو بشماتت گالیان دینے لگے پر یوقنا اُنکی طرف نظر نکرتا تھا اور نہ اُن سے
کلام کرتا تھا یہانتک کہ وہ داخل راس العین ہوئے پس حاکم نے اُنکو حکم کیا کہ ان اسیرون کو پاس اُن اسیران لشکر کے جو بیعہ[1]
نسطوریا مین بند ہین اور اُنکی خوب محافظت رکھو اور ہم ملک شہر یاض کو لکھتے ہین کہ ان لوگون کے باب مین اُسکی کیا رائے ہے
آخران سب کو نزدیک خالد اور اُسکے اصحاب کے پہونچا دیا و بعد ازان عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہی کہ درمیان
ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہی اور یہ عرب یعنے قیدی مقدار جمعیت مین مثل ہمارے ہین اور تو جسکو روم یا ارمن سے
اُنکی حفاظت کے لیے مقرر کرتا ہی اور یہ لوگ اُن سے باتین کرینگے تو مین اُن عرب کے اخلاق اور طلاقت لسانی سے
اندیشہ کرتا ہون ایسا نہو کہ وہ اُنکو ہموار اور سازگار کرکے ملک کو اور تمکو ضرر پہونچا دین لہذا صواب دید یہ ہی کہ ہم مین سے
بعضون کو اندر بیعہ کے مقرر کردو اور بعضون کو بیرون بیعہ متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد و جہد کرتا ہی وہ مائل براحت
نہین ہوتا اور جو شخص دنیا مین اندک بھی تعب و رنج اُٹھاتا ہی وہ آخرت مین بہت چین و آرام پاتا ہی چنانچہ والی
راس العین نے عاصم کی رائے صائب کو پسند و قبول کیا اور اُسکو مع اُن اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ تبدیل
ہیئت اُسکے ہمراہ تھے بیعہ مین اُتار دیا اور یوقنا وغیرہ کو خالد کے شمول مین کر دیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ اب
اس صورت مین جمعیت مسلمانون کی چھ سو سوارون سے ہوگئی پھر جب یہ لوگ بیعہ مین مستقر و مستقل ہوگئے اور رات
تاریک ہوئی اُسوقت سعید نے خالد کے پاس جاکر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا اے
ابن زید مجکو یہ خوشخبری اُسی وقت سے معلوم ہوئی ہی جب یہان کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اُسکے چالیس
اصحاب بندی مین آئے ہین تب مین نے نور ایمان کو روشن دیکھکر اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین نے
ملک شہر یاض کو خوشخبری گرفتاری یوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصم اور اُسکے ہمراہیون پانسو
اصحاب کی لکھی ہی راوی کہتا ہی کہ جب ملک شہر یاض کو یہ خبر پہونچی تو اُسنے حکم کیا کہ بوقات یعنے نرسنگے اور قرنے
پھونکے جاوین پھر اس بات کو مسلمانون نے سنا تو آپسمین کہنے لگے کہ قرنا بجانا اور نرسنگا پھونکنا نہین ہوتا مگر بسبب
امر مہم کے اور جب عباد بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہی تو عیاض اُسکے لیے کھڑے ہوگئے اور اُسپر سلام کیا اور کہا
اے ابن بشیر کس بات کی بشارت تو لایا ہی خدا تیری آنکھون کو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھ جواب ندیا یہانتک کہ اُسکے
ساتھ تخلیہ کیا اور سارا ماجرا اُس سے بیان کیا پھر جسوقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی سنی تو سجدۂ شکر خدا ادا کیا
پھر عباد نے کہا اے امیر سعید بن زید اور اُسکے اصحاب نے آپکو اور آپکے اصحاب کو سلام کہا ہی اور کہدیا ہی کہ تیاری
جنگ کی کرو امید ہی کہ حقتعالی تمھارے ہاتھون پہ فتح کر دیوے اسلیے کہ درمیان تمھارے اور فتح راس العین کے
کچھ باقی نہین مگر اسیقدر کہ وہ قوم شکست پاکر فرار کرین اور تم فتح کرو عیاض نے کہا مجھے توکل ہی خدائے عز و جل پر

[1] بیعہ بمعنے مسجد و معبد نصاریٰ جو بمقام نسطوریا واقع تھی اور اسمین خالد ابن الولید اور اصحاب اُنکے قید تھے

پھر جسوقت رات تاریک ہوئی تو عیاض نے سارے صاحبان نشان[له] کو جمع کیا اور اُن سے باتین کین اور اُنکو تاکید کی کہ
کسی سے کسی امر کو بیان نکرو کیونکہ خوف جاسوسان روم کا ہی اور ایسا نہووے پاوے کہ صبح نمایان ہوجاوے مگر یہ کہ تم
ساز و سامان حرب سے درست رہو واقدی کہتا ہی کہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے
آراستہ ہوگئے پھر جسوقت آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خود اپنے اور بار گیر اپنے اپنے گھوڑون پر چڑھے
ہوئے اور آتش حرب افروختہ ہوئی اور شرارے اُسکے اُڑنے لگے اور قبائل از یکدیگر متفرق ہوگئے اور آتش جنگ
مشتعل ہونے لگی اور شیرون دلیرون نے حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسارون کو خاک پر وقت دعا کے ملتے تھے اور
اپنے شدائد احوال پر صبر و شکیب رکھتے تھے اور بہتاسی عمر آخر ہوچکی تھی اور اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام
جنگ مین وفاداری اور پورا کام کرتے تھے اور دشمنون کے لشکر سے قریب ہوتے جاتے تھے اور جنگاہ مین بحالت اضطراب آمد و رفت
کرتے تھے اور گرد و غبار کے بادل بلند تھے اور دُخان جنگ تمام جنگ گاہ مین چھایا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور
ہر سمت خون کے فوارے تھے اور لہو لہو بہتا تھا اور اسباب جابجا لوٹ کیلیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے
واسطے طائرون اور درندون کے رزق و خوراک تھے خروش ابر سے کانون کو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور
جانون کو بیتابی و بے آرامی تھی حرب نے لوگون کی بہتاسی عمر قطع کردی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور مرگ پر
کمر باندھے تھے تنور کارزار ہر جانب گرم و فروزان تھے اور چشمہ ہاے پیکار ہر سمت جاری و روان تھے صفین ملگئی
تھین یورش کا ہیجان تھا تمام لشکر غبار کے بادل مین پنہان تھا ہر ایک مقدم سے جنبش اُسکا بخیر اور جنبش صافی اُسکا
(آگر ۱۲)
مکدر تھا اور گھوڑے بار بار رو مین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارون سے خود و سپر چو خان ہوتے تھے اور دم
شدت غیظ مین خفقان کرتے تھے اور غبار بدنون پر ایسے جمے تھے گویا تن پر زرہین سیاہ سجی تھین اور غبارون اس طرح
اُڑ اُڑ کر پڑی تھی گویا چادرین بچھی تھین طائرون کا ہجوم تھا اور قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصاف بزرگ
اور ستیز سترگ مین مسلمانون نے استقبال کیا تو حسن معاد مین جن چیزون کی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوئے
اور اہل روم کہ اُنھون نے اپنی جانون کو خواری مین ڈالا تو انپر غضب و عقاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے
واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرط یہ دونون ملک شہریاض پر جا پڑے
اور حال یہ تھا کہ ملک عزم گریز کرچکا تھا کیونکہ اُسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتغل تھے کہ نصرت ملک سے
غافل تھے اور ملک کے پاس سواے اُسکے دس غلامون کے کوئی نرہا تھا چنانچہ عبداللہ بن قرط اور عبداللہ بن عیاض نے
ملک کو گھیر لیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجکو معلوم نہین ہوا کہ اُن دونون مین سے پہلے کسنے بھالا مارنے مین سبقت
کی آخر اُسنے شہریاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اُسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اُسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ
دیکھا تو پشت پھیر کر بھاگے اور عبداللہ نے گھوڑے سے اُتر کر شہریاض کا سر کاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور گھوڑے پر

له صاحبان نشان
جھنڈے والے
جماعت مین
نشان دار علمبردار
مراد ...
بردار ...

سوار ہو کر با واز بلند پکار رہے تھے کہ اے مسلمانو اور اے رومیو دیکھو تحقیق کہ مین نے ملک کو قتل کیا ہی پھر اسکے جسکو تم مین سے
قائم رکھنا جنگ کا منظور ہو تو قائم رہے وبعد ازان مسلمانون نے اعدا اللہ پر حملہ کیا اور اُنکے درمیان تیغ زنی کرنے
لگے یہانتک کہ کافر قتل ہوا جو قتل ہوا اور انہین سے گرفتار ہوا جو گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئے اور سارا اسباب و مال و خیمے وغیرہ
سب جنبہا چھوڑ گئے تا اُنکا اسپر مسلمانون نے قبضہ کیا حدیدہ بن تاشب الضمیری نے کہا ہے مین بڑا حریص تھا اس بات کا
کہ جسوقت ہنگامہ جنگ موقوف ہو جاوے تو مین شمار مقتولان روم کا کرون تا آنکہ مین نے ایک لوٹا بڑا لیا یعنی مقتولون کی
دوش پر لٹکایا اور اپنی آغوش مین سنگریزے بھر لیے پھر جسوقت جس مقتول پر گذر کرتا تھا تو ایک کنکری اسکے
ہتھیلی مین ڈال دیتا تھا بعد ازان مین نے اُن سنگریزون کا شمار جو کیا تو وہ اسّی ہزار ساتھ سو تھے اس سے قیدیون کا
شمار نہین کیا گیا پھر جب ہنگامہ جنگ برطرف ہوا تو عیاض بن غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر کفر تو اپنے
روانہ کیے جاوین اور یہ سب ساتھ صلیب بن مازن کے بھیجا گیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور اُنکو حکم کیا
وہان سے تجاوز نکرین تا وقتیکہ راس العین فتح ہو وبعد ازان عیاض بن غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبح کو
اس جنگ سے پیچھے لگے ہوئے طرف راس العین کے یکبارگی کوچ کر دیا اور وہ رومی جو جنگ سے شکست پا کر بھاگے تھے
وہ سب بحال تباہ راس العین مین جا پہونچے اور شہر مین ہر سمت شکست لشکر اور قتل شہریاض کی پکار پڑگئی
اہل بلد پر سانحہ عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہر پناہ کی مضبوطی کی اور قصد
اس بات کا کیا کہ کل کی صبح کو قیدیون کو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی بادشاہ اُنکا مارا جاتا تھا تو با عوض
اُسکے اپنے دشمنون کے اسیرون مین سے سو آدمی کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہوا
اور وسط شہر مین آیا اور حکم احضار قیدیون کا کیا اور وہ قیدی خالد وغیرہ اور جو خالد کے ہمراہی تھے تا کہ ان سب کو قتل کرے
ناگاہ جب اُسکے ملازمون نے ارادہ کیا کہ اسیرون کو حاضر کرین تو دفعۃً صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہان جا پہونچے
پس وہ لوگ اسطرف مشغول ہو گئے اور قیدیون کے امر سے ذہول ہو گیا اور عیاض با لشکر مسلمین باب اسطاعون پر
جا کر اُترے اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور راس باب پر ایک خیمہ کھڑا کیا واسطے مرسیوس (عدو اللہ) کے
ایستادہ تھا اور قریب خیمہ ایک منجنیق بزرگ بپا تھا اُسکی رسن کشی اور اُسکے اہتمام مین چالیس آدمی مقرر تھے اور
مالک و مہتمم اُسکا برادر عم زاد ملک کا تھا جسکا نام مترقیس بن اشفلیاص تھا کہ اُسی کا باپ قبل شہریاض کے
بادشاہ تھا اور یہی مترقیس صاحب و مالک دنیا رہا ہے اشفلیا صیقہ کا تھا چنانچہ جسوقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر
واسطے قتال کے پیش آئے تو وہ اعدا اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز رہے بلکہ مصروف بقتال ہوئے پس فلاخن سے
سنگ اندازی اور کمانون سے تیراندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک نوجوان اہل شہر راس العین سے جسکا
نام جمیل بن سعد الداری تھا عیاض سے آملا اور وہ تیراندازی مین فائق ترین مردم تھا اور یون ہوا کہ اُسکی مادر ضعیفہ بھی

اُس سے اگرچہ تو جمیل نے کہا ہی یا در مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا میں وہ جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنے کا ہی تو مجکو امید ہی کہ مین اُن جہاد ... سے پہنچ جاؤن ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے ہین پھر جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اُسکی ماں نے کہا اے میرے فرزند سعادت تعالی تیری نصرت و تائید کرے غرضا وہ آگے بڑھا اور آگے بڑھکر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اُسکا درمیان عرب کے مشہور و شائع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا مین دیکھتا تھا تو کہتا تھا مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو حالت طیران مین جس جگہ اور جہان کہو تیر مارون چنانچہ وہ اُسی حالت مین اُسے مارتا تھا اور وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اُسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاری کو جو بالائے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے لگا تو کوئی تیر اُسکا خالی نہین جاتا تھا اگر پڑا تو سینے مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہانتک کہ اُنمین سے تیس بطریق کو قتل کیا اُن مقتولون مین سے اور اُس دیوار پر سے کوئی بطریق شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین گر پڑتا تھا یہانتکہ وہ برج جسپر وے سب دیدبان تھے خالی ہو گیا راوی کہتا ہی کہ وہ عدو اللہ مرسیوس والی راس العین صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہی وہ بھی فلاخن اندازون مین بڑا سنگ انداز تھا لیس وہ بھی سنگ اندازی کرنے لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا اے نوجوان دور کھڑا ہو تا کہ اُسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہمکو اُس سے تیرے لیے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا اے قوم مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ کتاب خدا سے بیان کرتے تھے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہو گے موت تمکو لے لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجون مین متمکن ہو گے پس ضرور ہی کہ مین اُنکے سبب فائز بثواب ہون بعد ازان جمیل نے اُن لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا آخر وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہمکو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہی تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑ کر ٹھہرو چنانچہ اُنھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر مستعد ہوئے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اُسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اُسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو قتل کیا اور راوی کہتا ہی کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نکرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوْقَاہُ اِلَی الشَّہَادَۃِ یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہی اور مجکو بڑی آرزو ہی اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون بس اُسکے باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہی تو اس امر کے طرف مستعد و آمادہ ہو جا اور دل مین کچھ خوف بلا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہی ہم بھی اُسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہمکو

اُس سے اگر ... تو جمیل نے کہا ہی یا در ہے میں ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا میں ... جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنے کا ہی تو مجکو امید ہی کہ میں اُن ... سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے پھر جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اُسکی ماں نے ... کہا اے میرے فرزند سعادت مند حق تعالی تیری نصرت و تائید کرے غرضکہ وہ آگے بڑھا اور ... کھڑا ہوا اور یہ ذکر اُسکا درمیان عرب کے مشہور و شائع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا میں دیکھتا تھا تو کہتا تھا میں قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو حالت طیران میں جس جگہ اور جہان کہو تیر مارون چنانچہ وہ ... حالت میں ... مارتا تھا وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اُسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاریٰ کو جو بالاے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے لگا تو کوئی تیر اُسکا خالی نہین جاتا تھا اگر یا تو سینے مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہانتک کہ اُنمین سے تیس بطریق کو قتل کیا اُن مقتولون مین سے اور اُس دیوار سے کوئی بطریق شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق میں گر پڑتا تھا یہانتک وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا راوی کہتا ہی کہ وہ عدو اللہ مرسیوس والی راس العین صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اُوپر گذر گیا ہی وہ بھی فلاخن اندازون میں بڑا سنگ انداز تھا لیس وہ بھی سنگ اندازی کرنے لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا اے نوجوان دور کھڑا ہو تاکہ اُسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہکو اُس سے تیرے لیے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا اے قوم مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ کتاب خدا مین بیان کرتے تھے اَیۡنَمَا تَكُوۡنُوۡا يُدۡرِكْكُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُرُوۡجٍ مُّشَيَّدَةٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے موت تمکو لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجون مین متمکن ہوگے پس ضرور ہی کہ مین اُنکے سبب فائز بثواب ہون بعد ازان جمیل نے اُن لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا آخر وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہکو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہی تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑ کر ٹھہرو چنانچہ اُنھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر مستعد ہوئے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اُسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اُسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو قتل کیا اور راوی کہتا ہی کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نکرتا تھا اور کہتا تھا وَاَشۡوَقَاهُ اِلَى الشَّهَادَةِ یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہی اور مجکو بڑی آرزو ہی اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون پس اُسکے باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہی تو اِس امر کے طرف مستعد و آمادہ ہو جا اور دل مین کچھ خوف بلا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہی ہم بھی اُسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہکو

[illegible] کا بیان [illegible]

۲ بطریق کا بیان نصاری ۱۲

اس سے اگر ... تو جمیل نے کہا ای مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین ویسا جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنے کا ہی تو مجکو
امید ہی کہ مین ان جہاد ... سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے ہین کیکے
جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اسکی ماں نے کہا ای میرے فرزند سعادتمند تعالیٰ تیری نصرت و تائید کرے
غرضکہ وہ آگے بڑھا اور ... کھڑا ہوا اور یہ ذکر اسکا درمیان عرب کے مشہور و شائع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا مین
دیکھتا تھا تو کہتا تھا مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو حالت طیران مین جس جگہ اور جہان کہو تیر لگاؤن
چنانچہ وہ ... حالت طیران سے ... تا تھا اور وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا
پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاریٰ کو جو بالاے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے
لگا تو کوئی تیر اسکا خالی نہین جاتا تھا گریا تو سینے مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہانتک کہ انمین سے تیس بطریق کو
قتل کیا ان مقتولون مین سے اور اس دیوار پر سے کوئی بطریق شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین
گر پڑتا تھا یہانتک وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا راوی کہتا ہی کہ وہ عدو اللہ مرسیوس والی راس العین
صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اوپر کر دیا ہی وہ بھی فلاخن اندازون مین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے
لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا ای نوجوان دور کھڑا ہو تاکہ اسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہمکو اس سے
تیرے لیے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا ای قوم مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ کتاب خدا مین
بیان کرتے تھے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے
موت تمکو لے لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجون مین متمکن ہوگے پس ضرور ہی کہ مین انکے سبب فائز بثواب ہون بعد ازان
جمیل نے ان لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا
آخر وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہمکو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہی
تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑ کر ٹھہرو چنانچہ انھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر
مستعد ہوئے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا
کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو
قتل کیا اور راوی کہتا ہی کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نکرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوْقَاہُ اِلَی الشَّہَادَۃِ
یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہی اور مجکو بڑی آرزو ہی اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون پس
اسکے باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہی تو اس امر کے طرف مستعد و آمادہ ہوجا اور دل مین کچھ
خوف بلا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف
کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہی ہم بھی اسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہمکو

اُس سے اگر کوئی تو جمیل نے کہا ای مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہِ خدا مین ویسا جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنے کا ہی تو مجکو
امید ہی کہ مین اُن جوانان ... سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے پھر
جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اُسکی ماں نے کہا ای میرے فرزند سعادتمند تعالیٰ تیری نصرت و تائید کرے
غرض وہ آگے بڑھا اور آخر ... کھڑا ہوا اور یہ ذکر اُسکا درمیان عرب کے مشہور و شائع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا مین
دیکھتا تھا تو کہتا تھا مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو حالت طیران مین جس جگہ اور جہان کہو تیر لگادون
چنانچہ وہ ... حالت مین ... مارتا تھا وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اُسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا
پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصارٰی کو جو بالاے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے
لگا تو کوئی تیر اُسکا خالی نہین جاتا تھا گویا تو سینے مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہانتک کہ اُنمین سے تیس بطریق کو
قتل کیا اُن مقتولون مین سے اور اُس دیوار پر سے کوئی بطریق اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین
گر پڑتا تھا یہانتک وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا راوی کہتا ہی کہ وہ عدو اللہ مرسیوس والی راس العین
صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اُوپر گذر گیا ہی وہ بھی فلاخن اندازون مین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے
لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا ای نوجوان دور کھڑا ہو تاکہ اُسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہمکو اُس سے
تیرے لیے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا ای قوم مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ کتاب خدا مین
بیان کرتے تھے اَیۡنَمَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے
موت تمکو لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجون مین متمکن ہوگے پس ضرور ہی کہ مین اُنکے سبب فائز ثواب ہون بعد ازان
جمیل نے اُن لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا
آخر وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہمکو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہی
تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑ کر ٹھہرو چنانچہ اُنھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر
مستعد ہوئے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا
کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اُسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اُسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو
قتل کیا اور راوی کہتا ہی کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نکرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوۡقَاہُ اِلَی الشَّهَادَةِ
یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہی اور مجکو بڑی آرزو ہی اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون پس
اُسکے باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہی تو اس امر کے طرف مستعد و آمادہ ہوجا اور دل مین کچھ
خوف نلا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف
کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہی ہم بھی اُسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہمکو

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باجماعت خدم وخیل حشم وبادبدبہ حشمت وفر وزینت ہونگے اور اُنکے سر پہ تاج رضا سے
خدا ہوگا اُسپر القلم مضا لکھا ہوگا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ یعنے قریب ہی کہ پروردگار تیرا ایسا کچھ دیگا کہ تو
رضامند ہوگا اور اُنکے ہاتھ مین لوائے حمد ہوگا اور داہنے اُنکے انبیا اور بائین اولیا ہونگے اور ملائکہ سامنے
کھڑے ہونگے اور اہل موقف حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور اُمت اُنکی اُنپر درود پڑھتی ہوگی اور چہرے
اُن لوگون کے فرح وسرور سے درخشان ہونگے جامۂ اسلام اُنکا زیب تن اور ہاتھون مین اُنکے اسکا دامن ہوگا پکارتے
ہونگے اپنے پروردگار کو بکلمات تمجید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف باقرار توحید کے نور ایمان اُنکا تابان ہوگا اور
جانیرۂ اُنکا بشیر خدا وند جہان ہوگا گواہ کرینگے ہم اُنکو ساری اُمتون پر اور قبول کرینگے ہم اُنکی شہادتون کو اُنکی
بارے پیچ ولیکے ان سے غائب ہوجاوینگے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے منادی ملک اُنکو ندا کریگا کنتم خیر
امۃ اخرجت للناس یعنے تم بہترین اُمت ہو کہ واسطے ہدایت اور اُمتون کے انتخاب کیے گئے تھے اہل موقف اُنکے
جمال پر بحیرت نظر کرینگے اور اُنکے فرجلال پر متحیر ہونگے اور کہینگے کہ رستگار وہی ہین جنھون نے اُنکی ملت کی پیروی کی
اور اُنکی شریعت کی تصدیق مین پیغمبر وہی کی چنانچہ فرمایا ہی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنے سارے کفار
بشبر یہی آرزو کرینگے کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے مقام محمود مین وارد ہونگے اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھون کو پھیلاوینگے اور نیازمندی
سے طلب وسوال مین بلبلاوینگے اور عرض کرینگے ای میرے پروردگار مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ میری اُمت
گنہگار کے حق مین میری شفاعت قبول کرنا بارگاہ الٰہی سے ندا آویگی کہ قسم ہی مجکو اپنی عزت وجلالت کی مین تجھسے
خلاف وعدہ نہ کرونگا اور اپنے عہد کو جو تجھسے کیا ہی نہ توڑونگا یہانتک کہ اہل موقف کو تیرا علو شان اور تیرا مرتبہ
شایان دکھلاؤنگا اور وہ مرتبہ تجکو عطا کرونگا کہ تو راضی ہوگا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ یعنے قریب ہی
کہ پروردگار تیرا وہ نعمت وکرامت تجکو عطا کریگا جہانتک کہ تو راضی ہو راوی کہتا ہی کہ جب ان کلمات
ہدایت آیات کو عاصم نے سعید سے سنا تو اُسکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جسوقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب پر
مستعد ہوکر اہل شہر پر جستہ نکل پڑے اور استعانت بخدا کرکے کہنے لگے اللھم انصرنا کنصر نبیک یوم الاحزاب
یعنے ای ہمارے پروردگار ہماری ویسی مدد کر جیسی تو نے اپنے نبی کی امداد کی تھی روز جنگ بدر وغیرہ کے
اُسوقت خالد نے کہا خبردار تم لوگ ازیکدیگر متفرق نہونا کہ تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور خوف رکھو اُس
پروردگار سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہی اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دشمنان خدا تمپر ہجوم
کرینگے اصطلاح کہ مرد اُنکے تمسے مقاتلہ کرینگے اور عورتین اُنکی تمپر پتھر مارینگی اُسوقت تم دور رہو اس بات سے کہ
درمیان جنگ کے کسی مرد وعورت کی طمع دیر وا کرو بلکہ حرب وضرب مین ثابت قدم وبایکدیگر ہمدم رہو کیونکہ

صبر و دن کا زمانہ نہین ہوتا مگر ہنگام ملاقات ہول پیش نظر رہے اور ہم لوگ گھبرانے والون مین تھین اپنا سبب ہجوم مرگ
و ضرر کے اسلیے کہ ہمپر خوب ثابت و متحقق ہی کہ ہمارے ہر ایک کے لیے وقت اجل معین ہی کہ اس سے تجاوز نہین کرتا
و بصورت جو کوئی اپنے تئین خطرۂ عظیم مین ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہونچیگا اور حال یہ ہی کہ اس شہر کا بڑا نام ہی
اور اسمین کثرت جمعیت مردم بہت ہی اور یہ شہر دیار ربیعہ کا قصر و پایگاہ ہی اور ہم لوگ اس قوم کے بیچمین
اور اس شہر کے وسط مین ہو گئے ہین پس اس صورت اگر تم طالب ظفر ہو تو صبر و استقامت رکھو اور عجلت نکرو اسلیے کہ
صبر مین حصول مرام ہی اور تعجیل موجب لغزش اقدام ہی اور استقامت نصرت انجام ہی اور خوب جان لو کہ یہ عید
انکا بہت بڑا عید معظمہ ہی اور ضرور ہی کہ وہ لوگ نماز کے لیے وہان آتے ہین پھر جسوقت سالار انکے لشکر کا مع ہمراہیان
وہان داخل ہو تو دفعۃً ہر طرف سے ہم انپر جا پڑین اور گھیر لیوین اور قتل کرنا شروع کرین پھر جسوقت ملوک انکے
اور امرای انصاری مارے جاوینگے تو پھر سپاہ جرات و جسارت ہاتھ اٹھانے کی ہمپر نہوگی اور باقی عوام کا کچھ اعتبار
نہین ہی یہ سنکے عاصم بن رومہ نے کہا اے امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے امور حرب مین کیا خوب تجکو خبر
آگاہی ہی کلام تیرا صواب ہی اور خطاب تیرا مستحسن والا جواب ہی پھر سعید نے کہا تمکو لازم ہی کہ ہر ایک تم مین سے
اپنے اپنے مقام پر ٹھہرا رہے اور ہتھیار اپنے اپنی عباؤن مین چھپا رکھے پھر جسوقت وہ قوم اپنی نماز مین مشغول ہو تو یکبارگی ہم
انپر حملہ کرین اور انپر خوب فراخی و سختی کرین پس سب نے اس رای کو پسند کیا اور وہ سب صحابہ ایک بڑے مکان مین
جو متعلق بیعہ سے تھا مقیم تھے اور اس مکان مین [illegible] اور اس کثرت سے جمع تھا جو شمار و حساب سے افزون تھا
راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی عبداللہ بن یانس نے اپنے جد عیاض بن زید سے کہ وہ منجملہ ان صحابہ کے تھا جو فتح راس العین
مین حاضر تھے اسنے کہا قصہ ہمارا اسطرح ہوا کہ پہلے ہمنے جو تدبیر کی تھی پھر اس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر الٰہی سے جس روز
ہمنے وہ تدبیر کی تھی کہ ہم ہتھیار عباؤن مین چھپائین اور جسوقت کہ وہ لوگ مشغول بحرب ہون تو ہم لوگ یکبارگی انپر جا پڑین
اتفاقاً اس روز لشکر راس العین مین سے کسی نے اقبال نکی اور اسکا سبب یہ ہی جو ہم ذکر کرتے ہین راوی نے کہا چنانچہ قضاے
الٰہی سے یون ہوا کہ والی راس العین کا ایک بھائی تھا کہ وہ بڑا زیرک و دانشمند تھا اور تدبیر و رای اسکی صائب تھی اور وہ
عارف اس حکمت کا تھا جسکی وصیت فہرابس نے اسکو کی تھی اور فہرابس منجملہ حکماے یونانیین کے تھا وہ عالم تواریخ
اور راز دار شہر یاض کا تھا کہ شہر یاض بے مشورہ اسکے کچھ نکرتا تھا چنانچہ اسنے برادر حاکم راس العین کو قتال عرب
سے منع کیا تھا اور اسکو فہمائش کی تھی کہ عرب سے قتال کرنے مین تیرے حق مین خیر نہین دیکھتا ہون تو اس
امر کو اپنے لیے اپنے نفس پر لازم کر پھر جبکہ ملک شہر یاض کا وہ حال ہوا اور لشکر اسکا مارا گیا اور بھاگا اور بعد
شہر یاض کے مرسیوس مالک امر ہوا تو اس سے اسکے بھائی نے فہمائش کی اور نام اسکا ارسالوس تھا
اور معنی ارسالوس کے زبان یونان مین حکیم زمانے کا پس وہ کہنے لگا اے برادر معلوم کر کہ مرد عاقل و مرد کامل کی یہ

سزاوار نہین ہی کہ وہ اپنے نفس کو غیر موقع مین ڈالے اور نہ رام خواہش نفسی کا رام ہوجاوے یعنے نفس امارہ کے
اختیار مین ہوجاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہی وہ ذلت مین پڑتا ہی اور منسوب بجہالت ہوتا ہی اسلیے کہ
خواہش دنیا خواری ہی اور پیروی نفس کی بیماری ہی اور طلب لذات سبب مہلکات ہی کیونکہ اُس لذت مین کیا
مزہ ہی جو منجر بغنا ہی اور صاحب لذت کے حق مین مورث رنج و عنا ہی شہوات نفسانی ہلاکت و شماتت ہی اور آرزوے
دنیا زعیب و سفاہت ہی تمتع دام ہی اور حب دنیا دام ہی عاقل پشیمان نہین ہوتا اور جاہل مرد میدان نہین ہوتا جاہل
کو تامل نہین اور مضطر کی راے مستقل نہین خائن نیکوکار نہین ہوتا اور دروغ گو راست گفتار نہین ہوتا اور حقیر شریف
نہین ہوتا اور شریف خفیف نہین ہوتا جس کسی نے فائدہ پہونچانے مین پہلوتہی کی وہ عبودیت کو نہ پہونچا اور جو کوئی
تعلقات دنیا مین مسرور رہا وہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہین ہوتا اہل رشد محروم نہین رہتے اور نادم ہونے والے
مذموم نہین ہوتے توبہ کرنے والے کے لیے خوف نہین ہی اور رجوع کرنے والے کو روک نہین ہی جسنے پیروی
کی راہ صواب کی اُسنے نجات پائی ذلت عذاب سے اے برادر خوب جان لو کہ قیام ریاست کا سیاست سے ہوتا ہی
اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہی تقوی خیر ہی واسطے اصحاب اخیار کے اور لہو و ہوس شر ہی حق مین برادران
دیندار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھیگا اُسکو ذلت نہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو بھول جاویگا
اُسکی کچھ رفعت نہوگی تعلق رکھنا آمال و متمنیات سے موجب تضییع اعمال و اوقات ہی حسن اخلاق کیا خوب سبب
وفاق ہی اتفاق اہل خلت کا سبب نجات ہی ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب عصیان کا
نشان ہی خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہی طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہی وہ ہلاکت سے امن پاتا ہی
جسنے دنیا کو بچشم فنا دیکھا اُسنے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہو اے برادر کہ جملہ اخبار سے جو ہمارے
سامنے مذکور ہوا ہی ایک یہ ہی کہ عیسیٰ بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پرون سے
کامل زینت تھی تب مسیح نے اُس طائر سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہی اور باطن
میرا قبیح ہی حضرت مسیح نے کہا مجکو عجب آتا ہی اُس غافل سے کہ وہ امید تمام کرنے کسی شی کی رکھتا ہی درحالیکہ
مرگ اُس کو بلاتا ہی پس مین نے اس بات کو تجھسے بطریق تمثیل بیان کیا ہی تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس
زوال کو جو ملک شہر یاصن پر واقع ہوا کہ کل سماط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہی کل وہ اپنی سلطنت و مملکت پر
فخر و ناز کرتا تھا آج قبر مین باسوز و گداز پڑا ہی کثرت لشکر کام نہ آئی وفور خزانہ و بسیاری سامان جنگ سے کچھ منفعت
نہوئی واللہ وہ ذلیل ہوگیا و باوجود کثرت کے قلیل ہوگیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہی وہ اپنے اعمال مین مرتہن
و پشیمان ہی تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہی درحالیکہ تو پیروی اُن لوگون کی کرتا ہی جنکو خدا نے ہلاک کیا ہی
پس کوئی فعل تجکو نافع نہین ہی اور کوئی عمل تیرے تابع نہین ہی تجکو لازم ہی کہ اپنی جان کے لیے اور اپنے اہل ملت

و اہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لیے انجام بخیر طلب کر ان عربون سے از روے صلح کے اور جو کچھ مین نے تجھسے
از راہ نصیحت کے کہا ہی وہ قبول کر خونریزی سے درگذر عورتون پر رحم کر لوگون کو بچا کہ تو بھی بچا رہیگا اور یہ قوم جو بات
کہتے ہین وہ کرتے ہین کیونکہ صدق اُنکا دین ہی اور ایمان اُنکا یقین ہی وہ لوگ طالبان ملک مین سے نہین ہین
کہ ملک پر نزاع کرین اور اسکی طرف مائل ہون بلکہ وہ طالب آخرت ہین اور کچھ اُنکے لیے ہمیشہ خدا
مہیا ہی اُسی کے وہ خواہان ہین اور دیکھو گل برد وس صاحب حران کے ساتھ کیا وفا کی کہ وہ اپنے دین سے
نکل کر اُنکے دین مین داخل ہوا اور اِسی طرح ملکہ مار یہ بنت ارسیوس اور بڑے ملوک روم مثل یوقنا دیر غون
وعمود و بقنا جو کہ ہمارے دین مین وہ سبسے بڑا عالم تھا یہ سب اُنکے دین مین داخل ہوگئے وحال آنکہ یہ لوگ مالک
ایسے ایسے بڑے ملکون کے تھے جو طول و عرض مین بہت وسیع و فراخ تھے اور حال یہ ہی کہ محاصرہ حصار داری
وہی شخص کر سکتا ہی جسکے پاس غلہ رسد وافر و کثرت لشکر و سامان و سلاح متوافر ہو اور حفاظت بلد پر قادر ہو
وحال آنکہ یہ شہر عظیم ہی اور جو کچھ سامان اسمین موجود ہی وہ ایک سال بلکہ کمتر سال کے لیے بھی مردمان شہر کو
وفا نہین کر سکتا پس اگر تو اسلام نلاویگا تو اہل شہر لا محالہ اسلام لاوینگے اور تیری گردن باندھ کر مسلمانون کے
حوالے کر دینگے اور تو اُنکے عظم شان پر خیال کر کہ اُنکے قبضے مین حران ہی اور کفر توثا اور رہا و سروج و سجستان
و ماردین و صور و حلب و راور فرات سے تا بشام اور زمین مصر تک یہ سب اُنکا ہی اور اُنکے لشکرون سے سارا ملک
عراق گھرا ہوا ہی اور تمام آفاق پر ہی اور مجھے خبر پہونچی ہی کہ ملک کسری نے طرف مقام محاق کے چڑھائی
کی ہی تو چاہیے کہ امیر اہل عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر امانت طلب کر تاکہ تجھکو کسری پر فیروزمندی حاصل ہو
اور وہ تیری ایسی امداد کریگا کہ تو اپنی جان اور اپنے مال و عیال سے خوش رہیگا اور اس قوم کے ظل حمایت مین
تو خوشی سے زندگانی بسر کر خواہ تو اُنکے دین مین داخل ہو خواہ اپنے دین پر رہ وہ کسی حال مین تجھسے بغض و عداوت
نرکھینگے راوی نے کہا مرسیوس نے جب یہ کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سُنا تو اُسپر غضب ہوا اور اُسوقت
اُسکے ہاتھ مین کوڑا تھا تو اُسنے ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہی کہ مسیح نے تجھکو پیدا نہین کیا مگر
ذلیل و خوار تجھکو کیا ہوا ہی جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا ہی کہ مین اپنا ملک عربون کے حوالے کر دون لامحالہ تو میری ہلاکت کا
باعث ہوتا ہی تو ہلاک ہو میرے پاس سے دور ہو اگر پھر میری نگاہ تجھپر پڑیگی تو مین تجھکو قتل کرونگا راوی کہتا ہی
کہ آخر ارسالوس وہان سے غضبناک چلا گیا مگر مرسیوس لعین نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ بیعہ قسطوریا
مین جمع ہون تاکہ اُن سب سے حلف لیوے چنانچہ چاؤش و نقیب اُسکے گئے اور اہل شہر و مشائخ بلد اور وہان کے
جمیع اکابر و رؤسا کو جمع کیا اور علما و عُبّاد نصاری کو اُس کنیسہ مین حاضر لائے اور رہبانون اور دیر کے مجاورون کو
بھی بُلا لائے تاکہ اہل شہر سے حلف لیوین پھر جب یہ سب بیعہ مین داخل ہوئے تو اُسکا پھاٹک سب بند کر دیا تاکوئی

عوام مین سے اندر نہ آوے چنانچہ یہ سب مجتمع تھے اور ملک مرسیوس اور مقربان دیر بیٹھے ہوئے لوگون سے حلف و عہد
لیتے تھے اور وہ سب کے سب خطرات سے مطمئن و ایمن تھے ناگاہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبارگی تیغ بکف نکل پڑے
و باواز بلند تہلیل و تکبیر پکارتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم امت تنزیل اور اصحاب نبی جلیل ہین ہم حاملان قرآن اور
صاحبان صیام رمضان ہین حقتعالی نے تمھاری گناہ گاری کے سبب تمھاری جاے امن کو تمسے لے لیا اور تمھارا
پردہ فاش کیا اور غم و الم کو تمپر مسلط کیا اب وہ تمھارے صلیب و صلیب پرست کہان ہین اور وہ صُور و پیکر جنکی
تم پرستش کرتے ہو کدھر ہین اور تقرب تمھارا قربان گاہ سے کیا ہوا اور تدبیرین تمھاری شبانگاہ کی کیا ہوئین اب
تم اپنے ارباب و خداؤن کو بلاؤ کہ تمھاری مدد کرین واللہ کہ باطل تمھارا جاتا رہا اور جاہل تمھارا باعث شرک کے
ہلاک ہوا تمھارے ایام سست و مضمحل ہوگئے دولت تمھاری زائل ہوگئی یہ کہکے اصحاب نے انکو تلوارون کے آگے دھر لیا
اور مرگ نے انکو جلد پکڑ لیا چنانچہ بطارقہ رئیسان نصاری کو بہ نیت صادقہ قتل کیا پھر جسوقت روم نے انکی خرابیونکو دیکھا
تو باخود ہا شور و فریاد کرنے لگے اسوقت خالد نے مسلمانون سے خطاب کیا اے اولیا اللہ خوب تلوارین مارو
اعدا اللہ کو اور مشرکون کا خون بہاؤ پھر جب بڑے افسر مارے گئے اور اُنکے پیچھے اہل کرد فرستہ تیغ ہو گئے
تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سنکر عوام خلائق شہر پناہ کی دیوارون پر بھاگ گئے اور آگاہ ہو گئے کہ انکی قوم جہنم واصل
ہوئی اور بلا انپر نازل ہوئی اسوقت واسس نے جاکر پھاٹک شہر کھول دیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے
داخل ہوئے اور قتل عام راس العین مین ہونے لگا یہانتک کہ وہ مواردہ ہلاکت کو پہونچے جمعیت مشرکین کی پراگندہ
ہوگئی شریعت سید المرسلین کی مسلمانون کی موئید ہوئی راوی نے کہا کہ فتح راس العین شہر ربیع الاول سنہ سترہ مین
ہوئی تھی چنانچہ تمام مال وہان کا جمع کیا گیا اور سب آدمی شہر کے فراہم کیے گئے اور یہ لوگ بیس ہزار آدمی تھے اور
انمین سے دس ہزار مرد محارب و کارزار تھے غرض کہ اُس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے اور حکیم ارسالوس بھی سے
اپنے ہمراہیون کے ایمان لایا واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ دیار بکر مین سے سواے راس العین کے اور کوئی ملک
تلوار سے نہین لیا گیا یعنے اُس اقلیم مین جملہ بلاد بصلح و تدبیر ہاتھ آئے مگر راس العین بزور شمشیر قبضے مین آیا و بعد ازان
میر لشکر اسلام عیاض رضی بن غنم نے کل مال سے خمس نکالکر خدمت مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ارسال کیا اور ایک نامہ اِس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کیجانب سے بخدمت
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہیکہ مین حمد کرتا ہون اُس خدا کا جسکے سواے کوئی
معبود بحق نہین ہی اور مین درود پڑھتا ہون اُسکے نبی پر بعد ازان واضح ہو کہ جو جو امر دشوار تھا حق تعالی نے
اُسکی فتح بآسانی کرا دی ہمارے نوجوانون کے شعاع انوار نے مثل برق خاطف کے آنکھون مین چکاچوند ڈالدی
پھر جسوقت اُس قوم نے ہمپر عرصۂ مقابل تنگ کر دیا اور ہمپر ازدحام کیا اُسوقت ہمنے ایک لشکر عظیم کو دیکھا

له استے تنشدید یعنی ہم سے جماعت ہین جن پر رضامندی سے اپنی کتاب نازل کی ہے ۱۲

گروہ ہمارے سامنے ست بلند ہوگئے اور فوج فوج پیش آئے اور موج موج ہجوم آپڑے ہر جانب سے نصرت انکی عیان ہوئی اور وہ ہر قسم کے ساز حرب مین نمایان ہوئے اور تابش آہن کی مانند شعلہ کے تھی تلوارون کی کرچین اُٹھتی تھین اور بہ جیسے ... پہنچے ہوئے تھے چنانچہ خصوصت اُسوقت برطرف ہوئی اور آتش جنگ بجھی بجھی اور رخت حرب تنور سے جب اُٹھے کہ مسلمانون سے ... اور رفاقت ... کو قتل کرلیا اور حقتعالی نے نصرت کافی بخشی اور سرکشون کو ذلت فرادانی دی دشمنون نے پیٹھ پھیری اُنکی ... سے ... سارے شہر اُنکے کفر سے پاک ہوئے رئیس اُنکے اندوہناک ہوئے پادشاہ اُنکا اول مخذول ہوا اور بدترین حال سے قتل ہوا اور ابعد ازان حقتعالی نے ہمکو فتح راس العین کی عنایت کی اور بعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوگئے ہین حقتعالی ... ہین ہم اور اسی سے استعانت کرتے ہین وبس اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیہ سلام عرض کیجیے قبر سید المرسلین پر صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین بعد ازان ابن غنم نے اس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کرکے مع مال خمس حوالے عبد اللہ رض بن جعفر طیار کے کیا اور اُنکے ہمراہ سو سوار مہاجرین و انصار مین سے کر دیے چنانچہ عبد اللہ مع ہمراہیان اپنے روانہ ہوگئے اور مسلمانون نے راس العین مین ایک مہینا مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اسمین نماز ادا کی اور سارے کنیسون کو مسجدین بنا ڈالین پھر عیاض نے عرفجہ بن مازن العامری کو وہان کا والی مقرر کر دیا اور اُسکے ہمراہ سو سوار تعینات کر دیئے و بعد ازان مال رہا و کفر توتا سے بھی خمس نکال کر بعد عبد اللہ رض بن جعفر رض کے سلامہ بن الاحوص کے ساتھ روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ پچاس سوارون کو بھیجا

ذکر فتح دارا و بیرجا و یاعما

راوی نے کہا جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کر کے کفر توتا مین وارد ہوئے تو وہان اُنکی خدمت مین وہ لڑکا یرغون حاضر ہوا اُسکو مرحبا کہا اور کفر توتا کا اُسکو والی کیا اور اُس لڑکی طاریون کے روبرو اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اُسکا عقد تزویج یرغون اُسکے عم زادے سے کر دیا اور بیعہ کو جامع بنایا پھر وہان سے طرف دارا کے کوچ کیا جب وہان پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوئے اور صلح کی درخواست کی اور جس مقدار محصول پر اہل دارا نے صلح کی وہ بیس ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس ہزار چاندی یعنے درم اور اپنے ہتھیار دے دیوین آخر اُنھون نے یہ سب کچھ منظور کر لیا بعد ازان اُنکے کنیسون کو جامع بنایا اور اُنمین سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار ادائے جزیہ کا کیا بعد ازان عیاض رض دارا سے کوچ کر کے بیرجا کو گئے وہان والون نے بھی صلح کی اور مصالحہ اہل بیرجا کا مقدار محصول اہل دارا کے چہارم پر ہوا ولیکن ہرگاہ بنی اسرائیل بیرجا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہان نذرین لاتے تھے

اور باقی بیرحا کا خرقیا بن توزخ بن بازریا تھے اور خرقیا انبیاے بنی اسرائیل مین سے تو لوگ وہان کے پاس عیاض
بن غنم کے پھر حاضر ہوئے اور مصالحہ اسقدر پر چاہا جس مقدار پر معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ اُنکے
مقدم نے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اِس بلد کا رہون بہانتک کہ مرگ سے ملاقات کرون پھر اہل بلد مین سے
جو کوئی ارادہ کریگا کہ تمھارے دین مین داخل ہو تو اُسکو کوئی مانع نہوگا یہ سنکے عیاض نے کہا تیرا نام کیا ہو اُسنے
کہا میرا نام طریاطس ہی تب عیاض نے کہا ای طریاطس ہم تمکو عدل پر حکم کرتے ہین اسلیے کہ خدا نے ہمکو فتح جو
دی ہو تو مخص بسبب پیروی امر حق اور راہ روی طریق صدق اور باعث عدل و داوری درمیان خلق کے
اور ہم جور و ظلم سے اجتناب رکھتے ہین بس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پہونچتے ہین اور تم
دیکھتے ہو کہ جیسے تم لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمھارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم تمسے وہ معاملہ کرتے
ہین جسطور سے اہل دارا کے ساتھ ہمنے مصالحہ کیا ہو پھر طریاطس نے کہا کہ اہل مُعفرجین سے اسی طرح مصالحہ کرو
جیسا اہل بیرحا کے ساتھ کیا ہی چنانچہ عیاض نے اُسکو بھی منظور کیا و بعد ازان یاعما اور دیر پید وارد ہوے
وہان بھی حسب درخواہ طریاطس و موافق اُسکی راے کے معاملہ کیا اور عیاض نے ہر ایک امر مین طریاطس کا
کہنا مانا تو اسلیے کہ تا اُسکی طبیعت کو ملائم کرے اور تا کہ تالیف قلوب کرے سو ایسا ہی ہوا کہ جب یہ خبر اہل دیار
بکر کو پہونچین تو وہ لوگ فوج فوج بطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنے لگے و حال آنکہ عیاض کو
خبر معلوم ہوئی تھی کہ بلاد اُنکے بہت مستحکم ہین اور قلعہ اُنکے نہایت استوار و دشوار گذار ہین راوی کہتا ہی کہ طریاطس
نے مال کثیر و زر خطیر اپنے خزانے سے نکالا اور اہل بلد سے کچھ بھی لیا اور وہ سب حوالہ عیاض کر دیا اور عیاض نے
قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حُسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سُنی اور جودت و خوبی احکام
اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اُنمین سے اسلام لائے و منجملہ اُنکے جو مشرف باسلام ہوئے اصحاب دیر المند و رتھے کہ
اُنھون نے دیر مند در کو شاکر اُسکا جامع بنایا اور عیاض نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جسوقت وہان سے
ارادہ کوچ کا کیا تو طریاطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ ہماری نگاہون مین عظیم تر نظر آئے اسلیے کہ
تمھاری صلوۃ و عبادات کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طریاطس اسلام لایا اور اسلام اُسکا بہت خوب درست تھا
پھر وہ بدستور ہمیشہ مَلک و مالک اُس دیار کا رہا یہانتک کہ بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اُسنے
وفات پائی اور اُسی عرصے مین اسامۃ رضؓ بن عامر الکندی مع اپنے دس نفر برادر عمزادے مسجد کندہ مین آ کر رہے تھے
اور عیاض نے دیار یاعما وغیرہ سے فارغ ہو کر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المرأۃ کے جا اُترے اُس قلعہ مین ماریہ
تھی اور اُسکا بیٹا عمود بھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد ازان
عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاولی کو شہر آمد پر داخل ہوئے

ذکر فتح میافارقین و آمد

عروی ہی کہ بلد آمد مین دو برادر تھے صاحب صولت و فر ایک کا نام پطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا
اور پطرس اُس بلد کے جانب مشرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا اور یوحنا کی ایک لڑکی تھی
اُسکا نام رغورۃ تھا اور پطرس کی بھی ایک بیٹی تھی بنام صفورا اور وہ دونون پطرس و یوحنا اُس بلد مین مشغول
رہتے تھے چنانچہ یوحنا نے ارادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاوس صاحب دارا کے پیغام بھیجکر اُسکی دختر
مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اُسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بلالیا اور یہ عورت بڑی پر مکر و حیلہ گر تھی جب
بلد آمد مین داخل ہوئی تو دیکھا کہ اُس شہر مین مال و متاع بکثرت اور نعمتین فراخ ہین اور باشندے وہان کے
متحصن و مطمئن ہین اسلیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہی اور باغات اُسکے تمام سرسبز ہین یہ دیکھکر وہ اپنی
دایہ سے تخلیہ مین کہنے لگی کہ ای دایہ مین نے اس شہر سے بہتر کوئی شہر محکم و بلند تر نہین دیکھا کیا تو نہین دیکھتی ہی
کہ وسط شہر مین نہرین جاری ہین اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پایداری ہی اور مراد اُسکی پہاڑ سے دیوار سیاہ
شہر پناہ کی تھی پھر اُسنے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا
اول بلاد یونان سے آخر بلاد عمودیہ تک وہ بادشاہ تھا جسکا نام طیاوس تھا وہ بیٹا ارساوس بن میطاط بن مکلاؤس
بن الاصفر بن العیص بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہی جسنے بیت حکمت اپنے بلد رومیۃ کبری مین بنایا کہ
اُس سے اُسکے بہت سے مطالب حاصل ہوتے تھے اور عجائب امور روے زمین کے اُسپر منکشف ہوتے تھے
اور اُسنے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اس حکمت کو بصرف زر کثیر ممالک روے زمین مین جاری کیا
اور بہا اُسکی منفعت سے متمتع ہوا اور اُسکا ایک بیٹا تھا اصطنبول نام سو اُس لڑکے نے اپنے باپ طیاوس سے کہا کہ
مین اپنے نام سے یہان ایک شہر بسایا چاہتا ہون جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا ای فرزند یہ شغل
بہتر ہی تم اپنے نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اُسکا مال و زر و مردمان مہتمم و کاریگر سے مہیا کر دیا چنانچہ
اصطنبول نے دیوار شہر پناہ کی چھ فرسخ مین کھنچوا کر شہر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام سے اصطنبول رکھا اور بعد اُسکے وہ چار برس
زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑکر مر گیا اُسکا نام قسطنطین تھا تب اُس شاہزادے نے بقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے
یہ شہر دونون نام سے مشتہر ہوا اصطنبول تو باپ کے نام پر اور قسطنطینیہ بیٹے کے نام پر مشہور ہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا
کہ پدر اُسکا یعنے طیاوس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہانتک پہونچا تو یہان کے چشمہ سارا و دجلہ کو دیکھکر اس سرزمین کو
بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت و ارباب سلطنت کو طلب کیا کہ وہ سب بہتر شخص باسم ملک موسوم تھے یعنے وہ سب
ملک کہلاتے تھے چنانچہ اُنسے مشورہ کیا کہ مین یہان ایک شہر بنایا چاہتا ہون اور وہ شہر ایسا ہو کہ روے زمین پر

مثل اُسکا محکم تر و بلند تر نہو ولیکن وہ اس طور پر بنے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی اپنی ذات سے ایک ایک شہر اور ایک ایک
برج تیار کرے کہ مجموعاً ایک شہر عجیب و عظیم آباد ان ہو جاوے یہ سنکے اُن سب نے قبول کیا اور کہا ای بادشاہ
ہم حکم آپکا بجا لاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوئے اور اپنے اپنے حدود شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع کیا اور اطراف
بلاد و اقصاے ممالک سے معمار و کاریگرون کو بلوا کر ہر ایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و برج و حمام و کنیسہ
تیار کرایا جب بنا اُن شہرون کی تمام ہو چکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مر گیا تو اس شہر کا نام آمد رکھا گیا اسوجہ سے کہ جب
مدت بناے شہر اختتام کو پہونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب ملوک اور ملوک زادے ہمیشہ
وہان کے وارث رہے یہانتک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف ان دونون برادر لیطرس و یوحنا کے یہ سنکے مریم کو دایہ کے
بیان سے تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور لیطرس کا ایک بیٹا تھا لاون نام چنانچہ لیطرس نے اپنے بیٹے کے
لیے اپنے بھائی یوحنا سے اُسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی اور اُس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج
میرے بیٹے سے کر دے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے کر دون مگر یوحنا نے منظور نکیا اسلیے درمیان اُن
دونون کے شر و فتنۂ عظیم برپا ہوا اور اُس شہر کے وسط مین دیوار حد کھنچی ہوئی تھی اور اُسمین دروازے تھے
سو وہ سب دروازے بند کیے گئے اور ہر ایک اپنی اپنی سرحد مین مشغول بکار خود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا
تو درمیان اُنکے بنا بر صلح و اصلاح کے در آئی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونون کے لیے بجا نہین ہے کیونکہ تم دونون
بھائی ہو اگر باہم ایسی تنازع برپا رکھو گے تو ملوک دیار بکر بالطمع ملک تم پر عزم کرینگے غرض کہ مریم سوار ہوئی اور درمیان
اُن دونون بھائیون کے صلح کرا دی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوا دیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم
تیار کرا کے لیطرس اور اُسکے بیٹے لاون اور اُسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آنکہ اُن سب نے طعام
ضیافت تناول کیا بعد ازان اُنکے لیے شراب منگوائی اُسمین زہر ملا ہوا تھا جب اُنکو وہ شراب پلائی تو وہ سب کے
سب مر گئے اور اسی طرح اُسنے یوحنا اپنے شوہر اور اُسکے بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز پلا کر مار ڈالا پھر خود مالک
و ملکہ اُس ملک و شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین پایا نگیا اُسکے اندر و باہر
صحن مین نگینے جڑوائے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کرائے اور اُسکی دیوارون کو لاجوردی کار سے مرصع نگار
کر دیا اور اُسمین پردے دیباج زر تار لٹکوا دیے اور شہر کے مردمان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ
اُنپر حیف و قلق تھا دور کر دیا اور اُنمین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اُس سے راضی ہوئے اور اُسکے
حسن سیرت کی شکر گزاری کرنے لگے اور اُن لوگون کو اعلی خدمات پر مامور کیا اور اُنکو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا
پھر شہرہ اُسکی عدالت و دادگری کا سنکر ہر طرف و ہر جگہ سے خلائق آنکر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت کو
بلد و آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان اُسپر نزول عیاض بن غنم اور ورود اُنکے اصحاب کا ہوا ان سب نے

اگر دمیثہ آمد کو گھیر لیا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ یہ روایت پہونچی ہی کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید کو
باب الروم پہ مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پہ مقرر کیا اور خالد کو باب الماء پر تعینات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا
اور معلوم کیا کہ صحابہ حصار کی چڑھائی پہ مستعد ہین تو خود سوار ہوکر اپنے کنگرے مین آئی اور اسپہدار یا جاولت کو جمع
کرکے اُن سے کہنے لگی کہ تم سب اس بات کو خوب یقین کرلو کہ یہ عرب تمھارے شہر مین آپہونچے اور تمھارے گھرون مین
داخل ہوگئے ہین اور اُنکے دلون مین اس شہر کے لے لینے کی طمع ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہی
جب اسکو انھون نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر سب آپکے قبضے سے چھین لینگے اسصورت مین دین مسیح
بالکل مضمحل و سست ہوجاویگا پھر ان شہرون مین مطلق ذکر اسکا باقی نرہیگا اور مین خوب جانتی ہون کہ جو ملوک
دین نصرانیہ مین مشار الیہم و نامور ہین وہ سب منتظر ہین کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہی اور تم بھی خوب جانتے ہو
کہ یہ شہر تمھارا ایسا متحصن و مستحکم ہی کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرینگے تو اسپر قادر نہونگے اور قابو نپاوینگے
لاجرم لازم ہی کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کے لیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ اور ان عربون سے
مقاتلہ کرو و بعد ازان ملکہ نے قسیسین و رہبان و اکابر و بزرگان نصرانی کو طلب کرکے اُنکو حکم کیا کہ اہل بلد اور
مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیوین کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہوجاوین روپوشی نکرین اور گھرون مین
چھپ نرہین چنانچہ اُن سے ان باتون پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھ گئے اور تھیلے
لگائے اور اسباب حرب و آلات ضرب تمام تر درست کیے اور صلیب و رایات برپا کیے اور الگ الگ گروہ کو واسطے
حفاظت برجون کے متولی کیا راوی نے کہا جب عیاض بن غنم نے یہ دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ سے
آمادہ قتال ہوگئے تو اپنے لشکر کے سردارون کو جمع کرکے اُن سے فرمایا کہ یہ مدینہ حصینہ جو دیار بکر کا سر ہی جسوقت
حقتعالی نے اسکو ہمپر فتح کردیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہوجاوینگے پھر تم لوگون کی کیا راے اور کیا صلاح ہی
اسلوب جنگ کسطور پر کیا جاویگا اور حال یہ ہی کہ ان اعداء اللہ نے اس قلعۂ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہی
تب خالد نے جواب دیا اے امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوئے ہین تو محض بعنایت خدا نہ بقوت و کثرت خود اور نہ
بسبب اسباب و سامان کے بلکہ حقتعالی نے ہمارے لیے آسان کردیا اور ہم امید رکھتے ہین کہ حق تعالی ببرکت اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکو بھی فتح کردیگا کیونکہ اُسنے اپنے نبی سے وعدۂ فتح اسلام کیا ہی اگر یہ قوم اپنے شہر کے
ہر چہار طرف واسطے قتال کے پھیل گئے ہین تو ہمکو امید ہی کہ یہ امر ہمارے لیے زیادہ تر سہل ہی اور اگر وہ اجتماع پر
اقامت کرینگے تو تم صبر و استقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصر ہی اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو
مشتمل ہو اوپر خوف و رجا کے یعنے اُسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو امید کرامت سے تو کیا عجب ہی کہ
حق تعالی اُسکے دل کو ایمان کے لیے ملائم کرے یا وہ ملک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض نے

قلم دوات و کاغذ منگوا کر اس عورت کو یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلٰوتُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ مِنْ عِيَاضِ بْنِ
غَنْمٍ اَمِيْرِ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى مَارِيَةَ [illegible] بعد الخ یعنے بنام خداوند رحمن و رحیم اور بعد صلوٰۃ کے ہمارے
سید و آقا کے کہ وہ محمد ہین اور اوپر آنکی آل کے یہ نامہ ہی منجانب عیاض بن غنم کے کہ وہ امیر اُن لشکرون
مسلمین کا ہی جو حمد و درود کے بعد دیار بکر مین وارد ہین لکھا جاتا ہی طرف مریم دارینہ کے واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالی
نے ہمکو نصرت امداد کی ہی اور تمام قوم کفار پر ہمکو فیروزمندی بخشی ہی اور ملوک کفار پر قابض و قادر ہونے مین ہماری
تائید فرمائی ہی ہم جس جس بلد پر نازل ہوئے اُسکے مالک ہوئے اور جو لشکر ہمارے مقابلہ مین آیا اُسکو
ہمنے شکست دی کیونکہ غلبہ و تسلط مخصوص واسطے حق تعالی کے ہی اور واسطے اُسکے رسول اور واسطے مومنین
کے اور قلعہ تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعہ تدمر سے نہین ہی کہ وہ قلعہ منیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داود کا ہی اسپر
اہل اسلام نازل ہوئے اور اُسکو فتح کر لیا اور اسیطرح قلعہ بعلبک و حلب و انطاکیہ پر جو دار الملک ہرقل
بادشاہ کا ہی متسلط ہو گئے اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حق تعالی نے ہمپر آسان
کر دی اور اسی امر کا حق تعالی نے اپنی کتاب مین ہم سے وعدہ کیا ہی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے نصرت
مومنین کی ہمپر واجب و لازم ہی پس جسوقت ہمارا یہ نامہ تجھکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اسصورت
مین تو بسلامت رہیگی اور پرہیز کر ہماری مخالفت سے والا ندامت اُٹھاویگی اور جسوقت ہمنے ارادہ کیا فوراً
ہم تیرے یہان پہونچینگے اور ہم وہ نہین ہین کہ تیرے دین پر یا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ
حق تعالی نے فرمایا ہی لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہی اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے
بے اعتنائی کریگی تو نتیجہ اسکا تجھکو عنقریب معلوم ہوگا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ
عَدَدًا یعنے قریب ہی کہ تم جانوگے کون عاجز تر ہی اس بات مین کہ اُسکا کوئی ناصر و یاور نہین ہی اور کون کمتر ہی
انصار و سامان کارزار مین اور سلام ہی اوپر بندگان خاصگان خدا کے و بعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ مہر
کر کے ایک شخص کے حوالہ کیا جو معاہدین مین سے تھا اور اسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہان کے
لوگون کو نامہ حوالہ کر کے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص زیر قلعہ پہونچا اور اُنکو اُنکی زبان مین پکارا اور نامہ
دکھلایا اور اشارہ کیا تب لوگون نے اوپر سے رسی لٹکا دی اس شخص نے وہ نامہ اُس رسی مین باندھ دیا اُنھون نے
کھینچ لیا اور نامہ بر نیچے منتظر ٹھہرا رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے
اُسکا مضمون سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کر کے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہمکو لکھا ہی اس
باب مین تم کیا کہتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپکی ہو وہی بہتر ہی اور ہمارے تئین آپ جو
حکم کیجیے ہم وہ بجا لاوین تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ ہارکو اراہی نہ عار اور جبکہ ہم ان عربون کا امر

تسلیم کرینگے تو اہل روم ہم سے ننگ و عار رکھینگے اور کہینگے کہ تمنے کیونکر اپنا بلد و قلعہ حوالہ کر دیا کہ محاصرہ تمہارا نہ سال بھر کا ہوا
نہ ایک مہینا نہ دس دن کا و حال انکہ یہ بلد تمہارا دیگر بلاد روم سے محکم تر ہے اور جب تمکو حاجت ہوتی تو تمہارے لئے
اندرون حصار کے زراعت بھی کرتے اور تمہارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزین جسکی تمکو احتیاج ہوتی
وہ سب قلعہ مین مہیا تھین اور علاوہ ہمارے پاس ملوک دیار بکر نے نامے لکھے ہین اور مجھسے وعدے کیے ہین کہ وہ
لیے اپنے یہان سے لشکر میری نصرت کو بھیجینگے پس ہمنے اس مشورہ سے عرض کی اے ملکہ یہ رائے آپکی بہترین ہے سب
چاہیے کہ آپ اس قوم کو ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیے تاوہ ہمسے قطع طمع کرین چنانچہ نامہ لکھا گیا اسمین یہ درج کیا کہ
تمہارا نامہ پہونچا مطلب تمہارا معلوم ہوا تمنے جو کہ اپنے حق مین ذکر نصرت خدا کا تو کیا تم نہین جانتے ہو کہ مسیح نے
تمکو مہلت دی ہے اور تمکو مہمل مطلق العنان نہین چھوڑا ہے اور بالفعل تمسے درگذر نہین کیا ہے مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ
تمسے مواخذہ کریگا اور گویا کہ تمسے سر دست ملوک اور ملوک زادون پر قبضہ و تسلط کیا ہے تو ہر آئینہ مین تیر ان لوگون کو بھیجتی
ہون جو نہایت سخت باندھین اور تلوارین انکی تیز ہین اور روانہ کرتی ہون لشکر پر لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ تمسے
بدلا لیوینگے اور بندگان مسیح سے عقدہ عار اکرینگے یعنے انکو جو تمسے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہے تو وہ اسکا
تدارک کرینگے اور ہین وہ نہین ہون کہ اپنا قلعہ کبھی تمہارے حوالہ کرون پس تم چاہو یہان مقام رکھو چاہو کوچ
کر جاؤ والسلام پھر اس نامے کو ایک تیر مین باندھ کر اس معاہدی نامہ بر کے آگے لٹکا دیا اسنے کھول لیا اور اسکو
خدمت مین عیاض بن غنم کی پہونچا دیا پھر انھون نے جب وہ نامہ پڑھا اور اسکا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہمنے توکل کیا
خداوند عز و جل پر اور اپنے امر کو اُسی کے تئین سپرد کیا اور یہ آیہ پڑھا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنے جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ کرتا ہے تو حقتعالی اُسکے لئے کافی ہے یعنے اُسکے قضاے
حوائج کے واسطے بس ہے کیونکہ حق تعالی بالضرور اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہے و ہر آئینہ اللہ نے ہر شی کے
لئے ایک مقدار معین کی ہے راوی کہتا ہے کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوئے کہ شہر آمد پر اقامت
کرین اور دستہ سوارون کا واسطے تاخت و تاراج کے اور شہرہاے ہتاج و میافارقین و غیرہ بلاد کے بھیجا جاوے
راوی نے کہا اسی عرصے مین ناگاہ صداے ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض نے لوگون سے کہا تم جانتے
ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے لوگون نے کہا وہ کیا کہتا ہے عیاض نے کہا یہ کہتا ہے کہ جسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اپنے برادر عم زاد علی کو بھیجا تھا ایک جماعت مسلمین کو انکے ہمراہ کر دیا تھا تاکہ اطراف و جوانب تبوک پر تاخت
و تاراج کرین اسوقت گذر انکا ایک راہب کے دیر مین ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس پھونکتا تھا تو علی نے اپنے
ہمراہیون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے ان لوگون نے جواب دیا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہین اور یا علی
تم جانتے ہو علی نے کہا ناقوس یہ کہتا ہے کہ مَهْلًا مَهْلًا يَا ابْنَ الدُّنْيَا مَهْلًا مَهْلًا إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ غَرَّتْنَا وَاسْتَغْوَتْنَا وَاسْتَغَلَّتْنَا

غدًا تری ما تری انّا من یوم یمضی عنّا الّا لنا او علینا یا بنی الدنیا جمعًا جمعًا یا بنی الدنیا شرًا شرًا [illegible]
الّا العمل نکرا انا من یوم یمضی عنّا الّا حصاد [illegible] وار [illegible] واتقوا [illegible] وان التقوی یعنے اے دنیادار
والے دنیادار و جلدی نکرو [illegible] کا م [illegible] دنیا [illegible] الّا [illegible] بن والی [illegible]
امور مین مشغول کرتی ہے کل ہم [illegible] مین جو کچھ [illegible] کوئی [illegible]
بہر سے نہین گذرتا ہے [illegible] کہ وہ ہمارے [illegible] ہماری [illegible] کاٹے دنیا [illegible]
دنیادار اپنے کامون مین [illegible] وہ [illegible] گذرتا ہے وہ ہماری [illegible] کیا جاتا ہے
اور کوئی زمانہ بہہ نہین گذرتا ہے [illegible] پہلو وہ [illegible] مین [illegible] یہانتک کہ [illegible] کرتے ہین
اور دار فنا کو اپنا وطن سمجھے ہین [illegible] سے [illegible] کیا [illegible]
اور [illegible] مین علی نے کہا ان باتون کو سوا [illegible] کہا [illegible]
بیان کی ربیع ابو سلیمان نے موسی بن عامر سے [illegible] کہ انکے [illegible] ہشام
حضرا مین جو مضافات عسقلان سے ہے کہ آخر عیاض ابن غنم نے شہر آمد پر چار مہینے محاصرہ کیا [illegible] ان حکم بن [illegible]
لشکر کے پرے سے باہر نکلکر عیاض سے طلب اذن کیا کہ میافارقین پر یورش کرے [illegible] چنانچہ
نے اسکو اجازت دی تو انہنے مہاجرین و انصار مین سے [illegible] کو اپنے ساتھ لیا اور وہ لوگ [illegible] کے [illegible]
ہوئے تا آنکہ دجلہ کے پار اترے اور چلے تو انکے لیے طی الارض ہوا یعنے زمین سمٹتی جاتی تھی یہانتک کہ وہ لوگ
تھوڑی ہی سی رات گذرے تھوڑی دور چلے تھے کہ میافارقین مین پہنچ گئے اور اسکو گھیر لیا تا آنکہ اس برج
تک پہونچے جو معروف بہ برج شاہ تھا اسوقت حکم بن ہشام نے کہا مین حق تعالی سے آرزو رکھتا ہون کہ یہ
شہر میرے ہاتھ سے بلا قتال فتح ہوجاوے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام حکم ابن ہشام کا پورا نہوا تھا کہ دفعۃً ایک
برج کے حائط کا ایک دروازہ انکے لیے خود بخود کھل گیا ناگاہ یہ سب اندر دھس پڑے اور اسوقت اہل شہر وسط
شہر سے اپنے بڑے کنیسے تک جو معروف بہ بیعہ ماریہ تھا راستہ صاف کرتے تھے اسلیے کہ اس شب کو نصاری
کے یہان عید تھی پھر جب وہ لوگ نماز کے واسطے متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ باب بیعہ پر اہل اسلام نازل ہین
تب وہ شور و غوغا کرنے لگے اور لوگون نے انکا غلغلہ سنا تا آنکہ صاحب بلد جسکا نام اسلاعوس تھا وہ یہ
عمل سنکر آیا اور عربون کو دیکھ کر بولا تم لوگ کون ہو حکم نے کہا ہم ہین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اسنے کہا تم کہان سے آتے ہو حکم نے کہا ہم اپنے لشکر سے آتے ہین اسنے کہا تم اپنے لشکر سے کب چلے کہا
بعد نماز ظہر کے اسنے کہا ہمارے شہر کا پھاٹک کسنے تمہارے لیے کھول دیا حکم نے کہا ہمارے واسطے
اس شخص نے دروازہ کھول دیا ہے جسکے ہاتھ مین جمیع امور کی کنجیان ہین اس نے کہا تمنے ہمارا کچھ [illegible]

کیا حکم نے کہا ہمکو کیا خوف ہی مخلوق سے کہ نہ وہ ضرر پہنچا سکتے ہین نہ نفع بلکہ وہ زیر فرمان حکم الہی کے ہین و
ہر آئینہ حق تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ یعنے اے ایمان والو تم اون
سے نہ ڈرو اگر تم مومن ہو تو بس مجھی سے ڈرتے رہو تب اسلاعورس نے کہا کہ تمہارا دین حادث وجدید ہی
اور ہمارا دین قدیم ومدید ہی اور حال یہ ہی کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہی حکم نے کہا اگر تیرا یہ قول حق ہی تو تفضیل
ابلیس کی آدم پر لازم آتی ہی اسلیے کہ ابلیس متقدم تر ہی آدم سے کیا تجکو یہ معلوم نہین ہوا کہ طینت آدم یعنے مادہ آدم
کا بصورت مشکوۃ تھا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ یعنے حق تعالی جسکا
قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہی وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہی چنانچہ اندر اس مشکوۃ کے وقت
جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبۂ ارتقا پر استعلا وعروج کیا جب ابلیس نے
اسکو دیکھا تو وہ چونکہ اپنے پیراہن عبودیت وبندگی کو ضوء توحید سے سفید جانتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ اسکو
شرک سے سیاہ نظر آیا پس صفت اصلی وقدیمی اسکی بصفت وقت وبصورت حال نمودار ہوئی لقولہ تعالی
وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت مین زمرۂ کافرین سے تھا یعنے درحقیقت وہ سالک
طریق شرک اور زیر سایہ جہل ناعاقبت اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادات بعجب وریا کرتا تھا اور واقع
مین وہ مشاہدۂ جمال جلال سے عالم نابینائی مین تھا پس جسوقت وہ نور الہی مشکوۃ ابدیت سے منور ہوا تو اسنے
اپنا منہ آگ سے بھڑکایا یعنے اسنے اس نور سے طلب نار کی اور اس سے اخذ آتش کیا اسکا مفاد یہ مفہوم ہوا
وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ یعنے ہر آئینہ تجھپر میری لعنت اور یہ میری رحمت سے تیرے لیے دوری ہی اور اصل آدم کی یہ ہی
کہ جب اسنے جو طلب مین آشیانہ وپایہ گاہ بشریت سے بہ بازوے ہمت وقصد کے پرواز کرکے حیطۂ انسانیت
سے تجاوز کیا یہان تک کہ نار محن وآتش آلام سے قریب ہوا تو انوار الہیہ نے اس سے مفارقت کی اور بازو
اسکی اصطفائیت وبرگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اسکی بلند پروازی وترقی کا شکستہ پر ہو گیا تو دام مین
وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ کے گر پڑا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادی محبت مین سرگردان ہوا
اور ابرہاے محنت واندوہ نے پے درپے اسپر ہجوم کیا اور برق اہبطا کا تازیانہ لگا اہبطا یعنے اے آدم اور اے
حوا تم دونون باغ جنت سے اتر کر دنیا مین جاؤ پھر جب آدم علیہ السلام صحراے کربات مین آنکلے تو یکایک
آیت بشارت دینے والی انکی برگزیدگی کی انسے آکر لپٹ گئی یعنے آلی کہ پھر پروردگار نے انکو اپنا برگزیدہ
کیا فَتَابَ عَلَيْهِ یعنے حق تعالی اسپر متوجہ ہوا اور توبہ وانابت انکی قبول کی غرض کہ اسلاعورس نے ان صحابہ کو
حکم کیا کہ اندر بیعہ کے داخل ہون اسوقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمہارے بیعہ مین جا کر کیا کرین اسنے کہا اسکے
اندر جا کر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نمازین پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ واسطے ذکر اپنے پروردگار کے

بلائے جاوین تو پھر اس سے تاخیر کرین آخر صحابہؓ نے اپنے گھوڑے باندھ دیئے اور اندرون بیعہ داخل ہوئے
اور اسلاعورس کا ارادہ صحابہ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ آرایش بیعہ کی نمایش کراوے اسلیئے کہ اُسکے
اندر بلع و زرنگاری کی بڑی تیاری کی تھی اور اُسمین شبیہ بیت المقدس کھنچوائی تھی اور اُسمین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس
کا بطور تبرک کے رکھا تھا اور اُسمین محراب داؤد اور گہوارہ عیسی کا بنایا تھا اور اسمین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام
کی لکھی تھی پھر جسوقت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اسمین یہ تماشا دیکھا
تو حکم بن ہشام اس آیت کی تلاوت کرنے لگے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ
اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنے حق تعالی نے فرمایا اے عیسی پسر مریم کیا لوگون سے تونے کہدیا ہے کہ تم لوگ مجھکو اور میری
مادر کو سوائے خدائے واحد کے دوسرے اور دو خدا سمجھو چنانچہ اس آیت کو باواز بلند پڑھا اور کہا واقعی یہ سب
کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا سوائے اسکے نہین ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ راوی
کہتا ہے انکی اس صدا سے بیعہ زلزلہ مین آیا اور اس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک دوسرے سے ٹکرا گئین
اور اُسکا مجاور ایک شیخ تھا کہ وہ سب دینون اور شہر بستیون کا عالم تھا اور اسکا نام عبد المسیح تھا جب اُسنے یہ
خرابیان بیعہ اور قندیلون کی دیکھین تو اسکے چہرے پہ حیرت اور اس ساری قوم پہ جو اسکے اندر تھے ہیبت
غالب ہوئی تو ان سب نے اپنے ملک و مالک سے کہا کہ تونے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا اسوجہ سے کہ تونے
عرب کو اندرون بیعہ کے پھر داخل کیا ہے آیا تو نہین دیکھتا ہے کہ ان لوگون کا یہان آنا گویا عصب مسیح کا پھیرا ہے
تب اُس بطریق یعنے اس رئیس نصاری نے کہا قسم ہے مسیح کی جو تم سمجھے ہو ایسا نہین ہے بلکہ کلام انکا توحید
خدا اور ذکر اپنے نبی کا ہے چنانچہ معجزہ اُنکے حق کا تم پر خوب ظاہر ہوا اور تمنے اُسکو دیکھ لیا واسطے ہو تم پر ہرگاہ کہ پھاٹک
شہر خود بخود انکے لیے کھل گیا اور وہ ہم تک آپہونچے پھر جبکہ وہ داخل بیعہ ہوئے تو کیونکر بیعہ جنبش و لرزش مین نہ آوے
اور قندیلین آپس مین کیون نہ ٹکرا جاوین اور جو کچھ مینے باتین کہین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین مژدہ دیتا ہون اس
شخص کو جو اُنکے دین پہ ہو واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جسوقت بیت المقدس
ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہے تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اس نے آن تبرکات سے
جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے کہ طول و عرض زمین مین فتح
کریگا اور محمد وہ شخص ہے جسکی بشارت مسیح بن مریم نے دی ہے اور اسی زمانے مین ایک شخص نے اُس خادم
سے سوال کیا تھا کہ مینے مسلمانون کو دیکھا ہے وہ صخرہ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اُسپر جو عیسی کی
قدم بنا ہے تو اُسکو بوسے دیتے ہین پس مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیح کو چومتے ہین تب اس خادم نے
کہا اے فرزند ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیح ہے و حالانکہ وہ قدم اُنہین کے نبی محمد بن عبد اللہ کا ہے جب کہ اُسنے

واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا تب لوگون سے کہا کیا ایسا ہوا تھا اور وہ اس عروج کو پہونچا ہے اسلئے کہا
یان پیچ ہے کہ سے بیت المقدس تک اسکو سیر کرائی گئی اور وہان تئے سب نبیون کو نماز پڑھائی پھر وہان سے
اسنے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا اور کیفیت اس سیر کی حکم نے اسطرح سنائی
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت الٰہی سے نفوس عرم منتعش ہوگئے اور خبر رسالت مشتہر ہوئی اور
کمالات اُنکے مشہور آفاق ہوگئے اور انوار جمال عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالیٰ یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم کو قرب
قاب قوسین سے تمام اہل کونین پر اشرف و افضل کرے پس تمام عالم ملکوت مین ندا دی گئی کہ اب تم درستی اپنے
احوال و اعمال کی کرو اور تہذیب آداب سے آراستہ ہو کیونکہ یہ شب قرب و حضوری کی ہے یہ شب آزادی
کی ہے جہنم سے یہ شب شادمانی و سرور کی ہے یہ شب ابتہاج ہے سبب معراج ہونے فرشتو زبان پیغام بری کا
نکالو اور گرد ہا و گریہ ہا سے ملکو ہموار کرو اور بارگاہ آداب پر با ادب کھڑے ہو رہو اے جبریل جنتون کو
آراستہ کر حورون کو اور غلمانون کو ترتیب و زینت جلوہ دے اے جبریل آسمان کے گھر مین نازل ہو ہمارے
حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کر تا کہ ہم اپنی آیات و نشانیان اُسکو مشاہدہ کرا دین چنانچہ جبریل نے وہ مرکب
اپنے ہمراہ لیا جسکی خلقت عجیب اور صفت اُسکی غریب تھی اور اُسکی لگام جبالہ تقرب سے تھی اور زین اُسکا
سازبنت سے تھا کہ جبریل نے اُس براق کو میدان کون و مکان مین نکالا اور تلاوت اس آیہ کے کرتے
تھے سُبحٰنَ الَّذِیۡ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہے جو اپنے بندے کو سیر و مشاہدہ اپنی آیات
کا کراتا ہے چنانچہ جبریل اُس مرکب کو لیکر دروازے پر اس شہسوار عرصہ رسالت کے کھڑے ہوئے و بعد رفع
حجاب اسرار کے جبریل نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادات و تذلل مین لبسوے معبود مائل ہین اور سجادہ نشین
اپنے وسادہ عمل کے ہین اور اشتیاق نے نحیف و زار کر دیا ہے اور آرزومندی سے دردمند ہین پس جبریل انوار
سعادات سے اُنپر نور افشان ہوئے اور وفا و عدہ سے مژدہ رسان ہوئے اور کہا یَا اَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ یعنے اے
چادر پیچیدہ اے گلیم پوش اپنے قدم ہمت پر کھڑا ہو اور کمر بند عزم کو چست کر اور سوار ہو اور طرف آسمان کے صعود کر
اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر یہ سنکے سید عالم بشتابی تمام اُٹھ کھڑے ہوئے اور مرکب تحت و سلام پہ
سوار ہوئے اور جبریل نے بالا سے ابر چڑھا لیا اور خانہ کعبہ سے میں چلے اُسوقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد خدا انیس تھی اور
شوق اُسکا راہبر تھا اور جبریل خلیل تھے جب دائرہ قدس مین داخل ہوئے اور زیر مسجد اقصی پہونچے تو وہان ارواح
انبیا بلباس انوار حاضر ہوئے اور بسلام و تحیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوئے اور بصلوٰۃ و درود ثنا خوانی
کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت و ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدم علیہ
السلام نے بیان کیا کہ حمد ہے اُس خدا کا جسنے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھ مین روح القا کیا

و سیدہ کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدہ کا حکم کیا اور دار کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریس نے کہا حمد کرتا ہون مین اُس
خداوند کا جسنے میرے تئین مکان برتر پر مرتفع کیا اور مقام نورانی مین مجھے جگہ دی اور نوح نے کہا مین شکر گذار
ہون اُس پروردگار کا جسنے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئین مومنون کا باپ اور انکا امین مقرر
کیا اور ابراہیم نے کہا مین حمد کرتا ہون اُس کردگار کا جسنے مجکو اپنا خلیل فرمایا اور اُسنے مجپر نار کو خنک و گوارا کیا
یعنے کہ آتش کو گلزار کردیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اوسکی اصلاح کی اور موسی نے کہا سپاس ہی اس خالق کا جسنے
مجھے نو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے لوحون مین ہر چیز کا وعظ و پند لکھا اور ہر شی
کو بتفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اُسکے ہاتھ سے بچایا اور میرے لیے
دریا کو شگافتہ کیا اور مجھسے بطور تکلم کلام کیا اور سلیمان بن داود نے کہا مین شکر کرتا ہون اُس خداوند کا جسنے
تمام انس و جن کو میرا مطیع اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طایرونکی گویائی اور اُنکی زبان سکھلائی
اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے و نیز کسی کے لیے شایان نہووی اور عیسی نے کہا ستایش ہی اُس خداوند
کی جسنے مجھے گندگی نطفے سے پیدا نہین کیا اور اُسنے میرے لیے مردے کو زندہ کیا یعنے مجھے مردے کو زندہ
کرایا اور میرے واسطے کور مادر زاد اور سفید بدن کو اچھا کیا یعنے ان عوارض و امراض کو میرے ہاتھ سے اچھا کرایا پھر
جسوقت ان جملہ انبیا نے اپنی اپنی کرامتون کا فخر کیا اُسوقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہی خداے
عز و جل کا کہ اُسنے مجکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین و آسمان مین بلند کیا اور میرے
نام کو اپنے ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو عالم و مقام قدس مین مصطفی
کیا اور میرے سینے کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجپر آسان کردیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ
و آیندہ کی آمرزش فرمائی اور کفار پر مجکو مؤید کیا اور مجھے ساتھ رعب و دبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے
رسول کیا اور مجھے منصور و مظفر کیا اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری اطاعت تمام عرب و عجم پر فرض
کی اور تمام روے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک کو میرے واسطے مطہر پاک کرنے والی کردیا اور مجکو روز
قیامت میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائع سابقہ کو منسوخ کرڈالا اور ساری امت سابقہ کو
میری شفاعت مین داخل کیا اور کعبہ کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجکو میری امت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین اُنکی صلوۃ
کو سنا کرونگا تاکہ روز قیامت مین اُنکی شہادت ادا کرون اور حق تعالی نے مجکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو شاہد
اوپر منکرین و ظالمین کے کیا ہی میرے نام کو سائر افلاک پر لکھا ہی اور حق جل و علا نے فرمایا ہی انا ارسلناک
شاہدًا و مبشرًا و نذیرًا یعنے ہمنے تجکو تمام خلق پر شاہد مبعوث کیا ہی اور مژدہ دینے والا اور ڈرنے والا بھیجا
ہی واقدی رح نے کہا پھر جسوقت بطریق میافارقین یعنے اسلاعورس حاکم میافارقین نے حکم

بن ہشام سے یہ سارا کلام سنا تو کہنے لگا واللہ تمہارے دین میں کچھ شک نہیں ہے بے شبہ تم حق پر ہو مگر آئینہ
میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس میں اسلام لایا تھا و بعد اسکے میں اس شہر میں آیا اور اسکا
جو والی تھا وہ مر گیا تو بعد اسکے میں والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف میں نے رجوع کی اور اب میں نے توبہ
کی اور تمہارے دین میں آیا تو آیا ہو سکتا ہے کہ حق تعالی مجھسے قبول کریگا یا وجہ دیکھ میرے ارتکاب گناہ ہونکا کیا تب
حکم نے جواب دیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے
کہ آدمی کس چیز سے بہت خوش ہوتا ہے تو دین نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اندک خاموش رہے اور اصحاب بھی چپ رہے تب پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہیں آدم زاد اس بات
سے بہت شادمان نہیں ہوتا بلکہ جس وقت وہ کسی رہگذر میں ہو اور اسکے پاس اسکا شتر سواری کا بھی ہو اور اسپر
اسکا زاد راہ اور پانی اور اسکے نفع و آرام کی چیزیں بار ہوں پھر جس وقت کسی ایسی راہ پر اسکا گذر ہو کہ اسوقت اسپر
شدت تمازت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کسی درخت کے سایہ میں جاکر اپنے ناقہ سے اتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگا کر سو رہے
بعد ازاں وہ بیدار ہو اور دیکھے کہ اسکا ناقہ جاتا رہا اور گم ہو گیا اور اسپر اسکا کھانا پانی اور صرف سفر تھا اور اسکے
فائدے کی چیزیں تھیں آخر اسکی طلب و تلاش میں نکلا اور چپ و راست ڈھونڈھتا پھرا لیکن دستیاب نہوا تب
وہ اسی مقام پر جہاں سے شتر مفقود ہوا تھا پھر کر آیا اور ایسا ہو کہ اسکو یقین ہو گیا پھر یہاں جب سو رہا بعد
ازاں جب بیدار ہوا تب ناگاہ اسے وہیں اپنے پاس اپنے ناقہ کو مع مال کے پایا اور اسکی مہار تھام لی و بعد ازاں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کو اپنا زاد و راحلہ پانے سے جیسی خوشی ہوتی اس سے زیادہ
حق تعالی خوش ہوتا ہے بندہ مؤمن کے توبہ کرنے سے راوی کہتا ہے جب اسلاعوس نے یہ کلام
حکم بن ہشام کا سنا تو اسکی آنکھوں سے اشک جاری ہوئے پھر ان سب صحابہ کو اپنے دار الامارۃ میں لے گیا
اور کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہو گیا غرضکہ وہ اسلام لایا اور اسلام اسکا بہت خوب و پسندیدہ
ہوا پھر اسنے اپنی جماعت کو طلب کیا آخر وے سب بھی اسلام لے آئے بعد ازاں شہر کے اکابر و عمائد بلد کو طلب کیا
اور اپنے اسلام سے انکو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ میں اپنی ذات خاص کے لیے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے
بھی چاہتا ہوں مگر آئندہ دین ان لوگوں کا برتر ہے اسپر کوئی دین غالب نہیں ہے پس جو کوئی تم میں سے اسلام
لاویگا وہ دنیا و آخرت دونوں جگہ امن و امان پاویگا اور یہ لوگ ہرگاہ بلاد میں نازل ہوئے تو کچھ شک
نہیں کہ تمام دیار بکر انہیں کا ہے درینصورت جو کوئی انکی مخالفت و نافرمانی کریگا بالضرور وہ اسکا شہر
لوٹ لینگے اور اسکے اہل و اطفال کو بندی کر لے جاینگے اور بندگی میں لینگے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو تم اپنی جان
و مال و بلاد سے امین رہو گے تب ان سب نے جواب دیا اے صاحب و مالک ہمارے

ہمکو تین دن کی مہلت دیجیے تا ہم فکر و مشورہ کرین کہ ہمارے حق مین کیا مناسب ہے [illegible] اسلا عورس نے
انکو رخصت کیا وہ سب اُسکے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب [illegible]
اُنھون نے حلف و عہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نکرین اگرچہ وہ ہم سب کو [illegible]
کہ پھر جب تین دن گذر گئے تو اسلا عورس نے انکو طلب کیا تو اُنھین سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی
نہین آئے اور خبردارون نے اسلا عورس کو اُس قوم کے عزم و ارادے سے خبر دی آخر اہل [illegible] سے
لڑنے کو آگئے تب اسلا عورس بھی اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اُنسے لڑنے نکلا اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم بھی اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ جنگ شدید واقع ہوا جب رات ہوئی تو اسلا عورس نے صحابہ سے کہا
کسی کو اپنے امیر کے پاس بہت جلد روانہ کرو کہ وہ ہم لوگون کے لیے کمک و مدد بھیجے آخر ان صحابہ مین سے
ایک کو روانہ کیا وہ ہنوز بلد سے تھوڑی دور نہین گیا تھا کہ ناگاہ صداے سُم اسپان لشکر سنکر متحیر ہوا جب اُنکا
تفحص کیا تو وہ سب لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسر انپر ضبتہ بن عدی تھے اور سبب
ان سوارون کے آنیکا یہ تھا کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ آپ نے قصہ میا فارقین اور ماجرا اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنابر روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب
سے بیدار ہوئے تو ضبتہ بن عدی کو پانسو سوار کے ساتھ روانہ کیا اور بحکم خداوند عزوجل سے طی الارض ہوا یعنے زمین
ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اُسی رات کو میا فارقین مین پہونچ گئے تب وہ صحابی جو بطلب مدد جاتا تھا ان سب
سوارون کو خفیہ دروازے کی طرف سے لایا اور اُس دروازے پر کچھ لوگ بنابر محافظت کے تعینات تھے تب اُس
صحابی نے اُن محافظون کو آواز دی تو انھون نے دروازہ کھول دیا اور سب سوارون کو اندر داخل کر لیا پھر
سوارون نے سوال کیا کہ ہمارے آنے کی تمکو کس نے خبر دی تب صاحب بلد اسلا عورس نے جواب دیا
کہ تمہاری خبر مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ ہر گاہ قتل اہل بلد سے میرا دل تنگ ہوا اور مین
سویا تو مینے حضرت کے وجود باجود کو خواب مین دیکھا وہ تمہارے آنے کی خوش خبری مجھسے فرماتے تھے
غرضکہ جب یہ سب پہونچ گئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوئے تو مسلمانون نے اہل بلد کو پکارا اور کہا
اے دشمنان خدا بتحقیق کہ ہلاکی تمپر اُتر چکی ہے کہ تمکو اصحاب مستطاب نے گھیر لیا ہے اور تمکو تلوارون کے آگے دھر
لیا ہے یہ سنکے وہ لوگ اپنے گھرون کو بھاگے اور اپنے مکانون مین جا گھسے اور دروازے خوب مضبوط بند کر لیے
اسلیے کہ انکو یقین ہو گیا نزول اُس بلا کا جسکی تاب و تحمل انھین نتھی یہان تک کہ الغیاث و فریاد پکارنے لگے اور امان
مانگنے لگے اُسوقت اسلا عورس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آویگا وہ امان پاویگا آخر وہ سب حاضر ہوئے تب
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا بتحقیق کہ ہمنے تمکو امان دی تمہاری جان و مال پر مگر یہ کہ تم اپنے ہتھیار

حوالہ کردیں اُنھون نے اپنے سارے ہتھیار جو اُنکے پاس تھے حوالہ کردیے پھر جبکہ اُس قوم نے صدق قول صحابہ کا دیکھ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھ لوگ اُنمین سے محروم رہے وبعد ازان اس بیکسرہ کا جامع مسجد بنایا اور وہان صحابہ نے تین روز مقام کیا اور اُس قوم مین حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اُنکے ساتھ دس صحابی مقرر کردیے تاکہ وہان والونکو شرائع دین تعلیم کرین و عُقبہ بن عدی اپنا لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اُسنے سارا ماجرا بیان کیا یہ سُنکے عیاض بہت خوش ہوے

بقیہ ذکر بلد آمد

جبکہ اہل آمد نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور نہ مقاتلہ کیا تو اس بات سے عیاض بن غنم اور جمیع اصحاب تنگ ہوگئے واقدی رح نے کہا کہ صحابہ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن الولید جیسا کہ ندلو رہو اباب الماء پر مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور اپنا لشکر لیکر گرد شہر آمد کے پھرتے تھے جب رات آتی تھی تو اپنے مقام پر پھیر آتے تھے اور ہمام اُنکا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ مین کھدیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد نماز مغرب اُسی روٹی کو کھالیا کرتے تھے پھر ایسا اِتّفاق ہوا کہ تین دن رات برابر گذرے کچھ نہ ملا جس سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام کہا اے فرزند کیا تیرے پاس کچھ نہین ہر کہ تو مجھے افطار کراوے یہ تیسری رات ہر کہ تو نے میرے لیے کچھ نہین پکایا اُسنے کہا اے میرے آقا واللہ مین بدستور ہر شب روٹی پکا کر آپکے لیے حجرے مین رکھدیا کرتا ہون مجھے معلوم نہین کہ وہ کیا ہوجاتی ہر بلکہ مجھکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہین چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق عادت کے روٹیان پکا کر حجرے مین رکھدین اور وہ آپ چھپ کر بیٹھا تاکہ دیکھے کون وہ روٹیان نکال لیجاتا ہر ناگاہ ہمام نے دیکھا کہ ایک کتّا شہر کے جانب سے آیا اور اندر حجرے کے گھسا اور وہ روٹیان لے بھاگا تب ہمام اُسکے پیچھے لگا کہ کہان لیجاتا ہر تاآنکہ وہ کتا اس تالاب سے جسپر خالد مامور تھے نکلکر طرف دیوار شہر پناہ کے گیا آخر ہمام اُسکو چھوڑکر پھرا آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوئے تو افطار طلب کیا اُسوقت ہمام نے کہا اے میرے آقا ایسا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا اے ہمام تو مجھے وہ مقام جہان کتا روٹی لے گیا ہر دکھادے تب ہمام خالد کے آگے آگے ہولیا اور لیجاکر وہ مقام جسمین کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھادیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا اللہ اکبر ہر آئینہ حق تعالی نے اب ہمکو فتح و نصرت بخشی پھر وہانسے پھر آئے اور اپنے اصحاب کو بُلا کر یہ قصہ اُنسے بیان کیا اور اُنسے کہا مین قصد رکھتا ہون کہ اس تالاب مین ایک منفذ ہر مین اُسمین سے اندرون شہر کے داخل ہونگا اور مین چاہتا ہون کہ تم مین سے سو آدمی اپنی جانون کو خدا کے لیے فدا کرین اور تم خوب جانتے ہو کہ دُنیا مقام صدق ہر اُسکے لیے جو اُسکو بصدق بسر کرے اور دُنیا مقام وفا ہر یعنے پورا پانے کی جگہ ہر جو چاہے اُس سے اخذ کرے اور دُنیا اُمّید گاہ ہر جو کچھ چاہے اُس سے زاد آخرت لے لیوے اور دُنیا دار نجات ہر جو چاہے اُس سے حاصل کرے اور دنیا جاے نزول وحی خدا ہر

اور مصلی یعنے جاے نماز بلا نگری ہی اور مسجد یعنے سجدہ گاہ ہی اجساد و دستدساران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی
کھیتی سمجھو حق تعالی ہم پر اور تم پر رحم کرے کیا اچھا تھا ہمارا اور تمہارا لیے یہ بات ہی کہ جو کوئی اس دنیاے فانی سے
زاد آخرت کا چاہتا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سود مند کو اختیار کرے اور طول مدت کے فریب مین نہ پڑے
یہان تک کہ تقصیر عمل مین ملوث ہو جاوے پیدا ہو جاوے آگاہ ہو کہ یعنے تم نے جان کو خدا کے لیے بیچا اور اسنے
مول لیا بعد ازان خالد نے یہ آیت تلاوت کی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ
الْجَنَّةَ یعنے حق تعالی نے مومنون سے انکی جانون کو مول لیا ہی اور انکے مالون کو قبول کیا ہی بعوض اس
بہا کے کہ انکے لیے جنت ہی پس جو کوئی اپنے تئین بیچا ہو وہ چاہیے کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس
چیز سے وہ ڈرایا جاوے اس سے ہرگز نہ گھبراے کیونکہ ہمارے تمہارے درمیان مین وعدہ گاہ ہم
قیامت ہی اور وہ موقف حسرت و ندامت ہی لہذا انکو لازم ہی کہ اپنے اسلاف کرام اور دین اسلام
کی پیروی کرو اور خدا کی برکت اور اسکی اعانت پر تکیہ کرکے مستعد ہو جاؤ بعد ازان خالد نے اپنے اصحاب
مین سے سو جوانون کو انتخاب کر لیا اور انکو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتھیار لگا لیوین بعد ازان سوار ہو کر
پاس عیاض بن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر انکو آگاہ کیا اور کہا کہ بالفعل ہم شہر مین اندرون شہر داخل ہونے والے ہون
اور تم اپنے ساز و سامان سے تیار اور گوش بر آواز رہو جس وقت تکبیر و تہلیل پر اُنہون نے کہا مجھے معلوم ہوا
بحمد اللہ مین تیار رہونگا تم جاؤ حق تعالی تمہاری اعانت و نصرت کرے اور چاہیے کہ عون و برکت خدا پر توکل
کرکے روانہ ہو چنانچہ خالد نے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو انکو مستعد و تیار پایا تب
انکے آگے آگے راہی ہوئے اور سب پیادہ پا تھے تا آنکہ در چشمہ پر پہونچے اور اسوقت آدھی رات تھی پس
حق تعالی نے حارسان و دیدبانان دیوار شہر پناہ پر نیند غالب مستولی کر دی کیونکہ حق تعالی جب کسی امر کا ارادہ
کرتا ہی تو اسکے تئین انجام کو پہونچاتا ہی اور اسکے اسباب مہیا کر دیتا ہی راوی نے کہا اول جو شخص اس چشمے کے
اندر سے داخل بلد ہوا وہ خالد تھے اور انکے پیچھے لگے ہوئے عامر بن الاکوع اور خذیفہ بن ثابت و عمران بن بشر تھے
اور اسیطرح وہ سب ایک منفذ و سوراخ مین جو اندر چشمے کے ہو گیا تھا داخل ہو گئے مگر چند جو انمین سے جسیم
و فربہ اندام تھے وہ گھسنے سے عاجز رہے اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوئے واپس آئے چنانچہ جتنے
لوگ شہر کے اس منفذ سے پہونچ گئے وہ اسی آدمی تھے اور سواے ان لوگون کے جو منفذ چشمہ سے داخل ہوئے
اور کوئی انکی معیت مین نہ پہونچ سکا ولیکن بعد جانے ان لوگون کے ایک شخص ان لوگون مین سے جو باعث
جسامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا اسنے بھی اس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی کہ اسکو کھود کر کشادہ کیا آخر
وہ بقیہ مردم بھی اندر داخل ہو گئے اور اپنے یارون کو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچ چکے تھے تا آنکہ انکے پاؤن کی

آہٹ سے سوتے ہوئے جاگ اُٹھے اور بیٹھے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے تب خالدؓ نے قصد اُن لوگوں کا کیا جو
دیوار شہر پر دیدبان تھے تا آنکہ اُنکو پتھروں کی مار سے نیچے اُترنے نہ دیا پھر خالدؓ نے اپنے اصحاب میں سے دس
آدمی کو باب شہر پر بھیجا کہ اُنھوں نے قفلوں کو توڑ کر دروازے کھول دیئے اور ادھر عیاض بن غنم سوار ہو کر لوگوں کو
بیدار و ہوشیار و آمادہ کارزار کر رہے تھے تا آنکہ جسوقت خالدؓ اور اُنکے اصحاب نے باواز بلند تکبیر کی تو فوراً عیاض
مع لشکر باب شہر پر جا پہونچے اُسکو کھلا ہوا پا کر اندرون شہر گھس پڑے اور اہل شہر طرف دیوار و برج شہر پناہ کے
بھاگے تا کہ اُسپر پناہ لیویں اور رات بہت تاریک تھی کہ اندھیرے نے اُنکو ڈھانپ لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا تھا جو
اپنی خوابگاہ سے اُٹھا ہوگا کہ تلوار اُسکے سر کو تن سے اُتار لیتی تھی اور جو کوئی اپنے فرزندان دلبند
کے پاس سے باہر نکلا شمشیر نے اُسکا جگر چاک اور جہنم رسید کیا اور خالد باتفاق اپنے اصحاب کے برابر پکار پکار
تکبیر کہتے تھے اور اہل آمد کے لیے عالم اسباب منقطع ہو گیا تھا اور اُنکو عذاب نے گھیر لیا تھا راوی نے کہا
پھر اسیطرح برابر جنگ برپا رہی اور لاشیں پر لاشیں گرتی تھیں اور مسلمین کے دلوں کو شگفتگی و کشادگی ہوتی تھی اور مشاغل
اُنکے منقطع ہو گئے تھے اور شجاعان عرب سرہاے کفار بجھم تک اُڑاتے تھے اور تلواریں بدن پر پڑتی تھیں اور ناکیں
اُنکی کٹتی تھیں اور ناہنجاروں کے دل دہلتے تھے اور نامردوں کے بدن تھراتے تھے آنکھوں سے اشک
بہتے تھے فریاد کرنے والے کا شور کوئی نہیں سنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت و سفارش نہیں کرتا تھا کوئی منع
کرنے والا تھا جو کسیکو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہیں کرتا تھا اور کسی کا دل اُنپر ترس نہیں کھاتا تھا یہانتک
کہ رات نے پیٹھ پھیری اور گریز کر گئی اور صبح آمادہ طلوع ہوئی اور خالد بعد اسکے بس بس شور کرتے تھے تا آنکہ رات نے
اپنی چادر تیرہ و سیاہ کو تہ کیا اور آفتاب ضیا سے منور ہو گئے اُسوقت اہل شہر نے اپنی عورتوں اور فرزندوں کو دیکھکر
طرف دار الامارۃ قصر شاہی کے رجوع کی اور جبکہ مریم کو ڈھونڈتے تھے تو اُسکو نہ پایا اور نہ اُسکا کچھ پتا ملا اور سبب
اسکا یعنے اُسکے غائب ہو جانے کا یہ ہوا کہ جسوقت اُسنے داخل ہونا صحابہ کا اندرون شہر کے سُنا تو اُسکو یقین
ہو گیا کہ اُنکے ہاتھ سے مخلصی نہ ملیگی تب اُسنے اپنے تئیں اور اپنے ساتھیوں کو مخفی کیا اسطور پر کہ جسقدر قسم زر
و جواہر سے لے سکی سے لیا اور اُسکے دار الامارۃ میں ایک نقب تھی چنانچہ اُس سرنگ سے نکلکر دامن کوہ میں
اُتر گئی اور بلاد روم کی راہ لی واقدی نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ اُنکی بھاگ گئی تو الامان والامان
پکارنے لگے اسوقت صحابہ نے تلواروں کو روک لیا اور ہاتھوں کو کھینچ لیا اور اُن سب کو میدان شہر میں روبرو
عیاض بن غنم کے جمع و مجتمع کیا تب عیاض رضی اللہ عنہ نے اُنسے خطاب کیا اور بعد حمد خداوند عز و جل و نعت سید رسل کے
یہ بیان کیا کہ ہر آئینہ حق تعالی نے ہمکو تمپر فتح و نصرت دی اور ظفریاب کامیاب کیا اگر حق سبحانہ و تعالی ہمارے
نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نکرتا اور مومنوں کے دلوں میں رحم نڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم میں سے کسیکو نہ چھوڑتی

ولیکن ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین ہمکو واسطے ضبط غصہ اور عفو کرنے کے حکم کیا ہی چنانچہ فرمایا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ یعنے جو لوگ گھونٹ جانے والے غصے کے ہین یعنے جو ضبط خشم کرتے ہین اور لوگون سے بعفو درگذرتے ہین حق تعالی ایسے نیکوکارون کو دوست رکھتا ہی بعد ازان عیاض نے اُنکے حق مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی انمین سے اسلام لایا اُسکا اسلام قبول کیا اور جو اسلام نہ لایا اُسپر جزیہ یعنے محصول سالیانہ اوسی حال سے مقرر کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ فتح آمد مین درمیان اُس جماعت کے زید بن حالوک یہودی بھی حاضر تھا اور وہ دین یہودیہ و نصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنا بر اپنے گمان کے اولاد داؤد علیہ السلام سے تھا اسلیئے بنی اسرائیل اسکی شان مین بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اسکے لیے ہدیے اور تحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض بن غنم جب آمد پر ظفریاب ہوے اور اہل آمد میدان مین جمع کیئے گئے اور موافق گفتار اُس قوم کے اُنکے شیخ نے کلام کیا اُسوقت وہ عالم یہودی درمیان اپنی قوم کے اُٹھ کھڑا ہوا اور نام اُسکا یلیا بن حنیفا تھا اور اہل اسلام بھی اُسکے رتبے سے آگاہ تھے کہ وہ پیشوا ہے بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہی پس وہ کہنے لگا کہ تم اصحاب نبی الرحمۃ ہو و تحقیق کہ حق تعالی نے رحمت کو پیدا کیا اور اُسکو تمہارے دلون مین جگہ دی و ہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے سارے اُمم پر تمکو افضل کیا اور صحف ابراہیم و موسی مین اسطرح نازل کیا ہی کہ آخر زمانے مین مین ایک نبی اُمی مبعوث کرونگا اور اُسکی امت کو ساری اُمتون پر فضیلت و برتری دونگا اور رحمت کو اُنکے دلون مین متمکن کرونگا اور اُنکے سبب سے اپنے ملائکہ پر مین فخر و مباہات کرونگا اور روز حشر آثار ضیا و انوار بہا سے اُنکو غرا محجلین اُٹھاونگا یعنے پرتو برکات وضو سے اُنکے چہرے درخشان اور دست و پا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام مبتلاے گناہ ہوے اور وحشیان صحرا اُنسے بھاگنے لگے تو وہ اُس سرزمین کے ایک صحرا کی طرف باہر نکلے اور مناجات کرنے لگے الٰہی بحق اُس نبی عربی کے جسکو تو آخر زمانے مین مبعوث کریگا میرے گناہون کو بخش دے چنانچہ حق تعالی نے اُنکی دعا قبول فرمائی یہ سُنکے عیاض نے کہا ہر آئینہ حق تعالی العفو کو دوست رکھتا ہی تو تحقیق کہ ہمنے تمسے عفو کیا تب اہل شہر نے جواب دیا کہ ہرگاہ تمنے ہمسے عفو کیا تو اب ہم تمہارے دین کی طرف رجوع کرتے ہین آخر اُنمین سے اکثر اسلام لائے اور بعضے جو اُنمین اسلام نہین لائے تو اُنپر سال آئندہ سے جزیہ باندھا اسطرح پر کہ ہر ایک بالغ سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اُنکے ہتھیار لے لئے اور اُنکے اموال مین سے کچھ مال بھی اُنکو حوالہ کر دیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنا جو بالفعل معروف بہ جامع ہی پھر وہان بارہ روز تک مقام کیا اور صعصعۃ العبدی کو وہان کا والی و حاکم کیا اور پانسو عرب اُسی کے بنی اعمام سے اُسکے پاس تعینات کر دے

ذکر فتوح یمانیہ و جبل جودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح بلد آمد کے عیاض بن غنم نے بھیر طرف اور قلعون کے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے

سے تھے چنانچہ وہان کے باشندون کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ سب اسلام لائے وبعد ازان نعمان بن معرف کو طرف اہل انکل کے
بھیجا تو وہ سب بھی اسلام لائے اور نام انکل کا بانیہ کہا گیا اسلیئے کہ فتح اسکی ہاتھہ پر حذیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی وبعد ازان عیاض رض
نے بجانب جابیہ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعد ازان رخ کیا طرف کوہ جودی وبطرف سیوان وذو القرض کے آخران مقامات
کے باشندون نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان میں قرار دیا اسپر عہد لیا بعد ازان مسلمانون نے ہتاج پر عزم کیا مگر اہل
ہتاج نے اقبال اسلام وقبول اطاعت سے رد وانکار کیا اور آمادہ قتال ہو کر ساز وسامان جنگ مرتب وفلاخن بزرگ
نصب کیا یہ دیکھکر عیاض رض بن غنم پر گران گذرا اور کہا یہ قلعہ مانع اور منیع ہی اگر اسکو ہم چھوڑ دینگے اور اس سے درگذر کر چلے
جاوینگے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگون کو آزار پہونچا وینگے اور انپر تاخت وتاراج کرینگے وحال آنکہ جو لوگ اسلام
لائے ہین یا جنھون نے صلح کی ہی وہ سب ہمسے متعلق ہین اور ہمکو انسے تعلق ہی در نصورت ہم اس قلعہ سے درگذر
نکرینگے یہانتک کہ اسکو فتح کرین انشاء اللہ تعالی تب خالد نے کہا اس قلعے پر ہمارے ساتھ چلو کیا عجب ہی کہ
کار دشوار آسان ہوجاوے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ حاکم ہتاج ایک بڑا شیطان وسخت سرکش تھا اسکا
نام یانس بن کلیوس تھا اور اسنے عقد تزویج کیا تھا میرونہ بنت بریونہ سے جو دختر بریول بن کالوس کی تھی اور
یہ بریول صاحب لشکر اور مالک قلعہ استوار کا تھا چنانچہ میرونہ کہ ہنوز نوعروس تھی شوہر کے پاس سال بھر رہ کر اپنے
باپ وماں کی ملاقات کو گئی تھی اور ایک مہینہ اپنے میکے مین مقیم رہی پھر جب باپ ماں سے رخصت ہو کر طرف ہتاج کے
اپنے شوہر پاس چلی تو نیمہ راہ مین پہونچکر یہ خبر سنی کہ اہل اسلام قلعہ ہتاج پر وارد ونازل ہین یہ سنکے اسنے وہین اسی
منزل پر مقام کر دیا اور وہانسے کسیطرف تجاوز نکیا اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا شوہر اسکا اسکو بہت چاہتا تھا اور
بغیر اسکے اسکو صبر وقرار نتھا پھر جب اسنے دیکھا کہ اہل اسلام اسپر نازل اور وارد ہین تو اسکو یقین ہوا کہ وہ اپنی زوجہ
کی ملاقات پر قادر نہین ہوسکتا کیونکہ نہ وہ ادھر آسکتی ہی نہ یہ ادھر جا سکتا ہی تب اسکی رائے نے یہ فکر کی اور ایسا مکر اندیشہ
کیا کہ بحیلہ وخدع مسلمانون سے پیام صلح کرے تا زوجہ اسکی پاس اسکے آجاوے پھر عہد شکنی کر کے اطاعت سے انحراف
وسرتابی کرے چنانچہ یانس بن کلبوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بقیہ عمر یہان
اقامت کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہمپر قادر نہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کامل ہمسے مصالحہ رکھو اگر اس مدت
مین تمنے فتح کر لی تو دیار بکر مین سے پھر کچھ باقی نہ رہجاویگا اور اسوقت ہم تمھاری اطاعت پذیرا کرینگے اور اگر تم فتح بلاد
پر قادر نہوئے تو اطاعت تمھاری ہمپر لازم نہ آویگی زیادہ والسلام چنانچہ یانس نے وہ نامہ پاس عیاض بن غنم کے
ایک مرد عرب تنصرہ کے ہاتھ روانہ کیا یعنے اصل اس نامہ بر کی عرب تھی مگر ایک دو پشت سے نصرانی ہوگا اور وہ
ملک بیعۃ الفرس کے باشندون مین سے تھا اور یہ شخص مدبر ومنتظم شہر ہتاج کا تھا اور اسکے برادران عزا وانتظام بلد مین
اسکے شریک واعوان تھے اور نام اسکا مرہت بن واقد تھا اور میل ورغبت اسکی جانب عرب کے روم سے بہت زیادہ تھی بسبب

اُسنے نامہ خدمت مین عیاض کی پہونچایا اور عیاض نے صلح کو قبول کیا تاکہ اقامت اس مقام کی طول نہو تو مرہف نے قصد
مراجعت کا کیا مگر وقت روانگی کے اُسنے عیاض سے کہا آگاہ ہو اے امیر مین وہ نہین ہون کہ خیرخواہی عرب سے باز رہون
اور خیرخواہی بیدین کی کرون حال یہ ہی کہ اس گمراہ نے ایسی ایسی فکر کی ہی اسصورت مین اگر تم لوگ یہان سے کوچ کر کے
کہین کمین گاہ مین اسکی زوجہ کی گھات پر رہو اور اُسکو مع اسکے ہمراہیون کے گرفتار کرلو تو جسطرح اور جو اطاعت
یالنس سے چاہو گے وہ فی الفور وبے تامل تسلیم کریگا اور اپنا شہر بھی حوالہ کردیگا پس چاہیے کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو یہ
سنکے عیاض رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہم ایسے نہین کہ قول کر کے وفا نکرین اور امید ہی کہ حق تعالی ہماری صدق نیت پر نظر کرکے ہمکو
فتحیاب و فیروزمند کرے راوی کہتا ہی مجھسے روایت کی مالک بن بشر بن عامر نے اور وہ اُن لوگون مین تھا جو فتوح
شام و دیار بکر و دیار ربیعہ مین حاضر تھا چنانچہ اُسنے کہا جسوقت مرہف وہ باتین عیاض رضی اللہ عنہ سے کہ رہا تھا ناگاہ سامنے سے گرد
اوڑتی ہوئی نمودار ہوئی یہ دیکھکر عیاض نے میسرہ بن مسروق سے کہا سوار ہو کر جا دیکھ تو یہ کیسی گرد ہی تب میسرہ اور ایک
جماعت صحابہ مین سے سوار ہو کر گیئے تا آنکہ میسرہ فورا پھر آیا اور کہنے لگا اے امیر آپ کو مژدہ اور فتح مبارک ہو عیاض
نے پوچھا اے ابن بشرہ کیا خبر ہی اُسنے کہا یہ لشکر ابن ہبیرۃ المازنی کا ہی کہ بہت سے بلاد کفار کو تاراج کرتا ہوا
آیا ہی اور مال کثیر اور آدمیون کو اسیر کر لایا ہی یہ خوشخبری سنکے چہرہ عیاض کا روشن ہو گیا اور واسطے پیشوائی
ابن ہبیرۃ المازنی کے آگے بڑھے یہانتک کہ مازنی داخل ہوا اور عیاض و جماعت مسلمین پر سلام کیا و متاع
و غنائم سامنے عیاض کے رکھا اسوقت مرہف بن اُقد تامل دیکھ رہا تھا یہانتک کہ ایک لڑکی وہ بھی پیش
کی گیئی کہ اُسکے جمال و تجمل سے خورشید خجل تھا اور اُسپر شاہان عجم کی عیان تھی یہ دیکھکر مسلمانون نے طرف زمین
کے اپنی نگاہین پست کین اور اداب الٰہی موافق اُسکے ارشاد کے بجا لاے قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنے
اے نبی تو مومنون سے کہدے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین پھر جسوقت مرہف نے اُس لڑکی یعنے میرونہ کو دیکھا تو بے اختیار
کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہر آینہ اے مسلمانو دین تمھارا حق ہی اور قول تمھارا صدق ہی
تب عیاض رضی اللہ عنہ نے کہا اے شخص تیرا کیا حال ہی اور تجھپر کونسا امر منکشف ہوا جو تو نے اقرار شہادتین کا کیا اُسنے کہا یہی
لڑکی زوجہ یالنس مالک ہتاج کی ہی جسکا ذکر ابھی مین تمسے کرتا تھا حق تعالی نے اُسکو تمھارے ہاتھ لگا دیا یہ سنکے
عیاض نے سجدہ شکر پروردگار ادا کیا پھر جب سجدے سے سر اُٹھایا تو کہا جو کوئی تقوی کرتا ہی اور خدا سے ڈرتا ہی
حق تعالی اُسکو رستگار کرتا ہی اور اُسے روزی دیتا ہی جدھر سے اُسکا گمان ہی اور اُدھر سے بھی جو اُسکے گمان سے باہر
ہی واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ جب میرونہ اپنے میکے سے چلی اور اُسکے ہمراہ بہت سی لڑکیان اعیان نصاری
کی تھین اتفاقاً اُسی سرزمین پر جس راستے قافلہ میرونہ کا جاتا تھا گذر قیس بن ہبیرۃ المازنی کا مع لشکر ہوا تو مازنی
نے میرونہ اور اسکے ہمراہیون کو گرفتار کر لیا اور عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کے حضور مین حاضر لایا اُسوقت عیاض رضی اللہ عنہ نے

مرہف سے کہا تو یانس کے پاس پھر جا اور اپنے اسلام کو مخفی رکھ اور جو کچھ تو نے یہان دیکھا اور سنا ہے اس سے
بیان کر اور اہل اسلام کی خیر خواہی کر اور اُس سے کہدے کہ اگر وہ اپنے اہل کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اگر اسکو اپنی زوجہ کی خواہش
و طلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئین تفویض کرے اور جو امر ہم اُس سے چاہین وہ قبول کرے چنانچہ مرہف نے یہان سے
مراجعت کی اور یانس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اُسپر بہت شاق و صدمہ عظیم ہوا تب مرہف نے مشورہ
کیا کہ اب تیری کیا رائے ہے اُسنے کہا آپ یقین جانیے کہ یہ قوم عرب جو قول کرتے ہین اُسکو وفا کرتے ہین اور اسی سبب سے
یہ لوگ ہمپر ظفریاب ہوئے ہین پس میرے نزدیک مصلحت اور خیر اسی مین ہے کہ آپ قلعہ انکو تسلیم کر دیجیے تو وہ آپ کو زوجہ
آپکی اور جو کچھ آپکا ہے دیوینگے اور مین اس بات کی ضمانت کرتا ہون یانس نے کہا اے مرہف تو اُنکے پاس جا اور اُنہین
سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس آ کر ہمارے ایفاے مطلوب پر حلف کرین پس اگر وہ اس بات مین عہد وفا
کرینگے تو اُنکے لیے مین قلعہ خالی کر دونگا اور ہمارے پاس ایسے شخص کو لانا جسکا قول مقبول عند الجمہور اور فعل اُسکا
مشکور ہو تا کہ میری خاطر کو اُسسے وثوق ہو اور چاہیے کہ وہ شخص ایسا ہو جسکا ذکر بشجاعت مشہور ہو اور فتح کرنے مین
بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قیود ایسے اوصاف سے مراد اُسکی بطلب خالد بن الولید تھی اور یہ تجویز اُس ملعون کی
اس ارادے سے تھی کہ اُن لوگون کو اس حیلے و مکر سے طلب کر کے گرفتار کر لیوے اور اُنکے بدلے مین اپنی زوجہ کی
تخلیص کراوے چنانچہ مرہف پاس عیاضؓ کے آیا اور جو کچھ یانس نے کہدیا تھا وہ بیان کیا تب عیاضؓ نے کہا
اے مرہف اس مردود کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ہمسے خدع و فریب کرے اور ہم اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہین کہ مکر اُسکا
اسی کی طرف عائد ہوگا اور یہ آیہ پڑھا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ یعنے خداے تعالی مفسدون کے کام درست
نہین کرتا اور انجام کار اُنکا بخیر نہین ہوتا یہ سنکے خالد نے عیاضؓ سے کہا اے امیر مجھے جانے دو مین اس قلعہ پر چڑھ جاونگا
حق تعالی براہ راست کا موفق ہے عیاضؓ نے کہا بہتر ہے برکات و عنایات خدا پر تکیہ کر کے عزم کرو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
یعنے قدرت و قوت خداداد ہوا کرتی ہے چنانچہ خالد و مقداد و عمار و سعید بن زید و عمرو بن معدیکرب و مسیب بن نجبیہ
و قیس بن ہبیرہ و ضرار بن الازور و عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب بہادر روانہ ہوئے اور اُنکے آگے
آگے مرہف تھا یہان تک کہ باب قلعہ پر پہونچے اور اُس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ غلامون خادمون کو درکات
و درہ قلعہ مین بٹھا کر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہون تو اُنکے ہتھیار رکھوا لیوین چنانچہ اُن غلامون نے ایسا ہی
کیا کہ سب کے ہتھیار لیے لیے مگر خالد و عبد الرحمن و ضرار ان تینون نے ہتھیار نہین دیے اور کہنے لگے ہم وہ نہین ہین جو اپنے
ہتھیار غیرون کے حوالے کرین اگر اسکو منظور ہو تو ہم اسکے پاس مسلح جاوینگے اور نہین تو ہم جدھر سے آئے ہین اُدھر ہی
پھرے جاتے ہین تب مرہف پاس یانس کے گیا اور کہا سب نے ہتھیار حوالے کیے مگر تین آدمی نے ہتھیار نہین دیے
وہ کیا قدرت رکھتے ہین اور کیا کر سکتے ہین انکو اُنکے حال پہ چھوڑ دیجیے جسطرح چاہین چلے آوین بالفرض اگر وہ آگ بھی ہونگے

تو بھی ہمکو کچھ گزند نہین پہونچا سکتے ہین پس چاہیے کہ تو جرع وبراس کو اپنے ثابت ہونے ندے تا انکو طمع وحوصلہ ہو یہ کلام سنکر
یانس نے کہا قسم ہے حق مسیح کی بے شبہ تو سچ کہتا ہی کیونکہ انہون نے کہدیا کہ وہ سب ہتھیار باندھے ہوئے آوین تا ان سب
پر ثابت ہو کہ ہم انسے کچھ خوف نہین کرتے ہین اور سواے اسکے اس صورت مین انکے دلون مین ہمسے وحشت بھی
نہ ہیگی غرض کہ مرسل گیا اور ہمراہیون کو حکم کیا کہ جس جس کا ہتھیار لیا گیا ہی واپس کر دو پھر انکو ہتھیار دیکر ہمراہ لیچلا
جب وسط قلعہ مین پہونچے تو یکایک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جسوقت اسکی آنکھین
صحابہ سے دوچار ہوئین تو اسکے دل مین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اسوجہ سے کہ کوئی خدا سے خوف
رکھتا ہو اس سے ہر شے ڈرتی ہی چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا پڑتا تھا اور حال انکہ اسنے پہلے سے اپنے خواص اصحاب
کو فہمائش اس بات کی کردی تھی کہ جب مجکو دیکھو مین انکے قریب ہوا ہون اور انسے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم انکو گرفتار
کرلیجیو پھر جب خالدؓ نے ان لوگون کے بشرے کی طرف نگاہ کی تو انکے مافی الضمیر کو بتفرس دریافت کرکے یانس سے
خطاب کیا کہ اے بطریق برجاے خود باش تو نہین جانتا ہم وہ قوم ہین کہ ہم مکر و کید نہین کرتے ہین ہر آئینہ ہمنے بہت سے
لوگ کو تجھ سے ہلاک کیا اور انکے بلا دلے لیئے یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگا اور یانس کو خوف مین لایا اور اسکو دہشت
مین ڈالا یہانتک کہ یانس کے خیال مین یہ سمایا کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب انھین مین سے اسکو نظر آنے لگے آخر خالد آگے بڑھا اور
یانس کی رگ گردن پر ایسی ضرب شمشیر لگائی کہ اسکے سینے تک اتر گئی اور دیگر صحابہ نے یکبارگی اہل قلعہ پر ہجوم و یورش کرکے
تلوارین مارنے لگے اور کشتون کے پشتے کر دیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان فسطاس و فرساط کو واسطے
قتال مسلمین کے یانس نے جمع کر رکھا تھا چنانچہ جسوقت یانس کو خالد نے قتل کیا اور اہل فسطاس و فرساط نے صحابہ کی
استقامت و ثابت قدمی قتال اہل قلعہ پر اس شدومد سے دیکھی تو وہ لوگ آپسمین کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے ہمراہیون
و ہمراہیون سے غافل و بے پروا نہین رہتے ہین بلکہ انکے معاون و مددگار رہتے ہین و تحقیق کہ انھون نے ہرگاہ بلاد اعد دیکر بلاد
کو فتح کرلیا ہی تو شہر ہتاج وغیرہ کب انکو مانع ہو سکتے ہین پس چاہیے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک سوخ اختیار کرین
اور انکے ہمراہ ہوکر اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا ہی کیا کہ انھون نے بھی تلوارین میان سے لین اور مسلمین کے ساتھ ہوکر قلعہ
والون کو قتل کرنا شروع کیا اور ادہر لشکر اسلام مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جسوقت عیاض بن غنم نے اندرون قلعہ
سے شور و غوغا سنا تو کہنے لگے آگاہ ہو اے مسلمانو کہ ہر آئینہ یانس نے ساتھ خالد اور اسکے ہمراہیون کے غدر و عہد شکنی کی پس
اے مجاہدین لازم ہی کہ اپنے تئین ان تک بہت جلد پہونچاؤ یہ سنتے ہی ابو الہول مع چار سو اپنے اصحاب کے فوراً نکل
پڑا اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب پہاڑی پر چڑھ کر قلعے کی طرف اتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ مین سے بھاگے جاتے
تھے انکو تہ تیغ کیا یہانتک کہ انمین سے کوئی بھاگ نہ بچا اور ہنوز ابو الہول اور اصحاب اسکے داخل قلعہ نہوئے تھے کہ خالد
نے قلعہ فتح کرلیا تھا اور اسپر تسلط بخوبی کرچکا تھا و بعد ازان عیاضؓ اور سارے مسلمین قلعہ مین در آئے اور جو کچھ اس قلعہ

مین تھا سب پر قبضہ کیا اور عیاض رضی اللہ عنہ نے سابار اپنے مولا یعنے غلام آزاد کردہ کو اُس قلعہ پر والی و حاکم کیا اور اسکے ہمراہ سو
آدمی تعینات کئے اور اہل فسطاس فرسا طا کے لیئے اور واسطے بقیہ مردم قلعہ کے ایک نوشتہ لکھا اس باب مین کہ وہ
لوگ کبھی کسی عورت سے زناکاری نکرین اور اس بات پر شاہد کیے گئے خالد رض و مقداد و عمار و معاذ و شرحبیل و عبدالرحمن
بن ابی بکر و ضرار اور عیاض نے اُن اسیرون کو بھی رہا کیا جنکو قیس بن ہبیرہ گرفتار کر لایا تھا و بعد ازان عیاض رض نے
بطلب میافارقین کوچ کیا تا آنکہ اثناے راہ مین باشندگان کوہ میافارقین و اہل الجزیرہ اور مردمان قلعہ تنان حرب الکلاب
نے پیشرو ی کر کے ہم پاس عیاض بن غنم کے حاضر ہو گئے سو عیاض رض نے اُنکو امان دی اور اُنپر جزیہ مقرر کر لیا
اور اُن جمعون کو اُنکے شہرون کو رخصت کر دیا اور اکابر میافارقین کے عیاض کی ملاقات کو آئے اور اُنکے حسن سیرت
اور طیب عدالت پر شکر گذاری کی اور واسطے عیاض و ہمراہیون کے سامان ضیافات مہیا کیا اور عیاض رض نے دامن
کوہ مین بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہان مقام رکھا بعد ازان سارے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جمع کر کے اُنسے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا طرف دیار ارمنیہ اور طرف ارض روم کے ہے تو چاہیے کہ تم لوگ
رحمکم اللہ مجکو مشورہ دو کہ کس راستے پر اور کدھر سے ہم اُدھر کو چلین تب ایک شخص نے معاہدین مین سے جو سب ہون سے
زیادہ اُن بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ اے امیر اگر مجکو اجازت ہو تو مین عرض کرون عیاض رض نے کہا جسکے پاس کوئی
راے اور تدبیر ہو چاہیے کہ وہ بیان کرے تب اُسنے عرض کی آپ خوب بلقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد ارمنیہ کا کرینگے
تو آپ کو وہان ایک زمانہ طویل گذریگا لہذا بالفعل بہتر یہ ہے کہ یہان سے قریب ایک قلعہ بلند و محکم واقع ہے اُسکا نام
حصن لغوب ہے اور نام والی قلعہ کا بطالقون بن کنعان بن عبدیوس ہے اور وہ صاحب جیش عرمرم یعنے خداوند لشکر
اعظم ہے اُسپر عزم کیجیے نصر من اللہ و فتح قریب

ذکر فتح حصن لغوب

بعد ازان اُس شخص نے کہا اے امیر جاننا چاہیے کہ بہت سی گڑھیان اور اکثر قلعے بطالقون کے تحت حکومت
اور زیر دست ہین اور بارہا وہ یہان سے سوار ہو کر بطمع تاراج باشندگان اُن شہرون کے جاتا ہے اور غارتگری کرتا ہے لہذا
راے یہ ہے کہ اگر آپ اُسپر لشکر کشی کیجیے تو امید ہے کہ حق تعالی آپکی فتح کرے کیونکہ اگر آپ اس قلعہ کو فتح کر لیوینگے تو جہان کہین
کا آپ ارادہ کرینگے وہان جا سکینگے و نیز موجب خوشدلی و طمانینت قلبی اُس شخص کی ہوگی جسکو آپ اپنے اصحاب
مین سے اپنی طرف سے یہان کا خلیفہ مقرر کر جاوینگے یہ سنکے عیاض رض نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ اس شخص
نے کلام کیا تمنے سنا اسمین تمہاری کیا راے ہے تب خالد رض نے کہا کہ کلام اس شخص کا حق اور نطق اسکا صدق ہے
آپ عزم کیجیے اور حق تعالی پر تکیہ و توکل رکھیے بعد ازان وہ لوگ عیاض رض کے پاس سے لپنے اپنے مقامون پہ

آئے اور تمام شب اس فکر مین بسر کی کہ کس شخص کو طرف اس قلعے کے بھیجنا چاہیے آخر ہر ایک نے بالاتفاق یوقنا کو اختیار
کیا اور یوقنا کو پاس عیاض رض کے بلوایا تب عیاض رض نے یوقنا سے کہا اے عبداللہ یوقنا جمیع اصحاب کی راے نے
تجھپر اتفاق کیا ہی کہ تو ہی اس قلعے مین جا اس امر مین تیری کیا راے ہی یوقنا نے کہا حق تعالی امیر کے امور کی صلاح
کرے مینے سنا ہی کہ یہ قلعہ سخت و شوار گذار ہی اور جب وہان مین پہونچون تو احتمال طول امر ہی مبادا کہ یہ وقت فوت ہوجاوے
اور معلوم نہین کہ انجام اسکا کیا ہو ولیکن مین بہرحال اپنی جان خدا و رسول کے واسطے نثار کرتا ہون چنانچہ مین اپنے
برادران عمزاد سے ایک سو مرد کو لیجا کر کسی گوشے مین فلاحین کے بطور کمین اتار دیتا ہون اور اپنی عورتون اور اولاد کو
مقام لقمرین چھوڑتا ہون اور مین باشندگان فلاحین مین جا ملتا ہون اس تدبیر سے اگر بشمول ان باشندون کے اس قلعے
مین پہر الگذر ہوگیا تو انشاء اللہ تعالی تسخیر قلعہ کرتے ہین عیاض رض نے کہا اے عبداللہ تیرا امر اور تیری حیلہ گری سارے
نصرانیون مین مشتہر ہو رہی مین ڈرتا ہون کہ تو اسطرح وہان جاکر اپنے تئین اور اپنے ہمراہیون کو مہلکے مین ڈالیگا کہ وہ تم سب کو
گرفتار کر لیوینگے اور حق تعالی نے فرمایا ہی لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنے اپنے تئین از خود ہلاکت مین نہ ڈالو تب
یوقنا رض نے کہا پھر اگر یہ منظور نہین ہی تو مجکو اذن دیجیے کہ انکے بلاد بطریق تاخت و تاراج کے جاوین عیاض رض نے کہا ہان
اجازت ہی اسوقت یوقنا اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیکے نکلا اور وہ سب ہزار مرد اسکی قوم سے تھے اور ان سبھون نے
شہرہاے اَرزَن و سَرد و سَعرد و دیار بَاسا و حیران و معدن پر عزم بالجزم کیا **واقدی** رح نے کہا ناگاہ قضا و قدر
الہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہرہاے سعرد و حیران و معدن و میہوطراجر و سلو اس کو جسکا نام حرسلو تھا ساتھ
بطالیقون کے عناد بھی اور درمیان ان دونون کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے درپے تخریب رہتا تھا
پھر جب خبر آمد صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میافارقین مین تھے اسوقت باشندگان
بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ بجرب دینے لگے مگر اسنے اپنے مین طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نپائی تو
اسنے ہدایاے نفیسہ ہمراہ لیکر خود پاس بطالقون کے چلا تا اس سے بعد مصالحہ فیمابین کے صلاح و مشورت
کرے کہ قتال مسلمین پر یکدست و یکدل ہوجاوین چنانچہ اس عرصے مین کہ وہ ہدایا اپنے ہمراہ لیے ہوئے جاتا تھا
کہ ایک قریہ مین جسکا نام امرغیر تھا جا اُترا اور گھوڑون کو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور اس انتظار مین
روانگی پر آمادہ بیٹھا تھا اتفاقاً اُسی حوالی مین یوقنا بھی گھات داک مین لگے تھے کہ ناگاہ اُنھون نے اُس
قریہ کو گھیر لیا اور جو لوگ اسمین موجود تھے اُنکو گرفتار کر لیا چنانچہ بشمول اُن لوگون کے وہ بطریق یعنے حرسلو اور اسکی عور
بھی مع ہمراہیان اپنے اسیر ہوگیا پس وہ شب تو دار و گیر مین گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے
اُنسے خطاب کیا کہ دیکھو حق تعالی نے کیسا مجکو تیرے منصور و مظفر کیا اور آگاہ ہو کہ مین بھی بلوک وم سے ہون کہ مالک بلاد
تھا اور لشکر کشی اور فرمان روائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربان گاہ سے تقرب رکھتا تھا جب حق تعالی نے اس

قوم کو یہان بھیجا تو مینے انکے حالات کی تزدیش و آزمائش کی اور انکے کامون پر نظر کی تو مجکو خوب ثابت ہوا کہ حق بجانب انکے ہی تب مینے انکے قول و فعل کی پیروی کی وحال آنکہ ہم ملک شام مین ایسی قدرت رکھتے تھے کہ سائر ملوک عجم خصوص کسری بن ہرمز اور سائر ترک و دیلم ہمسے عاجز و ہراسان تھے اور تمام مزرعات روے زمین ہمارے لیے تھی اور ہم کچھ پروا عرب نکرتے تھے یہانتک کہ باینہمہ مکنت و قدرت کے جب عرب نے ہمپر خروج کیا تو اُنکے رعب و صولت سے ذائقہ ہمارا تلخ ہوگیا اور ساری شجاعت و جسارت ہماری جاتی رہی تاآنکہ وہ ہمارے تمام قلعون اور حصنون کے مالک ہوگئے اور ہماری جملہ املاک پر قابض و متصرف ہوئے اور پروردگار نے اُنکو ہمپر نصرت و فیروزمندی بخشی اسلیے کہ وحدانیت و توحید خداوند مجید کا اشارہ انھین کی طرف کیا جاتا ہی یعنے صلی اللہ مین انھین لوگون کی طرف اشارہ ہی کہ یہی لوگ موحدین خاص ہین الحاصل اگر تم لوگ بھی خداے واحد پر ایمان لاؤ تو دنیا و آخرت مین تمہارے لیے آسائش و فراخی حاصل ہو اور مین تمکو مطلق العنان کردون اور اگر تم انکار کروگے تو مین تمکو آخر تک یعنے تم سب کو قتل کرونگا یہ سنکے اُن لوگون نے کہا آج کے روز و شب ہمکو مہلت دو کہ ہم بجاے خود با فکر و تدبیر کرین تب یوقنا نے اُن سبکو مہلت دی بعد حرسلو البطریق کے تئین تخلیہ مین بلاکر پوشیدہ اس سے باتین کین اور اُس سے کہا تو اُس بات پر عمل کر جسکے سبب جہنم سے تیری گلو خلاصی ہو اور اسلام قبول کرے اور تو اپنے تئین موذی و آمادہ کر یہانتک کہ جو باتین ہمنے سُنی ہین کہ وہ درمیان تیرے اور صاحب اس قلعہ یعنے بطالقون کے واقع ہی تجکو اسپر دسترس ہو جاوے تب اُس بطریق یعنے حرسلوا نے کہا تم سچ کہتے ہو مگر تمکو اس راز درپردہ کی کسنے خبر دی یوقنا نے کہا مجھے خدا و رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر کہ باعث عداوت درمیان تیرے اور اُسکے کیا ہی حرسلوا نے کہا سبب عداوت یہ ہی کہ بطالقون نے اپنے عقد تزویج کے لیے خواستگاری میری دختر سے کی تھی اور میرے پاس ہلایا اور پیام بھیجا تھا مینے پھیر دیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ میرے اور اسکے عداوت کی ہوئی ہی یہانتک کہ وہ میرے بلاد پر تاخت و تاراج لاتا ہی اور مین اُسکے شہرون پر غارتگری کرتا ہون اور اب مین اُسکے پاس ہدیہ و نذر لیکر ملنے جاتا تھا تاکہ ہم اور وہ یکدست و یکدل ہو جاوین ناگاہ تم آپڑے اور مجھے گرفتار کرلیا یوقنا نے جواب دیا کہ جو امر خیر مین اپنے لیے چاہتا ہون وہی تیرے حق مین بھی ارادہ رکھتا ہون اور مین تجھپر جبر و زبردستی بھی نہین کرتا ہون کہ تو اپنا دین چھوڑ دے ولیکن مجھسے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہمسے خلاف و انحراف نکرے اور مین تجھے رہا کرتا ہون چاہیے کہ تو والی قلعہ کے پاس جاکر اُسکے سامنے انکساری و فروتنی ظاہر کر اور اظہار اپنی ندامت و پشیمانی کا کر کہ مین دوبارہ تزویج اپنی دختر سے تمہارے پیام کو رد کرکے بہت شرمسار ہوا ہون آخر اب مینے اُسکو اپنے ہمراہ لیا اور بزینت و آرائش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اُسکے ساتھ کیا اس ارادے سے کہ مین اُسکو تمہارے لیے ہدیہ پیشکش کرون پھر جب مین اُسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ جسوقت فلان قریہ مین پہونچا تو یکایک قوم عرب برجستہ مجھپر آپڑے اور تمام مال و اسباب ہمارا لوٹ لیا اور ہمارے آدمیون کو گرفتار کرلیا

اور مین اُسنے اپنے تئین بچا کر تمھارے پاس بھاگ آیا ہون تاکہ تم میری دستگیری کرو اور میری دختر کو قید عرب سے چھوڑاؤ
غرض کہ جب وہ یہ بیان سُنیگا تو طمع اُسکو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑیگا اُسوقت امید
کہ حق تعالیٰ ہم کو فیروزمند و فتحیاب کریگا پھر انشاءاللہ جب ہم اِس قلعے پر متسلط و مالک ہونگے تو البتہ تو اپنے بلاد پر بدستور
باقی رہیگا اور امان و اطمینان سے گذران کریگا اور تو خوب جان لے کہ فعل میرا دینی مصالح سے ہے جو کچھ مین کرونگا اُسکو تمام
عرب پذیرا و امضا کرینگے اور برابر جاری رکھینگے چنانچہ جب اُس بطریق نے یہ کلام یوقنا کا سُنا تو کہنے لگا مین یون ہی کرونگا ولیکن
مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اِس بات سے کہ مین اپنے اہل دین پر غدر و فریب کرتا ہون یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے
زعم مین یہ گناہ ہو تو یہ تیرا بار مین اپنے اوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ میرے ذمے ہے تو مجھپر چھوڑ دے کہ عیسیٰ بن مریم روز قیامت
مجھسے اسکا مطالبہ [illegible] کرین بطریق نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو تو مین اِس کام کو کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک کوئی
امر دشوار نہین ہے لیکن مجھکو یہ اندیشہ ہے کہ جیسا تم کہتے ہو ہرگاہ مین اُسکو بجا لایا اور شاید کہ وہ اپنے قلعے سے نہ نکلا بلکہ اُسنے
اپنے اصحاب مین سے کسی کو باجمعیت میری اعانت و نصرت کے لیے میرے ساتھ کردیا تو تمھارے دشمن سے
تمکو کچھ فائدہ حاصل نہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے حرسلوا البطریق نے کہا میری راے مین اِسکے سواے
دوسری صورت نہین یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہے اُسنے کہا تم اپنے اصحاب کو اسپان سوار ہمراہ لیکر چلو اور مین بھی تمھارے
ہمرکاب ہون اور صبح ہونے پاوے کہ قلعہ تک جا پہنچین پھر جب وہ مشرف و زیر نظر ہوجاوے تو میرا گھوڑا اور میرا
ہتھیار مجھکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان جا پہونچون اور جسوقت بیطالقون کو ہمراہ اُسکے
ارباب دولت کے دیکھون اور میری اُسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے سر پر خاک ڈالکر شور و فریاد کرون اے ملک
عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامون کو پکڑ لیا اور جو کچھ آپ کے لیے ہدیہ و نذر میرے ہمراہ تھا لوٹ لیا ہے
جب وہ کہیگا کہ عرب کہان ہین تو مین کہونگا کہ قلعہ سے ایک فرسخ پر نازل ہین پھر جسوقت وہ یہ بات سُنیگا
تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سواے اِسکے اُسکو کچھ چارہ نہوگا کہ فوراً تمھاری طرف عزم کرے
اور حال یہ ہے کہ اکثر لشکر اُسکا متفرق ہے کہ جا بجا اُنکو قلعون پر تعینات کردیا ہے اور اُسکے پاس ہنگی ہزار سوار یا کچھ کم ہونگے
پھر جبکہ یوقنا نے یہ کلام حرسلوا کا سُنا تو اُسکی باتون پر یقین اور وثوق ہوا اور اپنے پاس سے اسیرون کو پاس
عیاض بن غنم کے بھیجدیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاض کے پاس پہونچے تو اُن قیدیون کو فرمایا ہم تمکو رہا کرتے ہین
اِس شرط پر کہ تم لوگون مین جا کر ہمارے احسانات بیان کرو انھون نے کہا ہان البتہ ہم آپکا ذکر خیر مشتہر کرینگے اور
کیونکر نکرینگے کہ آپ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاض نے اُن بندیون کو چھوڑدیا جب وہ لوگ ہر طرف
منتشر ہوے اور باشندگانِ بلاد نے حسن سیرت و طیب عدالت امیر اسلام کی سُنی تو اطاعت و فرمانبرداری مین سب
حاضر ہوے اور اِدھر یوقنا اُسی رات کو اپنی جمعیت لیکر طرف قلعہ بیطالقون کے روانہ ہوے ہنوز سپیدۂ فجر نمودار نہوا

تھا کہ سامنے قلعے کے جا پہونچے اُسوقت یوقنا نے جرسلوا لبطریق کو رخصت کیا اور اُس سے عہد واثق لیا اور اُسکا گھوڑا اور سلاح دیدیا
اور وہ اُنکے پاس سے یون چلا جیسے کوئی اپنے تئین کسی سے چھوڑا کر بھاگتا ہی اور وہ چند قدم جانب قلعہ گیا تھا کہ اُسنے ملک بطالقون
کو سامنے طرف قلعہ شورس کے جاتے دیکھا اور اُسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور اُسوقت سبب اُسکے خروج کا یہ ہوا تھا کہ
کچھ لوگ اُسکے اصحاب مین سے جو کنیسۂ قدیم مین رہتے تھے اُنھون نے اگرچہ کچھ ہم راہیان یوقنا کے ہاتھ سے اذیت پائی تھی وہ بطریق بطالقون
سے بطریق استغاثہ بیان کیا تھا پس یہ اُسی ارادے سے چلا تھا کہ اُن مستغیثون کو دست یوقنا سے نجات دے تا اُنکا اُسی ہنگام
مین جب بطریق جرسلوا رو برو بطالقون کے پہونچا تو پیدل ہو کر بالحاج و زاری پیش آیا اور حال اپنا بیان کر کے اُسکو نرم دل کیا اُسنے پوچھا اور تو نے کیونکر
مخلصی پائی اُسنے کہا مین اپنے ہاتھ بندھے ہوئے چھوڑا کر اس گھوڑے پر سوار ہو بھاگا پھر جب اُنھون نے مجھے بھاگتے دیکھا
تو وہ بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور میرا تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوئے یہین قریب آ گئے ہین جب بطالقون نے
یہ احوال سُنا تو اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہو چنانچہ اُسیوقت بطلب یوقنا روانہ ہوا اور کہنے لگا یہ وہی شخص ہے جسکا ارادہ
کرتے ہین چاہتا تھا سو خدا نے خود اُسکو ہم تک پہونچا دیا تو چاہیے کہ آپیر یورش کرو اور کوئی انمین سے بچنے نپاوے یہانتک
کہ اُنکو تیرون سے چھید ہو اور یوقنا نے بحکم تحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچا اور رنج و بلا نے ہاتھ پھیلایا
اُسوقت یوقنا اور اُسکے اصحاب خداوند عزوجل سے طلب اعانت و امداد کرتے تھے چنانچہ اُسوقت کہ یہ لوگ قریب بہلاکت
تھے کہ ناگاہ ایک جانب بلندی سے کنوتیان گھورونکی دور سے نظر آنے لگین اور کیو پایا کہ وہ بطریق تستا قط لوٹ پڑتے
ہین آخر جب وہ اور قریب ہوئے اور یوقنا نے اُنکو بنظر غور دیکھا تو اتفاقاً وہ سب اصحاب رسول خدا تھے صلی اللہ علیہ
وسلم اور وہ سب تین ہزار تھے اور افسر اُنکا خالد بن الولید تھا اور باعث اس لشکر کے آنیکا یہ ہوا کہ جب یوقنا اپنے
بنی اعمام کو ہمراہ لیکر عیاض سے رخصت ہو کر بقصد قلعہ یعوب روانہ ہوا تھا تو عیاض نے اُسکے حق مین اندیشہ کر کے
لشکر سوارون کا بسر کردگی خالد کے روانہ کر دیا تھا چنانچہ خالد کو جسوقت اِس نواحی مین حال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑون
کی باگین چھوڑ دین اور بگٹٹ آ پہونچے اور پکار کر کہا ای اہل ایمان اے حاملان قرآن گھیر لو ان صلیب پرستون کو اور
ذکر اللہ مین اپنی آوازون کو بلند کرو راوی نے کہا جب یوقنا نے یہ دیکھا کہ نصرت خدا آ پہونچی تو شان اپنی عظیم سمجھکر
صاحب قلعہ سے مقابل ہوئے اور اُسکی شان عظمت سے اُسکو پہچانا اور اُس سے تیغ زنی و نیزہ بازی ہونے لگی آخر یوقنا
نے نیزہ مار کر زمین پر اُسکو گرا دیا اور خالد نے اور اُسکے اصحاب نے لشکر بطالقون کے ساتھ وہ کام کیے جو آگ لکڑی سے
کرتی ہے آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنی بطالقون کو قتل کیا تو اُسکا سر کاٹکر نیزے پر بلند کیا اور اُسکے لشکر سے پکار کر
کہا کہ تم کسکے لیے قتال کرتے ہو ہمنے تو تمھارے صاحب و مالک کو قتل کر ڈالا پھر جب اُنھون نے سر بطالقون بالائے
سنان دیکھا تو منھ موڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اُنمین سے اکثر مر کھپ گئے اور باقی پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُن قلعون مین جو بطالقون
سے متعلق تھے غل پڑ گیا کہ بطالقون مارا گیا آخر وہان کے لوگ نکل بھاگے واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ بطالقون کی

ایک نوجہ شہر پر ہو قتل و ریا ور پراگندہ ہو گئی جب اُسنے اپنے شوہر کا حال ایسا کچھ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ و اہل بلاد اکثر مارے گئے اور باقی جو منتشر و متفرق ہو گئے تو اُسکو یقین ہو گیا کہ اب اُسکے ملک کو زوال آیا اور اُسکا خانہ خراب اور خانمان تباہ ہو گیا تب اُسنے اپنے ارکان دولت کے اکابر و مشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی اے گروہ آگاہ ہو کہ ہر آئینہ صاحب تمہارا مارا گیا اور جو جمعیت اُسکے ہمراہ تھی پریشان ہو گئی اور عربون کے ہاتھونسے تمپر ایسی واردات گذرین اور ملوک دین نصرانیہ پر کیسی کیسی مصیبتین پڑین اور دیکھو وہ لوگ کسطرح مالک ملک شام ہو گئے اور سرزمین بعبہ اور دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر متسلط ہو گئے صالح امور اُنسے قریب ہین شریعت اُنکی جاری ہے اور ذکر اُنکا ہر جا ساری ہے اکثر ملوک و بطارقہ اُنکے دین مین داخل ہو گئے اور وہ لوگ جس قلعہ پر جاتے ہین فتح کرتے ہین اور جس لشکر سے مقابل ہوتے ہین اُسکو شکست دیتے ہین یہانتک کہ وہ تمہاری سرزمین مین وارد ہوئے اور تمہارے گھرون مین نازل ہو گئے اب تم اپنی رائے رشید سے کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو کچھ آپ نے کلام کیا ہم خوب جانتے ہین مگر یہ امر آپکے امر پر موقوف اور آپکی رای عالی سے متعلق ہے ملکہ نے کہا صواب یہ ہے کہ تم سب اپنا خون بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کرو اور جسطرح اور اہل بلاد نے مصالحہ کیا ہے ویسا ہی تم بھی کرو کہ اگر اُنسے مصالحہ کر لوگے تو جان و مال و ننگ و ناموس سے امین مطمئن رہو گے اور اونکے سایہ پناہ مین زندگانی بخوشی بسر کر سکوگے یہ سنکے اُن لوگون نے جواب دیا کہ تجویز آپکی عین صواب ہے ملکہ نے کہا پھر تم مین سے کچھ لوگ ان عربون کے پاس جاوین اور ہمارے لیے اُنسے التماس صلح کرین راوی کہتا ہے پھر بعد مشورے کے وہ سب ملکہ پاس سے رخصت ہوئے پھر اُنمین سے تیس آدمی جو بڑے اخیار و ابرار قوم تھے نہر قلعہ سے عبور کرکے جانب لشکر خالد روانہ ہوئے جسدم خالد اور جملہ مسلمانون نے اُنکو اپنی طرف آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ ہین تو مسلمانون نے اُنکا استقبال اور اُنپر سلام کیا اور اُنکو مرحبا کہا اور اُنکے ہمراہ ہو کر خیمہ خالد پر لیگئے اُسوقت خالد فرش خاک یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے تھے اور خاص اصحاب اُنکے گرد تھے اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل و جان ذکر اللہ مین مشغول تھے اور اُنکے پاس نہ کوئی پردہ دار تھا نہ کوئی دربان چنانچہ ان لوگون نے جاکر خالد اور اصحاب خالد پر سلام کیا تب خالد نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بمزید تحیت مودی کرو اور یہ آیت پڑھی وَاِذَا حُیِّیتُم بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوا بِاَحسَنَ مِنهَا اَو رُدُّوهَا یعنے جب کوئی تمہارے تئین کوئی ہدیہ سلام و دعا اور کوئی عطیہ بذل و عطا سے پیشکش کرے تو تم بہتر اُس سے پیش کرو مثلاً جواب سلام علیکم کا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو یا بمثل اُسکے ادا کرو مثلاً سلام علیکم کا جواب علیکم السلام دو پس اُس قوم مین جو اکابر تھے اور اُنکے دین کے علما تھے وہ آگے بڑھ کر کہنے لگے تم مین کون امیر ہے جس سے ہم کچھ خطاب و کلام کرین اُن مسلمانون نے جواب دیا کہ ہم مین نہ تو کوئی امیر ہے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ اپنے برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے سب کو برابر و یکسان کر لیا اور دین نے ہمارے وضیع و شریف کو ایک حال پر جمع کر دیا ہم سب عباد اللہ ہین پھر جب اُس قوم نے یہ باتین سنین تو وہ سب کہنے

لگے کہ واللہ تم لوگون کو حق تعالی نے ہمپر نصرت نہین دی مگر اسلیے کہ تم اپنے نبی کی اتباع و پیروی [illegible] اور قبول تمھارا
اپنے دین باطل کا ناطق ہو در صورتیکہ ہم تمسے [illegible] درخواست کرتے ہین کہ تم اپنے قول پر ہمارا [illegible] تحمل و اقرار کرو اور جسطور
پر تمنے سارا اہالی بلاد کا معاملہ کیا ہی ہمکو بھی اسمین [illegible] ایک گروہ نے خالد سے کہا اگر تم لوگ ہمارے لیے کسقدر بدل مال کروگے
یعنے کتنا جزیہ و محصول دوگے انھون نے کہا جسقدر تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانون نے کہا ہم نہین چاہتے
ہین مگر اسیقدر جسپر دم [illegible] شہر دارے راضی ہوون کہ وہ خوشحال ہین [illegible] ہی کہ جو شخص رحم نہین کرتا اسپر بھی کوئی رحم
نہین کرتا ہی و تحقیق ہمنے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ فرماتے تھے کہ اشقی کے قلب سے رحمت نکال لی جاتی ہی راوی
نے کہا پھر جب اُس قوم نے یہ کلمے سنے تو چہرے اُنکے فرط شادمانی سے روشن ہوگئے اور کہنے لگے تحقیق حق تعالی نے تمکو سبب
حق کے نصرت دی ہی یعنے تمکو نصرت دینی احق ہی کیونکہ تم مستحق نصرت ہو [illegible] سے دین مین سواے حق کے اور کچھ نہین
دیکھتے ہین بالآخر وہ سب کے سب اسلام لائے اور اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور اُن سب کو اُنکے کنیسون مین جا بجا جمع کرکے
جو جو حسن سیرت و مکارم اخلاق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھ اُنکے کلمات [illegible] سے سنا تھا بیان
کیا یہ سنکے اہل شہر [illegible]
و دین ہو پس لابد ہی کہ جس امر مین تم اپنے لیے راضی ہو اسی مین ہمارے بھی رضا ہی چنانچہ اکثر وہ اسلام لائے مگر [illegible]
وانا ملکہ نے جسوقت یہ باتین سنین تو دل اُسکا کشادہ و شادمان ہوا [illegible] پاس خالد کے [illegible] کہلا بھیجا [illegible]
سے نہر اُترکر ہمارے قلعے مین آؤ پھر انکے لیے شہر کا پل بند ہوا یا کہ خالد [illegible]
اُترے اور اس جا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگران تھی اور انکی طرف نظر رکھتی تھی پھر اُسنے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ قوم مستغرق [illegible]
و طالب آخرت ہین رضی اللہ عنہم اور اُسپر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ غارت گرون مین نہین ہین اور یہ لوگ سفیہ [illegible]
اور انمین کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہین ہی اور یہ سب [illegible] بالآخر جب ملکہ انکے [illegible]
دیکھ چکی تو اپنے قصر سے اُترکر ان لوگون کے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اُسوقت خالد نے کہا حق تعالی تیرے اسلام
قبول کرے اور تجھسے راضی ہو اب تو اپنے قلعے مین جا اور اپنے محل مین آباد ہو تجھپر کسی کے لیے سبیل و دست برد نہین [illegible]
نظر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ اُنکے تئین بہت خوش آئی اور زوجیت اُسکی منظور ہوئی تو خالد کو براے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا
اُسنے قبول کیا تب خالد نے اس بات کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور اُنسے استشارہ و استخارہ کیا اُنھون نے جواب بھیجا
کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کردو اور جتنے بلاد اُس قلعے سے متعلق ہین اُنمین جو بلاد اور جو مکان ملکہ کو منظور ہو وہان [illegible]

ذکر فتح طنز و بہرذ و سعرد

راوی نے کہا کہ بعد ازان خالد نے عزم جانب سعرد و بہرد کے کیا تو وہان یکایک اہالی قلعہ طنز پاس خالد کے حاضر

آئے اور صلح کی درخواست کی اس طور پر کہ مطیع اسلام رہیں تب خالدؓ نے جواب دیا کہ جو کوئی تم میں سے اسلام لاویگا تو اسلام
اُسکا ہم قبول کرینگے ورنہ بصورت جو ہمارے لیے حلال ہے اُسکے لیے بھی حلال ہوگا اور جو کچھ ہمپر حرام ہے اُسپر بھی حرام ہوگا اور
جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آیندہ سے اُسپر جزیہ لینے محصول مقرر ہوگا چنانچہ اس حکم کو اہل طہرز نے قبول کیا پھر اُنکے لیے ایک
عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان طرف بہر وسود و سعدی ازرن کے کوچ ہوا بالآخر وہان الون سے بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اسی
حکم پر راضی ہوئے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اُسکا حال اہل اسلام سے ہے اور جو چاہے اپنے دین پر رہے تو اُسپر جزیہ ہو
جبکہ ایام عدۃ ملکہ قلوۂ کے تمام ہوئے جو زوجہ ملک بطالقون کی تھی اور نام اُسکا عطا نرسہ تھا اُسوقت یوقنا نے اُس سے عقد
تزویج کیا۔ بعد ازان خالدؓ نے وہان سے کوچ کرکے بمقام سوقاریا عیاض بن غنم سے ملاقات کی اور سوقاریا شہر جالوت
کا تھا پھر جب خالد مع اصحاب عیاض سے جا ملے اور وفنا بن سلیمہ کے طرفین سے سلام وکلام اشتیاق تمام ہو چکے ہوئے
تو وہان پانچ شبانہ روز مقام کرکے عزم طرف بدلیس اخلاط کے کیا ناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طاریون ملکہ زوجہ برغون کی
وہ برغون جسنے فتح کفرتوتا کیا تھا اور اس ملکہ کا احوال مذکور ہو چکا ہے سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ گئی اور اپنے دین نصرانیت پر
پھر گئی پس یہ بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی واقدیؒ نے کہا مجھسے روایت بیان کی محمد بن یونس نے اُسنے کہا مجھسے روایت
کی ہے اسمعیل نے نقیس سے اُنھون نے کہا تحقیق کہ طاریون نے ہرگز نصرانیت اختیار نہین کی اور نہ دین اسلام سے منحرف ہوئی
بلکہ وہ اپنے باپ پاس جو چلی گئی تو محض اسلیے تا اُسپر کوئی حیلہ تدبیر کرے اور بلاد و قلعہ اپنے باپ کا مسلمانون کو دلوا دیوے
اسواسطے اُسنے یہ ارادہ کیا کہ جسطرح برغون اُسکے شوہر نے کفرتوتا مین کیا تھا اسیطرح وہ خود بھی اپنے باپ کے قلعے
سے کرے اور اس باب مین راے اُسکی اور راے اُسکے شوہر کی متفق ہوئی مگر برغون نے کہا مین تیرے ہمراہ نجاؤنگا کیونکہ
البتہ مجکو تیرے باپ سے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے گرفتار کریگا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہے تو نجا پر تو استقامت رکھ بعد ازان
طاریون نے ساز و رخت حرب مردانہ وار اپنے تن پر آراستہ کرکے آمادہ روانگی اور چلنے پر تیار ہوئی اور اُسوقت اپنے غلمان و خدام
کو محلسرا سے خلوت مین طلب کرکے اُنسے کہنے لگی تم آگاہ ہو کہ مین نے ایک امر پر عزم کیا ہے چاہتی ہون کہ اُسکو بجا لاؤن اور اُس
بات کو تمسے بھی ظاہر کرون اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ غلامون کو سواے اطاعت آقا کے کوئی عذر نہین ہے ہم تیرے امر
کی پیروی کرینگے تب طاریون نے اُنسے بیان کیا کہ یقین کرو بے شبہ میرے تئین اقامت درمیان ان عربون کے بہت ناگوار
ہے اور مجکو اشتیاق اپنے وطن کا بھی بہت ہی تھا چنانچہ مین نے تجویز کیا ہے کہ از روے حیلے کے تمکو ہمراہ لیکر بہانہ شکار کی طرف نکلون
پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لون یہ کلام اُسکا سنکر وہ غلمان و خدام بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے اے ملکہ یہ رای
بہت خوب مناسب ہے پھر طاریون نے کہا مگر مین تم مین سے کسی پر جبر و زبردستی نہین کرتی ہون بلکہ جس شخص کا دل چاہتا
ہو کہ وہ یہان رہ جاوے اور وہ اس دین پر مائل ہو تو وہ ٹھہر جاوے اسکی نسبت کچھ ملامت نہین ہے اور جو کوئی ارادہ وطن
کا رکھتا ہو وہ میرے ساتھ عزم کرے کہ بالفعل مین آج کی شب جانے والی ہون اور قسم ہے مجکو اس سر کی جو مین نے ظاہر کیا ہے اگر مجھے خبر

پہونچی کہ تم مین سے کسی نے یہ عذر میرے شوہر خواہ اور لوگون مین کسی سے میرا راز فاش کیا تو بالیقین مین اُسکی گردن مارونگی
غرض کہ جس کسیکو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھ روانہ ہو چنانچہ اُن لوگون نے اس امر کو قبول و منظور کیا پھر جب
شب تاریک ہوئی تو طاریون اپنے شوہر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اُسکے ہمراہ ایسے بارہ نفر نکلے تھے جو اسلام
سے ارادت نہ رکھتے تھے اور طاریون کے اور بھی بارہ غلام کفر تو تامین ایسے تھے جنکے دلون مین اعتقاد اسلام راسخ تھا
اور وہ سب مسلمین سے محبت رکھتے تھے بالآخر طاریون نے پہاڑ کا رخ کیا اور جاتے جاتے اُس مقام تک پہونچی کہ قلعہ ارزن
کو اپنے پس پشت چھوڑ کر شہر بدلیس پہ مشرف ہوئی اُسوقت صاحب مالک بدلیس اُسکی پیشوائی کو آیا اور اُسکے یہ مہمانی و ضیافت
بھجوائی اور طاریون اُسکے یہان بقیہ روز مین مقیم رہی

ذکر فتوح بدلیس و ارزن و مضافات

راوی نے کہا کہ باقتضاے قضا و قدر ایسے اسباب جمع ہوے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض بن غنم سوقاریا پر
نازل ہوے اور خالد مع اپنے اصحاب آکر انکے شریک و ملاحق ہوے اور یوقنا بھی وہین آئے اُسوقت اہل اسلام اپنے احوال سلامت
پر بہت شادمان ہوے اور یوقنا اور خالد نے اپنی اپنی سرگذشت اور فیروزمندی بیان کی اور عیاض سجدات شکر نعمت پروردگار
بجالاے بعد ازان عیاض نے یوقنا کو پاس والی بدلیس کے ایلچی بھیجا اور بدلیس و ارزن و رقیف اور انظر وغیرہ یہ سب قلعے ایک
بطریق کے تھے جسکا نام مروند بن بولیس تھا اور ملکہ طاریون بھی وہین اوتری تھی اور اسوقت مروند بطاریون ہی کے پاس
موجود تھا ناگاہ جسوقت مروند کو خبر ورود و آمد یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ انکی پیشوائی کے لیے سوار ہوا اور انکو اپنا مہمان کیا
و بعد ازان طاریون نے یوقنا کے ساتھ تخلیہ کیا اور کہا اے میرے عم تم ہرگز یہ گمان نکرو کہ مین بھاگ آئی ہون اور روم کی
طالب ہون بلکہ مین نے ارادہ کیا ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ کچھ تو خیرخواہی رسول خدا اور مسلمانون کی کرون اور مین چاہتی ہون کہ اپنے باپ
کو بطریق حیلہ و غدر سے قتل کرکے اُسکا قلعہ تسلیم اہل اسلام کردون لیکن اے میرے عم تم مجھکو مشورہ دو اور تدبیر بتاؤ کہ کس تدبیر
اس کام کو کرون اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ بلاد بدلیس اور اخلاط جیسے قلعہ قف و انظر واقع ہین اس قسم کے مقامات مشکل ہین کہ جب
عرب یہان ارادہ عبور کرینگے تو قادر نہو سکینگے اس باب مین جو راے تمہاری ہو اور مجھکو بڑا اندیشہ یہ ہے کہ جب مین اپنے باپ پاس پہونچونگی
تو پھر مجھکو قدرت واپسی طرف اپنے شوہر اور بجانب اہل اسلام کے ممکن نہوگی یوقنا نے کہا تو خوب یقین کر کہ ہرگاہ تو اس نیت
خالص سے عزم کریگی تو حق تعالی بانصرت تجھپر دروازے خیر و برکات کے کھولیگا پس تو اپنے اسی ارادے پر روانہ ہو اور مین بھی
لامحالہ رسالت امیر عیاض کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہون اور عنقریب پیام پہونچاتا ہون اور مین صبح کو کوچ کرونگا پھر جسوقت
وہان پہونچونگا تو جو کچھ مشیت و تقدیر الٰہی ہوگی ویسی تدبیر عمل مین آویگی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہین انشاء اللہ تو بھی اس تک پہونچیگی
بعد ازان جو جو اُسکو کرنا چاہیے وہ سب اُسے تعلیم کردیا پھر طاریون یوقنا کو وداع کرکے اُسکے پاس سے اپنے فرودگاہ کو چلی اور اپنے

باپ کی نسبت کہنے لگی کہ یہ بے عقل چھیڑ چھاڑ کر کریگا تاکہ جس امر پر میرا اعتقاد ثابت ہی اُس سے مجھکو طرف دین مسیح کے پھیرے کاش
مجھکو یہ اندیشہ ہوتا کہ اُسکے اصحاب اور صاحب اُس قلعہ کا اُسکی اعانت مین پھر یورش کرینگے تو ضرور مین اُسکو گرفتار کر لیتی بعد ازان
وہ سوار ہوئی اور قطع مسافت مین شتاب روی کرتی تھی اور اثناے راہ سے اُسنے اپنے غلمان مین سے بعضون کو اپنے باپ پاس روانہ
کیا اور مژدہ اپنے آنیکا کہلا بھیجا پھر جسوقت وہ بشیر پیشگاہ ملک جا پہونچا اُسوقت اُسنے شہر کو آراستہ کرایا اور واسطے پیشوائی کے
سوار ہوا اور امرا و ندما کو اور اکابر و روساے شہر کو ہمرکاب لیا اور قریب خضر پا کے پہونچکر طاریون سے ملاقات ہوئی پھر جسوقت ملکہ
نے اپنے باپ کو دیکھا تو سواری سے اُتر پڑی اور پا پیادہ باپ کی طرف دوڑی اور ملک بھی پیدل ہوا اور سارے لشکری گھوڑون
سے اُتر پڑے اور بحضور ملکہ تواضع سے سر بخم ہوئے اور ملک نے طاریون کو اپنے سینے سے لگا لیا اور استفسار حال کیا کہ اے بیٹی
تیرا امر کیونکر ہوا اور تجھپر کیا واقعہ گذرا اُسنے کہا بر غون نے مجھکو پکڑ لیا تھا اور لشکر مسلمین کی طرف لیگیا اور وہ مسلمان ہوا اور
مجھکو بھی اُسکی اطاعت و پیروی سے بخوف مسلمانون کے کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ اب جو وہ لوگ داخل دیار بکر ہوئے تو مین اُنسے
چھپ کر آپ پاس بھاگ آئی ہون یہ سنکے ملک حیرت و افسوس سے انگشت بدہان ہوا و بعد ازان اُسکی سلامتی کی تہنیت و مبارکباد
دی پھر ملک ملکہ سوار ہو کر شہر کو چلے اور تمام لشکر گرد و پیش جلو مین حاضر تھے تا آنکہ ملکہ دار الامارۃ مین داخل ہوئی اُسوقت تمام خدم و حشم و زنانِ
ہمسایہ و ہمپایہ و غلمان و کنیزان ملک بشوق دیدار حاضر ہوئے اور بڑے ذوق و شوق اور کمال جوش و خروش سے پیش آئے اور خوب سا
روئے اور ملکہ بھی روئی اور سبھون نے علی قدر اپنی اپنی بقدرت کے نذرین گزرانین اور صدقے اُتارے اور معبدون مین نذرو نیازین
چڑھائین بعد ازان ملکہ مجلس خاص مین بحضور ملک سارا ماجرا اپنا اور ذکر ملک شہر اجنبی کا اور کیفیت سلب ناموس المسلمین بیان
کرنے لگی تب اُسکے باپ نے پوچھا اے میری بیٹی تونے اُنکے دین مین اُنکی کیا سیرت دیکھی اُسنے کہا اے ملک حال اُس قوم کا یہ ہے
کہ وہ لوگ محض دین کے لیے لڑتے ہین اور دین حق کے طالب ہین اور عدالت کو دوست رکھتے ہین یہانتک کہ خلایق اُنکی جناب
رجوع کرتے ہین مگر یا نبیرہ واقعہ کوئی دین افضل دین مسیح سے نہین ہی اور مین نے نذر معین کی تھی کہ جب مین قوم عرب کے ہاتھ سے
مخلصی پاونگی تو بعبہ یوحنا مین دو مہینے کامل عبادت کرونگی اور جبتک یہ دونون مہینے پورے نہونگے تو اُس مدت مین
نہ کسی قربانگاہ کے قریب جاونگی اور نہ شراب پیونگی اور نہ گوشت خوک کھاونگی یعنے ترک لذات کرونگی اور نہ اب معبودیہ سے التماس کرونگی یعنے
اُس مدت عبادت تک طریقہ مستقر کو بھی ملتوی رکھونگی پھر جبکہ مین اُنکے دین کے لوث سے طاہر و پاک ہو لونگی اُسوقت قربانگاہ کے
قریب ہونگی اور صلیب و صلبان کو مس کرونگی یہ بات سنکر اُسکا باپ خوش ہوا جب صبح ہوئی تو ملکہ طاریون بعبہ یوحنا مین گئی اور اُسکے
اندر ایک گوشے مین تخلیہ کرکے بیٹھ رہی و فقرا و مساکین پر تصدق جاری کیا اور اپنا شعار دین و طریقہ عبادت خوب ظاہر کیا اور
یوقنا نے جو اُس سے وعدہ اپنے آنے اور پیام عیاض کا اُسکے باپ پاس پہونچانے کا کیا تھا تو وہ اُسکے انتظار مین اقامت پذیر
تھی واقدی نے کہا مجھسے روایت بیان کی یوحنا نے اُسنے کہا مجھسے روایت کی ایک مرد ثقہ نے جسپر مجھکو وثوق ہی اور اُسنے
نقل کی تو قلیس بن ہبیرہ سے چنانچہ قلیس نے کہا جب یوقنا رسم رسالت طرف بادید لیس کے گئے تھے اور طاریون باتین ہوئی تھین

سلے
مار محمود دوبارس
چشم اور چشم سارکو
... مین جہان ...
جب ... نظر آئی
... مین تو
... اُسکو ...
دیکھ ... اُسکو
... بانا بھی
... ہین ۱۲
... اعتماس
پانی ... پڑ
... نا ...
لگانا ۱۲

اور جب اہل بدلیس نے اپنا سفیر پاس یوقنا کے بھیجا تھا اور وہ خود خبردار تھا و یوقنا نے اُسکو اپنے حصن میں بند کیا تھا اور یہین
یوقنا [illegible] بھی یوقنا کے ہمراہ تھا پھر جب ہم لوگ داخل قلعہ ہوئے اور بیت الامارة میں پہونچے تو صاحب حصن
[illegible] دیکھا تھا ہم لوگون نے اُسکو سلام کیا اور یوقنا نے پیام پہونچایا کہ امیر جیوش مسلمین یعنے افسر
اُس لشکر اسلام کا جو سرحد پر نازل ہے وہ عیاض بن غنم ہے اُسنے میرے تئین تمھاری طرف اسلئے بھیجا ہے تاکہ میں تمکو بطرف
توحید خدا [illegible] اور [illegible] سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت طلب کرون یعنے تم خدا کو واحد جانو کوئی
اُسکی ذات و صفات میں شریک نہ [illegible] جانو اور آنحضرت علیہ السلام کو نبی مطلق و برحق یقین کرو اور جو کچھ ہمارے لیے حلال ہے تم بھی اپنے
لیے حلال جانو اور جو کچھ ہم پر حرام ہے تم بھی اسکو حرام سمجھو اور بملاحظہ احوال ملوک گذشتگان نامدار رو با انکا انجام دیار
کے عبرت پذیر ہو کہ وہ [illegible] کس خرابی سے ہلاک ہو گئے اور تم مجکو اس پیام کا جواب دو تا میں پیش امیر جاکر عرض کرون سردند نے
جواب دیا اے میرے سردار میں خود ارادہ رکھتا تھا کہ اپنا ایلچی تمھارے امیر کی خدمت میں بالتماس صلح روانہ کرون اور
کچھ خراج اُنکو دیا کرون اس شرط پر کہ میں بدستور اپنے دین پر باقی رہون اور ہمارے شہر کے باشندون میں سے جو کوئی تمھارے
دین کی طرف رجوع کرے تو میں اُسکا مانع و مزاحم نہونگا یوقنا نے کہا آخر تمنے کیا مقدار خراج کی اپنے دل میں تجویز کی ہے کیونکہ بعد صلح
کے بابت ہر ایک بدلیس [illegible] غیرہ بلاد محروسہ و مقبوضہ اپنے کے کسقدر دینا منظور ہے تاکہ میں جب پیغام صلح پاس میر
لشکر کے لیجاؤن تو اسپر اُنکو اور عرب کو راضی کرون تب سردند نے کہا اے سردار میں اُنکو سو ہزار دینار یعنے ایک لاکھ تو دینا
دونگا اور پانسو زرہیں اور سو ہزار کمانیں پیشکش دونگا مگر باین شروط کہ تا حین حیات میری کوئی دوسرا شخص متولی و حاکم
مقرر نکیا جاوے اور تمھاری جانب سے میرے پاس زیادہ ایک دو آدمی سے بود و باش نکرین اور وہ ایک شخص کا یہان رہنا
بھی [illegible] ہم ہو کہ شریعت اسلام پر کون ایمان لاتا ہے و منجملہ شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ میری مملکت
میں میرا ہی عمل رہے اور جو کوئی اسلام لاوے البتہ معاملہ اسکا اُس شخص سے متعلق رہیگا جو کوئی کہ تمھاری جانب سے ہمارے یہان
مقیم رہیگا اور ہم اُن مسلمانون پر کچھ حکم نکرینگے یوقنا نے جواب دیا کہ ہمنے اُن شروط پر تمھاری صلح کو بذیرہ اور امضا کیا اور ہمنے تمھارا
عہد پورا کیا کہ جو شرطین تمنے ذکر کین ہم اُسپر بجانب خدا و رسول خدا عہد کرتے ہیں راوی نے کہا پھر یوقنا نے اُسکو عہدنامہ
صلح لکھ دیا اور [illegible] اپنے اور اسکے اُس طور پر جاری کیا جسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مہر قل سلطان
روم کے لیا تھا جیسا کہ یوقنا نے بھی اسیطرح سردند سے ہدیہ قبول کیا اور اپنا ہدیہ بھی اُسکو عطا کیا اور جمیع مسلمین کی طرف سے اُسکے
ساتھ حلف کیا اور قیدی [illegible] پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا تاکہ جو کچھ نامہ میں یوقنا و سردند کے قرار پایا تھا اُس سے اُنکو مطلع کرین چنانچہ
نامہ یوقنا اس مضمون کا پاس عیاض کے پہونچا تو وہ اُس مقام سے کوچ کر کے بدلیس میں آئے اُسوقت سردند نے صلحنامہ یوقنا کا پیش
کیا پھر جب عیاض اُسکی ملاقات کو گئے تو اُسنے بہترین ہدایا و مال کثیر پیشکش کیا اور اپنے یہان مہمان لیا اور عیاض نے بھی ایک عہدنامہ
لکھدیا راوی نے کہا کہ ناگاہ مسلمان اہل یمن اور بدویان عرب نے وہان کی لڑکیون کا حسن و جمال جو دیکھا تو اُنکے دل اُنکی طرف

بشدت مائل و فریفتہ ہوئے یہانتک کہ اُن لوگون نے اُن جاریات سے مباشرت کی جب عیاض کو آگاہی ہوئی تو یہ امر اُنپر سخت ناگوار گذرا تب حکم کیا کہ جنھون نے ایسا فعل کیا ہی وہ حاضر کیے جاوین چنانچہ اُن لوگون پر اقامہ حد کی گئی اور اُنسے حق اللہ یعنے دیت لی گئی اور حد جاری ہوئی اور عیاض نے اُنسے خطاب کیا کہ تمنے بعد ایمان کے کفر کیا بھلا کیا تم ایسے کردار کے لیے مامور ہو اور کیا ایسے ہی کامون کے لیے تم خلق ہوئے ہو اور کیا تمنے نہین سنا ہی کہ حق تعالی نے اپنے امر کن سے فیما بین حرف کاف و نون کے کیا ارشاد کیا ہی چنانچہ یہ کلمات سنکے سارے مسلمانون کو ہیبت و عبرت ہوئی راوی نے کہا پھر جب رات ہوئی تو یوقنا پاس عیاض کے حاضر ہوئے اور تخلیہ مین باتین ملکہ طاریون کی بیان کین اور کہا تحقیق کہ اُسنے خدا کی راہ مین اپنی جان فدا کی ہی اور وہ اس فکر و تدبیر مین گئی ہی کہ حکمت عملی سے وہ ملک بلد مسلمین کے ہاتھ لگے اور مینے اس سے وعدہ کیا ہی کہ مین بھی اُسکے پاس پہونچکر اس امر مین اُسکی اعانت کرون یہ سنکے عیاض نے فرمایا ہرگاہ اُسکو ایسا امر درپیش ہی تو ہمپر واجب ہی کہ اُسکی مدد کے لیے خالد بن الولید کو باجمعیت اُسکے اصحاب کے روانہ کرین یوقنا نے کہا اس بات مین جو کچھ آپ کے نزدیک صواب بہبود ہو کرنا چاہیے تب عیاض نے کسی کو پاس خالد اور معاذ و قیس و مسیب بن نجیبہ و عمرو بن معدیکرب و عبد الرحمن بن ابی بکر کے بھیجا اور اُن سبکو بلوا کے وہ باتین جو یوقنا نے کہی تھین اُنسے بیان کین اور کہا تم لوگونکی اس امر مین کیا راے ہی

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قیف و النظر

چنانچہ کلام عیاض سنکے خالد نے جواب دیا حق تعالی امیر کے امور کو صالح و بخیر انجام کرے ہرگاہ اسطرح کا امر پیش نہاد ہی تو آپ یوقنا کو بہ رسم رسالت و سفارت کے روانہ کیجیے اور ہم لوگ بھی اُنکے ہمراہ جاوین پھر جب وہان پہونچینگے تو جو کچھ ارادہ و مشیت الہی مین ہی وہی ہوگا مثل معروف ہی الحاضر یری ما لا یراہ الغائب یعنے حاضر وقت جو کچھ دیکھتا ہی غائب وہ نہین دیکھتا ہی پس حق تعالی جو ہر حال مین حاضر و ناظر ہی تو وہی ہر شی پر قادر ہی ہم غائب اُسپر ماہر نہین ہو سکتے پس جب ہم وہان جاوینگے تو جو کچھ واقع ہوگا مشاہدہ کرینگے عیاض نے کہا بسم اللہ ببرکات خدا پر تکیہ و توکل کرکے روانہ ہو آخر خالد اور وہ سب مستعد و آمادہ ہوکر روانہ ہوئے چنانچہ ہمراہ یوقنا کے صحابہ مین سے پینتیس آدمی تھے اور بیس آدمی اصحاب یوقنا سے تھے آخر جب یہ سب اخلاط پر وارد ہوئے اور اہل روم وارمن نے سطح قلعہ سے مسلمانون کو دیکھا تو اُنکو یقین ہوا کہ یہ سب رسل و ایلچی ہین تب اُن لوگون نے یہ خبر ملک سے بیان کی کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب کے ایلچی ہین یہ خبر سنکے ملک نے حکم اُنکے احضار کا کیا تا آنکہ پیادل جانب دمی دروازہ بدلیس سے مسلمانون کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ گھوڑون پر سوار ہین تب چوبدار نے کہا چلو تمکو ملک نے طلب کیا ہی پھر وہ اُنکو ہمراہ لیکے دار الامارہ تک پہونچا اُسوقت دربان نے ملک کو خبر کی کہ وہ سب حاضر ہین اور نام اُس ملک کا یوسلیوس تھا اُسنے سبکو اپنے حضور مین طلب کیا پھر جب یہ لوگ ڈیوڑھی مین داخل ہونے لگے تو غلامان و خدام نے اُنسے ہتھیار رکھوا لینے کا ارادہ کیا تب خالد نے کہا ہم وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارین غیرون کے

جو اسے نہیں کرسکتے ہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے ہمارے نبی کو بسیف مبعوث کیا اور تیغ بکف بھیجا اور ہم لوگ انہی کے مقلد اور
پیرو ہیں بخصوص جو چیز خدا و رسول نے ہمارے لیے مخصوص کی ہے ہم وہ اپنے سے جدا نہ کرینگے آخر خدام نے کلمات خالد
مالک کو مطلع کیا یہ سنکے مالک نے حکم کیا کہ انسے کچھ تعرض نہ کرو جسطرح وہ چاہیں آنے دو تا انکو یہ گمان نہو کہ ہم انسے خوف رکھتے ہیں
اور یہ بات خلاف شان و ننگ ملوک ہے چنانچہ خدام اسیطرح انکو اندر لے گئے جب مالک نے انکی طرف نگاہ کی تو ان سب نے
سلام نہ کیا اور زمین پر بے تکلف بیٹھ گئے جسطرح شیر و درندے بیٹھتے ہیں اور وہ سب ست بقبضۂ شمشیر ہو کر جو کچھ دعوت
دین و ترک دین باطل سے انپر واجب تھا مالک پر تبلیغ کیا اور یوقنا نے اپنے اصحاب کو وعظ کیا کہ تم لوگ ان لوگوں کو ناموس امر کا
نہ کرو یعنے انسے طالب اس بات کے نہو کہ وہ ہمارے لیے سر بخم ہوں اور نہ تم انکے آگے گردنیں جھکاؤ کیونکہ صحابہ اس
فعل کو پسند نہیں کرتے تھے غرضکہ جب اُس جلسے میں صحابہ کے جلوس کو فی الجملہ استقرار ہوا تو ترجمان نے جو کہ مالک
جابلیقین کا بیچ بین تھا صحابہ سے خطاب کیا کہ اے عرب والو کس باب میں تم لوگ ہمارے یہاں آئے ہو یوقنا نے جواب
دیا کہ امیر جیوش مسلمین نے جو سرزمین یدلیس میں نازل ہے ہمکو تمہارے پاس برسم رسالت و سفارت کے اسلیے بھیجا ہے
تا ہم تمکو دعوت طلب کریں اس امر پر کہ تم وحدانیت خداوند وحدہ لاشریک کا اعتقاد اور رسالت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اقرار کرو اور یا تم اس حکم میں داخل ہو جسمیں اور لوگ داخل ہوئے ہیں کہ تم لوگ مانند ذلیلوں کے اپنے ہاتھوں سے
جزیہ نذر گذرانو پس ترجمان نے کلام یوقنا کا مالک سے بیان کیا راوی نے قدامہ سے روایت کی ہے کہ درمیان صحابہ
اور مالک ابو سطلیوس کے کوئی ترجمان نہ تھا بلکہ یوقنا زبان رومیہ جو اُس قوم کی بولی تھی خود تکلم کرتے تھے اور واقدی رحمہ اللہ
نے کہا مجھسے روایت بیان کی اُس شخص نے جو میرے نزدیک ثقہ ہے اُسنے کہا کہ درمیان صحابہ اور مالک کے لامحالہ ایک
ترجمان تھا کیونکہ مالک ارمنی تھا وہ سوائے زبان ارمن کے نہیں سمجھتا تھا اور یوقنا رومی تھے وہ زبان ارمن نہیں جانتے تھے
الغرض جب ترجمان نے کلام یوقنا سے مالک کو آگاہ کیا تو وہ غضبناک ہوکر کہنے لگا قسم ہے مجکو حق مسیح کی اور کتاب انجیل
کی میں ہرگز انکو جزیہ نہ دونگا اور نہ انکے دین میں داخل ہونگا یہانتک کہ ہم سب مرجاویں اور یہ لوگ زنہار اپنے دلمیں یہ گمان نکریں
کہ ہم بھی مثل لشکر رومیوں کے ہیں جنکو انھوں نے شکست دی ہے بہرحال اگر تم صاحب شدت و صولت و خداوند فر و قوت ہو
ہم بھی کمانوں سے وہ تیر چلاتے ہیں جو نامردی بہ نشانہ بیٹھتے ہیں اور عرب اُسکو قاطع اسباب کہتے ہیں اور اپنے ایلچیوں کو طرف
والی خوی و سلماس کے بطلب کمک بھیجتا ہوں اور امداد سرلنحوس والی مرج سے بھی التماس نصرت کرتا ہوں اور انکو پس
پشت انکے بھگاتا ہوں کہ وہ اُلٹے پاؤں پھرتے ہیں اور انسے جملہ بلاد کو چھوڑاتا ہوں اور سوائے اسکے ہمارے
پاس اور کچھ جواب نہیں ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابو سطلیوس کا مسلمانوں سے بیان کیا یوقنا نے کہا ہمکو اذن
واپسی دو اور رخصت کرو تا ہم لوگ جاکر اپنے مالک کو یہ جواب پہونچاویں تب مالک ابو سطلیوس نے کہا آج کی شب
ہمارے یہاں مقام کرکے کل صبح کو کوچ کرنا بعد ازاں اپنے ملازموں کو حکم کیا کہ ان لوگوں کو فلاں مکان میں اتارو تب

یہ لوگ اُس مکان مین جسکا حکم ہوا تھا جا اُترے اور منتظر ہوئے کہ دیکھیے ملکہ طاریون کی جانب سے کیا ظہور مین آتا ہے راوی
نے کہا جب صحابہ نے وہان سے برخاست کی اسیوقت سوار ہو کر یوحنا کو گیا اور طاریون اپنی دختر سے ملاقات کر کے کہا کہ
عربون کا کیا کہ یہ لوگ ایلچی ہین اپنے امیر کے فرستادہ میرے پاس آئے ہین اور انکے ساتھ ایک جماعت ہے یہ لوگ ایک
جماعت مین ہو ایسا ایسا پیغام کرتے ہین اور بیٹے انکو یہ جواب دیتے ہین آخر اس امر مین تیری کیا راے ہے طاریون نے
کہا اے ملک وہ لوگ کہان ہین اسنے کہا مسبب بیٹے انکو روک رکھا ہے تاکہ تجھسے انکے باب مین مشورہ کرین طاریون
نے کہا مین چاہتی ہون انکو دیکھون کہ وہ کون ہین کیونکہ احوال انکا مجھسے مخفی نہین ہے اگر یہ لوگ اکابر و عمائد عرب سے
ہونگے تو البتہ انکے امید کو ہم پذیرا کرینگے اور آپ مجکو اجازت دیجیے کہ مین اُن لوگون سے گفتگو کرون اور آپکے غزوہ مصالحہ
سے انکے دلون کو شادمان کرون اور اس بات کی انکو طمع دلاؤن پھر جب وہ اس امر مین مطمئن ہو جاوین تو بطریق میرے
اشارے کے آپ ان لوگون کو گرفتار کر لیجیے اور اپنے یہان قید رکھیے پھر انکو مخلصی نہ دیجیے اور جسوقت انکو گرفتار
کیجیے تو انکے صاحب و امیر سے کہلا بھیجیے کہ اگر تم ہماری طرف ایک قدم آگے بڑھوگے تو ہم ان لوگون کا سر تمھارے
پاس بھیجینگے ورنہ بصورت جب امیر انکا اس بات سے مطلع ہوگا تو ہرگز ادھر نہ بڑھیگا آخر اُسوقت صلح اس بات پر ٹھہرے
گی کہ انکے اصحاب کی رہائی کیجائیگی غرض کہ اس صورت مین مسیح آپکی نصرت اور طول عمر کریگا اور آپ کی قدر و منزلت کو بلند
کریگا بالاخر لشکر مسلمانون کا آپکے ملک و ریاست سے چلا جائیگا پس میرے نزدیک اس راے سے کوئی راے فائق تر
نہین ہے یہ سنکے ملک نے کہا اے میری پیاری بیٹی مسیح تیری عمر دراز اور تجکو از روے قدس کے سرفراز کرے تو ہمارے
لیے انکی طرف جا کر اقامت اس امر کا اور اس بیعہ ویرانہ کو چھوڑ کر ہمارے محل سرا کے بیعہ مین قیام کر کیونکہ اگر تو یہان
اقامت کریگی تو مجکو خوف ہے یعنے یہان کے تیرے رہنے مین مجھے اندیشہ ہے و ہر گاہ مقصود تیرا عبادت ہے تو جس مکان مین
تو ہیگی وہی عبادت گاہ ہے جب طاریون نے کلام ملک اپنے والد کا سنا تو کہنے لگی مین یہان سے حرکت نکرونگی جب
تک میرا یہ پادری یہان کا رخصت نہ دیوے چنانچہ ملک نے پادری کو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو ملک اُسکی تعظیم کو اٹھا اور بہت
سا اُسکا اکرام کیا اور اُسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور قصہ اپنی دختر کا اُس سے بیان کیا تب پادری نے طاریون سے
کہا مین تجکو اجازت دیتا ہون کہ جس جگہ تیرا جی چاہے وہین عبادت کر بیٹے مسیح سے تیرے گناہون کے لیے طلب آمرزش
کی اُسنے تیری خطا بخشدی پس طاریون نے بشگفتہ روئی کشادہ پیشانی اظہار شادمانی کا کیا اور پادری کی شان
مین دعا کی اور اپنے والد کی سواریون مین سے ایک سواری پر سوار ہو کر اُس مکان مین گئی جسمین اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم تھے اور اُس مکان مین سواے طاریون اور اُسکے باپ کے کوئی اندر نہین گیا چنانچہ یوقنا
نے طاریون کو دیکھا تو شادمان و فرحان ہوا تب طاریون نے یوقنا سے کلام شروع کیا کہ اے سردار قوم آپکے
والد ہمارے تم لوگون کے حالات سے ناواقف ہین اور تمھاری باتین نہین سمجھتے ہین مگر مین انکو تمھارے احوال

سے آگاہ کرتی ہون اور قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ مینے اپنے حق مین تم لوگون سے سواے خیر و احسان کے نہین دیکھا
اور قریب ہے کہ مین تمکو اسکی جزا دونگی اگر مجکو جوش محبت اپنے اہل اور اہل وطن کی نہوتی تو قسم ہے دین مسیح کی مین تمھارے
دیار اور تمھارے پاس سے ہرگز مفارقت نکرتی یہ باتین کرکے طاریون اور یہ اُسکا دونون وہان سے نکلکر اپنے قصر مین آئے
اُسوقت طاریون اپنے باپ سے کہنے لگی کہ اب آپ اپنے آسانی امور پر مسرور ہوجیے یہ لوگ جو آئے ہین مین انکو پہچانتی ہون کہ
یہ سب اکابر و عمائد قوم مین اور وہ شخص جسکی شان و حیثیت کذائی رومیون کی سی ہے یوقنا ہے جو بطریق و رئیس حلب کا اور
راندۂ درگاہ مسیح ہو یہ سے نزدیک مصلحت یہ ہے کہ ہم ان لوگون کو اپنے نزدیک اس مجلس مین طلب کرین اور فوراً انکو گرفتار کرلیوین
کوئی ہمارے پاس اندر اسرار پر مطلع نہوگا غرض کہ یہ باتین طاریون کی سنکر اُسکا باپ بہت خوش ہوا اور ایلچی بھیجا ان صحابہ کے پاس
بھیجکر بلوا لیا آئے تو اُن جملہ صحاب کو اپنے ہمراہ لایا اور ایک گوشہ قصر مین انکو ٹھہرایا اور واقدی رہ نے کہا کہ اسوقت اہل خدمات
اُس سرکار کے جو رئیسان بلاد و افسران فوج تھے اور جابجا قلعون پر مامور و تعینات تھے حضور مین مالک کے بتقریب تہنیت آگئے
اور طاریون کے آنے کی اور دین مسیح مین پھر اُسکے رجوع کرنے کی مبارکبادی دیتے تھے اور طاریون نے اپنے باپ سے
کہا میری راے مین مصلحت یہ ہے کہ ہم اور آپ ان عربون کے پاس چلین اور پاس انکے نشست کرین اور انکے ساتھ کھانا کھاوین تاکہ
یہ لوگ ہم سے مطمئن ہوجاوین اور ہم انسے ظاہر کرین اس بات کو کہ ہم اپنے اہل بلد اور اپنے ارباب دولت سے مشورہ کرتے ہین
و بعد مشورہ اگر ہم تمسے مصالحہ کرینگے تو لا محالہ جزیہ دینگے یا مقابلہ کرینگے و بعد ازان ان لوگون کو کھانا جو بھیجین تو وہ بنگ ملا ہوا
ہو اور جب وہ کھاوینگے اور بنگ اُنمین اپنا عمل کرے اور وہ نشہ مین مبہوت ہوجاوین اُسوقت ان سبکو قید کرلیوین پھر جو چاہین
انکے ساتھ کرین غرض جب رات ہوئی تو ملک طاریون اور مالک یہ دونون صحابہ کے پاس گئے اور چند ساعت انسے باتین کرکے
پھر آئے پھر جب صبح ہوئی اور ملک نے اپنی مسند پر جلوس کیا اور طاریون کو معلوم ہوا کہ اب وہ اپنے امور مین مشغول ہے اُسوقت
صحابہ کے پاس پہونچی اور اُنسے کہا کہ جسوقت رات کو مین تمھارے پاس آؤن تو تم فوراً اُسکو پکڑ لو اور ایکدم
کی تاخیر نکرو کیونکہ یہ اسے ملک کی ایسی باتون پر متفق ہوئی ہے جسمین تم لوگون کی گرفتاری پر وہ آمادہ ہے یہ سنکے صحابہ نے
طاریون کی بڑی شکرگذاری کی اور اُسکی عنایات کے مشکور ہوئے اور طاریون یہ بات صحابہ سے کہکے فوراً واپس گئی پھر
جسوقت شب ہوئی تو طاریون مع اپنے والد کے صحابہ پاس آئی اور اپنے باپ کے آگے آگے حاجب و نقیب کی طرح آتی
تھی اسوقت طاریون نے صحابہ کی طرف اشارہ کیا کہ ابھی جلدی نکرو اور چندے توقف رکھو تب وہ صحابہ قصد مقررہ سے
باز رہے چند ساعت باہم باتین ہوتی رہین پھر ملک اُنسے رخصت ہوکر مع طاریون اپنے مجلس مین آیا اور تخلیہ مین اپنی دختر سے کہنے لگا
کہ دوبارہ اہل عرب کے جو تیرا ارادہ گرفتاری کا ہے تو یہ مناسب معلوم نہین ہوتا بلکہ میرا ارادہ یہ ہے کہ مین اپنے رئیسان بلاد و والیان
قلعجات کو طلب کرکے تیرے لیے اُنسے عہد لیتا ہون کہ تجھپر کبھی بادشاہی نہ کرین بعد تیرے مطیع رہین اور خزانہ و ذخیرہ اپنا اور جن چیزونکا اندیشہ ہے
وہ سب قلعہ مین جو [illegible] بھیجدیتے ہین [illegible] اس سرزمین کے تمام قلعون مین محکم و بلند تر ہے واقدی رہ نے کہا یہ وہ قلعہ ہے

جسکا ذکر ہمنے کیا ہی کہ وہ وسط بحیرہ ارجیس مین ہی وہان کسیکو مجال گذارنیکی نہین ہی جناب ملکہ نے طاریون سے کہا کہ
جسوقت مین تجکو الی قلعہ تیوس کے کردون تو اسوقت تو ان عربان کو رخصت کر دے کیونکہ مجھے آگے بھی کسی نے
ازراہ ملوک کسی ایلچیون کو گرفتار نہین کیا ہی و نیز اس صورت مین لوگ ہمارے تئین کہینگے کہ عربون سے ڈر گیے کہ انکے ایلچیون کو
فریب سے پکڑ لیا ہی و حال آنکہ مین نے اسے ارادہ جنگ کا رکھتا ہون پس اگر میری فتح ہوئی تو فہو المراد اور اگر وہ ہمپر غالب آ گئے
تو مجکو تقلید و پیروی ہوگی اپنے امثال کی ملوک گذشتہ مین سے یعنے جو حال انکا ہوا وہی ہمارا بھی حال ہوگا اور حال یہ ہی
کہ ہمنے ایلچی اپنا پاس ملک دیفشیل صاحب ارزن الروم کے روانہ کیا ہی کہ ملک موصوف اپنی فوج و جمعیت لیکر ہماری جماعت
کو خود یہان آوے اور مین نے اسکو وعدہ اس امر کا لکھا ہی کہ عقد تزویج اسکا تیری خواہر فارونہ سے کر دون آمین تیری راے کیا
ہی یہ سنکے طاریون نے کہا اے ملک ہرگاہ آپ نے ایسا قصد کیا ہی تو جب تک آپ کے پاس اجتماع لشکرون کا نہو جاوے
اور ملک دیفشیل بھی اپنی فوج لیکر آ جاے اور کوئی آپ سے جدا نہ ہو جاے اسوقت تک ان عربون کو چھوڑنا نچاہیے اور جب یہ لوگ اپنے
صاحب کی جماعت کی طرف روانہ ہون تو آپ بھی اپنی فوج لیکر انکے پیچھے پیچھے جائیے اور انکے لشکر کو قابو مین کر لیجیے اسنے کہا اے
بیٹی یہ بات خلاف راے ہی کہ ہم انکو اپنے قبضہ سے نکال دیوین بلکہ مصلحت یہ ہی کہ انکے صاحب پاس ہم اپنا ایلچی بھیجکر کہلا بھیجین کہ
صحابہ تمھارے فرستادہ سب ہمارے پاس باکرام تمام مقیم ہین اور ہماری راے یہ ہی کہ ہم اپنے عید کے روز باتفاق عقلا کے
اپنے امر مین فکر کرینگے بعد ازان یا تو ہم باداے جزیہ مصالحہ کرینگے خواہ مستعد بقتال ہونگے اسوقت حق تعالی جسکو چاہیگا نصرت
بخشیگا اور ہم انکے لشکر کو میدان بطان مین اوتارینگے کہ وہ میدان وسیع لائق مقابلہ لشکرون کے ہی اسی میدان مین ہمارا انکا
مقابلہ واقع ہوگا اور ہم انسے سارے بلاد چھین لیوینگے اور دروب یعنے درّے ناکے انپر بند کر دیوینگے یہانتک کہ پھر کوئی انمین
سے ہمسے نہ بچیگا و بعد ازان ہم دیار بکر پر قابض ہونگے اور ارض سبیہ سر کرینگے پھر ان بلاد مین سواے ہمارے کوئی بادشاہ نہوگا
یہ سنکے طاریون نے جواب دیا جو آپ کے نزدیک مناسب ہی وہی کیجیے ہم آپ کے تابع فرمان ہین بعد ازان طاریون اپنے باپ
کے پاس سے اپنے محل مین داخل ہوئی پھر جسوقت طاریون کو معلوم ہوا کہ دروازے قصر شاہی کے بند ہو گئے تو وہ
خفیہ صحابہ کے پاس گئی اور انسے ساری کیفیت گذشتہ بیان کی اور جو کچھ اسکے باپ نے کہا اور ارادہ کیا ہی وہ ظاہر
کیا یہ سنکے خالد نے دعا کی اللّٰھم یسّر لنا الامر من غیر تعب یعنے اے میرے پروردگار ہمارے امر کو آسان کر بدون سختی
و دشواری کے بعد ازان کہنے لگے جب حق تعالی کسی امر کا ارادہ کرتا ہی تو اسکے اسباب کو مہیا کر دیتا ہی تب یوقنا نے کہا اے صاحب
رسول اللہ آخر اسکی کیا صورت ہی خالد نے کہا الحمد اللہ ہمارے امور منوط بنصر و مقرون بفتح ہین کیونکہ اس شخص نے اپنے ایلچی واسطے
جمع کرنے ملوک و جیوش کے روانہ کیے ہین اور انکو ہمسے قتال کرنے پر آمادہ و اغوا کرتا ہی بہر کیف بہتر یہ ہی کہ ہم صبر رکھین یہانتک کہ
ملوک و جیوش مجتمع ہون طاریون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ قول آپکا باصواب ہی حق تعالی آپکو توفیق بخشیگا اور امید ہی کہ
انشاء اللہ تعالی وہ جمہور ملوک و جیوش تمھارے قابو مین آ جاوین کیونکہ میرے باپ کو سواے اسکے چارہ نہوگا کہ ہنگام وہ پیش

ہونے کا رزار کے وہ مجھکو بیعہ کا والی کریگا اور والیان قلعجات کو میرے پاس تعینات کریگا اور انسے میری حفاظت و حمایت بر عہد و پیمان
لیگا اور جب وہ ایسا کر چکینگے تو اُسوقت تم اُنپر حملہ و غلبہ کر سکتے ہو انشاء اللہ تعالی اور نیز یقین ہے کہ اُس زمرے مین حصہ ارزن بھی موجود ہوگا تو
اُس حالت مین عبد صالح یوقنا کو بحیثیت ہیئت کذائی صاحب ارزن کے ارزن مین بھیجدینا کہ وہ اسپر بھی مالک و قابض ارزن کے ہو جاوینگے
انشاء اللہ تعالی اور اس صورت مین ہم اپنے مقصود پر فایز ہونگے یہ باتین کر کے صحابہ کے پاس سے رخصت ہوئی واقدی رحمہ نے کہا
مجھسے روایت کی ہی صالح بن عمران نے عبد الرحمن بن الحسن سے انھون نے اُس سے جنے اُنسے بیان کیا غرض ان سب نے
روایت کی ہی کہ جب رائے ملک صاحب اخلاط کی متفق ہوئی اس امر پر جسکا ذکر ہمنے ابھی کیا ہی آخر بادشاہ نے صبح کو اپنے
ایلچیون کے تئین اپنی عملداری کے عمال اور والیان قلعجات کے پاس روانہ کیا تا انکو بحضور بادشاہ حاضر کرین چنانچہ وہ اُن سب
کو حاضر لائے اور کوئی انمین سے باقی نرہا یہانتک کہ ورفیشل صاحب ارزن بھی آیا اور اُسکے ہمراہ اُسکا لشکر تھا اور اجتماع ان
سبھون کا اُس شب کو ہوا جسکی صبح کو اُنکی بڑی عید تھی کہ بیعہ کو خوب آراستہ کیا تھا اور وہان بڑے بڑے قسیس و رہبان
یعنے پادریان نصاری و یہود ہر دیار سے آئے تھے اور اُس بیعہ مین داخل ہوکر نمازین پڑھیین اور قربانیان کین تھین پھر جب
وہ سب اپنی اپنی نمازون اور قربانیون سے فراغت پا چکے تو بادشاہ اپنے تخت پر جالس ہوا اور دختر اُسکی طاریون اُسکے سمت
راست قایم تھی اُسوقت ملک نے سائر ملوک و روسا سے خطاب کیا کہ آگاہ ہو مینے تم سب کو اسلیئے جمع کیا ہی کہ ایک امر عظیم در پیش
تمھارے کرتا ہون جسمین درستی تمھارے جملہ امور کی اور پایداری تمھارے ملک و دین کی ہی وہ یہ ہی جو مینے ارادہ کیا ہی کہ ولایت
و تصرف تمھارے امور کا صرف ملکہ طاریون کے تفویض کرون یعنے مین اپنا ولیعہد اسکو مقرر کرون کیونکہ تم لوگ خوب جانتے ہو
کہ وہ بڑی زیرک و دانشمند ہی اور تدابیر حرب و شجاعت مین بہت ہوشیار ہی اگر مدت عمر و ایام زندگانی ہمارے آخر ہو جاوین
تو یہ ملک مالک تمھارے امر کی ہوگی تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو چنانچہ وہ سب بالاتفاق مودب کھڑے ہوکر اور سر
تسلیم خم کر کے عرض کرنے لگے کہ اے بادشاہ یہ بات جو کہ آپ نے تجویز کی ہی کیا خوب رائے ہی آپ اسکو جاری و امضا
کیجیے یہ کلمات انکے بمجرد سننے کے ملک برجستہ اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سر سے تاج اُتار کر ملکہ طاریون کے سر پر رکھدیا
اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے تخت پر بٹھا دیا اور خود مثل حاجب کے داہنی جانب کھڑا ہوا اور صاحب ارزن ملکہ کی بائین طرف کھڑا
تھا اور سارے ملوک ازروے آداب کے سر نجم تھے اور ملکہ سے بیعت کی اور پادریون نے پیش ہوکر ان ملوک و امراسے
واسطے ملکہ کے عہد و میثاق لیا اور اُن لوگون نے بگوش جان سُنا و بسر و چشم قبول کیا و بعد ازان خواہر طاریون کا عقد
ترویج صاحب ارزن کے پسر سے منعقد کر دیا اور وہ سب بیعہ سے نکل کر ہمرکاب طاریون کے قصر ملک تک آئے
پھر اُن سب نے خوان شاہی پر طعام ضیافت تناول کیا اور ملکہ نے اُنکو خلعت عطا کیے اور حکم تیاری و آرائش شہر کا
دیا اور خیمے اُن ملوک و امرا کے حوالی شہر مین برپا کرائے اور قتال مسلمین پر اُنکو مامور کیا واقدی رحمہ نے کہا مجھسے
روایت بیان کی اسرائیل بن اسحق نے ابی الاخوص سے کہ جب عیاض بن غنم نے خالد کو ہمراہ جماعت کے

طرف ملک ارمینیہ یعنے اخلاط کے روانہ کیا تھا اور عرصے سے ان لوگون کی کچھ خبر معلوم نہ ہوئی تو عیاض کو اُنکے حق مین
بدگمانی اس بات کی ہوئی کہ شاید وہ لوگ کام آئے چنانچہ عیاض نے بدلیس سے طرف سرزمین ارزن کے کوچ کیا اور
اُسکے نواح مین بسبیل محاصرہ جا اُترے اور جاسوسون کو بلد اخلاط مین روانہ کیا چنانچہ وہ جاسوس یک چند غائب و
مفقود رہکر بعد دریافت احوال واپس حاضر آئے اور بیان کیا کہ ملک ارمینیہ وغیرہ نے طاریون اپنی دختر کو اپنی سلطنت
مین بحین حیات اپنے اپنا جانشین قائم مقام کیا اور اپنا تاج اُسکے سر پر رکھا اور سایر ملوک و والیان قلعجات
نے ملکہ کی بیعت کی اور اس خوشی مین شہر کو بزیب و زینت تمام آراستہ کیا ہے اور والی ارزن بھی آیا ہے اور اپنے بیٹے کا عقد
تزویج ملکہ کی خواہش سے کردیا ہے اور ساری وہ قوم تمہارے قتال پر مستعد و آمادہ ہین جب عیاض نے یہ خبر سنی تو بولے
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنے قدرت و توانائی خدا ہی کے لیے ہے ہمارے اصحاب بے شبہ مبتلائے
آفات و بلا ہوئے یہ کلام عیاض سنکے مسلمانون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ آپ نے کیا کہا عیاض نے
کہا ہاں یہ ہمارے اصحاب واسطے ایک امر کے گئے تھے مگر مفسدے مین پھنس گئے مسلمین نے کہا خدا سے امید واثق
رکھیے اور اُسی پر توکل و تکیہ کیجیے اور عیاض نے اُس مرج میدان مین دس روز تک مقام کیا اور اُن صحابہ کے رنج و فکر
مین بیمار ہوگئے تو لوگ انکی عیادت کو آنے لگے تب عیاض نے کہا جب حق تعالی اپنے بندے کے حق مین کسی امر خیر کا ارادہ
کرتا ہے تو نشانی اُسکی یہ ہے کہ لوگ اُسکی زیارت و ملاقات کو آتے ہین واقدی رحمہ نے کہا کہ جب عیاض کو صحت حاصل ہوئی
تو اُس عرصے مین ایک روز اکابر اصحاب کے ہمراہ تفریحاً سوار ہوئے تو اور سب تو مشغول بسیر و شمی تھے اور عیاض رنج
و قلق مین خالدؓ اور اصحاب خالد کے مشغوف تھے ناگاہ سعید بن زید دوڑتا اور پکارتا ہوا آیا کہ جلد چلو جلد چلو یہ سنکے
عیاض فوراً اُسکے پاس گئے اور کہا اے ابن زید کیا خبر ہے خدا تجھپر رحم کرے سعید نے کہا خالد اور اصحاب خالد کی مدد کو
جلد پہنچو کہ وہ سب دریائے مصیبت مین پڑ گئے ہین اور اُنکے بچ رہنے کی قریب ہلاکت ہے عیاض نے پوچھا آخر یہ ماجرا
کیا ہے سعید نے کہا کہ طاریون کو اُسکے باپ نے اپنے حین حیات مالک ملک اور اپنا جانشین کیا اور اُسکے لیے سایر ملوک
و والیان قلاع سے عہد لیا آخر ملکہ جب مالک مملکت ہوئی تو اپنے باپ پر قابو وقت پاکر اُسکو قتل کیا اور اپنے باپ کی
زبانی اور اُسی کی طرف سے سایر ملوک اور والیان قلاع کو بلوا بھیجا جب وہ لوگ ملکہ کے پاس حاضر ہوئے تو اُسنے اُن سب
کو بھی قتل کیا چنانچہ ملکہ کے بعض خدام مین سے اس راز پر مطلع ہوکر پاس بعضے رئیسان نصاری اور والیان قلعجات
کے جو باقی بچے تھے گئے اور جو کچھ ملکہ طاریون نے کیا تھا ظاہر کیا یہ سنکے اُن لوگون نے اپنے ہتھیار لگائے اور قتال پر
مستعد ہو بیٹھے اور جب دوسرا روز ہوا تو ملکہ سوار ہوکر اپنے باپ کے لشکر مین طرف میدان کے نکلی اور ہم لوگ بھی اُسکے
ہمرکاب سوار ہوئے چنانچہ ہمکو کچھ خبر نہوئی کہ دفعتاً وہ ساری قوم ہمپر ٹوٹ پڑی اور گھیر لیا اور ہمسے خطاب کرکے کہنے لگے کیا
تمکو یہ گمان تھا کہ مسیح تمہارے امر سے غافل ہے اور کیا وہ تمہارے گناہون کا تمسے مواخذہ نکریگا حالانکہ اب تم

صلیب کے قابو مین آنے پہ لوگ لے انھون نے قصد کیا کہ ہمکو پکڑ لیوین اُسوقت ہمارے اور اُنکے درمیان مین ایسی قتال شدید
واقع ہوئی کہ کسی نے مثل اُسکے نہ دیکھا ہوگا نہ سنا ہوگا اور ہنوز بھی اُنکی لاشون سے زمین پاٹ دی آخر جب رات ہوئی تو جنگ
ملتوی رہی اور سازحرب تن سے کھولا اور سارا لشکر ہمراہ صاحب ارزن الروم کے ہوگیا اور ملکہ کے ساتھ ہمگی چند نفر اُسکے خدام
اور اُسکے باپ کے غلمان مین سے باقی رہ گئے چنانچہ ملکہ نے ان خادمون اور غلامون کو بعطاے خلعت و انعام خوشدل
کرکے طرف قوم ارمن کے بھیجا اور اُنسے کہلا بھیجا کہ جو کچھ مینے کیا ہی محض از روے خوف و اندیشہ کے تمھارے حق مین و بنا بر
حفاظت تمھارے خاندان کے کیا ہی اسلیے کہ یہ سب رؤساے نصرانیہ اور والیان قلعجات بالاتفاق قصد گرفتار کرلینے
اور قتل کرنے ان عربون کا رکھتے تھے وحال آنکہ اگر یہ سب ایسا کرتے تو اصحاب ان عربون کے ہرگز تم مین سے کسی کو
روے زمین پر باقی نہ چھوڑتے آخر جب یہ خبر ارمن کو پہونچی تو اُنکے دانشمندون نے کہا واللہ ملکہ نے ہمارے حق مین سراسر
خیر و احسان کیا پھر قوم ارمن سے پانچ ہزار مردم نے ملکہ کی اطاعت کی اور مین جنگ بپا چھوڑ کر آپکے پاس بسرعت تمام دوڑا
ہوا آیا ہون غرضکہ جب عیاض نے کلام سعید کا سُنا تو فوراً حکم کوچ لشکر کا دیا اور بہت جلد روانہ ہوے اور قطع مسافت مین
نہایت شتابی کی یہانتک کہ محاذی اس قوم کے جا پہونچے تو دیکھا کہ جنگ برپا ہی تب عیاض نے اور سب اصحاب نے
بصداے بلند تکبیر کہی کہ انکی آوازین اُس سرزمین اور پہاڑین گونج گئین اُس روز حال قتال خالد و اصحاب خالد کا یہ تھا کہ
انھون نے اپنی کمال جان نثاری سے جناب اقدس الٰہی کو راضی کیا اور ایسی قتال شدید اُنسے سرزد ہوئی کہ روے
زمین پر مثل اُسکے کم ہوئی ہوگی اور اسیطرح برابر جنگ بپا رہی یہانتک کہ معلوم نہوتا تھا کہ کون کدھر قتل ہوا و بعد ازان کہ غبار
صاف ہوا اور گرد برطرف ہوئی تو دریافت ہوا کہ اعراب صحرائیون مین سے ایک سو بائیس آدمی قتل ہوے اور معاذ بن جبل
کا بیٹا اسی ہنگامے مین گم ہوگیا ہرچند تلاش ہوئی پر نملا پھر جب رات ہوئی تو معاذ با چند اشخاص طرف مقام معرکے
گئے وہان اپنے لڑکے کو پایا اُس حالت مین کہ وہ دم توڑ رہا تھا کہ ہر آئینہ اُسکے زخم بہت کاری لگے تھے تب اُسکو مقام
پر اُٹھا لائے اور اُسکی بالین پر معاذ بیٹھے روتے تھے اور عبدالرحمن بن غنم برادر عیاض نے کہا کہ جب مینے اُس لڑکے
کو دم توڑتے دیکھا تو مین رونے لگا یہانتک کہ رونے مین میری آواز بلند ہوئی تب وہ لڑکا بولا چپ ہو یہ غزوہ مجکو بہت
محبوب ہی اور مجھے زیادہ تر خوش آیا اُن غزوات سے جو ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مینے غزوہ کیا تھا اُسوقت
معاذ نے کہا اے فرزند اِس صلہ مین تو ملاقات اپنے پروردگار کی کریگا آخر جسوقت اذان ظہر کی ہوئی تو وہ مرگیا اور ہنوز
مردم لشکر اپنی نماز سے فارغ نہوئے تھے کہ معاذ اُسکو اُسکے پیراہن مین کفنا چکے اور وہ سراپا اپنے خون مین تر تھا پھر
جب لوگ نماز سے فراغت پاکر آئے تو اُسکو مدفون پایا تب سبھون نے معاذ سے کہا حق تعالیٰ تجھپر رحم کرے تونے
انتظار کیون نہ کیا کہ ہم بھی اُسکے جنازے پر حاضر ہوتے معاذ نے جواب دیا یہ بات خلاف سنت ہی بلکہ یہ فعل
جاہلیت کا ہی کیونکہ ہم لوگ اُس زمانے مین بخواہش تمام اپنے اموات کے دفن مین تاخیر کرتے تھے تاکہ ہم دربارۂ دفن

ہوتا کے مامور تعجیل ہوئے غرضکہ جب معاذ نے دفن پسر سے فرصت پائی تو اپنے مقام پر پھر آئے اور اپنا سر اور ریش
اپنی دھوکر سرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر عیاض کے خیمے مین حاضر ہوئے اور لبون پر انکے تبسم اور زبان پر اُنکا تکبیر تھا اور یہ
اسلیے کہ اس سے وہ اپنے تئین تسکین و تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے ہنیئاً لک یا ولدی یعنے اے میرے فرزند یہ شہادت
تجکو مبارک ہو یہ سُنکے عبد الرحمن نے کہا یہ تمہاری کیا باتین ہین معاذ نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہے وہ فرماتے تھے جس شخص کا فرزند مرجاوے اس حالت مین کہ والد اُسپر حریص ہو اور وہ اُسکو نہایت عزیز ہو اور مرنا اُسکا اُسپر
شاقِ عظیم ہو تو درنیصورت غزوہ اُسکا بہترین غزولہ ہوگا اور اجر وصلہ اُسکا قضاے الٰہی مین واسطے اُسکے اور میت کے کوئی
شے خوب تر مغفرت سے نہین ہے اور بدلا اُسکے دارِ دُنیا کا خوشتر دارِ آخرت ہوگا اور اُسکے اہل سے نیکو تر اہل ملینگے اور حق تعالی
اُسکی زوجیت مین حور العین عطا کریگا جو نہایت سرخ و سفید ہونگی القصہ جب روز روشن ہوا تو لشکر اسلام بطلب جہاد سوار
ہوا ونا گاہ ایک پرا گھوڑونکا نمودار ہوا اور اُسپر لوگ جو سوار تھے وہ سب بے ہتھیار تھے پھر جب جانبین سے باہم دوچار ہوئے
تو وہ سب سوار پیدل ہوکر بقصد ملاقات سپہ سالارِ لشکر اسلام کے آگے بڑھے مگر یوقنا نے پیش قدمی کرکے اُنکو للکارا کہ تم
لوگ کون ہو کہان سے آتے ہو اُنھون نے کہا ہم اہل ارزن الروم ہین اور یہ شخص ہمارا مقتدم و پیشوا ہے اور یہ اشارا اپنی
جماعت مین سے طرف ایک شخص کے کیا کہ وہ نیک پیر مرد تھا تب یوقنا نے اُس سے درشت کلامی کی پس اُسنے کہا
حق تعالی نے تمہاری طرف میری رہبری کی اسطرح پر کہ مین جو امشب بہ نیت قتال فردا کے سویا تھا تو رویا مین مین نے
مسیح کو دیکھا اُنھون نے براے اتباع شریعت محمد کے مجکو امر کیا اور فرمایا کہ ہر آئینہ نبی مان عرب کا وہی ہے جسکی بشارت
خدا نے مجکو دی ہے پھر جو شخص اُس سے روگردانی کریگا وہ ہم مین سے نہین ہے جب یوقنا نے اُسکا یہ کلام سُنا تو وہ خود بھی
مع اصحاب اپنے گھوڑون سے اُتر پڑا وہ اُن لوگون کے ہمراہ ہوکر پاس عیاض کے گئے اور سارا ماجرا اُنسے بیان کیا
یہ سُنکے عیاض بتعظیم شیخ درفیشل اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس سے مصافحہ کیا پھر سب مسلمانون نے شیخ سے اور ہمراہیان شیخ سے مصافحہ کیا
پھر شیخ یعنے درفیشل نے جو باتین اپنے رویاے صادقہ کی یوقنا سے کہین تھین وہ تمام عیاض سے بیان کین بعد ازان
شیخ اور اُسکے جملہ اصحاب بشرف باسلام ہوئے اس بات سے ملک طاریون بہت خوش ہوئی اور اپنی خواہر فارونہ کو سپرد
شیخ کردیا کہ وہ اُسکو لیکر ارزن الروم کو گیا اور عیاض امیر نے اُسکے ہمراہ دس مسلمانون کو کردیا تاکہ اہل ارزن کو واسطے
اسلام کے دعوت وطلب کرین اور اُنکو شرائع دین سکھلادین **واقدی** رح نے کہا وہ دسون آدمی جو جماعت درفیشل
کے ہمراہ بھیجے گئے اُنکے نام یہین راجہ بن عبد اللہ و سلامۃ بن عدی و نوفل بن الاکوع و ابن خویلد و جریر بن صاعد و
عبد اللہ بن جبیرۃ و سہل بن سعد و مصعب ابن ثابت و خازم بن عمرو و الیونیبر بن بشار **راوی** نے کہا کہ درفیشل نے بعد
قبول اسلام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وداع کیا اور اُنسے رخصت ہوکر کوچ کیا اور وہ دسون اصحاب ہمراہی بھی
اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ ارزن الروم مین پہونچا اہل شہر نے خیریت درفیشل اور اُسکے اصحاب سے بہت شادمانی کی اور پیشوائی کو نکلے

و بعد ازان جب مالک و فضیل نے اپنی مجلس مین جلوس کیا تو اکابر و عمائد مردم کو طلب کیا اور اُنسے تمام سرگذشت چشم دید اپنی
بیان کی اُنپر اسلام کو عرض کیا آخر اُنمین سے اکثر مشرف باسلام ہوئے اور اُن سون اصحاب نے نو مسلمانون کو احکام اسلام
بتائے اور قرآن مجید پڑھایا و بعد ازان و فضیل نے تمام اُن قلعون اور گڑھیون کو جو متعلق بلد اخلاط سے تھے مسلمانون کے حوالہ
کر دیا پھر وہان کے باشندون مین سے کچھ لوگ تو اسلام لائے اور کچھ لوگ ادائے جزیہ پر سال آئندہ سے مقرر ہوئے و بعد ازان
عیاض نے اصحاب کو طرف خوی و سلواس بجانب دیگر مضافات اُس سرزمین کے بدعوت اسلام روانہ کیا آخر وہ سب اسلام لائے
مگر بعضے محروم رہے اور کچھ لوگ اصحاب مین سے اُن نومسلمانون کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے کہ اُنھون نے اُنکو احکام شرع
بتائے اور قرآن سکھلایا بعد ازان عیاض نے مالک طاریون کو ولایت ممالک اخلاط پر مستقر کیا +

ذکر فتح ارزن و سعرد و جبل بارون

واقدی نے کہا جب بعد فتح ارض ربیعہ کے دیار بکر و ارمنیہ کے تئین جسکو اخلاط بھی کہتے ہین حق تعالی نے واسطے
مسلمین کے ہاتھ پر عیاض بن غنم کے فتح کر دیا تو عیاض نے ایلچی پاس بریخون کے کہ تو تابین بھیجا کہ اُسنے وہان جا کر حسب الحکم
ولایت ارمنیہ یعنے ممالک اخلاط کی حکومت پر بریخون اور اُسکی زوجہ طاریون کو مستقر و مستقل کیا اور اُن دونون سے
عہد و میثاق خدا کا اس امر پر لیا کہ درمیان خلائق کے معاملہ بعدل کیا کرین اور پیروی شریعت کی رکھین اور موافق خدا کے
حکم جاری کیا کرین چنانچہ اُن دونون نے اس عہد کو قبول کیا و بعد ازان عیاض نے افلح مولی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو بسر کردگی جیت ایک سو آدمی کے طرف بلاد عراق کے روانہ کیا تاکہ وہ مردمان عراق کو دعوت اسلام کرین
اور وعدہ کیا کہ ہم بھی پیچھے سے آتے ہین چنانچہ اُسطرف تو روانگی افلح کی برسم رسالت ہوئی اور خود سرزمین ارمینیہ سے کوچ کر کے اُس
راستے پر چلے جدہر سے وارد ارزن ہوئے تھے پھر ارزن سے نکل کر بطرف سعرد و جبل بارون کے گئے اور واقدی نے
کہا جس شخص نے بنیاد بلد سعرد کی ڈالی تھی وہ سمول بن ما ریا تھا اور پہلے یہ شخص شہر مدائن مین تھا جو حدود عراق سے ہے پھر جس وقت
وزیر کسری شیرویہ کا وہان اُسکی گرفتاری کے ارادہ سے آیا تو وہ بھاگ کر اس سرزمین پر آیا اور اپنے لیے یہان یہ شہر آباد کیا
غرض جب عیاض یہان آئے اور لوگون کو بدعوت اسلام طلب کیا تو اُنمین جو عاقل تھے اُنھون نے اسلام قبول کیا اور جنھون نے
انکار کیا اُنپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اُنکے لیے عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور شہر شمطار اور ساوج
مین آئے پس یہان والون نے بھی قبول اسلام کیا اور اُس زمانے تک شہر جزیرہ حابست نہوا تھا بلکہ بنا اُسکی جس شخص نے
ڈالی وہ ایک شخص تھا اہل بنفشیا سے اُسکا نام عبد العزیز بن عمرو تھا اور نہر دجلہ اُسکے پیشتر سے ہی چنانچہ عیاض سب جزیرہ مین
وارد ہوئے اور اُنھون نے باتفاق اپنے ہمراہیون کے زیارت کوہ جودی و مقام سفینے کی کی اور گرد اس مقام کے دلدل ثبت
رہتی تھی تو مردم اُن بلاد کے اُسکو کھینچ ڈالتے تھے اور مالک اس جزیرے کا ایک شخص جزیری تھا اُسکا نام صالح تھا

سوا اُسنے عیاض سے صلح کی اور قبول اسلام مین اطاعت کی اور شہر عادیہ مین وہ سکونت پذیر تھا اور اُسکے تحت حکومت کراس و زعفران و تقیر و دربیش اور انکے سوا اور بہت سے مقامات تھے چنانچہ جسوقت پیغام عیاض کا اُسکو پہونچا تو بے تامل اُسنے اسلام قبول کیا اور صلح و اطاعت کی اور عیاض کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام لایا اور اُسکے اہل بلد کے حق مین عہدنامہ لکھا گیا کہ جو شخص انکو دعوت اسلام کرتا تھا تو نفاذ اُن عہود مکتوبہ کا کرتا تھا

ذکرِ فتوحِ اسماعیلیات

راوی نے کہا بعد فراغ جزیرہ کے پھر عیاض نے طرف ممالک عربی کے کوچ کیا اور وارد ہوئے اُس بلد مین جس مین بنی قطبی رہتا تھا آخر اُسنے بھی مصالحہ کیا اور جو کچھ اُسپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اُسنے قبول کیا بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کرکے اسماعیلیات کا قصد کیا وہان پہونچکر عمرو بن جندب کے تیئین بسرکردگی ایک جماعت کے واسطے تاخت و تاراج اور موصل اور اُسکے مضافات کے سوانہ کیا چنانچہ یہ لوگ گئے اور تاراج کرکے غنائم کثیر قبضے مین لائے اِس بات پر بعضون نے صدائے شور و فریاد بلند کی یہ غل سنکے باشندگان موصل اور ساکنان نواحی نکل پڑے اور خوب مقاتلہ کیا یہانتک کہ جندب سے ساری غنیمت چھین لی اور جندب کو بھی شہید کیا پس اصحاب نے جندب کو بجانب غربی دفن کردیا پھر جب عیاض کو یہ خبر پہونچی تو اسماعیلیات سے کوچ کرکے موصل پر نازل ہوئے اُسوقت اہل موصل بسلاح و سامان جنگ طرف عیاض کے نکلے تب خالد نے بالشکر جنگ اور اہل موصل پر حملہ کیا آخر انکو شکستہ بال و خستہ حال کردیا اور اُسوقت اُس شہر مین شہر پناہ تھا جو بل تاخت ہوتا چنانچہ موصل کو خالد نے بزور شمشیر لیا اور جانب نینوی کے نظر کی کہ وہ ایک شہر ہے جو شمال میں زمین و پہاڑ سے تب خالد نے وہان والون سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہے لوگون نے کہا یہ نینوی ہے خالد نے کہا تعجب نہین ہے کہ یہی شہر یونس بن متی علیہ السلام کا ہو اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس عرصے مین مالک نینوی کا ملک انطاق تھا سو عیاض نے اُسکو نامہ لکھا اُسنے اطاعت سے انحراف کیا تب صالح جزیری کو اُسکے پاس بھیجا صالح نے اُسکو فہمائش کی کہ یہ اہل اسلام جس امر کا ارادہ رکھتے ہین یعنے اجابت اسلام چاہتے ہین اگر تو انکی اطاعت سے سرتابی کریگا تو مین تجکو ضرر پہونچاؤنگا اور تجکو زندہ نچھوڑونگا آخر اُسنے درجواب نامۂ عیاض کے یہ مضمون لکھا کہ مین چھ مہینے کا مصالحہ کرتا ہون اسلیے کہ اِس مدت تک مین انتظار کرونگا امر کسریٰ کا اگر اہل اسلام اُسکے بلاد کو فتح کرلینگے تو مین بھی اُنکی اطاعت مین داخل ہونگا اور یہ عذر اُسکا اسوجہ سے تھا کہ وہ تابع حکومت کسریٰ کا تھا چنانچہ اس بات کو مسلمانون نے منظور کیا اور اسی شرط پر اُس سے مصالحہ کرلیا و بعد ازان عیاض نے خدمت مین امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامہ لکھا کہ وہ مشتمل تھا اُن اخبار فتح و ظفر پر جو حق تعالیٰ نے اُنکو فیروزی بخشی تھی نامہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من عیاض بن غنم الاشعری الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اما بعد سلام اللہ علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالحمد للہ الذی ایدنا بالاسلام ونصرنا و خصنا

الشرک بقہرہ فللہ الحمد علی ما اولی و منح فازال و کشف و رفع و صرف من عطائہم و اخذ من غنائہم حمداً یزید الامال
انفساحاً و الصدور انشراحاً و قد لانت الشدۃ بعد صلابتہا و رقت الایام بعد قساوتہا و یسر اللہ تعالی امرنا و
قد اکردت الاعداء موارد المہالک و ضیقت علیہم المسالک فارتبکوا فی رقابہم و اشترکوا فی و تابہم و لم یجدوا
فی الارض و لا فی السماء مرتقا و اشتد بہم الفرق فاز عجہم القلق و انہم احالوا و حالوا و اہنوا و راسلوا و اظہروا
القصد من الایام و الدخول فی الاسلام و التردد بین التظلم و الجنوح الی السلم فاقررناہم علی ذالک بعد ان
اشرفوا علی المہالک فمنہم من اسلم و بایع و منہم من اقام تحت الذمۃ و تابع و قد نشر اللہ اعلامنا و اعز دیننا
و قہر عدونا و شد سیوفنا و اعلا کلمتنا و اظہر شریعتنا و قد صرف اللہ صدورہم و اخمد نورہم و ازال نصرتہم و کفی
البلاد و العباد مؤنتہم و الحمد للہ وحدہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ و سلم و السلام علیک و علی
جمیع المسلمین و رحمۃ اللہ و برکاتہ یعنے بنام خدا و ندیہ نامہ ہی عیاض بن غنم الاشعری کا بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ کے کہ بعد حمد خدا و صلوٰۃ مصطفیٰ کے سلام خدا اور رحمت و برکات اسکی آپ پر نازل ہوں مین حمد و شکر
کرتا ہون اُس خدا کا کہ اُسکے سواے کوئی معبود نہین ہی اور مین درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم پر اور ستائش ہی اُس خدا کے لیے ہے اپنی نصرت سے دین اسلام کی ترقی کی اور اپنے غضب سے شرک و
کفر کو ذلت دی اور منت و سپاس ہی خدا کے لیے اس بات پر کہ اُسنے نعمتین بخشین اور احسان کیا پس اُسنے
اپنی عطایاے عظیمہ سے ہمارے دشمنون کو ہمسے دور کر دیا اور اُسنے ہمسے کشف اندوہ و ملال و صرف احوال
کیا اور غنائم وافرہ سے جو اُسنے ہمارے تئین عنایت کین اُسکے بدلے ہمسے محض حمد و شکر اپنے لیے پسند کیا اور وہ
حمد و شکر ہمارے ہی حق مین موجب مزید کشایش کار و باعث وا شد خاطر بیقرار کا ہی اور حال یہ ہی کہ اوقات شدائد بعد
صعوبات کے ہمارے لیے سہل ہو گئے اور ایام ناخوشی بعد سختیون کے ہمپر نرم ہوئے یعنے دن سختیون کے نکل
گئے اب حق تعالی ہمارے امور کو آسان کریگا اور بتحقیق کہ دشمن ہمارے معرض ہلاکت مین پڑ گئے اور راہین اُنپر تنگ و
بند ہو گئین اور اپنی تنگی و خواری مین شامل اور باہم معاہدہ کرنے مین شریک ہوئے اور نہ اُنکو زمین مین کہین مخلصی ملی نہ آسمان
پر چڑھنے کا اُنھون نے راستہ و زینہ پایا اور اُنمین سخت تفرقہ پڑا اور بیقراری نے اُنکو از جا و از خود رفتہ کر دیا اور اُنھون
نے بڑے بڑے حیلے کیے اور بہت بہت باہم نگہداری و پاسداری کی اور نہایت چرب زبانی سے لاف زنی کرتے
رہے اور آپسمین مکاتبات و مراسلات بکثرت جاری کیے یعنے بہت کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور اکثر ایام گذاری
کی اور اظہار داخل ہونے اسلام کا کیا یعنے حیلہ سازی سے وعدہ و اقرار اسلام لانے کا کیا اور تاریکی جہل سے قبول
اسلام مین متردد رہے اور بیشتر میل بصلح رکھتے تھے آخر ہمنے اسی مصالحہ پر اُنسے اقرار کیا چنانچہ بعد ازان
کہ وہ مشرف و قریب بہلاکت ہوئے تو بعضے اُنمین سے اسلام لائے اور بیعت کی اور بعضے اُنمین نیز وہ ہے

صرف احوال یعنے سنوار احوال سے بھیر کر خوشحال کیا ١٢

یعنے فتح ہوئے اور ثابت ہوئی وہ نبوت کہ حق تعالی نے ہمارے عاملون کو ہر جا بلند کیا اور ہر طرف اُنکے پیچھے پیروان کو کھڑا رکھا اور ہمارے دین کو غالب اور ہمارے دشمنون کو مغلوب کیا اور کھینچی ہماری تلوار کی تیزی و حملہ آور اور ہمیشہ ہمارے کلمات کو بالا رکھا اور ہماری شریعت کو غلبہ دیا اور انکی صورتون کو بدل ڈالا اور اُنکے چہرے کی روشنی کو پژمردہ کر دیا اور نصرت کو انسے دور کیا اور اُنکو ایک دوسرے کی مدد سے باز رکھا اور حق تعالی بلاد اسلام اور عباد مسلمین کی مؤنت و کفالت کے لیے کافی ہوا اور حمد ہو واسطے خدا واحد و یکتا کے اور صلوٰۃ و سلام خدا نازل ہو اوپر سید و پیشوا ہمارے محمد مصطفےٰ صلعم کے اور اُنکی آل اصفیا اور اصحاب باصفا پر اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا اوپر آپ سب کے اور اس نامہ کے ساتھ خمس تحاصل دیا گیا بھی بتفویض شرحبیل بن حسنہ جو کاتب وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے روانہ کیا اور اُنکے ہمراہ دو سو سوار بھی کر دیئے اور نامہ اُنکے ہاتھ دیا اور تاکید حکم جلد روانگی کا دیا چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور بعد چند روز اُنکے جانے کے عامر بن فہیرہ فرستادہ سعد بن ابی وقاص کا عراق سے پاس عیاض بن غنم کے پہونچا اور درخواست مدد و کمک اور یاوری کی کی سو عیاض نے اُسکی امداد کے لیے ایک جماعت مردان شجاعت کی بھیجدی پس حق تعالی نے ملک عراق کو سعد کے ہاتھ پر فتح کر دیا اور ماجرا اُسکے حرب کا اور واقعات وہان کے جو کچھ امور سعد سے گذرے ہم ذکر کرتے ہین واللہ الموفق

ذکر فتوح العراق

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی اُس شخص نے جسکے وثوق و اعتماد پر مجھے بڑا اعتقاد ہے وہ کہتا ہے جب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو بسر کردگی لشکر کافی طرف عراق کے بھیجا تو وہ روا رو برابر چلے گئے یہانتک کہ سرزمین حبہ مین پہونچے اور خبر اس لشکر کی بمسعود بن ہبیرۃ العبسی کو علی الاتصال پہونچاین اور وہ اُنس مانتے ہین بعد ایاس بن قبیصہ کے والی عرب تھا اور نعمان بن منذر بھی جانب کسری بن یزدشیر سے اُسی نواحی مین والی ملک تھا چنانچہ اُن دونون نے کسری کو نامہ لکھا اور اس خبر کو مندرج کیا کہ لشکر مسلمانون کا مدینے سے بھیجا ہوا عمر بن الخطاب کا بقصد سر کرنے اور لے لینے ملک عراق کے آپہونچا ہے پس اے بادشاہ خواب غفلت سے بیدار ہو اور بیخبری سے ہوشیار ہو اور اپنے مصالح امور دولت و سلطنت مین فکر و تدبیر کیجیے اور آگاہ ہو اس بات سے کہ یہ وہ زمانہ ہے جسکو ہم سنا کرتے تھے اور اُسکی تصدیق نہین کرتے تھے بلکہ تکذیب کرکے اُسکو راست نہین جانتے تھے اور ہم گمان اس بات کا نہ رکھتے تھے کہ کوئی ہمپر جسارت و جرات کریگا اور نہ کوئی ہماری طرف لشکر بھیج سکیگا سو وہ وقت معین آگیا کہ والی مدینے کا عمر ہوا ہے اور وہ صاحب ہے فتوح کثیرہ کا اور وہ بہت سے ملوک کو شراب شر پلا کر ہلاک کر چکا ہے پس ضرور ہے کہ اپنے قدم ہمت سے کھڑے ہو اور اپنے دشمنون کے مقابلے کے لیے روانہ ہو کر پیش قدمی کرو اور ہمنے آپکو خبر دی تاکہ اپنے کام پر ہوشیار و خبردار ہو اور اپنے دل سے دور رکھو کہ اس بات کو مہمل سمجھکر طرح دو کیونکہ اگر

اور خفیف ثقیل ہو جاتے ہیں اور بیشتر کار آسان دشوار ہو جاتے ہیں اور حال یہ ہی کہ شروع جنگ یک چنگاری معلوم ہوتی ہی
دبالآخر اُس سے بہت سی آگ بھڑک جاتی ہی زیادہ والسلام راوی نے کہا پھر وہ نامہ جب ایلچیون کے ہاتھ پاس کسریٰ
کے پہونچا اور پڑھا گیا تو اُسکے بدن مین ہیجان غضب سے رعشہ و لرزہ پڑگیا اور اپنے تخت پر غیظ و غلیان سے ہلنے اور کانپنے لگا
اور قبائل اساورہ و مرازبہ کو اور اقوام دیلم و سہارجہ کو طلب کر کے اُس نامے کو اُنکے سامنے پڑھوا کر سنوایا اور اُنسے کہا کہ یہ امر
جو ہمپر واقع ہوا اور ہم اپنے زمانے مین اُس پر مشرف و مطلع ہوئے یعنے اُسکو بچشم خود دیکھا تو اسمین تم لوگون کی کیا راے ہی اور
تمھارا کیا مشورہ ہی اور تم خوب جان لو کہ یہ عرب اس کوشش مین ہین اور نظر و فکر اس بات مین رکھتے ہین کہ اپنے لیے مواضع
سکونت ٹھہرا کر اسمین مقام و منزل کرین اور حال یہ ہی کہ ان لوگون نے روم کے ساتھ برا شر کیا اور اُنکو بہت ضرر پہونچایا اور اُنکے
شہرون پر مسلط ہوگئے اور اُنکے خزانون پر قبضہ کر لیا و حال آنکہ روم بجمعیت عظیم مجتمع ہوئے تھے اور اُنمین سے کوئی باقی تھا جو
شام مین نہ پہونچا ہو اور ایسا کوئی تھا جو بمقام یرموک شریک حرب نہ ہوا ہو اور یہ عرب تو جماعت قلیل ہین جو تمھارے بلاد مین در آ نکلے
ہین اور عازم اور آمادہ ہین اس بات پر کہ ملک تمھارا تمھارے ہاتھون سے چھین لیوین اور تمھارے لیے اب کچھ اور سود مند
نہین ہی سوا اسکے کہ عزم بالجزم کرو اور شتابی پر بکمال حزم کاربند ہو اور دشمنون کو اپنے اہل و عیال و اموال اور اپنے
خانمان و اولاد و بلاد سے دفع کرو اور خوب سمجھ لو کہ عرب کے تئین بڑی آرزو ہی اور اُنکے دلون مین یہ بات سمائی ہی کہ تمھارے
شہرون و قلعون پر تسلط کرین اور ہرگاہ وہ تمکو اپنی جنگ سے خوف زدہ اور اپنے مقابلے سے باز ماندہ دیکھینگے تو وہ تمپر ایسے
جھپٹ پڑینگے جیسے شیر اپنے شکارون پر ٹوٹ پڑتے ہین غرضکہ موذن و نقیب اُنکے اول روز سے علی الاتصال پکارتے رہے
اور غیرت و غضب لایا کیے چنانچہ مروی ہی مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ أَمِنَ غَائِلَةَ النَّوَائِبِ یعنے جو کوئی انجام کار پر نظر رکھتا ہی وہ
افتاد ناگہانی مصائب سے ایمن رہتا ہی القصہ کسریٰ نے دروازے خزانے اور خلعت خانے کے کھلوا دیے بعد ازان کسریٰ تہیہ
فوج مین مصروف ہوا چنانچہ ہرمزان کو خلعت دیکر پچاس ہزار پیادہ و سوار کا افسر کیا اور عطار بن مہرو کو خلعت دیکر بیس ہزار جمعیت
کا سردار کیا اور عارین بن ہمان کو بھی خلعت پہنا کر بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار کیا اور سب افسرون کو حکم کیا کہ سرزمین نریدان
مین جا کر مع اپنی اپنی جمعیت کے خیمے کرین چنانچہ وہ سب حسب الحکم کاربند ہوئے و بعد ازان کسریٰ نے ایک ایک نامہ طرف والی
خراسان و مالک ورارالنہر کے روانہ کیا اور اُسمین بعد ذکر حالات کے مضمون و طلبی مندرج کیا کہ وہ لوگ مع اپنی اپنی فوج کے
قتال اصحاب رسول خدا صلعم پر بہت جلد پہونچین پھر جسوقت نامے اُسکے اُن ملوک کے پاس صادر ہوئے تو فی الفور وہ متوجہ
بروانگی ہوئے اور طرف عراق کے دوان و شتابان مانند ملخہاے پران کے روان ہوئے اور منجملہ قوم کے یہ چند رئیس بھی موجود تھے
شہربان بن کباد و فرجان لاہوازی و ہذیل بن جسوم و جاسر الصدانی اور اسکے ساتھ چالیس ہاتھی مست تھے واقدی رحمہ اللہ نے
کہا پھر جب یہ سب فوجین مجتمع ہوئین تو کسریٰ نے کوچ کیا اور سبھون کو سرگرم کر کے سرزمین شہر طاق و فراشتہ کی طرف لیگیا اور
اُسکے لشکر خاص کا سالار مہربان تھا پھر وہان جائزہ و شمار جیوش کا ہوا تو ایک لاکھ پچاس ہزار سوار و پیادہ مرد کارزار تھے

سواے اتباع بھیر کے اور پیشا بیش جیوش کے قوم دیلم اور اہل عجم تھے اور اُن سب کے آگے آگے وہ سارے فیل تھے اور اُن ہاتھیون کی پشت پر ایک ایک گدّی دیباج کی کسی تھی اور ہر ایک گدّی پر چالیس چالیس مرد مقاتل سوار تھے اور جھانجھ دہل بجاتے تھے اور ہر ایک ہاتھی کی سونڈمین ایک ایک تلوار تھی تاکہ آدمیون کو اُس سے قتل کرین اور اُن ہاتھیون مین ایک فیل عوج تھا کہ بڑاے خود مانند کوہ کے بلند تھا اور وہ سب ہاتھیون سے مقدم تھا یعنے سبکے آگے چلتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو اور سب ہاتھی اُسکے پیچھے پیچھے ہوتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور اُن ہاتھیون کے پیچھے گلہ جوان بیلون کا بندھا تھا اُنپر ہتھیار سلاح وخزانہ لدا تھا غرضکہ جب سازوسامان سے روانگی پر آمادہ ہوے اُسوقت اردشیر بادشاہ نے اعادہ اپنے کلام سابق کا کرکے ذکر دو مقدمون کا کیا کہ اے اہل فارس تم لوگ ہمیشہ ملوک رہے اور ہیبت تمہاری دلون مین اقوام ترک و دیلم اور روم و جرامقہ کے مرتکز رہی اور اسیطرح تم حق مین رعایا کے معادل ہو یعنے انکی اصلاح و رفاہ ملحوظ خاطر رکھتے ہو تو چاہیے کہ اس قوم یعنے عرب کو بزور مال دفع کرو یعنے اگر یہ لوگ طالب و طامع مال ہون تو انکو مال کافی دیکر یہان سے نکالدو اور اگر اس سے انکار کرین اور خواہان ملک ہون تو اُنسے جنگ کرو چنانچہ اردشیر بادشاہ نے یہ کہکر سران لشکر کو رخصت کیا اور وہ سب روانہ ہوئے

ذکر فتوح خورنق وقتل نعمان بن المنذر وفتح حیرہ وقادسیہ

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی حسن بن اسحاق نے اور کہا مجھے خبر دی ہے سلیمان بن عامر نے اور سلیمان نے کہا مجکو روایت پہونچی ہے کہ سعد بن ابی وقاص تیس ہزار سوار سے عراق کو روانہ ہوے اور راہ سے بجیلہ و نخع و شیبان و ربیعہ و اخلاط کے چلے جو داخل عرب ہے اور لشکر سعد مین ایسا کوئی عراق کو نہین گیا جسکے اہل و اولاد اُسکے ہمسفر نہون اور ملوک فارس مین سے ایسا کوئی نہین گیا جسکے ہمراہ اسکا کل مال نہو تاکہ بجد و عزم تمام مقاتلہ کرین اور ملک کسریٰ نے اسی امر کی خاطر اُنکو وصیت و فہمایش کردی تھی چنانچہ راوی کہتا ہے کہ سعد نے منزل زہیہ سے طرف حیرۃ البیضا کے کوچ کیا اور وہان لشکر نعمان بن المنذر کے خیام برپا تھے اور اُسی کے میدان مین بچھے ہوے ایستادہ تھے اور جمیع عرب باشندگان عراق بھی کہ وہ سب اسی ہزار تھے شریک لشکر نعمان تھے اور نعمان نے اُنکو وفور انعام و خلعت سے مستفیض کیا تھا اور ملک کسریٰ کی طرف سے اُنکو وعدہ بکل جمیل دیتا تھا یعنے اقرار تمام بذل و عطا کا کرتا تھا اور اُنسے کہتا تھا کہ یہ لوگ جو آے ہین عرب ہین اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہر شے کی اسی کے ہم جنس سے ہوتی ہے اور یہ عرب بھی مثل ہمارے ہین کچھ اُنکو ہمپر فضیلت نہین ہے بلکہ فضیلت ہم مین ہے کیونکہ درمیان ہماری قوم کے ملوک ہین کہ اُس قوم نے ہم اکاسرہ و ملوک کو مقدم و سرگروہ اپنی دولت و جمعیت کا کیا ہے تا انکہ ہم اُنکے لیے رکن ہین اور اُنکے دشمنون پر اُنکے مددگار ہین اور اصحاب محمد کے لیے کوئی امر فخر کا نہین ہے جو وہ ہمپر افتخار کرین بلکہ ہمارے لیے اُنپر فخر ہے کیونکہ

ہرگاہ اُنکے گمان مین حق تعالی نے اُنہین سے نبی مبعوث کیا اور اُنپر اپنی کتاب نازل کی ہے جسکو وہ قرآن کہتے ہین تو ہمارے
واسطے انجیل ہے اور ہم مین عیسی ابن مریم اور جمیع حواریین ہین اور ہمارے لیے مذبح یعنے قربان گاہ ہے اور ہم مین قسیسین و رہبان
و شماسہ ہین اور ہمارے لیے ناقوس ہے وہ بہر حال دین ہمارا عتیق و قدیم ہے اور اُنکا دین نوایجاد و جدید ہے پس لازم ہے
کہ ہنگام وغا کے ثابت قدم رہو اور جیساکہ ملک کسری کو تمہارے ساتھ حسن ظن ہے چاہیے کہ تم اُسکے مطابق ہو
راوی کہتا ہے اُسی درمیان مین کہ نعمان یہ باتین قوم سے کر رہا تھا کہ ناگاہ عم اُسکا الیاس صاحب یعنے سردار
نگہبانون اور پاسبانون کا اُسکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ملک اسوقت ہمارے دشمنون نے ہماری طرف ایلچی
بھیجا ہے یہ سُنکے نعمان نے کہا اُس ایلچی کو میرے پاس لاؤ اُسنے اُسکو حاضر کیا اور وہ ایلچی سعد بن ابی حبیب الثقفی
تھا پھر جب وہ روبرو نعمان کے اُسکو حاضر لایا اور جسوقت سعد روبرو نعمان کے کھڑا ہوا تو اُسوقت جانب خدام
نے اُسپر زجر و قہر سے شور کیا کہ تمام یہ سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس خطاب سے غرض اُن لوگون
کی یہ تھی کہ سعد نے مراسم تعظیم شاہی کو ترک کیا اور آداب ملوک ادا نکیا تھا) مگر سعد نے اُنکی باتون پر کچھ التفات
نکی بلکہ بطرف نعمان خطاب کرکے یہ کلام کیا کہ حق تعالی نے ہمکو نامور اس امر کا کیا کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ نکرین
کیونکہ یہ رسم و عادت قبل بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام جاہلیت مین جاری تھی پھر جب حق تعالی
نے انحضرت علیہ السلام کو مبعوث کیا تو اُنکے لیے ہدیہ و تحفہ سلام کا مقرر فرمایا اور اُنکے پیشتر انبیا مین بھی یہی طریقہ نافذ
تھا کیونکہ سلام ایک نام ہے ناموں سے خدا ے عز و جل کے مگر یہ تحیت جو تمہاری ہے وہ شیوہ جبابرہ و متکبرین ملوک کا ہے یہ
سُنکے نعمان نے جواب دیا کہ ہم جبابرہ مین سے نہین ہین بلکہ جہالت و غفلت ہماری تمنے عظیم کی اسلیے کہ تم اپنے دین مین موحد ہو
اور حق تعالی کو واحد جانتے ہو مگر پسر خدا عیسی بن مریم سے انکار کرتے ہو تب سعد نے کہا تو مجھے بتا کہ عیسی بن مریم مین جو قدرت
حاصل تھی وہ حالت عبودیت تھی یا شان ربوبیت تھی غرض کہ درمیان اُن دونون کے بیشتر اس قسم کا مکالمہ سرگرم رہا
یہانتک کہ کلام سعد سے نعمان بہت عجب مین آیا اور نہایت متحیر ہوا پھر سعد سے کہنے لگا افسوس ہے تیری قوم پر کیا چیز
تجکو یہان لائی ہے اور تو کسلیے آیا ہے سعد بن ابی عبید نے کہا ہمارے امیر سعد بن ابی وقاص نے مجکو تمہارے پاس اسلیے
بھیجا ہے کہ تو بھی عرب سے ہے پس حیف ہے کہ کوئی امر موجب تیرے زیان و منفعت کا ہو اور تجکو اُسکا خبر نہ پہونچے اور یہ قوم علوج و کبر
ہین کہ کوئی دین نہین رکھتے ہین انکے لیے کوئی شریعت نہین ہے کہ اُسکو بجا لاوین اور نہ اُنکے واسطے کوئی فریضہ ہے کہ اُسکی پیروی
کرین اغنیا اُسکو ادا کرین اور ہم تمکو دعوت و طلب کرتے ہین بطرف شہادت لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کے یعنے تم گواہی
دو اور اقرار کرو کہ سوائے اللہ کے کوئی الہ لائق بندگی کے نہین ہے اور محمد فرستادہ اُسی خدائے یکتا
کا ہے اور چاہیے کہ جو کچھ ہمارے لیے حلال ہے وہی تمہارے لیے بھی حلال ہو اور جو شے ہمپر حرام ہے تمپر بھی حرام ہو
اور اگر تم اِس امر سے انکار کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی انحراف کرو تو خبردار رہو حرب خدا اور رسول سے

چنانچہ نعمان نے جب کلام سعد سنا تو اُسکی باتون پر استہزا اور خندہ زنی کی راہ سے ہنسا اور کہنے لگا تمھارے نفوس نے
بطالت کی باتین کرتے ہین یعنے تمھارے دلون مین یہ خیال خام سمایا ہی کیا بھلا جو تمنے روم پر غلبہ پایا ہی اور اُنسے جزیہ
مقرر کیا ہی مثل اُنکے ہمکو سمجھے ہو اور ویسا ہی ہمسے بھی چاہتے ہو قسم ہی مسیح کی ایسا نہوگا بلکہ ہمارے لوگ بڑے ثابت قدم
اور بہت مضبوط دل اور نیزہ بازی مین نہایت سخت بازو ہین اور تیغ زنی مین کیا ہی مرد میدان ہین بھلا کسنے تمھارے
دلون مین یہ باتین ڈالی ہین اور کسنے تمھارے کانون مین پھونکا ہی اور کسنے تمھین اُسکی بو سونگھائی ہی کہ تمھاری خاطر مین
صورت حال ایسی اُمید کی پسند آئی ہی یہان تک کہ تم قحط بلاد سے آئے ہو یعنے جن بلاد مین قحط رہتا ہی وہان سے بھاگ آئے ہو
اور قصد ملک قوم اساورہ رکھتے ہو اور ارادہ اخذ بلاد اکاسرہ و ملوک کا کرتے ہو حالانکہ یہان ساز و سامان حرب مہیا ہی
اور حرارت جنگ سرگرم ہی اور آتش نبرد مشتعل ہی اور حال یہ ہی کہ اردشیر بادشاہ نے اپنی فوجین بھیجی ہین و بکثرت تمام
لشکر کشی کی ہی پس گویا کہ تم اُنکے پنجون مین ہو کیونکہ وہ لوگ آ پہونچے ہین تو تم سے اپنے مقصود کو پہونچینگے یعنے تمکو
قتل و اسیر کرینگے اور تمھارے دلون مین جو باتین بھری ہین اُسکو تمھارے دل سے دور کرینگے تب سعد بن ابی عبید نے
کہا اے نعمان تو تعلّی کرتا ہی ساتھ باطل کے اور زبان پر لاتا ہی کلام غیر عاقل کیا تو نہین جانتا ہی کہ انجام بخیر واسطے پرہیزگارونکے
ہی اور حال یہ ہی کہ حق تعالے نے اپنے فضل و کرم سے یاس و ہراس کو ہمسے اُٹھا لیا اور جمہور ناس پر ہمکو مظفر و منصور کیا
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہی سَتُفتَحُ عَلٰی اُمّتی کُنُوزُ کِسریٰ و قَیصَرَ یعنے قریب ہی کہ خزانے کسری
و قیصر کے میری اُمّت پر کُھل جاوین یعنے عنقریب مال و ملک کسرای عجم و قیصر روم مسلمانونکے ہاتھ لگیگا چنانچہ گنجہای
قیصر تو حق تعالے نے ہمپر مفتوح کر دیے اب گنج کسری تیرے صاحب کا باقی ہی سو حق تعالے بموجب وعدہ اپنے نبی کے وہ
بھی وفا و عطا کریگا یہ کلام سعد کا نعمان نے سنکر جواب دیا کہ بھلا کہانسے تیرے صاحب یعنے تیرے نبی کو اِس بات کا علم
اور کہانسے وہ اِس علم کا وارث ہوا حالانکہ مینے سنا ہی کہ وہ پڑھا لکھا نہ تھا تب سعد نے کہا کہ حق تعالے نے ہمارے نبی
علیہ السلام کو بصیرت علم کی عالم ازل و قدم سے عنایت فرمائی تھی اور جو کچھ ازل سے تا ابد قلم قدرت نے لوح محفوظ مین
لکھا ہی وہ سب اُنکو بتایا اور سکھلایا پس وہ عالم کان ما یکون کے تھے پھر جب نعمان نے یہ بیان سعد کا سنا تو کہنے لگا حیف
ہی تیری قوم پر تو یہانسے اپنی قوم کی طرف چلا جا کہ ہمارے پاس سوا سیف کے اور کچھ تیرا جواب نہین ہی یہ سنکے سعد بن
ابی عبید سوار ہوئے اور اپنے لشکر کی جانب معاودت کی تو دیکھا کہ لشکر نزدیک آ پہونچا ہی چنانچہ سعد بن ابی عبید نے امیر سعد بن
ابی وقاص سے سارا ماجرا النعمان بن المنذر کا اور جو کچھ اُسنے جواب دیا تھا بیان کیا تب امیر نے یہ شعر پڑھے ع سَاُقبِلُ فیھم حَملۃً عَرَبیّۃً
وَلَا اَنثَنِی وَاللہِ عَنھُم لِعَسکَرٍ ؛ فَاِمّا تَرَی النُّعمَانَ فِی القَیدِ مُوثَقاً ؛ وَاِمّا طَرِیحٌ فِی الدِّمَا مُعَفَّرٌ ؛ یعنے قریب ہی
کہ مین اُنکے درمیان حملہ کرون حملہ کرنا شجاعان عرب کا اور واللہ اُنسے میرے تئین نامردود انکریگا لشکر
اُنکا پھر مین یا تو نعمان کو قید و بند مین بندھا دیکھونگا یا اُسکو خون مین غلطان و سر افتادہ دیکھونگا بعد آن سعد بن

ابی وقاص نے لوگونکو حکم کوچ کا دیا تو وہ سب روانہ ہوئے یہان تک کہ لشکر نعمان پر جا پہونچے پھر جسوقت وہ لوگ جیش
سعد کے مقابل ہوئے تب نعمان نے اپنے لوگونکو سوار اور تیار ہونے کا حکم کیا آخر وہ عرب عراقی اُسکے لشکر والے اپنے
گھوڑون کی طرف دوڑے اور سوار ہوئے اور کچھ گھوڑون کو کوتل کر لیا اور دف وغیرہ باجے جنگی بجانے لگے اور ڈالوں اور زرونکی لیریں زیادہ ہوئی
اور نشانون کے پھریرے اُڑنے لگے پھر جسوقت سعد رضی اللہ عنہ اُس قوم سے مقابل ہوئے کہ وہ لوگ اپنے ساز و سامان
سے چست و درست تھے تو اُنھون نے بھی اپنی فوج کی ترتیب کی کہ صفون کو آراستہ کیا اور باہمدیگر ربط دیا چنانچہ میمنۂ لشکر پر
سعد بن عبید القاری کو مقرر کیا اور میسرہ پر سعد العشیرہ کو مامور کیا اور قلب لشکر کے جناح ایمن پر سعد بن نجیبہ کو قائم
کیا اور المیسر پر سعد بن الاقیس الہلالی کو نصب کیا اور قلب لشکر مین خود امیر سعد بن ابی وقاص نے قیام کیا اور اُنکے
ساتھ ابو محجن الثقفی و زہیرۃ بن الحویۃ و شرجیل بن کعب تھے واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی احمد
بن عامر نے اُسنے کہا مجھے خبر دی علی بن مسہر نے ابان سے اُسنے حسن سے اُنھون نے کہا جب صفین برابر آراستہ ہوئین چکین
اور تکبیرین تمام مرتب ہوئین اُسوقت امیر سعد درمیان صفون کے گشت کرتے ہوئے جو لوگ اُنمین عرب سے تھے مثل
قبیلہ بجیلہ و طی و بنی ہلال و نخع وغیرہم کے اُنکو وعظ و پند کرتے تھے کہ آج وہ دن ہے کہ مثل اُسکے پھر نہ دیکھنگے کیا تمنے
نہین سنا ہے کہ تمھارے بھائیون نے سو و شام مین جب اُنپر فوج شام نے ہجوم کیا تو اُنھون نے کیا کیا کام کیے تھے چنانچہ
یہ کلام سعد سنکے تمام مسلمین چونک پڑے اور جاگ اُٹھے اور کہنے لگے دیکھو ہم اُنپر بقصد شدید حملہ کرتے ہین کیا عجب ہے کہ حق تعالے
ہمکو اُنپر نصرت و فیروزی بخشے یہ کہکے بہادرون نے اپنے گھوڑون کو ڈپٹ کر آگے اُڑایا پھر وہ گھوڑے مانند آندھی کے چل نکلے اور
ہوا ہو گئے اور وہ مردانِ کارزار برابر سرگرم قتالِ شدید رہے یہان تک کہ آفتاب قبۂ فلک کا کلس ہوا یعنے دوپہر دن آیا اور
اُسوقت تک اصحاب نعمان مقابل تلوارون اور نیزون کے ٹھہرے تھے تا آنکہ قعقاع بن عمرو التیمی یا کہ بشیر بن ربیعۃ التیمی ان
دونون مین سے کوئی نعمان سے ملاقی ہوا اور اُسکے سر پر جا پہونچا اور اُسوقت وہ اپنے سوارون کے غول مین تھا آخر قعقاع
خواہ بشیر نے اُس غول پر حملہ کرکے اُسکو متفرق کر دیا پھر لشکر پر جا پڑا تو اُسکو پراگندہ کیا اور جوانمردی و چالاکی سے نعمان
کے سینے مین ایسا بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے پار ہو کر انی چمکنے لگی پھر جب حیرۃ البیضا والی لشکر نے ملک نعمان کا ایسا حال
تباہ دیکھا تو اُنہی پس پشت منہ پھیر کر بھاگے و بارادہ قادسیہ رخ طرف جیشِ فارس کے کیا اور یہان مسلمانون نے اُنکے
اسباب و مال کو غنیمت مین لیا اور اُس رات کو براحت و آرام تمام بسر کی بعد ازان جن لوگون کو مسلمین نے گم کیا یعنے جو لوگ
شہید ہوئے اُنکا شمار کیا تو وہ سب پانسو بیس مرد کام آئے اور اکثر وہ اہل نخع تھے کہ حق تعالے نے اُنکا خاتمہ شہادت کیا
راوی نے کہا کہ مسلمانون نے وہان کی غنیمت کا سارا مال و اسباب جمع کیا اور سعد ابی وقاص نے قصر خورنق و تخت
شاہی پر قدرت پائی پھر جو کچھ اموال غنیمت سے وہان دستیاب ہوا تھا وہ سب مقام حیرہ مین چھوڑ دیا اور اُسپر سالم
بن سرورق کو محافظ رکھا اور اُسکے پاس سو مرد اولادِ مہاجرین و انصار سے تعینات کر دئے راوی نے کہا و اما وہ لوگ جو لشکر

[1] کوتل گھوڑے ایسے تھے کہ جو گھوڑا سواری مین بیکار ہو جاوے تو دوسرا بدل دیوین ۱۲

[2] پانچوین سعد پانچ مقامون پر قائم ہوئے ۱۲

[3] قولہ قعقاع الخ یہان راوی کو شک ہے کہ قعقاع تھا یا بشیر قعقاع قبیلہ بنی تمیم سے تھا ۱۲

نعمان بن المنذر سے گریز کرکے قادسیہ کو گئے تھے اور قادسیہ مین تیئو د فرس ہمراہ رستم زاد بن اسفندیار کے مقیم تھے اور رستم زاد کے
ساتھ تیس بشیر امرا و ملوک تھے مثل شہریار بن کنارہ و فرلاب بن جسوم و شر سوم الہمدانی و جناتوس بن قتاک و شاہیر بن جسو ساتھ جب
لشکریون نے حبش نعمان کے فراریون کو دیکھا تو انسے احوال پوچھا تو انھون نے سارا ماجرا بیان کیا کہ مسلمانون نے نعمان
بن المنذر کو قتل کیا اور حیرہ پر تسلط کیا اور قصر خورنق اور تخت شاہی اور تمام جو کچھ وہان تھا سب لے لیا یہ خبر سنکے لشکر فرس مین
ہل چل پڑ گئی اور دلون مین ہیبت سما گئی اور رنگ چہرونکا اُڑ گیا اور بازون پہ لرزہ پڑ گیا مگر یہ کہ رستم زاد نے سائر اساورہ و امرا و ملوک دیلم کو
اپنے خیمے مین طلب کرکے جمع کیا اپنے تخت پر کھڑا ہوکر خطبہ شروع کیا اور کہا اے قوم آگاہ ہو کہ قوام دولت و سلطنت سیاست
سے ہی اور ناموس و ننگ ریاست سے ہی اور اب تم لوگ عرب کے مقابلے پر ہو کہ وہ لوگ تمپر اپڑے ہین تو لازم ہی
کہ تم بھی نکل پڑو اور جلد سوار ہو اور انکی طرف بڑھ چلو یہ سنکے وہ سب امرا و ملوک رستم زاد کے پاس سے رخصت ہوکر اپنے
اپنے مقام پر جاکر ساز و سامان حرب درست کرنے لگے ناگاہ اس عرصہ مین کہ وہ سب تیاری و کمر بندی مین مصروف
تھے دفعۃً لشکر سعد ابی وقاص انکے سامنے سے نمودار ہوا اور وہ لوگ عربی گھوڑون پر تھے اور وہ گھوڑے باریک کمر و
سبک سیر تھے اور انپر شہسواران اسلامیہ و دلیران محمدیہ سوار تھے یہ دیکھتے ہی رستم نے فوراً صف آرائی کی کہ ملوک پارس و روم
اپنے سمت راست اور ملوک دیلم کو جانب چپ قائم کیا اور خود رستم زاد قلب لشکر مین مستقر ہوا اور اسکے گرد دیگر امرا و ملوک نے
حلقہ و ہالہ باندھا اسوقت یکایک ابوموسی اشعری سفیر و فرستادہ امیر سعد کا طرف رستم زاد کے آیا اور قلب لشکر مین جہان رستم
تھا قصد جانے کا کیا جب حجاب و خدام نے ابوموسی کو اسطرف آتے دیکھا تو اسکے آگے بڑھے اور انکے ساتھ ترجمان بھی تھا جب
انھون نے ابوموسی سے کلام کیا کہ اے عربی تو کس ارادے پر یہان آیا ہی ابوموسی نے کہا مین رسول و ایلچی امیر لشکر اسلام کا
ہون چنانچہ ان حجاب نے جو کچھ ابوموسی نے کہا تھا وہ رستم زاد سے جاکر بیان کیا رستم نے حجاب کو تعلیم کیا کہ تم اس فرستادہ سے
جاکر یہ کہو کہ ہمارے مقدم حبش کے پاس جانے سے تیری کیا غرض ہی ولیکن جو کچھ تیرا ارادہ ہی ہمسے بیان کر ہم اسکا
جواب تجکو لا دیتے ہین چنانچہ ترجمان نے پاس ابوموسی کے جاکر جو کچھ رستم نے کہا تھا بیان کیا یہ سنکے ابوموسی نے اس
ترجمان سے کہا تو جاکے رستم زاد اور اسکے اصحاب سے کہدے کہ ہم تمکو دعوت اور طلب کرتے ہین طرف شہادت خدا اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر تمکو اسلام کا انکار ہی تو جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی منکر ہو تو سیف شاہد صادق ہی
یعنے ہمارے تمھارے درمیان مین تلوار ہی کہ وہ صدق شہادت ادا کریگی و بتحقیق کہ حق تعالے نے اپنی کتاب مجید مین
فرمایا ہی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت و امداد مومنونکی ہمپر واجب و لازم ہی چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابوموسی کا
رستم زاد اور اسکے اصحاب پاس پہونچایا اور ابوموسی نے طرف امیر سعد کے مراجعت کی پھر جسوقت رات ہوئی تو لشکر رستم سے
ایک جماعت نے فرار کرکے لشکر مسلمین مین آکر پناہ لی جب صبح ہوئی تو رستم کو خبر ہوئی کہ ایک گروہ اسکے لشکر سے طرف عسکر
مسلمین کے بھاگ گئے ہین تب ملک رستم نے اپنا ایلچی امیر سعد کے پاس بھیجا اور استدعا کی کہ گروہ اساورہ و مرازبہ سے جو لوگ

تمھاری طرف بھاگ گئے ہین اُنکو ہمارے بیان بھیجو یہ پیغام سُنکے سعد نے اُس ایلچی کو جواب دیا کہ ہم وہ قوم ہین کہ نہ اپنا ذمہ توڑتے
ہین اور نہ عہد شکنی کرتے ہین وحال آنکہ وہ لوگ ہمارے پاس مُقرِ اسلام لائے ہین اور ہماری صحبت سے رغبت رکھتے ہین تو
ہمپر واجب ہی کہ ہم اُنسے دفاع ضرر کرین اور اُنپر تم مین سے کسی کو قدرت نہ دیوین یہ جواب پاکر ایلچی واپس آیا اور ملک رستم زاد سے
جواب بیان کیا وہ یہ کلام سُنکر غضب مین آیا اور لشکر کو حکم مقابلہ و حملہ کرنے کا دیا راوی نے کہا جو لوگ لشکر رستم سے عسکر
سعد مین بھاگ آئے تھے وہ شاور بن سلیم و نسلیک بن الکتم و ضرار بن کاتال اور اُنکے ساتھ والے تھے پھر جب لوگون نے
افواجِ رستم زاد کو دیکھا کہ وہ واسطے مُسلمین کے آگے بڑھے آتے ہین تو گروہ قعقاع نے کہا اے امیر آئینہ دشمن ہمارے آپہونچے
اور یہ ہاتھیون کا لشکر آگے آگے ہے جب گھوڑے عرب کے اُنکو دیکھینگے تو ہرگز اُنکے سامنے ٹھہر نسکینگے اور ہاتھیونکی چنگھاڑ سنکر
تاب نہ لاسکینگے تب امیر سعد نے کہا کہ تم لوگ اپنی نیتونکو خدا کے ساتھ خالص درپیش رکھو اور رضاے خالق ارض و سما کے واسطے
کوشش کرو اور تیر پھینکو اور پیکان فیلونکے چہرون پر مارو اور تلوارون سے اُنکی سونڈونکو کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے کہ اُن
ہاتھیونکے آگے آگے ایک فیل عظیم ہیکل کہ وہ نمثال چلا کرتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو سب ہاتھی اُسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب وہ
ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور جدہر وہ پھرتا تھا سب ہاتھی اُسکے ساتھ ہی پھرتے تھے غرضکہ جب طرفین سے لشکرون نے
حملہ کیا اور جانبین سے مبارزان فوج جنبش و چالش مین آئے ناگاہ حلقہ ہاتھیونکا آگے آیا گویا کہ پہاڑ حائل ہوگیا اور
اُنپر بڑے بڑے شجاعان عجم سوار تھے پھر وہ سب فیل جو سیف بحرالوم تھے یعنے سونڈون مین تلوارین پکڑے تھے آگے
بڑھکر لشکر مسلمین کو قتل کرنے لگے اور گھوڑے سواران مسلمین کے اُنکے آگے نہ ٹھہرے اُس عالم مین سعد بن ابی وقاص نے
اپنے دونون ہاتھ پھیلائے اور خلوص خاطر سے بخشوع و خضوع تمام درپیش پروردگار ارض و سما مشغول بمناجات و دعا
ہوئے اور کہنے لگے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ کہ اے ہمارے پروردگار
ہمپر صبر ڈال یعنے ہمارے دلون کو ثبات و قرار دے اور ہمارے قدمونکو ثابت و برجا رکھ اور ہمکو قوم کفار پر فتح و فیروزی
بخش اور اُنپر ہمکو منصور و مُظفر کر زہیرہ بن الحویہ کہتا ہے مین سعد کو دُعا کرتے دیکھتا تھا مگر نگاہ میری ہاتھیون پر بھی تھی
ناگاہ ایک فیل احول چشم پھر پڑا اور اُسنے مدائن کی راہ لی ہر چند سارے ہاتھی اور تمام آدمی گدکرتے تھے اور زور مارتے تھے
کہ اُس فیل برگشتہ کو پھیر لاوین مگر کچھ قابو نہ چلا آخر وہ فیل بلکہ اپنے سامنے چلا گیا اُسکے پیچھے سب ہو لئے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْقِتَالَ یعنے مِنَ الْفِيَلَةِ اور حق تعالے نے مومنونکے حق مین قتال سے یہ کفایت کی ہاتھیون سے یعنے حق تعالے نے
دینداروں کے حق مین ایسا کافی ہوا کہ قتال کفار کو خود انھین کے ہاتھی کفایت کر گئے بالآخر جب وہ سب ہاتھی پھر گئے تو رستم
غضب مین آکر آگے بڑھا اور اُسکے ہاتھ مین جو سونے کی سانگ تھی اُس سے اُن ہاتھیونکے منہ پر مارنے لگا اور اپنی فارسی مین کلمات
زجر و قہر زبان پر لاتا تھا اور اپنی قوم کو قتال پر ابھارتا تھا و بجبر آمادہ کرتا تھا تو لوگ اُسکے خوف سے حملہ و مقابلہ کرتے تھے
اور وہ خود اُن لوگونکو بلا رہا تھا جو اُسکے لشکر سے بھاگے جاتے تھے اور سوار بھی اُسکے سامنے سے ہزیمت پائے ہوئے گھوڑے

جاتے تھے مگر اہل اسلام اُن مفروروں بھگوڑون کا پیچھا نہ کرتے تھے بلکہ اپنے موقف ومقام پر بپاے استقلال قائم تھے
اور دل اُنکے معاملہ الٰہی مین مطمئن تھے اور دشمنونکے سینون مین نیزے مارتے تھے اور امر حق اُنکے دلون پر ناظر تھا
کہ اُنکی خاطر مین سوا حق کے کچھ اور نہ تھا چنانچہ جسدم امیر سعد مسلمانونکو ترغیب قتال کر رہے تھے کہ ناگاہ اسود العبسی نے
آکر اُنسے ملاقات کی مگر وہ اُسوقت بدحواس تھا اور عقل اُسکی زائل تھی سو اُس سے امیر سعد نے پوچھا اے ابو قبیس تیرے پیچھے اونکی
کیا خبر ہے اُسنے کہا اے امیر اس صف سے دور رہو اُسکے اندر گذر نہ کرو اسلیے کہ اسمین سامنا موت سخت کا ہے اور اُسکے اندر ایک
شیر زبردست ہے کہ وہ جنود فارس و روم مین سے ایک بڑا مرد جبار ہے اُسنے مسلمانون مین سے چار مرد مبارز کو قتل کر ڈالا ہے
اور مینے جو اُس سے مقابلہ کیا تو قریب تھا کہ وہ مجھپر آپڑے اگر اُسوقت منجانب اللہ میری مدد پر خالد بن جعفر نہ آجاتا
تو اُسنے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا اسلیے کہ اُسمین کمال شجاعت و شہامت ہے تب سعد نے اُس سے کہا اے مرد مسکین امر مقدور سے
جو تقدیرات الٰہی ہے بشر کو مفر کہان ہے کیا تو نے قول مالک الجبار کا نہین سُنا اَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ
مُشَيَّدَةٍ یعنے تم جہان کہین رہوگے موت تمکو پکڑیگی اگرچہ تم برجہاے محکم مین مخفی ہوگے آخر کو جس صف کا ذکر
اسود نے کیا تھا امیر سعد اُسمین در آئے وہان خالد بن جعفر سے ملاقات ہوئی اور اُنکا رنگ متغیر دیکھکر پوچھا اے
ابن جعفر تیرے پیچھے کیا خبر ہے اُسنے کہا یہان ایک اژدہا ہے سیاہ و شیر غران ہے اے امیر اس شہسوار سے کنارے رہو
کہ وہ دشمن دین سخت سرکش ہے اُسکے ہاتھ مین ایک عمود طلائی یعنے سونے کی سانگ ہے کہ اُس سے وہ اپنے خصم کو موت
ہلاکت کرتا ہے اور وہ اکثر اپنے ہمسرون اور بہت شجاعون کو قتل کر چکا ہے پس قریب تھا کہ وہ میرا کام تمام کرے اگر سعد العشیرہ
میری امداد کو نہ پہونچتا تو اُسنے مجھے ہلاک کر ڈالا ہوتا پھر جسوقت امیر سعد نے کلام ابن جعفر کا سُنا تو اُسپر یہ امر شاق عظیم گذرا
اور جس جگہ وہ مرد خونخوار تھا وہان کا قصد کیا تاکہ مسلمین کے بدلے اپنے تئین فدا کرے اور راہ خدا مین جان نثار ہوئے
تا آنکہ امیر سعد صفین چیرتے ہوئے آگے بڑھے تو یکایک سعد العشیرہ سے ملاقات ہوگئی اُس سے امیر نے پوچھا اے
ابن لوی کیا خبر ہے اُسنے کہا میرے پیچھے ایک مرد جبار خونخوار ہے کہ کوئی اُسکا مقابلہ نہین کرسکتا اور وہ ایک مرد دلیر ہے
کہ اُسپر کسی کا وار نہین چلتا اگر بشر بن ربیعہ میری مدد کو پہونچ نجاتا تو وہ اپنے حربہ دستی سے مجھے فارغ کر ضرور دیتا پھر
سعد نے اُسکی زبانی بھی یہ خبر سنکے قصد طرف اُس مرد مرید کے کیا تو آگے چلکے بشر ملا تو اُسکا رنگ زرد دیکھا اُس سے
پوچھا اے ابن ربیعہ کیا حال ہے اُسنے کہا اے امیر اُسکے مقابلہ مین قعقاع نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی اگر وہ نہوتا
تو مین ہول سے اپنے سر کے بل گر پڑتا غرض کہ جس سمت سے بشر آیا تھا اُسی راستے پر امیر سعد وہان آگے بڑھے اور
توکل خدا پر اپنی توفیق کی راہ چلے ناگاہ قعقاع سے ملاقات ہوئی کہ اسوقت وہ بیرونکو پریشان اور لشکرونکو پراگندہ
کر رہا تھا یہ شجاعت اُسکی دیکھکر امیر سعد نے کہا حق تعالےٰ تجھے اس امر عظیم کا نیک بدلا اور خیر جزا عطا کرے اے ابن
عمرو وہ رومی سوار کدھر ہے اور تیرے ہاتھ سے وہ کیونکر بچ گیا اُسنے کہا اے امیر اگر وہ درمیان صفونکے گھس نجاتا تو مین

اسکو کاسہ مرگ پلا چکا ہوتا آخرالامر امیر سعد سوارون کے پرے مین دھنس پڑے مگر اسکا پتا نہ پایا واقدی رحمہ اللہ نے کہا
پھر برابر درمیان مسلمین و کفار کے معرکہ قتال سرگرم رہا یہان تک کہ مابین فریقین کے شب فارق وحائل ہوئی آخر
ہر جماعت نے اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف بازگشت کی اور جسوقت رستم اپنے خیمہ گاہ کو پھرا تو اُسنے اپنے خدام کو پاس افسران فوج کے
بھیجکر بلوایا جب وہ سب حاضر ہوئے تو اُنسے کہنے لگا کہ ہر آئینہ تم لوگ ذلیل وخوار ہوئے اور تمپر جہنم سے آگ برسی ہی آخر تمکو
کس چیز نے مخذول و مغرور کیا کہ تم نخیر حاضر رہے اور کس شئے نے تمکو مشغول و مقہور رکھا کہ تم پاتے اور دیکھو یہ بلائے
ناگہانی تمپر نازل ہوئی وحال آنکہ تم لوگ بڑے سخت گیر و سخت کار ہو اور یہ لوگ وہ قوم ہین کہ کبھی تم انکو خیال مین
نلاتے تھے اور کسی بات سے یہ تمھاری خاطر مین نہ آتے تھے مگر باینہمہ ان لوگون نے تمھارے شہسوارون اور یکہ تازون کو کیا
خوار و رسوا کیا اور ہلاکت مین ڈالا اور تمھارے صنادید و روسا کو قتل کیا پس تم کس وجہ سے انکو پھیرے جانے
اور رد و بدل و ہلاک یزدشہر کے کیا منھ دکھاؤگے اور کیا بات بناؤگے اور مین دیکھتا ہون کہ دولت و سلطنت تمھاری منقطع
ہوگئی اور ایام عشرت تمھارے منقضی ہوگئے یہ کلام رستم سنکر سرداران لشکر نے جواب دیا اے آقا ہمارے ہم لوگ ایسی قوم
کے ساتھ مقابل و مبتلا ہوئے کہ وہ نہ موت سے ڈرتے ہین نہ مصیبت مین فریاد و فغان کرتے ہین اور جسوقت ہمنے انکے
سینون مین سنان ماری تو اُنھون نے اپنے سینے پیش کر دیے اور جب ہمنے انکی جمعیت لٹادی تو انکو کچھ صدمہ نہوا یعنے انکی
بھی کچھ پروا نکی تب رستم نے کہا اب میری رائے مین سوا اسکے اور کوئی بات نہین آتی کہ تم شب اُنپر شبخون مارین
تو کیا عجب ہی کہ ہم ان پر مظفر ہون اور بادشاہ کے نزدیک ہمارا منھ روشن ہو اور اسکے روبرو ہم سرخرو ہون پس ان سب نے
اس رائے کو پسند کیا اور ایک دوسرے سے جدا و رخصت ہوکر اپنے اصلاح حال و درستی مین مصروف ہوئے واقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت کی عامر بن سوید نے اور کہا کہ جب ہم لوگ قتال سے لوٹے طرف خیمہ امیر سعد کے پھر تو
سعد کو دیکھا کہ وہ فرش خاک پر اندوہناک بیٹھے تھے پھر جسوقت انھون نے ہم لوگون کو دیکھا تو بولے مرحبا لقوم ترکوا الدنیا
و طلبوا العقبی یعنے خوشحال اُس قوم کا جو تارک دنیا و طالب عقبی ہین اور کہا آج کا دن تمھارا کیونکر گذرا
ہم لوگون نے کہا ہمنے اپنے دلونکو تشفی و تسلی دی قتل اعدا سے اور ہمنے اپنے نبی کی شرع کی نصرت و حمایت کی و
تحقیق کہ ہم مین سے مردم کثیر کام آئے ہاتھون سے مسلسلہ دنشاب کے یعنے ناوک افگنون و تیر اندازونکی جفاکاری
سے ہمارے بہت لوگ مارے گئے تب یہ شکایت سنکے امیر سعد نے کہا تمام لشکر جمع ہو اور خدام کو حکم کیا کہ شیح و قیصوم
جو ایک ایک قسم کی گھاس ہوتی ہی فراہم کرو کہ اُس سے مجھے ایک کام ہی امید ہی کہ اسکے سبب تمھارے لیے منجانب اللہ
نجات حاصل ہو قوم نے کہا بہت خوب پھر جب لوگ تعمیل حکم کر چکے تو سعد نے فرمایا کہ اب یہ کام کرو کہ جو کچھ تم قسم
شیح و قیصوم سے خس و خاشاک لائے ہو وہ سب اونٹونکی پیٹھون پر لاد دو اور انکے طرف پرہ تیر اندازون کے ہانک دو
پھر جب تم انسے قریب ہو تو اُس گھاس مین جو اونٹونکی پیٹھ پر لدی ہی آگ لگا دو اور نیزونکی نوک سے اونٹونکو کونچے دو تاکہ

یعنی مسلسلہ صفوف
یعنی تیر اندازونکا

اونٹ جب بیتاب ہو کر بھاگین تو انکو کھول اور رو و نا ڈالین سگے اور ہم لشکر لیے ہوئے تیغ بکف تمھارے پیچھے پیچھے پہنچینگے چنانچہ
یہ سب کام یون ہی ہوا پھر جب رات آئی تو اونٹونکو لشکر کے آگے کیا اور ساربانون کو اونٹونکے پیچھے کر کے روانہ ہوئے
جب وہ صفوف تیر اندازونکے قریب پہونچے تو دفعۃً پشت شتران پر اونٹ کٹارون نے خارون مین آگ جلا دی
اور نوک سنان سے اونکو کچا مارا پھر جب اونٹون نے اپنے اوپر آگ جلتے ہوئی دیکھی اور بھالونکی انی انکے بدنون مین
چبھین تو وہ گھبرا کے بھاگے اور سلسلہ کے پرونکو لیا اور روند ڈالا جیسے کھیت کاٹا ہوا کھلیان مین روندتے ہین اونکو حسنہ حال
و شکستہ بال خاک پر بچھا دیا اسوقت امیر سعد مع لشکر گھورون پر سوار ہو کر اُس سلسلہ کو جو ٹوٹنے سے باقی بچے تھے قتل کرنے
لگے اسی ہنگامے مین یک بیک فوجین فارس و روم کی آ پہونچین اُسوقت بڑی دھوم پڑ گئی اور باتاں عجیب بلند ہوئی
اسی وجہ سے اس رات کا نام لیلۃ الہریر ہوا اور وہ قتال صبح تک علی الاتصال سرگرم رہا چنانچہ عامر بن سوید راوی
کہتا ہے کہ مینے اُس ہنگامہ مین یہ آواز سنی کہ کَفَیْنَاکُم یعنے ہم تمھارے لیے ان کافرون کو کافی ہین مینے کہا تم لوگ کون ہو
وہ بولے ہم قبیلہ مخزومیۃ النخع سے ہین آخر وہ معرکہ کارزار بدستور دیر برابر برپا رہا یہانتک کہ واللہ اُن لشکریون مین کوئی
باقی نہ بچا بلکہ انکی نسل و بنیاد مین کوئی باقی نہ رہا راوی کہتا ہے کہ پھر جب صبح ہوئی آفتاب نکلا تو رستم بن اسفندیار سوار
ہوا اور اسکا سارا لشکر اسکے ہمراہ ہوا اور سب یکبارگی پھر پڑے تب مسلمانون نے آگے بڑھ کر انکا مقابلہ کیا اور انکو روکا
اور امیر سعد درمیان صفونکے پھرتے ہوئے لوگون کو وعظ و پند اور افسرون کو وصیت و نصیحت کرتے تھے اور جب
رات ہوئی تو لشکر مین گشت کرنے لگے اسوقت ابو محجن ثقفی کو دیکھا کہ وہ شراب پی رہا تھا تو سعد نے اُس سے کہا اے دشمن
خولیشتن بتحقیق کہ تو نے اپنے اجر جہاد کو برباد اور ثواب عبادت کو مٹا ڈالا واللہ کہ ضرور مین تجھسے حق اللہ یعنے واجب شرعی کا اخذ
اسکو مقید کیا اور سپر حد شرب خمر جاری کی اُسکے اوپر کوڑون کی مار پڑی واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن عمر
اسنے طلحہ و محمد سے کہ اُن دونون راویون نے کہا کہ پھر شروع جنگ اوّلاً خود رستم نے کی اور اُسہی کی جانب سے پہلے مبارزطلبی ہوئی
تو ابن بخیتہ اسکے مقابلہ مین لڑنے کو نکلا مگر رستم نے اسکو شہید کیا بعد ازان زہیر بن خویلد نکلا اُس سے مقابلہ کیا آخر رستم
نے اسکو بھی شہید کیا بعد ازان جسوقت قعقاع نے ارادہ کیا کہ پرے سے برآمد ہو کر اُس سے مقابلہ کرے تو دفعۃً
ایک شہسوار یکتاز میدان پیکار مانند تندباد رستم پر آپڑا اور اُسکو اُس ڈانٹ سے للکارا کہ وہ سہم گیا پھر اُسکے پہلو مین
ایک بھالا ایسا مارا کہ دوسرے پہلو سے انی نکل گئی پھر امیر سعد نے جو دیکھا تو وہ وہی ابو محجن ہی جسپر حد شرب خمر جاری
ہوئی تھی اور وہ مقید تھا چنانچہ جب سعد نے ابو محجن کو دیکھا کہ اُسنے ایسا کار نمایان کیا تو باوجود اُسکے اُسکے محافظ سے
جسکی وہ قید مین تھا یہ کہا کہ مین تجھکو بقسم خدا حکم دیتا ہون کہ اسکو قید سے زنجیر یعنے پھر بدستور محبوس رکھ واقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت بیان کی یوسف بن الاعلی نے اُسنے کہا مجھسے روایت کی محمد بن ابراہیم عبداللہ بن لبابہ
سے اُسنے بیان کیا کہ جب سعد بن ابی وقاص قادسیہ پر گئے تھے اور عساکر فارس و روم سے مقابلہ کیا تھا اور حلقہ

باقیون کا مدائن کی طرف بھاگ نکلا تھا اور اسپر سعد رضی اللہ عنہ بہ تبدیل لباس و ہیبت یعنی بھیس بدلکر لشکر مین پھرا کرتے تھے
چنانچہ ایک رات طرف مردم بنی ثقیف کے گذر جو کیا تو ابا محجن کو شراب پیتے و اشعار مدح خمر گاتے ہوئے پایا یہ دیکھکر غیظ
و غضب مین آئے اور اُس سے کہنے لگے ہر آئینہ تیرا اجر جاتا رہا اور تیری قدر ضائع ہوئی کہ تو بعد جہاد کے باعث غضب
رب العباد کا ہوا آیا تو اُس بات پر راضی نہین ہو کہ تجھپر حد جاری کی جاوے بعد ازان اُسپر حد شرب خمر جاری کر کے اُسکو
محبوس رکھا اور کسی کی حراست مین اُسکے تئین سپرد کیا پھر جب دہ روز ہوا جسدن یہ جنگ واقع ہوئی اور یہ شہسوار عجم
میدان مین آکر مبارز طلب ہوا اور ابو محجن نے وہ بہادری کی جو ہمنے ابھی ذکر کیا مگر با این ہمہ سعد نے پھر اُسکو محبوس کیا
راوی کہتا ہی جب محجن نے رستم کو بمشاہدہ مجمع عام کے قتل کیا اور باوصف اُسکے سعد نے پھر بھی اُسکو مقید کر دیا تو
ایک روز سعد خود محجن کے پاس آئے تا اُسکی حقیقت حال کو معلوم کرین پس اُسکو قید مین دیکھکر کہنے لگے اے ابو محجن
البتہ تو صاحب فضیلت ہی اُسنے کہا ہر آئینہ فضل مخصوص خدا و رسول کے لیے ہی آخر سعد نے اُس سے قسم دیکر استفسار
حال کیا تب اُسنے اپنی کیفیت بیان کی اُسوقت سعد نے کہا ہرگاہ تجھسے ایسا امر عظیم ظہور مین آیا تو جا تو کہ مینے تجھے عفو کیا
اور جو کوئی پھر ایسا فعل کریگا حق تعالے اُس سے انتقام لیگا بالآخر ابو محجن نے توبہ کی اور وہ کہتا تھا کہ واللہ پھر مینے
کبھی ارتکاب مینوشی کا نہ کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی زاہد نے اپنے جد مروان بن ادہم
سے اُسنے کہا جب مین قادسیہ مین تھا اور وہان سخت لڑائی پڑی اور فتح اُسکی دشوار ہوگئی آخر جسوقت رستم و رجہ شیر بڑا
اُسکا دونون قتل ہوئے تو اہل فرس اپنے پس پشت بھاگ نکلے اور بہنگام گریز انمین سے کوئی اپنے پیچھے پھر کر اپنے
مال و اسباب کی طرف دیکھتا تھا نہ اپنے یگانہ و اصحاب کی طرف التفات کرتا تھا اور اُسوقت سوائے اُسکے مقصود ذکا نہ تھا
کہ اپنی جان بسلامت لیجاوین پھر جب وہ سب چلے گئے تو زنان مسلمین بمقتل مین آئین اُنکے ساتھ پانی تھا اور وہ درمیان
مقتولون اور مجروحون کے پھرنے لگین پس مسلمین مین سے جسکو اُنھون نے دیکھا کہ اُسمین کچھ بھی رمق جان باقی ہی تو اُسکو
پانی پلاتی تھین اور اُسکے منھہ پر چھڑکتی تھین اور عربون مین سے جس مقتول کی نعش پاتی تھین اٹھوا لیجاتی تھین اور فارسیونکو
پڑا رہنے دیتی تھین اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی سلیمان بن بشر نے اُم کثیر زوجہ ہمام بن الحارث سے
اُسنے کہا مین ہمراہ سعد کے قادسیہ مین حاضر تھی جسوقت فتح ہوئی اور اہل فرس شکست پاکر بھاگ گئے تو ہمنے اپنی چادرونکو
اپنے بدنون پر چست باندھکر مشکیزے اور شربے پانی بھرے ہوئے اٹھا لیے اور بطلب و تلاش اپنے میدان کے مقتولونکے
پھرنا شروع کیا تو جسکی نعش ہم پاتے تھے اٹھوا لیجاتے تھے اور زخمیونکو جو پاتے تھے تو اُنکو پانی پلاتے تھے اور کافرون مین
سے جسکا لاشہ دیکھتے تھے اُسکا رخت و سلاح لے لیتے تھے اور حارث راوی کہتا ہی کہ زنان قبائل عرب کثرت مین زنان
قبائل بجیلہ و نخع سے زیادہ تھین بلکہ ان دونون قبیلون کی عورتین شمار مین سترہ سو تھین اور راوی نے کہا وہان
کی غنیمت مین مسلمانونکو وہ رخت و سلاح ہاتھہ آیا کہ دیکھنے والون نے کبھی مثل اُسکے نہ دیکھا تھا اور مسلمین مین سے

جو کام آئے وہ یہ لوگ تھے سعد بن عبید وسفیان بن اسلم ومسلب بن غزوان وقادح بن عتبہ ونعمان بن نعیم اور چالیس مرد مہاجران وانصار سے اور عنقریب ہم ذکر کرینگے جو قاریان قرآن مین سے شہید ہوئے کہ جب وہ سب تلاوت قرآن کرتے تھے تو انکی آوازین باہم ملکر اُنکو مانند صداے مجموع نحل ومگس کے مسموع ہوتی تھین یا جسطرح چڑیان وقت بسیرہ لینے کے بولتی ہین اور راوی نے کہا اور مسلمانون نے مال ومتاع سے ایسی ایسی قماش کی چیزین پائین کہ ویسی کبھی نہ دیکھی تھین اور راوی نے کہا کہ فتح کے ایک روز بعد ایک جماعت لشکر فرستادہ عیاض بن غنم کی سرزمین موصل سے یہان پہنچی اور انمین وہ لوگ آئے تھے جو حروب وفتوح شام مین حاضر وشریک ساتھ عامر بن الجراح کے تھے اور جتنے یہ لوگ آئے تھے وہ سب سات سو مرد تھے اور جب یہ لوگ بمقام عین التمر پہونچے تو عامر نے نصرت کے لیے عجلت کی آخر لشکر کو وہین چھوڑ کر ستر سوارون سے آگے بڑھ آیا تھا اور باقی سب اُسکے بعد پہونچے اور اُسکے ہمراہ جو ستر آگئے تھے قیس بن یغوث وقیس بن ابی حازم وسعید بن مزارہ اور مالک اشتر نخعی تھے اور ان ستر مین ہاشم وقیس کو تقدم یعنے پیش قدمی تھی اور واقدی رحمہ اللہ نے بواسطہ ابراہیم بن بشار ومحمد بن علی کے سلیمان بن ارقم سے روایت کی ہے کہ شمار اُن قتیلون کا جو قادسیہ مین شہید ہوئے نو سو مرد تھے اور انمین بشر وقیس وعطا وہشام ومنذر ومقرب بن الاسود وعمرو بن قیس ونعمان تھے اور واقدی رحمہ اللہ نے بواسطہ ایک مرد تمیمی کے ایک زن تمیمیہ سے روایت کی اُسنے کہا کہ مین قادسیہ مین حاضر تھی کہ عورتون کو حصہ جو دیا گیا تو ہر ایک عورت کو سی وسہ مثقال عنبر اور اسی قدر مشک حصہ ملا باقی رہا کافور سو ہم لوگ کسی کو اُسکے دینے کی پروا نہ کرتے تھے مگر اُس شخص کو جو اُسکی قدر جانتا تھا بلکہ حال عرب یہ تھا کہ پہلے وہ اہل بازار سے پوچھتے تھے کہ تمکو حاجت ملح خوشبودار کی ہے اگر وہ خواہش کرتا تھا تو اُسکو قدر شناس سمجھکر ایک پیمانہ اُس کافور کا برابر وعوض ایک پیمانہ ملح دیتے تھے چنانچہ لشکریون مین سے ایک شخص نے آرد خمیر کیا یعنے آٹا گوندھا اُسمین بجاے نمک وہی کافور ملا یا اور روٹی پکا کر کھانے لگا اور کہتا تھا یہ کیسا نمک خوشبودار ہے کہ خمیر مین کچھ مزہ نہین دیتا ہے تب ایک اور مرد عرب جو اُس ملح کے حال سے واقف تھا اُس سے کہنے لگا مین تجکو ایک تھیلا نمک کا دیتا ہون جو خوب مزہ نمک کا دیگا اُسنے اور اُسکے یارون نے اس شخص سے ایک تھیلہ نمک کا لیا اور اُسکو اُسی کافور سے بھر دیا اور راوی کہتا ہے جب حق تعالے نے امیر سعد کے دشمنون کو شکست دی اور وہ پسپا ہو گئے اور تمام مال واسباب دیار عجم کا امیر کے قبضے مین آیا اور سلیمان بن ربیعہ سارے سواد کل پر قابض ومتعین تھا اور ممالک عراق پر تسلط تمام ہو چکا اُسوقت سعد نے خدمت مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا

نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من عاملہ بالعراق سعد بن ابی وقاص الی امیر المومنین عمر بن الخطاب اما بعد سلام اللہ علیک وانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلے وعلے نبیہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وانا وصلنا الے العراق والتوفیق یقدمنا والنصر یوید نا وقد اطلع اللہ علے قلوبنا وامتحن خفی اسرارنا فما وجدنا فیہا سواہ ولا نعبد الا ایاہ فوفی لنا بوعدہ اذا وفینا بالصادق عہدہ فلقینا العدو وہو شاک فی السلاح

وتکبیر راجع عن الفرات وقد فتح علینا من ساعة کتبه فدارت انا علیهم الدوائر فهزمنا کتائبهم واستاصلنا ساقتهم
وقتلنا مقدمتهم جمیعاً بذلک سابق القدر واخذناهم اخذ عزیز مقتدر وملکنا الحیرة والقادسیة
وانزل الله باعدائنا الرعب فلما کان بعد الفتح بیوم قدم الی قوم من الشام وسبعون رجلا من الصحابة وابوعبیدة قبلا نحو ایام
قدم بمعاونة من الشام من جند ابی عبیدة ولم اسلم الیهم شیئا من الغنیمة ونحن منتظر امرک فی ذالک والسلام علیک
ورحمة الله وبرکاته علی جمیع المسلمین یعنے یہ نامہ ہے آگے تابع عراق سعد بن ابی وقاص کا بخدمت امیر المومنین عمر بن
الخطاب کے کہ بعد حمد خداے عزوجل وصلوٰۃ اور پیغمبر مرسل کے سلام ورحمت خدا آپ پر اور مین حمد وثنا کرتا ہون اس
خدا کی جسکے سواے کوئی معبود بحق نہین ہے اور مین درود بھیجتا ہون اسکے نبی پر جو محمد مصطفے علیہ السلام ہین اور
حال یہ ہے کہ ہم ملک عراق مین جو پہنچے تو توفیق الٰہی ہمارے پیش پیش اور نصرت اسکی ہماری سوبا تھی تحقیق
کہ حق تعالے ہمارے قلوب وضمائر پر مطلع وآگاہ تھا اور ہمارے اسرار باطنی دراز دروں کو جانتا تھا کہ ہم اپنے
دلون مین سواے اسکے یعنے بجز معرفت اسکے اور کچھ نہین پاتے اور غیر اسکے ہم کسی کی عبادت نہین کرتے چنانچہ
اسنے ہمارے لیے ایفا اپنے وعدے کا کیا سو واسطے کہ ہمنے اپنا صدق عہد ازلی وفا کیا سو جسوقت ہمنے مقابلہ
دشمنوں کا کیا کہ وہ اپنے ساز وسلاح مین مستعد تھے اور اپنی سرکشی وتمردی سے غیر مستعد اور باز آنے والے
نہ تھے اور پھیر دامن گردان اور بکمال جد وجہد آمادہ وخزان تھے تو ہمارے لیے بجانب اللہ ہزیمت انکی
دایرہ نازل ہوئی آخر ہمنے انکی جماعتونکو شکست دی اور بھگادیا اور بیتونکی اصل وبنیاد کا استیصال کیا اور انکے بڑے بڑے
مقدم اور سردارونکو قتل کر ڈالا کیونکہ قضا وقدر الٰہی اور ارادہ سابقہ ازلی ساتھ اس بات کے جاری ہوئی اور ہمنے انپر گرفت و
گیرونگیری کی گرفت غالب قدرت والونکی اور ہم مالک ہوگئے بلاد حیرہ اور قادسیہ کے اور حق تعالی نے ہمارے عدو پر ہزیمت
اور مصیبت نازل کی پھر جب بعد فتح دوسرا دن ہوا تو مرقال ابن ہشام با دیگر مقاتلون کے ہمارے پاس آئے اور انکے تین
دن بعد سات سو نفر لشکر ابوعبیدہ کے سمت شام سے یہان پہونچے اور ہمنے ابھی کسی کو مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین دیا
کیونکہ اس امر مین آپکے حکم کا منتظر ہون اور سلام ہمارا اور رحمت وبرکات خدا آپ پر اور سائر مسلمین پر چنانچہ سعد نے نامہ سپرد
زید بن عمر کیا پس وہ اپنے اسپ تیز رفتار پر سوار ہو مدینے کو روانہ ہوا راوی نے مجھے خبر دی احمد بن عمرو سے اور اسنے نقل کی
سابق بن مسلم سے کہ عمر بن الخطاب ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عراق کے رستے پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر تک
بانتظار تمام چشم براہ رہتے تھے چنانچہ ایک روز موافق عادت کے سوار جو ہوئے تو راہ مین ایک مژدہ رسان سے ملاقات ہوئی
کہ وہ نوفل تھا پھر جب نوفل نے سواری امیر المومنین کی دیکھی تو اپنے ہاتھ کو اچھال کر سامنے آیا اور سلام کر کے یہ مژدہ
سنایا کہ آپکو جمیع خیر وبرکات کی بشارت ہو تحقیق کہ حق تعالے نے اعدا کو ہزیمت دی اور مسلمین کو نصرت بخشی کہ بلاد
حیرہ وقادسیہ کے مالک ہوگئے یہ خوشخبری سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہانسے پھرے اور نوفل ہمراہ رکاب تھا اور

ماجرائے جنگ قادسیہ وغیرہ بیان کرتا جاتا تھا یہان تک کہ داخل مسجد ہوئے وہ لوگ ہر طرف سے دوڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی
اسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر گئے اور نامہ سعد کا سبکو سنایا اور کہا تھا اے بھائیون مسلمانون نے تمکو اسلام لکھا ہی تحقیق
کہ ان لوگون نے کتاب و سنت کی اتباع کی اور طریق بدعت سے باز رہے اور شرائع ہدایت پر قائم ہوئے اور درباب ان
لوگون کے جو بعد جنگ کے وہان پہونچے ہین صاحب مشورہ کیا ہی پس جواب اس بات کا یہ ہی کہ غنیمت اس شخص کے لیے ہی
جو حاضر جنگ رہا ہوا اور جو کوئی جنگ کے تین دن بعد انسے لاحق ہوا اسکے واسطے مواساۃ و مدارات ہی یہ بیان کر کے منبر سے
اتر آئے اور سعد ابن ابی وقاص کے نامے کا جواب لکہا نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد سلام علیک فانی احمد اللہ
الذی لا الہ الا ہو واصلے علی نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم وقد وصلنی کتابک فحمدت اللہ کثیرا بما فتح اللہ علی
ایدیکم وانی قد ابلیت بکم وابلیتم بی وانی واللہ لا احصی شیا من امورکم کلہا فانا اذا اجتمع صلح و اذا اشفق الوالی
ونصحت الرعیۃ فعلی الوالی العدل والاحسان وعلے الرعیۃ الصبر والشکر واما الغنیمۃ فلمن شہدہا الوقعۃ والمواساۃ
لمن لحق بعد ثلاثۃ ایام ومن شہد حربکم من مملوک وعتیق بعد ثلثۃ ایام فاشرکوہ فہو الاحسان فیما فتح اللہ علیکم والسلام
بعد حمد و صلوۃ کے تحفہ سلام و تحقیق کہ مین ستایش کرتا ہون اس خدا کی جسکے سوا کوئی دوسرا لائق پرستش نہین اور
درود بھیجتا ہون اسکے نبی علیہ السلام پر تمہارا نامہ مجھے پہونچا مینے خدا کا بہت شکر کیا اس بات پر کہ اسنے تمہارے ہاتھون پر
فتح بخشی اور حال یہ ہی کہ مین تمہارے لیے مبتلاے رنج و قلق رہا اور تم میرے لیے مبتلاے رنج و قلق رہے اور مین تمہارے
جمیع امور خیر سے ایک شمہ بھی شمار نہین کر سکتا غرض کہ جب لوگ مجتمع ہون تو انکے ساتھ نیکی کیجاوے
اور جب نسبت کسی والی ولایت کے شفقت و عطوفت کیجاوے تو اسکی شکر گزاری مین اسپر عدل و احسان
لازم ہی اور جب حق مین رعیت کے نصیحت و رفاہت کیجاوے تو بالعوض اسکے انپر صبر و شکر واجب ہی
و اما حصہ غنیمت مخصوص اسکے لیے ہی جو شریک جنگ رہا ہو اور جو لوگ بعد تین روز کے حاضر و شامل
ہوے تو انکی خاطر مواساۃ و مدارات ہی اور جو کہ جنس بندگان و آزاد کردگان مین سے تمہاری حرب مین بعد
تین دن کے بھی حاضر ہوئے ہون تو انکو اپنے شریک کر لو کیونکہ یہ احسان ہی اس احسان کے شکر مین کہ حق تعالے نے
تمکو فتحیاب کیا ہی چنانچہ بعد اختتام کے نامہ سر بمہر ہو کر حوالہ نامہ بر ہوا وہ لیکر بر سبیل استعجال گرم سیر ہوا تا آنکہ
پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچکر نامہ پیش کیا پھر جب سعد نے اسکو پڑھا اور اسی وقت در جواب اسکے دوسرا نامہ لکھا
اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ تازہ مضمون و جدید ظہور تھے درج کیے اما بعد یا امیر المومنین ہرگز مین نے مثل قعقاع
بن عمرو التمیمی کے شہسوار مرد میدان کارزار نہین دیکھا کہ اسنے ایکہی روز لشکر اعدا پر تیس حملے کیے اور ہر حملے مین ایک سوار
قتل کرتا تھا اور حارث الہندی سا بھی سوار جرار نہین دیکھا کہ وہ بار بار صفوف پر یورش و چالش کرکے انکی جمعیت کو
توڑ دیتا تھا غرضکہ یہ نامہ ثانی بھی روانہ کیا اور اسکے ساتھ خمس بھی ارسال کیا راوی نے کہا کہ فوج فارس جب منہزم و گریزان

ہو کر مدائن میں پہونچا اور ایوان شاہی میں داخل ہوئی تو سارا ماجرا اور احوال قتل رستم اور اُسکے لشکر کا حضور میں کسریٰ کے بیان کیا
چنانچہ کسریٰ اس خبر کے سننے سے نہایت مغموم و محزون ہوا اور دلمیں یقین ہوگیا کہ اب دولت و سلطنت پارس کی منقطع و منقرض ہوگئی
بالآخر کسریٰ تین شبانہ روز گوشہ گیر رہا گھر سے باہر برآمد نہوا اور چوتھے روز مرگیا اسلیے کہ اُسنے اپنے دلپر سخت صدمہ و قلق شدید اُٹھایا
اور بعد اُسکے اُسکا بیٹا یزدجرد تخت نشین ہوا کیونکہ اُسکے سوا اور کوئی اولاد اردشیر کی نہ تھی راوی کہتا ہی مجھسے روایت کی عبید اللہ
بن عروان نے اُس سے نقل کی ابو نعیم نے اپنے جد سے کہ جد اُسکا تمام آدمیوں اور جملہ واقعات جنگ و حالات فتوح سے واقف
و ماہر تھا سو اُسنے بیان کیا قال لما وجہ کسریٰ بن اردشیر رستم الی قتال سعد انفذ معہ نصف بیت مالہ وہی ستمائۃ
الف الف مرتین الی المصاف فلما صفت الصفوف وضعہا امام الجیش و قال کل من قتل فارسا کان
لہ کذا و کذا ومن قتل راجلا کان لہ کذا و کذا یعنے جب کسریٰ بن اردشیر نے رستم کو واسطے قتال سعد بن
وقاص کے بطرف رزمگاہ کے بھیجا تھا تو نصف خزانہ اپنا اُسکے ساتھ کردیا کہ وہ شصت کرور درہم تھے مترجم
کہتا ہی کہ الف الف یعنے ایک ہزار کو ہزار میں ضرب دینے سے دس لاکھ ہوتا ہی اور دس لاکھ کو چھہ سو سے ضرب دیئے سے
شصت کرور ہوتا ہی اور متن میں جو الف الف مرتین مذکور ہی تو مرتین کی قید اسلیے ہی کہ کوئی اُسکو غلطی کاتب سے لفظ مکرر
نہ سمجھے فافہم پھر جب وقت صفیں آراستہ ہوئیں تو رستم نے وہ سارا مال و خزانہ صفوف لشکر کے سامنے رکھدیا اور کہنے لگا کہ
جو کوئی سوار کو قتل کریگا اُسکو اسقدر جائزہ ملیگا اور جو شخص پیدل کو قتل کریگا اُسکو اتنا صلہ ملیگا آخر جب وہ کل مال و خزانہ
مسلمانونکے ہاتھ لگا تو سعد نے پچاس کرور درم اور دو کرور دینار ارسال مدینہ کیا پھر یہ سارا مال جب خدمت میں عمر رضی اللہ عنہ
کے پہونچا تو آپ روئے اور فرمانے لگے تف ہی اُس شخص پر جو دنیا سے تقرب چاہتا ہی اور اُسکی طرف مائل ہوتا ہی
بعد ازان یہ آیت تلاوت کی قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقیٰ یعنے متاع دنیا بس قلیل و ذلیل ہی اور
دنیاے آخرۃ خیر و بہتر ہی واسطے پرہیزگارونکے راوی نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اُس مال کثیر اور زر خطیر میں سے تھوڑا
بہت اپنے لیے کچھ نہ لیا اور ایک بھی درہم و دینار کو ہاتھ نہ لگایا تب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے
امیر المومنین کاش آپ اپنے نفس کو راحت و آسایش دیتے کہ اپنے معمولی طعام سے کچھ طعام لذیذ تناول کرتے اور اس
روز مرہ کے لباس سے کوئی پوشاک نفیس زیب بدن کرتے تو کیا خوب ہوتا کیونکہ اللہ تعالی نے آپکے لیے فتحیں
عظیم بخشیں اور آپکے پاس زر وافر آیا ہی یہ کلام حفصہ رض کا سنکر غصے سے چہرہ متغیر ہوگیا اور کہا میں تجکو قسم خدا کی دیتا ہوں
تو مجھسے بیان کر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بہترین چیزین بیت المال مسلمین میں سے اپنے لیے ذخیرہ کی تھین
انھون نے کہا آنحضرت علیہ السلام کے پاس ہمگی دو کپڑے دو لباس تھے کہ بس وہی دونوں روز معمولی پہنتے تھے اور انھین
دونونکو روز جمعہ و عیدین پہنا کرتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور کھانا اُنکا بیان کیا کیا اور کیسا نوش فرماتے
تھے حفصہ نے کہا نان جوین اور ہمارے پاس ایک ظرف منکہ تھا اُسکی تہ میں اگر گھی یا روغن لگا رہتا تھا اور اُسمین ہم

کہانا دیتے تھے اور اُسکا مزہ کہانے مین کچھ آجاتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم لوگون نے روغن زیادہ کردیا ہی تب عمر رضے اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ بھلا حضرت کا بستر کیا تھا جو تم بیبیونکے یہان اُنکے لیے فرش ہوتا تھا حفصہ رضے اللہ عنہا نے کہا ہم لوگون پاس ایک کملی تھی کہ ایام گرما مین اُسکو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور سرما مین آدھی بچھاتے تھے اور آدھی اوڑھتے تھے بعد ازان حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے کہا اے حفصہ مثل میری اور میرے دونون صاحبونکی گویا مثل اُن تین آدمیونکی ہی کہ وہ تینون ایک ہی رستے پر چلے چنانچہ پہلا جو آگے چلا گیا اُسکے ساتھ زادراہ تھی وہ تو جا پہونچا پھر پیچھے اُسکے دوسرا چلا اور اُسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اُسی کے پاس پہونچ گیا بعد ازان وہ تیسرا چلا پس یہ اُن دونون کی راہ پر لگ لیا اور انھین دونونکے توشے پر قناعت کی تو اُنکے ساتھ رہا اور اگر اُن دونونکے رستے سے برابر ہوگیا تو ہرگز اُنکے ساتھ نہ پہنچیگا

ذکر فتح نہرشیر

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمر رضے اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہلا بھیجا کہ تم مدائن کو جاؤ اور زنان و اطفال کو بلد حیرہ مین چھوڑ جاؤ اور لشکر سے ایک جماعت اُنکے پاس تعینات کر جاؤ اور اُنکو ہر ایک مال غنیمت مین شریک کرو اور شامل رکھو اور ایسا ہوا کہ بعد فتح کے مقام سعد کا دو مہینے قادسیہ مین تھا جب تیسرے مہینے کا ہلال نمایان ہوا تو اپنے پہلے سے زہیر ابن الحویریہ کو روانہ کیا اور اُسکے عقب عبداللہ و شرجبیل بن السمط اور اُنکے پیچھے لگے ہوے ہاشم بن عتبہ اور خالد بن عرفجہ حاکم ساقہ کو پیاپے روانہ کیا اور اُن لوگونکے ساتھ فوج تقسیم کردی اور جو کچھ نقد و جنس و سلاح و افواج فرس سے غنیمت مین ہاتھ آیا تھا وہ بھی اُنکو بانٹ دیا اور کوچ ان لوگونکا قادسیہ سے اول شہر شوال مین ہوا تھا اور جب زہیر مع اپنے ہمراہیونکے نازل کوفہ ہوے تو عبداللہ اور شرجبیل اور اُنکے ہمراہی بھی زہیر سے وہین آملے اور ساری فوج وہین جا پہونچی پھر زہیر نے وہانسے باتفاق کل جمعیت کے بسمت بابل کوچ کیا جب وہان وارد ہوے تو کچھ لوگ زمرہ زنگیون مین سے زہیر کے پاس امان مانگنے حاضر ہوے تب زہیر نے اُنکو امان دیکر اُنسے استفسار کیا کہ تمکو خبر عدو کی کچھ معلوم ہی وہ بولے اے امیر چادر حفظ و امن کو اوڑھ لو اور دروازے سے ہوشیار و خبردار رہو اور خوب یقین کرو کہ ایک شخص قبیلہ ہرمزان سے پیشگاہ کسری سے تمہارے قتال و ہزیمت کا ضامن ہوا ہی اور اُسکے ہمراہ لشکر جرار ہی زہیر نے کہا حق تعالے اُسکے شر کو دور کریگا اور اُسکے کید و مکر کو اُسی کے لیے وبال کریگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک اُنکے سامنے وہ قوم نمودار ہوئی اور اُنکی بیرقین چمکین یہ دیکھتے ہی زہیر اُنکے مقابلے پر سوار ہوے اور اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ و تیار کرنے لگے اور کہتے تھے کہ ہر آئینہ حق تعالے تمہاری نصرت کریگا پھر کوئی تمپر غالب نہوگا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب لشکر اعدا مقابل آیا تو زبان مسلمین پر ذکر اللہ کا غلغلہ ہوا اور بسرعت تمام اُنکی طرف عزم کیا اور اُنکو میدان دیا کہ اُنکے مردان دلیر آگے بڑھے اور مردم بزدل پیچھے رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمان بصدائے بلند تکبیر کرتے ہوے

سینے اور حلقوم دشمنونکے بھالونسے چھید رہے تھے اسی اثنا مین نگاہ زہیر کی ایکبار اُسی شہسوار سرکش اور دلاور شدید پر جا پڑی
جو یہودون الردہ سے تھی غیر کے خاصہ اُمّی کا قصد کیا پھر دونون نے باہم دیگر خوب نیزہ بازی و تیغ زنی کی اور آپس مین تا دیر
آویزش و کاوش رہی بعد ازان زہیر نے جھپٹ کر تمام اُسکے سینے مین بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے پار نکل گئی اور وہ تیورا کر
زمین پر گرا پھر جب اُسکی جماعت نے اُسکو کشتہ دیکھا تو الٹے پیر پشت پھیر کر اپنی قرارگاہ مین جا کر پناہ پکڑی اور اُنکے
درمیان مین اُنکے اکابر مین سے ایک شخص عقلمند و زیرک تھا جب اُسنے اپنی قوم کا حال ایسا تباہ دیکھا تو پاس زہیر کے
بالحاح و انکسار تمام حاضر ہوا اور اُسنے درخواست صلح کی آخر زہیر نے اُسکو امان دی اور اُس سے خبر لشکر کسریٰ کی
دریافت کی اُسنے کہا کہ سردار قوم تحقیق کہ اکابر اِس قوم کے جو قادسیہ سے بھاگے تھے اب وہ سب پاس ہرجان و
مہراق الرازی و ہرمزان کے مجتمع ہوئے اُسوقت قیران نے اُن لوگونسے کہا تم لوگ بادشاہ کسریٰ سے کدھر
چھپے جاتے ہو حالانکہ اُسنے تمکو بہت کچھ وظیفہ و عطیہ بخشا اور تمکو ولایت و حکومت دی تو لازم ہے کہ تم یہین قیام
کرو کہ اگر یہان تم سب دیر رہوگے بادشاہ کے سرخرو ہوگے پاس کے سب یہین مارے جاوینگے چنانچہ یہ خبر سنکے زہیر و عبداللہ
و شرحبیل و ہاشم و خالد منتظر سعد کے ہوئے جب وہ آ گئے تو اُنسے خبر مذکور بیان کی سعد نے کہا بہر حال خدا ہی سے
استعانت کرو اُسی پر توکل رکھو اور حال یہ تھا کہ اہل اسلام مالک قادر جسر پر پہونچ چکے تھے تو اُسکے پار اتر کر آگے بڑھے
یہانتک کہ جمعیت اِس قوم کی سامنے ہوئی اُسوقت افواج فرس مین زلزلہ و لرزہ پڑ گیا اور اُنکے دلون مین خوف
سما گیا اور جسوقت ہرمزان و قیران نے اپنے اپنے لشکر کا سامنا کیا اور دونون نے اپنی اپنی صفین آراستہ کین تو پھر دو لشکر مین
باہمدیگر نفاق و کینہ ظاہر ہوا آخر پھر ایک ہرمزان و قیروان کو یقین ہو گیا کہ اب اُنکے درمیان خیر نہین ہے اور اِس بات کو
تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ساری اُنکی جمعیت پریشان اور جماعت پراگندہ ہو گئی اور اپنے سامنے رخ کیے ہوئے چلے گئے
چنانچہ ہرمزان تو اہواز کی طرف گیا اور بالاے کوہ اہواز جو خزانہ کسریٰ کا تھا اور ایک شخص نہاوند نام اُسپر محافظ تھا جب اُسنے
خبر ہزیمت لشکر پاکر بھاگنا اُنکا سنا تو اُسنے وہ خزانہ خود لوٹ لیا اور ہرجان و مہراق یہ دونون عازم مدائن ہوئے تھے اور نہر
شیر کے پار جسکو مدینۃ المذنب کہتے ہین اتر گئے تھے جب جسر کے اُس طرف منتہا پر پہونچے یعنے پل طی کر چکے تو قصد قصر شاہی کا کیا
اور اندرون قصر بادشاہ یزدجرد موجود تھا تب یہ لوگ سامنے حاضر ہوئے اور ماجرا اپنا جو کچھ عرب کے ساتھ گذرا تھا
بیان کیا جب یزدجرد نے یہ واقعہ سنا تو اُسکو زوال مملکت کا یقین ہو گیا اور جسوقت رات ہوئی تو اپنا خزینہ و ذخیرہ پاس
نہاوند کے بھیجدیا تھا اور خود تیاری جنگ مین مصروف ہوا اور یہان لشکر اسلام مین حال زہیر کا یہ ہوا کہ جب وہ اُس
قوم کے پیچھے چلے یعنے تعاقب کیا اور موضع سوار سے گذر کر مقام کیا اور بعد اُنکے ہشام و عرفال بھی مع ہمراہیان اپنے
زہیر کے پاس آ اترے یہانتک کہ پورا لشکر جمع ہو گیا اور سعد بن ابی وقاص بھی آ پہونچے پھر وہان سے سب نے اُنکے ساتھ
طرف کوثاریا کے کوچ کیا جب اُسکے محاذی مین جا پہونچے تو زہرہ بن حویہ نے اُنکے اسلام و کو آگے مقابل آ گیا تو اُنھون نے

بھی اپنا ساز وسلاح سنبھالا اور مستعد ہوئے اور مقدم سالار انکا شہریار تھا پھر جسوقت زہیر اُس سے دوچار ہوئے اور نگاہ اُسکی
کی اُنپر پڑی اور آنکھ زہیر کی اُس سے لڑی تو وہ رعب مین آگیا اور اُسکے اصحاب پر غلبہ ہیبت کا ہوا اور وہ لوگ باہمدگر
ایسے مضطرب وہراسان ہوئے کہ اگر انکو خوف شہریار کا نہوتا تو وہ لوگ اپنے پیچھے بھاگ جاتے چنانچہ زہیر نے جسوقت اپنے
اصحاب کی ترتیب و صف آرائی کی اور صفین برابر ہو چکین تب شہریار لڑنے کو پرے سے باہر نکلا اور اُسوقت نشان
اُسکی ملوکانہ تھی اور اُسکے بر مین کسریٰ کا خلعت خسروانہ تھا اور از روے رجز کہنے لگا مین شہریار ہون کون مجھسے لڑنے کو
نکلتا ہی آیا ایک سوار سے ایک سوار لڑنے کو نکلے گا یا ایک سے چار لڑینگے یا ایک کے مقابلے مین دس آوینگے یعنے مین ایک
تنہا دس سوار کو کافی ہون پھر جب زہیر نے اُسکی یہ لاف زنی سُنی تو جواب دیا کہ مجھے تیری جنگ کے لیے یہ آرزو ہی کہ تجھسے
لڑنے کو نہ نکلے مگر کوئی غلام کیونکہ اگر تو اُسکو قتل بھی کریگا تو ایک غلام کو قتل کریگا اور اگر وہ تجھے قتل کریگا تو یہی ہماری مراد ہی
بعد ازان زہیر نے ابو نباتہ الاعرجی اپنے غلام آزاد کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تو اس بیدین سے قتال کر اور اُس پر حق تعالی سے
نصرت و امداد طلب کر چنانچہ ابو نباتہ اُس سے لڑنے کو نکلا پھر جب اُسکے مقابل ہوا اور شہریار نے ابو نباتہ کو دیکھا تو
اُسکی نگاہ مین وہ حقیر نظر آیا کیونکہ شہریار نہایت تنومند ی اور قد و بالا مین مثل شتر کے تھا آخر شہریار تلوار کھینچے ہوئے
اُسپر آپڑا پھر جسوقت ابو نباتہ نے اُسکو دیکھا کہ وہ آپہونچا تو اُسنے برجاے خود پاے صبر و استقلال کو بنظر بحق محکم و
استوار کیا اور مانند شیر کے ہوگیا اُسوقت ان دونون مین تلوارین چلنے لگین یہان تک کہ تلوارین دونون کی ٹوٹ گئین
تو دونون نے پھینکدین پھر باہم آویزش ہونے لگی یہان تک کہ دونون زمین پر گرے اور شہریار اُسکے اوپر ہو گیا
اور ابو نباتہ اُس سے نیچے کشتی کے کرتا تھا ناگاہ انگشت ابہام یعنے انگوٹھا شہریار ابو نباتہ کے منھ مین پڑ گیا تو اُسنے اُس انگشت
کو دانتون سے کاٹ لیا تا آنکہ شہریار کے اعضا سست پڑ گئے تب ابو نباتہ نے اُسکو اُلٹ دیا اور اُسپر چڑھ بیٹھا و بجلی تمام خنجر اپنا
کھینچ کر اُسکے حلقوم مین مارا اور کام اُسکا تمام کیا اور اُسکے سر سے تاج اوتار لیا اور اُسکے دونون ہاتھ کا دستیارہ یعنے جوڑی کڑے
ہاتھ کی لے لی اور اُسکا ساز و سلاح و رخت و خلعت سب کھینچ لیا اور لشکر اسلام مین آملا اور جب لشکر کفار نے حال شہریار کا
ایسا کچھ دیکھا تو وہ سب پسپا ہوئے اور زہیر نے صبح تک اُسی مقام پر قیام کیا یہان تک کہ بقیہ لشکر مسلمین بھی وہین آپہونچا
تب زہیر نے سارا ماجرا وہانکا اور احوال شہریار اور اپنے غلام آزاد کا بیان کیا اور کیفیت ہزیمت جنود فرس کی گزارش کی
یہ سُنکے سعد بن ابی وقاص نہایت مسرور ہوئے اور حکم کیا کہ ابو نباتہ کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ زہیر نے اُسکو روبرو سعد کے
حاضر کیا تو اُس سے کہا مین تیرے لیے یہ ارادہ کرتا ہون کہ وہ دونون کڑے شہریار کے اور اُسکی زرہ تو ہی پہن اور اُسکا تاج
اپنے سر پر رکھ اور اُسکے گھوڑے پر سوار ہو پھر جب ابو نباتہ یہ حکم بجالایا تو سعد نے وہ سب اسباب اُسی کو عطا کیا اور کہا فیروزی
و رستگاری تیرے ہی لیے ہی اور مسلمانون مین اول جو شخص کہ عراق مین دست برنجن یعنے کڑے پہنایا گیا وہ ابو نباتہ تھا واقدی
رح نے بواسطہ نوفل بن عدی کے وائل بن غانم الیشکری سے نقل روایت کی ہی کہ جب سعد نے کوثریا کو کوچ کیا تو

اُس مقام مین جہان ابراہیم خلیل علیہ السلام محبوس ہوئے تھے مقام کیا اور وہان نماز پڑھی اور حمد وثناے پروردگار
بجالائے اور رسول خدا علیہ السلام پر درود وسلام بھیجا اور یہ آیت پڑھی تِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُہَا بَیْنَ النَّاسِ الآیہ یعنے
یہی انقلاب ایام ہین کہ انکو ہم درمیان آدمیونکے گردش دیتے ہین راوی نے کہا بعدازان سعد بن ابی وقاص
نے باتمہ مشہد وجمیع کے مقام کو تاراج کیا مین چند روز قیام کیا پھر لوگونکو اپنے پاس طلب کرکے انسے کہنے لگے اے مسلمانو آگاہ
ہو کہ بتحقیق حق سبحانہ وتعالے نے تمہارے تئین اکثر مقامات مین نصرت بخشی اور فیروزمند کیا اور تمکو دکھا دیا اور وفا کیا
جو کچھ تم سے تمہارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ فرمایا تھا ستفتح عصابۃ من امتی کنوز کسریٰ وقیصر یعنے قریب ہی
کہ دوبارہ گنج کسریٰ فارس وقیصر روم کے میری امت پر مفتوح ہوجاوینگے سو خزائن کسریٰ سے کچھ تمہارے قبضے
مین آگیا اب تمام واکمال اُسکا حق تعالے پر ہی وہ بتحقیق کہ میننے عزم عبور کیا ہی طرف مدائن کے بجانب غربی جو مملکت
کسریٰ سے ہی یہ کلام سنکے تمام حضار مجلس نے متفق اللفظ جواب دیا اے امیر ہم مین سے کوئی ایسا نہین ہی جو آپکے
حکم سے مخالفت وانحراف کرے اور کون ایسا ہی جو خدا اور رسول سے اپنی جان کو بخیل کریگا پس آپ بے تامل عزم بالجزم
کیجیے لاحول ولا قوۃ الا باللہ یعنے ہمکو قوت وتوانائی نہین ہی مگر بتوفیق الہی پھر جب سعد نے یہ جواب لوگونکا سنا
تو کوچ کی تیاری کی اور پیشتر اپنے زہیر کو اپنا علم دیکر با جمعیت جیش روانہ کیا اور حکم کیا کہ طے مراحل مین سریع السیر ہو
چنانچہ زہیر بارہ ہزار سوار سے گرم سیر ہوئے پھر جب کچھ دور کئی منزل جاچکے تو ناگاہ سامنے سے ایک غول گھوڑونکا
نمودار ہوا اور انپر سوار نظر آئے یہ دیکھکر مسلمانون نے اپنے ہتھیار سنبھالے پھر جب سامنے سے گرد برطرف ہوئی تو
جمعیت دو سو سوارونکی نمایان ہوئی اور اُن لوگون نے اپنی جماعت سے ایک سوار کو پاس مسلمین کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ
ہم لوگ اہل ساباط ہین اور سردار ہمارا سرزاد ہی وہ اپنے اہل بلد کے لیے تم سے صلح وعہد چاہتا ہی یہ خبر سنکے زہیر نے
اُس سے کہا تو اُن لوگونکو ہمارے پاس بلالا پھر جب وہ جاکر اُن لوگونکو بلا لایا اور جب وہ قریب آئے تو سب
گھوڑونسے اُترکر پیدل ہولیے وازراہ انقیاد وفرمان برداری حاضر ہوئے اور کشادہ پیشانی وشادمانی سے آکر
ملاقات کی اور فتح وفیروزی سے مژدہ ومبارکبادی دی تب زہیر نے اُنسے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم لوگ
اہل ساباط ہین اور یہ شخص یعنے سرزاد ہمارا سردار ہی اور ہم لوگ تم سے مصالحہ طلب کرنے آئے ہین زہیر نے کہا جو کوئی ہمارے
یہان آتا ہی ہم اُسکو قبول کرتے ہین اور جو ہمسے صلح چاہتا ہی ہم اُس سے صلح کرتے ہین اور ہم وہ قوم نہین ہین کہ زمین مین
ارادہ فساد رکھتے ہون بعدازان اُنسے مصالحہ ہوا جیسا کچھ درمیان اُنکے موقع وقت اور اتفاق پڑا چنانچہ سرزاد بسبب صلح
کے شادان وفرحان اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اپنی قوم کی طرف چلا گیا وبعدازان زہیر جب بمقام ساباط وارد ہوئے
تو وہان لشکر فرس کا دیکھا کہ اُسکا سالار بوسوم بقیروز تھا اور وہ اپنی قوم کا بڑا شہسوار بہادر تھا اور اُسکے ہمراہ
فوج کسریٰ کی تھی اور وہ فوج وہ تھی جسپر کسریٰ کو وقت مشکل ومہم سخت کے بڑا اعتماد تھا چنانچہ زہیر کے پاس بھی عساکر

یعنی گردش ایام یہ ہوئی کہ دوران ملوک وسلاطین مشرکین سپری ہوا اور دور سلاطین مومنین آیا ۱۲

مسلمین مجتمع ہو گیا اور سعد بن ابی وقاص بھی وہین پہونچ گئے پھر وہ سپاہ [illegible]
واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جسوقت صفین طرفین سے مرتب و آراستہ ہو گئین تو ایک پہلوان [illegible]
والشان حسب و نسب ظاہر کیا [illegible] ساباط کا باشندہ تھا وہ فیروز تھا اور وہ بزبان فارسی [illegible]
قوم عرب [illegible] آورد [illegible]
[illegible] و شدت
وذی قوت و ہیبت [illegible] پیشگاہ شان پایگاہ و تقرب [illegible]
خیال خام ہے کہ تم مالک عراق ہو گئے [illegible] ملک کو ہم سے چھین لو گے ہرگز ایسا نہ ہوگا کیونکہ ہم [illegible] کسریٰ [illegible] ہم بڑے سخت گیر
و زور آور ہین اور ہمارا رعب غالب ہے بادشاہون کے سامنے ہماری بڑی عزت و منزلت ہے اور انسے ہمکو بہت قربت
اور خصوصیت ہے پس چاہیے کہ جو تمہارا افسر و سردار ہو وہ میرے سامنے میدان کارزار [illegible] اپنی قوم
مین سے آگے نکل آیا ہون وہ بھی اپنے پرے سے باہر نکلے راوی نے کہا [illegible] کلام [illegible] تمام ہوا تھا کہ لشکر اسلام
ہاشم بن المرقال نے اسکی طرف عزم کیا اور اپنا بھالا ہلاتے ہوئے اسپر حملہ کیا پھر درمیان ان دونونکے ایسی جنگ واقع ہوئی
کہ اسکے دیکھنے سے لڑکا بوڑھا ہو جاتا بعد ازان ہاشم نے اسکے سینے مین ایک ایسا نیزہ مارا کہ انی اسکی پشت سے پار ہو گئی آخر
ہاشم نے اسکو قتل کر کے مسلمین کی جانب مراجعت کی اسوقت سعد بن ابی وقاص نے ہاشم کی پیشانی پر بوسہ دیا اور بسبب
اکرام و تکریم گھوڑے سے اوتر پڑے اور یہ آیت پڑھی جو نسبت مشرکین کے نازل ہوئی اولم تکونوا اقسمتم من قبل ما لکم
من زوال یعنی کیا تمنے پیشتر سے اپنے حق مین قسم نہ کھائی تھی کہ تمہارے لیے زوال نہین ہے حال آنکہ کیسا زوال
آیا راوی نے کہا پھر جب وہ فوج جو ہمراہ فیروز کے تھی بعد قتل فیروز کے ہزیمت پاکر پسپا ہو گئی تو لشکر اسلام نے
بھی انکے متعاقب کوچ کیا یہان تک کہ وہ فوج قلعہ نہرشیر مین داخل ہو گئی و بعد ازان جماعت جماعت مسلمین
بھی وہان تکبیر کرتے ہوئے جا پہونچے اور وہین جا اوترے یہان تک کہ اس قلعہ کو ہر جانب سے گھیر لیا اور وہ قوم
بھی اپنے سامان و سلاح و آلات فلاخن وغیرہ سے تیار و درست ہو گئے اور دیوار ہائے شہر پناہ پر مورچہ بندی
کی واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص نے دو مہینے قلعہ نہرشیر کا محاصرہ کیا اور اپنے سوارونکو نظر
تاخت و تاراج طرف شط فرات و دجلہ کے مقرر کر کے منتشر کر دیا کہ وہ لوگ جا کر اوپر ایک جماعت مزارعین کے
جو جمعیت ہزار آدمی ہمراہ سرزاد رئیس ساباط کے تھے متسلط ہو گئے چنانچہ انکے باب مین سعد نے بخدمت امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عریضہ لکھا اور تا ورود جواب انکے حق مین حکم کرنے سے تامل و توقف کیا اور وہ
لوگ اپنے اپنے مقام پر پھر گئے اور سعد نے بعد بسم اللہ کے یہ مضمون درج کیا کہ اما بعد حمد و صلوۃ کے آپکی خدمت مین
ہمارا سلام اور رحمت و برکات خدا آپ پر نازل ہو و بتحقیق کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اس پروردگار کی جسکے سوا کوئی

معبود سچا نہیں ہے اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں اُسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور حال یہ ہے کہ ہم با نہم شہر سردار بہلوین
اور قبل اُسکے درمیان قادسیہ اور ناحیہ نہرشیر کے ہمسے مقابلہ ہوا ایک لشکر کا جو ہمراہ قرط بن فیروز کے تھے چنانچہ نہرشیر اور اُسکے
لشکر پر حق تعالے نے ہمکو فیروزمند کیا کہ فیروز کو تو ہاشم نے قتل کیا اور باقی اُسکے ہمراہی پسپا ہوگئے اور بعد اُسکے ہم نہرشیر پر
نازل ہوئے اور درمیان ہمارے لشکر ہر طرف بطریق تاخت کے ہر سمت مامور کر دیا تو وہ قوم فلاحین یعنے مردم کشاورز پر
متسلط ہوئے اور وہ ایک ہزار نفر ہیں پس اُنکے بارہ میں آپکی کیا رائے ہے چنانچہ حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے درجواب
اُسکے یہ حکمنامہ لکھا کہ جو مردم کشاورز تمہارے پاس آئے ہیں اگر وہ تمہارے عہد پر قائم رہنے والے اور حکمبردار ہوں اور
تمہارے اوپر تمہارے دشمنونکے مددگار نہوں تو اُنکو امان دو اور جو لوگ تمہارے پاس ایسے آویں کہ وہ بعد
حرب کے تمسے ہارب ہوئے پھر وہ تمہارے ہاتھ آئے ہوں تو اُنکے بارہ میں اختیار ہے جو چاہو اُنکے حق میں کرو پھر
جب یہ نوشتہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچا تو اُنھوں نے اُس جماعت مزارعین کو جو ہمراہ سرزاد کے آئے تھے
واگذار کیا و بعد ازان عموم دہقان کو طلب کر کے حکم کیا کہ اسلام لاویں خواہ جزیہ دیویں چنانچہ وہ ادائے
جزیہ پر راضی ہوئے ولیکن اہل شہر نہرشیر آمادۂ جنگ ہوکر لشکر مسلمین پر تیر اور پتھر مارنے لگے اور فلاخن اندازی
کرنے لگے آخر سعد نے جب یہ حال دیکھا تو سرزاد کو بلا کر کہا کہ دیکھو ان شہر والوں نے صلح کی جگہ یہ کیا اب میں چاہتا ہوں
کہ تم بھی مجانیق بناؤ آخر سرزاد نے عمل منجنیق کا سامان کیا کہ بہت سے فلاخن بنائے یعنے جو بہاے
آلات فلاخن نصب کیے اور یہ سب کام اُسنے تین روز میں درست و تیار کیے چنانچہ بیس منجنیق سے زیادہ شہر
نہرشیر پر ایستادہ کیے گئے آخر وہ لوگ فلاخن کی مار و پتھراؤ سے عاجز ہوکر قتال مسلمین سے باز رہے اور ہٹ گئے
پس اس تدبیر سے عرب بہت خوش ہوئے پھر جب محاصرہ بدیر کا طول ہوا تو اہل شہر گھبرا کر لڑنے کو باہر نکلے اور
مسلمین سے مقاتلہ کرنے لگے اور صبر و استقامت پر باہم خود معاہدہ کیا اسوقت اہل اسلام نے بھی بکمال ثبات و
و استقلال ہنگامۂ قتال شدید گرم کیا چنانچہ اہل فرس جو نشاب ایک قسم کا تیر مارتے تھے تو اہل عرب بھی نبال
ایک نوع کا تیر چلاتے تھے یعنے وہ بھی خدنگ اندازی میں سرگرم تھے تو یہ بھی ناوک افگنی میں تیز دست تھے
اور اسوقت زہیر بن الجویریہ نے وہ قتال شدید برپا کی تھی جو موجب رضاے خدا و رسول ہو بعد ازان زہیر نے
سعد سے کہا اب مجھے چھوڑو اور جانے دو کہ میں آگے بڑھوں اور تیر اندازی و تیغ زنی کروں یہ کہکے آگے بڑھے
اور دشمنوں میں گھس گئے اسوقت ایک بڑے شہسوار سے دوچار ہوئے اُسکا نام شہریار تھا اُسپر حملہ کر کے ایک
ایسا بھالا مارا کہ اُسی کے ساتھ اُسکی آنتیں انتڑیاں نکل آئیں پھر اُسکو قتل کیا تب اُنہیں عجمیوں نے ہجوم و نرغہ
کر کے شہید کیا اور بعد قتل اُنکے وہ سب بھاگ کر اندرون شہر پنہاں ہوگئے اور پھاٹک دروازے شہر کے
بند کر لیے اور شہر پناہ کی دیواروں پر چڑھ گئے اور اُنمیں سے ایک شخص سامنے آکر مسلمانوں سے کہنے لگا کہ بادشاہ

۱ع نشاب یعنی تیر و نشانہ
۱ع ناوک بمعنی تیر ۱۲
۱ع نبال جمع نبل یعنی تیر ۱۲

ہمارا ملک شہر کا تا ہی کر آیا تم ہمسے اس بات پر صلح کروگے کہ درمیان دجلہ سے ادھر ہمارا ادھر تمہارا ہی سنتے ابو مفزر الاسود
ابن قطبہ آگے بڑھا اور اسکی زبان پر حق تعالی نے وہ بات جاری کی جسے وہ خود نہین جانتا تھا کہ مین کیا کہتا ہون
پس در جواب اس پیام کے وہ بزبان فارسی گویا ہوا مگر اپنے کلام سے آپ کچھ نہ سمجھا اور نہ اسکو پسند کیا تب یہ جواب
سنکر وہ پیام آور طرف بادشاہ کے پھر گیا اور آدمی نے کہا ... پھر لوگون نے ابو مفزر سے پوچھا کہ تو نے
اس شخص سے کیا کہا اسنے کہا قسم ہی اس خدا کی جسنے محمد کو حق کے ساتھ مبعوث کیا کہ مین خود نہین جانتا ہون سیتے اس
کیا کہا مگر یہ کہ حق تعالے نے میری زبان کو کسی بات پر گویا کر دیا تھی اور امید ہی کہ جو کچھ میری زبان سے
سرزد ہوا وہ حق مین مسلمین کے خیر ہو پھر بار بار پوچھا گیا پھر کوئی اس سے پوچھتا تھا اور وہ یہی کہتا تھا کہ مین خود نہین
جانتا کہ مینے کیا کہا یہانتک کہ خود سعد بن ابی وقاص نے پوچھا تو اسنے عرض کیا کہ اے امیر واللہ مین اپنے کلام کو آپ
بھی نہین سمجھا اس بات سے سب کو حیرت تھی ... ہوا بالآخر سعد نے حکم جنگ کیا اور کہا تیر چلاؤ مگر شہر والون مین
کوئی سامنے نظر نہین آتا تھا اسوقت ہمکو اندیشہ ہوا کہ کیا عجب ہی ان شہریون نے کوئی مکر و حیلہ کیا ہو پھر جب
ہمارے تین دو سرا ... ایک شخص ہمارے پاس ... پکارتا ہوا آیا ہمنے اسکو امان دی اور اسکو
پاس امیر سعد کے لائے تب سعد نے اس سے کہا کیا خبر ہی اسنے کہا شہر والے شہر مین نہین ہین وہ ساری
قوم بھاگ گئی سعد نے کہا وہ لوگ کیونکر بھاگ گئے اسنے کہا بادشاہ نے تمھارے پاس اپنا ایلچی بھیجا تھا کہ وہ
تمہیں عوض صلح کرے سو تمنے اسکو جواب دیا تھا کہ درمیان ہمارے تمھارے کبھی صلح نہوگی حتی کہ ہم کھا لین عسل افریذین
ترنج کوثی کو یعنے یہانتک کہ ہم شہد افریذین کا کھا دین جسکو ترنج کوثی کہتے ہین (افریذین نام مقام ترنج کوثی نام قسم شہد) پھر
جسوقت یہ کلمات تمھارے جواب سے بادشاہ کو پہونچے تو بادشاہ نے کہا واویلاہ ہو بڑا غضب ہوا کہ انکی زبان
پر اور انکے منہ سے فرشتے بولتے ہین کہ وہ ہمپر وارد ہوا چاہتے ہین اور عرب کیجانب سے وہ ہمکو جواب دیتے ہین اور
واللہ اگر یہ بات نہین ہی تو مگر بالضرور وہ ایسے کلمات ہین کہ عالم غیب سے اس کہنے والے کے فہم و ذہن مین
ڈالے گئے ہین اور اسکی زبان پر جاری کیے گئے پس نکل چلو یہان سے طرف شہر قصوی یعنے اس پار دجلہ کے
بالآخر وہ سب شہر سے نکل گئے اور تمام مال و متاع چھوڑ گئے اور جو لوگ پیادہ تھے کہ انکے پاس گھوڑے نہ تھے وہ
عاجز رہ گئے وہ لوگ یہی غنیمت سمجھے کہ اپنی جانین بچالے گئے راوی نے کہا جب سعد بن ابی وقاص نے یہ خبر وہ
اس مخبر سے سنا تو سجدات شکر الہی بجالائے اور مسلمانونکو حکم کیا کہ اندرون شہر داخل ہو مگر ساز و سلاح سے چاق و چوبند
رہو کیونکہ خوف کمینگاہ رکھتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد سوار ہوئے اور آگے آگے مجاہدونکا غول غول اپنے اپنے
سامان جنگی سے چست و درست روانہ ہو کر داخل شہر ہوئے اور شہر مین ہر سمت پھیل گئے مگر تمام شہر مین سوارون مین سے
کسی کا نشان نپایا مگر سارا مال و منال جو دیکھا تو بجنسہ بجاے خود موجود تھا آنکہ اسپر ضبط و قبضہ کیا بعد ازان

سعد وہان مین روز مقام کرکے طرف شط فرات و ساحل دجلہ کے کوچ کر گئے اور چاہتے تھے کہ لوگونکو پار اوتار لیجاوین اور طرف شہر اسابنیر مین پہونچین مگر کوئی کشتی بہم نہ پہونچی ناچار کچھ دنون وہان رہنا پڑا اور وہ ماہ صفر تھا اور حال یہ تھا کہ لشکر لوگ سعد کو بیتر کر پار اوترنے کے لیے ترغیب دیتے تھے اور اصرار در تقاضا کرتے تھے مگر وہ مسلمانون پر شفقت کرکے تامل رکھتے تھے اسی عرصے مین ایک آدمی گر دو گبر سے سعد کے پاس آیا اور ایسے گھاٹ کی طرف رہبری کرنے لگا جدھر پانی کی تھاہ تھی مگر سعد نے انکار

ذکر فتح ایوان کسری اور در آنا مسلمانون کا درون دجلہ اور فتح کرنا شہر اسابنیر کا جو اُس پار دجلہ کے واقع تھا

پھر جسوقت اُس گبر نے ایک گذارے کا راستہ بتایا کہ ادھر سے اوترنے کی تھاہ ہی اور سعد نے منظور نہ کیا اور کہا دریا عمیق ہی یہ مین مسلمانونکو اُس فریب اور دھوکے مین نڈالونگا حق تعالی اُنکے لیے کچھ اور ہی سامان کر دیگا ابھی وہ اسی فکر و اندیشے مین تھے کہ ناگاہ ایک اور کوئی گبر سامنے نمودار ہوا کہ اُسکے کپڑے تر بتر تھے اور پانی ٹپکتا تھا تب سعد نے اُسکا حال پوچھا اُسنے کہا مین اپنا احوال کیا کہون ہمارے بادشاہ نے اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ اہل اسلام گویا دریا اوتر کر اُسکے پاس جا پہونچے ہین اور اُسکے تئین یقین و آگاہی زوال ملک اپنے کا ہوگیا ہی تو وہ یہان سے بھی قصد گریز رکھتا ہی اور اس بندوبست مین ہی کہ اپنا مال و منال لیکر خراسان کی راہ لیوے یہ خوشخبری سنکے سعد نے مسلمانونکو جمع کرکے بعد حمد و ثناے خداوند ارض و سما کے خطاب کیا کہ اے مسلمانو دیکھو دشمن تمھارا بے مدد کشتی تمھاری پناہ کی کشتی مین تمھارے پاس اوتر آیا اور حال یہ ہی کہ کسری قصد فرار رکھتا ہی اور مع مال و اسباب اور خدم و حشم اپنے کے خراسان کو جایا چاہتا ہی درین صورت مین تو ارادہ عبور دریا رکھتا ہون یعنے پیر کر انشاء اللہ تعالی پار جاتا ہون اور تم خوب جان لو کہ اب تمھارے پیچھے کوئی ایسا باقی نہین رہا جسکا تمکو خوف ہو اسلیے کہ حق تعالی نے تمھارے تئین تمام قلعون اور شہرونکا مالک کر دیا حالا میری راے مین یہ آتا ہی کہ لشناوری دریا اُس پار تیر جا پہونچون اس بارہ مین تم لوگ کیا کہتے ہو یہ سنکے سب اصحاب نے جواب دیا حق تعالی آپ کے عزم کو اس علو ہمت پر قوت بخشے بسم اللہ آپ کیجیے جو کچھ موافق ارادہ الہی کے ہی اُسوقت سعد نے کہا حق تعالے تمپر رحم اور تمھاری نصرت کرے تم مین کون پہلے ابتدا بعبور کرتا ہی اور کون مقدم لشناوری ہوتا ہی کہ وہ ہم لوگونکے لیے پانی کی تھاہ لیوے کہ کدھر سے پایاب ہی اور وہ اُسی نشان پر اُس پار جا کر لب دریا کھڑا ہوتا لوگ اُسی خط پر گذر کر اُس سے جا ملین چنانچہ بمجرد استماع اس کلام کے عاصم بن عمرو دریا مین در آئے اور اُنکے پیچھے پیچھے ایسے چھ سو آدمی اہل نجوات مین سے ساتھ ہولیے جو مشاہیر سے تھے اور فخر انکا معروف اور اُنکی بہادری کا شہرہ تھا اور اُس قبیلہ کے عوام بھی اگر کنار دریا کھڑے ہوئے

اور ایک گروہ خرسا جو معروف بقعقاع بن عمرو تھے وہ بھی ساتھ عاصم بن عمرو کے دریا مین گھس پڑے واقدی رحمہ اللہ نے کہا
مجھسے روایت بیان کی یوسف بن عبد الاعلی نے یوسف بن عمرو سے کہ پہلے جو لوگ دریا مین کود پڑے وہ عاصم اور شرحبیل
وابو مقرن و عجل و مالک بن کعب الہمدانی اور مثل انکے دیگر اکابر قوم تھے اور گھوڑون پر سوار تھے پھر جب ان سب نے دریا مین گھوڑے
ڈال دیے تو بعد انکے پیچھے پیچھے چھ سو ساٹھ آدمی دجلہ مین دھس پڑے اور سب سے پہلے جو دریا مین اُترے وہ عاصم بن عمرو
وابو مقرن و شرحبیل و مالک بن کعب تھے اور ایک لڑکا بنی الحارث سے تھا پھر جسوقت عجمون نے اُن لوگونکو دیکھا کہ قریب تر
آپہونچے تو انھون نے بھی ایک ایسی جماعت سوارونکی تیار کی جو اُنکے مقابل و سربرآوردہ تھے پس اُن سوارون نے بھی
اپنے گھوڑے دریا مین ڈال دیے پھر لشکر سعد مین سے اول جس شخص نے اُنسے مقابلہ کیا وہ عاصم بن عمرو تھے اور جسوقت
عاصم نے دریا مین اُن سوارونکا مواجہہ کیا تو اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان کمبختونکو بھالے مارو اور تاک کے انکی
آنکھونمین انی مارو پھر جسوقت عجمون نے یہ کلام عاصم کا سنا کہ دشمنونکی آنکھین تاک کر نیزے لگاؤ اور انکو جانہ سے گرا دو
اور اہل فارس نے یہ بھی دیکھا کہ لباس عرب کے تری مین ایسے ہین جیسے خشکی مین وقت نیزہ بازی و تیغ زنی کے چست
و بے زحمت ہوتے ہین یعنے ہنگام جنگ الجھتے نہین ہین تو یہ احوال سنکر اور دیکھکر پس پشت بھاگے اور مسلمانون نے انکا تعاقب کیا
اور اپنے آگے دھر لیا یہانتک کہ بہتونکو قتل کیا اور جسقدر وہ لوگ دریا کے کنارے تھے اُنمین سے بہت تھوڑے بھاگ بچے
بالآخر جماعات فارس سے بجانب ساحل دریا اہل اسلام مسلط ہوگئے اور باقی جماعات مسلمانونکی دریا کے اس پار یکجا جمع
تھی چنانچہ جب سعد کو حال اُس پار کا معلوم ہوا کہ اہل اسلام غالب آگئے اور اعدا مغلوب ہوئے تو مسلمانونکو اذن عام
دیا کہ اب تم بھی دریا اہل چلو اور حق تعالے سے اعانت طلب کرو آخر وہ تمام لشکر دجلہ مین پھاند پڑا اور اسوقت دجلہ نہایت
موج زن اور بڑے زورون پر تھا مگر اہل اسلام اپنے عزم مین کمال کوشش کر رہے تھے اور تموج و تلاطم گرداب سے کچھ
باک و پروا نکرتے تھے بلکہ گویا وہ زمین پر چلے جاتے تھے اور اہل فارس پر یون جا کر نازل ہوئے کہ انکو کچھ شمار مین اور
خاطر مین نلاتے تھے یہانتک کہ بقتال شدید اُنسے مقابلہ کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی
ایسے شخص نے جسپر مجکو بڑا وثوق و اعتماد ہے کہ لشکر سعد مین سے اول جنھون نے دجلہ سے عبور کیا وہ ساٹھ آدمی تھے کہ گروہ گروہ
نکلے تھے از انجملہ اول زمرہ تو نوادسیونکا تھا اور انمین اول و مقدم عاصم تھے اور دوسرے زمرہ مین دس تن تھے اور
تیسرے غول مین تینتیس نفر تھے اور عاصم کہتے تھے کہ ہمنے دجلہ کو سوارون اور پیادون اور چوپایون سے لیا ڈھانپ لیا تھا
کہ جب ہم اترتے تھے تو کثرت مردم و دواب سے دریا کا پانی نظر نآتا تھا اور گھوڑے ہمارے پانی سے نکلکر اپنی دم و یال جھاڑتے تھے
اور لب دریا صہلہ کرتے تھے یعنے ہنہناتے تھے اور بولنا اُن گھوڑونکا از روے الہام تھا جانب ملک العلام راوی نے
کہا پھر جب ملک کسری نے دیکھا کہ گروہ مسلمانونکا اس جانب آگیا ہے تب شہریار بن سادر جو بڑا شہسوار اور سردار تھا
حکم کیا کہ مسلمانون سے مبارزطلبی اور انکا مقابلہ کرے اور انکو روکے رہے اور خود کسری تدبیر فرار مین مصروف ہوا

کہ جملہ اموال ونقد اور دُر وجواہر ویاقوت وغیرہ سے جسقدر اٹھوا سکا لد والیا راوی کہتا ہے کہ سعد جب دریا میں چلتے تھے
تو یہ آیہ پڑھتے تھے ذٰلک تقدیر العزیز العلیم یعنے یہ اندازہ کیا ہوا خدائے غالب بڑے علم والے کا ہے چنانچہ اُن
اُترنے والون مین سے کوئی ایک شخص بھی غرق نہین ہوا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے نعمان بن مالک الیعفی نے
اپنے باپ عثمان سے سنکر بیان کیا کہ وہ لوگ دریا پار اُترنے والے اول سے آخر تک سب مع الخیر سالم رہے اور ایک شخص
قبیلہ بارق سے جسکا نام عرقدہ تھا وہ دریا مین پشت زین سے پھسلا گر گھوڑے سے جدا ہو گیا اور وہ گھوڑا اشقر تھا اور دم
اور دم اسکی سرخ تھی اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ وہ گھوڑا اور سوار اسکا دونون ڈوبے ہے ہین اُسوقت اسکے پاس قعقاع بن
عمرو اپنا گھوڑا پیرتے ہوئے جا پہونچے اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا یہانتک کہ وہ پار ہو گیا چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ ای قعقاع
عجزت الاخوات ان تلدن مثلک یہ کلام مدح و آفرین ہے یعنے برادران امثال و اقران عاجز ہین کہ تیسے کوئی مولود
مثل تیرے وجود مین آوے اور ایک یہ بھی امر عجیب ہے کہ اُس پانی مین کسی کی کوئی چیز نہین گری اور نہ تلف ہوئی ہان
مگر ایک شخص کا کاسہ چوبی کہ اُسکا تسمہ بوسیدہ اور کہنہ و فرسودہ تھا تو وہ ٹوٹ کر پانی مین جاتا رہا اور موج اسکو بہا لے گئی تب صاحب
کاسہ نے کہا واللہ مین اسکے ضائع ہونے سے رنج و تکلیف اُٹھاؤنگا وحال آنکہ امید یہ ہوگا کہ حق تعالے تمام لشکر مین سے میری ہی
جام مجھسے چھین لیوے آخر جب سب پار اُتر گئے تو مسلمانون مین سے ایک شخص بنا بر حاجت غسل دریا پر آیا تو اسکا موج نے وہی
قدح اس شخص کی طرف اُچھال دیا اُسنے اُٹھا لیا اور اُسکو لشکر مین لایا تو مالک نے اپنا پیالہ پہچانا اور لے لیا اور واقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت کی عمرو بن تمیم نے اُسنے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ جب مسلمانون نے عبور دریا کیا تو اہل
فارس نے دریا ہی پر برلب آب ہنگامۂ قتال عظیم گرم کیا اور بہت سخت لڑائی لڑے اور اپنی جانون کو تعب و صعوبت مین ڈالا اور
آمادہ اس امر پر ہوئے کہ یہانتک مقاتلہ کرین تا لڑکر مر جاوین اور یہ سب خواص ملک کسری تھے اور اصحاب ایوان کسری
اور صاحبان حصن و قلعہ تھے اور سالار و سرگروہ اُنکا شہریار بن ساور تھا چنانچہ خالد بن ثمیر نے شہریار کی آنکھ تاک کے نیزہ مارا
کہ اُسکی گدّی توڑ کر پار ہو گئی اور وہ اوندھا گرا پھر دوبارہ اُسپر ایک ضربت تلوار کی ماری کہ وہ قتل ہو گیا و ناگاہ
اُسوقت ایک جماعت سوار دلکی جانب ایوان کسری سے وہان آپڑی اُنھون نے اُس گروہ سے جنکا سالار شہریار تھا
یہ بیان کیا کہ اب تم کسکے لیے لڑتے ہو ملک کسری تو فرار کر گیا اور اپنا مال و اہل و عیال و اپنا خادم و حشم ساتھ لیگیا آخر ان
لوگون نے جسدم یہ خبر سُنی تو وہ بھی پسپا بھاگے اور مدائن مین کوئی بات اعجوبہ زیادہ تر پایاب ہونے دریا اور عبور کرنے
مسلمین سے نہ تھی اور مسلمانون نے دجلہ سے اپنے روز عبور کا نام یوم الجراثیم رکھا تھا جراثیم جمع جرثومہ اور جراثیم کیا تھے
کہ خرمون کی شاخون کے گٹھے بندھے ہوئے بطور خرمن یعنے جسطرح گٹھے بندھے تھے کہ منجانب اللہ ظاہر ہوئے در جاے
پانی پایاب تھا اُسی طرف وہ بہتے تھے چنانچہ لوگ عبور کرتے اُسکی سیدھ پر ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے اور وہ جرثومہ
یعنی دیدان جو مانند مور چگان کے تھے زخم تنگ اسپان سے پیدا ہوئے تھے اور قیس بن ابی حازم نے اسطرح روایت

کی ہی کہ جب ہم لوگون نے اپنے تئین دجلہ مین ڈال دیا ہی تو اُسوقت دجلہ بڑے جوش خروش پر تھا اور بہت زور شور کرتا تھا
پھر جسوقت ہم بیچ دھارے مین پہونچے تو ایسا ہوا کہ پانی کی چھاپ فقط گھوڑونکے تنگ تلک لگتی تھی (مترجم کہتا ہی
کہ بیان روایت قیس اور روایات سابقہ کے جنمین طغیانی دجلہ مذکور ہی کچھ منافات نہین ہی اسلیے کہ جدھر سے قیس کے
گروہ نے عبور کیا ادھر سے قدر پانی کم ہوگا کہ صرف تنگ بھیگتے تھے) پھر قیس کہتا ہی کہ جب اہل فارس نے یہ حال دیکھا
کہ اہل اسلام بے مشقت و بے تکلیف دریا اُترتے چلے آتے ہین تو وہ لوگ اپنی فارسی زبان مین کہنے لگے ایشان آمد چو
بے پروا مے آیند مگر جن و آسیب بودہ باشند یعنے یہ لوگ جو دریا مین اسطرح بیباک و بیخطر چلے آتے ہین گویا جن ہین اور کہتے تھے
کہ بخدا تم لوگ آدمیون سے نہین لڑتے ہو بلکہ جنون سے ارادہ لڑنے کا رکھتے ہو یہ باتین کہکے وہ لوگ تو بھاگ گئے اور مسلمانون نے ارادہ کیا
کہ ایوان کسریٰ مین داخل ہون مگر سعد نے انکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا کام مین عجلت کرنے سے باز رہو کیونکہ جلدبازی مورث
ندامت و پریشانی ہی اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ یون فرار کرنا عجمیونکا شاید انکے بعض مکائد و مکاریون سے ہو یہ سنکے پھر کوئی داخل
ایوان نہوا اور راوی کہتا ہی کہ سلام الحجازی ایک لڑکا تھا وہ سعد کے پاس حاضر ہوکے کہنے لگا کہ اے امیر اللہ مینے آج خدا و رسول کو
رضامند کیا کہ مین نے ہی عجمیونکے سپہ سالار یعنے شہریار کو قتل کیا بعد ازان اُن ساٹھ آدمیون سے جو باقی رہ گئے تھے اُنسے اپنی بات پر یعنے
قتل شہریار پر گواہی چاہی مگر اُنمین سے کسی نے اُسکی گواہی نہ دی تب سعد نے اُس جوان حجازی سے کہا کہ شہریار کو تو نے قتل
نہین کیا ہی یہ سنکے اُس لڑکے نے سر نہوڑا لیا اور ارادہ کیا کہ اُس جگہ سے چلا جاوے ناگاہ اسی اثنا مین ایک شخص صحابہ مین سے
کہ اُسکا نام ہاشم بن عتبہ تھا بول اُٹھا کہ مینے بچشم خود دیکھا کہ مقدم و سردار اہل فرس کو اُسنے قتل کیا ہی پس سعد نے قول
صحابی کی تصدیق کی اور اُس لڑکے کو خلعت دیا اور رخت مقتول بھی اُسی کو حوالہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ
عبداللہ بن بشر و سلیمان بن عامر کے نقل روایت کی ہی کہ جس روز اہل اسلام دجلہ مین در آئے اور پار اُترتے تھے تو اُسوقت
ملک یزدجرد بالاے ایوان اپنے چڑھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ اہل اسلام دریا ہلتے چلے آتے ہین اور نہ اُنکے گھوڑے پیچھے مڑتے ہین
نہ سوار کچھ گھبراتے ہین اور صحابہ آپسمین باتین کرتے آتے ہین گویا کہ زمین پر چلے پھرتے ہین یہ دیکھکر ملک یزدجرد کو زوال
ملک اپنے کا یقین ہوگیا اور اپنی عزت و سلطنت کے جانے کا باور آگیا اُسوقت با دیدہ گریان و با دل بریان بام ایوان سے
نیچے اُترکر بیت المال سے خزانہ و جواہر لیا اور توشکخانہ سے خلعتہاے گران بہا اور کوٹھونسے ظروف قیمتی اور کچھ اور چیزین
بے بہا ہمراہ لیکر باقی جو کچھ اُسکے یہان آلات و سامان حصار سے یا جو کچھ اسباب رسد غلہ وغیرہ قسم کھانے پینے سے جمع تھا
اور جسقدر کہ دواب جنس بقر و غنم وغیرہ سے موجود تھا سب وہین چھوڑ دیا اور اپنے اہل و خواص اصحاب کو لیکر نکل گیا
و بعد ازان اندرون شہر قصوی اول جو شخص داخل ہوا وہ یعقوب الندلی تھے اور ہمراہ انکے جماعت خرسار تھے جو
جماعت قعقاع بن عمرو کہلاتے تھے اور شہر قصوی وہ تھا جو منتہاے بلاد مداین وغیرہ کے واقع تھا اسکو ستابنر کہتے تھے اور
یہی تختگاہ و مسکن بادشاہ کسریٰ کا تھا چنانچہ شہر کے کوچون اور تنگ گلیون مین گھس گئے پھر کہین کسی دشمن سے ملاقات نہوئی

ولبعد ازان سعد نے عزم کیا کہ شہر قصوی مین داخل ہون جیسا کہ سابق مین زہیر بن جویہ کو حاکم کیا تھا کہ لشکر لیکر وہان جاوین
غرضکہ سعد اندرون شہر داخل ہوکر شہر مین کو تلاش کرنے لگے اور ایک طرف ایک دوسرا غول ہمراہ مرقال کے گشت کرتا تھا ناگاہ
ایک شخص مرقال کے نزدیک ملا کہ وہ حاجب و مصاحب کسری کا تھا تب مرقال اُسکی فارسی زبان مین اُس سے باتین
کرنے لگے تب وہ بولا کہ عرب بعبور دریا ہماری طرف در آئے ہین وہ یہ کہتا تھا مگر مرقال کو نہین جانتا تھا کہ یہ بھی عرب ہے
چنانچہ مرقال نے بھالا مار کر اُسکو قتل کر ڈالا اور اُسکے غلامونکو اسیر کر کے سعد کے پاس حاضر کیا اور بعضے روایات مین
مذکور ہے کہ مرزبانان کسری سے ایک بڑا ہشیار تھا اور شہر مین روز داخلہ عرب کے وہ بھی داخل تھا مگر عربونے اُسکو کچھ
بیم و ہراس نہ تھا اور وہ اُس روز اپنے گھر سے کسی کام کو نکلکر اپنے گھر کو پھر لیجاتا تھا ناگاہ اُسنے دیکھا کہ غلامان وغیرہ اُسکے گھر اسکے
بعجلت تمام نکل رہے ہین اور مال و اسباب نکال رہے ہین تب اُس مرزبان نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے وہ بولے کہ نکلے
یعنی بھیڑون نے ہمارے گھرون پر غلبہ کیا اور ہمکو زبردستی نکال دیا یعنی عربونکے خوف شدید سے ہم بھاگے جاتے ہین
پھر اُسنے اہل شہر سے شدت شور و پکار اور اُنکا نالہ و واویلا سُنا اور وہ سب اپنا منھ پیٹتے تھے یہ دیکھکر اُس دہقان نے اپنا
سامان حرب نکالا اور زرہ پہنی ہتھیار لگائے اور اپنا گھوڑا طلب کر کے اُسپر زین کسا تین بار مضبوط کر کے باندھا تینون دفعہ
رکاب و دوال ٹوٹ ٹوٹ گئی اُسی اثنا مین ایک سوار عرب آیا اور اُسکو نیزہ مار کر بولا لے اس وار کو کہ مین ابن المخارق
ہون پھر وہ سوار اُسکو مار کر چلا گیا اور اُسکے رخت و سلاح پر کچھ التفات نہ کی اور جسوقت سعد داخل شہر ہوئے تو ایوان
کسری کو تلاش کرنے لگے پھر جب ایوان مین بھی داخل ہوئے تو یہ آیہ پڑھنے لگے واورثنا ہا قوما آخرین یعنے بعد
ہلاک قوم کفار کے درباب مکانات و باغات اُنکے و درباره متغلات و ضیاعات کے حق تعالے نے فرمایا کہ وارث بنائے اُنکی
سب چیزونکا وارث اور قوم کو کیا اور جسوقت سعد داخل ایوان ہوئے تو گھوڑے سے اُترکر پیدل ہوئے اور اسمین نماز
شکرانہ فتح آٹھ رکعتین ادا کین کہ درمیان رکعات کی فصل نہین کی یعنے آٹھون رکعت ایک سلام سے پڑھین اور
ایوان کو مسجد قرار دیا اور راوی کہتا ہے کہ اُس ایوان مین پیکر تصویر خضر علیہ السلام نصب تھی اُسکو اُسی حال پر
چھوڑ دیا یعنے نہ شایانہ خارج کیا اور جس روز سے ایوان مین داخل ہوئے تو بسبب قصد قیام چند روز کے وہان اتمام
نماز کیا یعنے قصر سفر موقوف کر کے نماز حضر تمام و پوری پڑھی اور وہان نماز کو جمع کیا یعنے ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب
عشا کو ایک ساتھ جمع کر کے پڑھا اور وہ روز داخلۂ ایوان کا روز جمعہ تھا تو اول نماز جمعہ جو ملک عراق مین پڑھی گئی
وہ یہی جمعہ تھا کہ مدائن مین پڑھا گیا یعنے جبسے وارد ملک ہوگئے تھے تو برابر سفر رہا اور نماز قصری پڑھتے رہے کسی مقام
قیام نہوا تھا کہ اتمام نماز کرتے یا جمعہ پڑھتے مگر مدائن مین بعد فتح جو بہ نیت قیام مقام کیا تو تمام نماز و نماز جمعہ دونونکو
ادا کیا بعد ازان سعد ایوان سے بعد تین روز کے نقل و حرکت کر کے قصر ابیض مین آگئے اور عمرو بن مقرن کو سول غنائم
پردار وغہ مقرر کر کے حکم کیا کہ جسقدر مال و اسباب خزینہ و قصرہائے کسری مین اور جو کچھ اُسکے محلات و ایوان و دیگر مکانات

یا بازار دن مین ہو سب جمع و فراہم کر دو۔ اسکا شمار کر کے فہرست و تعلیقہ کر لو اور جب اہل مداین نے دیکھا کہ تمام عرب اُس سرزمین مین یکجا مجتمع ہو گئے تو وہ سب بھاگ نکلے اور جسقدر مال و اسباب اپنا اُٹھا سکے لے بھاگے مگر جو کوئی اُنمین سے جو کچھ لے بھاگا وہ سب مسلمانون نے اُنسے چھین لیا اور سعد کے پاس حاضر لائے اور سعد نے اُس سبکو سیر دیگر وین مقترن کیا کہ اُسے شامل اُس مال کے کر دیا جو بیت المال مین جمع ہوا تھا اور اول شی جو جمع کی گئی وہ یہی مال و اسباب ہے جو قصر ابیض و منازل کسری اور سائر امکنہ مداین مین فراہم کیا گیا یعنے قبل اسکے جو کچھ مال غنیمت کہین ہاتھ آتا وہ مسلمانون مین تقسیم ہو جاتا تھا مگر اس مرتبہ بیت المال مین جمع کیا گیا اور جعبر بن سار نے بیان کیا کہ جب ہم مداین مین پہونچے تو ایک انبار کی طرف ہمارا گذر ہوا اُسپر سر پوش برنجی ڈھکا تھا ہم لوگون نے جانا کہ کچھ کھانا ہے پھر جب اُس سرپوش کو اُٹھایا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ظرف کلان سونے چاندی کا ہے اُسمین بہت سا کافور تھا سو ہمنے جانا کہ وہ نمک ہے اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصے مین زہیر بتلاش و طلب منہزمین کے برآمد ہوئے جب جسر نہروان پر پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ اُس پل پر بہت سے اہل فارس تمام ساز و سامان پہنے و بکمال زینت و آرائش مجتمع ہین اور بالاے جسر ایک ازدحام ہے اسلیے کہ ایک بغل اُنکا پانی مین گر پڑا تھا تو وہ سب ہجوم کر کے اُسکو نکال رہے تھے و باہمدیگر شور و غوغا کرتے تھے اتفاقاً اُسی ہنگامے مین ایک اور استر یعنے استر پانی مین گر گیا تو وہ لوگ بڑے ہرج مرج مین تھے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا اُسوقت زہیر نے کہا اس استر کے لیے کوئی امر عظیم ہے اسلیے یہ سب اسکے در پے ہین لیں اسوقت انپر حملہ کرو اور تلوارین مارو تب ہم لوگون نے انپر حملہ شدید کیا و انمین سے بہتون کو قتل کیا اور باقی بھاگ گئے اور ہمنے اُس استر کو جو نکال لیا تو دیکھا کہ اسپر حلہ کسری اور خلعت پر زر تھا اور اُسکی ایک زرہ گران قیمت تھی اور ایک حمیل تھی جسمین جواہر جڑے تھے کہ اُسکو پہنکر سباباط سے جلوس کرتا تھا آخر وہ سب ہم لے آئے اور سہل بن سابق نے کہا کہ ہمنے استر لیا اور اُسکو حوالہ صاحب اقباض یعنے سپردار وغہ بیت المال کے کیا مگر ہم نجانتے تھے کہ اُسپر کیا ہے اور یعقوب نے اپنے جد سے نقل کی وہ کہتے تھے جو لوگ بطلب منہزمین نکلے تھے مین بھی اُنکے ساتھ تھا ناگاہ ہمنے دو استر دیکھے اور اُنکے ساتھ دو ہی آدمی بھی تھے پھر جو کوئی اُنکے قریب جاتا تھا تو اُسکو تیر مارتے تھے چنانچہ کسی کو اُنکے نزدیک جانے کی جرأت نہوتی تھی مگر مین نے عزم بالجزم کر کے اُن دونون پر حملہ کیا بالآخر دونونکو قتل کیا اور دونون استر اُنکو پاس صاحب اقباض کے لے آئے کیونکہ مال سرکاری جو کچھ عرب لاتے تھے وہ لکھا جاتا تھا پھر جسوقت اُسکے پاس دونون بغلونکو مین لایا تو اُسنے مجھسے کہا ذرا ٹھہر جا تا مین دیکھ لون تیرے ساتھ کیا چیز ہے پھر مین نے اُسپر سے پوشش جو ہٹائی اور خورجی کھولی تو ایک بغل پر تو تاج کسری اور قبا مع جواہر تھے اور دوسرے بغل پر خلعت و پوشاک کسری تھی اور وہ سب پر زر اور اُسمین لعل و گہر ٹکے تھے اور محمد بن طلحہ و مہلب سے روایت ہے کہ قعقاع جسوقت بطلب و تلاش منہزمان کے روانہ ہوئے تو ایک سوار سواران فارس سے ملاقات ہوئی تو وہ مسلمانون پر حملہ کرنے لگا اور یہ لوگ اُس سے پریشان ہوئے اور بہت گھبرا گئے اور

کوئی ایسا نہ تھا جو اسکے نزدیک جا سکتا اسوقت قعقاع نے اپنے عزم بالجزم اور شجاعت صولت سے اسپر قصد کیا اور اس سے کہا ہوشیار
ہو جا ای سگ پلید قتال سے مردی پاس شتر بار کے یہ کہکر اسکو بھالا مارا پھر قتل کیا اور اسکے اسباب ہمراہی میں دو صندوق
مقفل ہاتھ لگے ایک کو جو کھلوایا تو اسمین پانچ تلواریں تھیں مطلا بسبب زر کوفتہ اور زینت کسری کی تھا اور منقش
اسکا یعنی خود و کمر پٹکا اور دوسری کو جو کھلوایا تو اسمین زرہ ہرقل بادشاہ روم کی اور زرہ ملک بابان ترک اور زرہ
ملوک کی تھیں جو ہنگام سابق قبل از گرفتہ شدہ کسری موجود تھے اور ان تلواروں میں ایک تلوار تو کسری کی کمر کی تھی اور
ایک ہرقل کی اور ایک ایک ہرمزد و خاقان و نعمان بن المنذر کی تھی چنانچہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص نے ان سب اشیا کا
ملاحظہ کیا اور بولے اے قعقاع ان تلواروں میں جونسی تجھے پسند ہو تو اٹھا لے اور اس سے اعداے دین کے ساتھ جہاد کر
تب قعقاع نے شمشیر ہرقل اٹھالی پھر سعد نے اسکو ہرام گور کی زرہ بھی دی اور باقی اسباب کتیبۃ الخرسا یعنی جماعت
قعقاع کے تئین عطا کیا مگر تیغ کسری و تیغ نعمان دونوں کو واسطے امیر المومنین رکھ لیا اسلیے کہ شامل خمس کے مع
تاج مرصع کار و پوشاک زرتار بھیجینگے اور صحابہ میں سے ایک شخص ناقل تھا کہ ہنگام تعاقب فراریان لشکر کسری کے
میں بھی غازیوں کے ہمراہ تھا اسی ہنگامہ دار و گیر میں کہ میں ایک راستے پر چلا جاتا تھا ناگاہ اثناے راہ میں ایک
شخص مجکو ملا اور وہ اپنے حمار پر سوار تھا مگر مجھے دیکھکر وہ پشت خر سے اتر کر پیادہ ہو گیا اور اسکو جلد جلد ہنکا لیچلا
یہان تک کہ نہر پر پہونچا اور گذر گھاٹ تلاش کرنے لگا لیکن اسکو پار اترنا ممکن نہوا تب میں اسکے نزدیک گیا اور وہ
مجھپر تیر چھوڑنے لگا اسوقت میں اسکے تیر سے اندیشناک ہوا بالآخر میں بھی اسکا تیر کاٹ کر اور زد بچا کر اسپر حملہ آور ہوا
اور پہلے وار میں اسکو قتل کیا اور اسکا خچر لے لیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ اسکا ساتھی ایک آدمی اور بھی ہے اور اسکے پاس بھی
ایک خچر ہے مگر وہ اپنے رفیق کو کشتہ دیکھکر اپنا خچر چھوڑ کر بھاگ گیا اور میں ان دونوں خچروں کو لے آیا اور صاحب اقباض
یعنی مہتمم بیت المال کے تئین سپرد کر دیا اسوقت ان دونوں خچروں کی پشت پر سے پاکھر و پوشش جو ہٹا کر دیکھا
تو یہ تماشا دیکھا کہ ایک خچر پر تو ایک گھوڑا زر و نقرہ سے بنا ہوا تھا اور اسپر زین جواہر قیمتی سے جڑے ہوئے تھے
اور اسیطرح کی اسکی لگام تھی اور ایسا ہی اسکا زین بھی تھا اور دوسرے خچر پر ایک اونٹنی سونے چاندی کی بنی ہوئی
اور اسپر پالان سونے کا جڑا ہوا اور اسکی مہار بھی سونے کی اسمین تمام نگینہاے یاقوت جڑے ہوئے اور اسپر ایک مرد
ناقہ سوار بھی سمیت زرین پیرایہ مجلی بجواہر فرد مرصع بلاجورد تھا چنانچہ کسری کبھی کبھی وہ فرش سے اور کبھی وہ ناقہ اپنے
تاج میں لگاتا تھا اور اس سے سابق کسری کے روبرو زمین پر رکھا جاتا تھا اور ابو عبیدہ ثقفی نے بیان کیا
کہ جب ہم لوٹ و نزول مدائن میں ہوئے اور مہتمم بیت المال کا مال غنیمت جمع کیا جاتا تھا اور سپاہ اسلام جو کچھ
لاتے جاتے تھے وہ سب اسی داروغہ کو سپرد کرتے جاتے تھے پھر جس وقت یہ دونوں مہار اسکے حوالے ہوئے تو اسنے
کہا واللہ میں نے کبھی ایسی چیزیں نہیں دیکھیں بعد ازان اسنے اس شخص سے جو دونوں مہار کو لایا تھا قسم

غرض جب ان لوگون نے کلام سلمان سنا تو جواب دیا کہ جب تک ہم سب لڑکر نہ جاوینگے ہرگز یہ قلعہ خالی نکر دینگے بعد ازان
ان لوگون نے سلمان کو تیر مارنا شروع کیا اسوقت سلمان نے انکے اوپر یہ حسب حال یہ آیت پڑھی وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
بِغَیْظِہِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا یعنے جن لوگون نے کفر کیا تو حق تعالے نے
بسبب انکے غیظ و بغض کے انکو مردود کیا اور باز رکھا کہ وہ کسو خیر کو نہ پہونچے اور برکات سے محروم رہے اور حق سبحانہ تعالے
مومنونکے حق مین قتال کے لیے کافی و کافل ہوا کہ وہ تعالے شانہ بڑا قوی تھا اور بڑا غالب ہی چنانچہ ایسا ہوا کہ سلمان رضے اللہ
اپنے ہاتھ سے طرف تیرونکے اشارہ کرتے جاتے تھے تو وہ تمام تیر دہنے بائین نکل جاتے تھے یہانتک کہ ان تیرون
مین سے ایک بھی انکے جسم پر نہ لگا یہ دیکھکر وہ سب کہنے لگے نیہا نیہا یعنے تجکو قسم ہی اپنے اس شخص کی جو تیر اشارہ کیا
اور جسکی طرف تو مائل ہی سچ بتا تو کون ہی سلمان نے جواب دیا کہ دین روزنہ یعنے مین وہ دیرینہ سال ہون کہ آپنی
سن میرا چار سو برس کا ہوا اور آخر ایام مین خدمت عیسی بن مریم علیہ السلام کے پہونچا یہانتک کہ اس امت کے نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی صحبت مین بھی فائز ہوا چنانچہ جب مین انکی جناب مین حاضر ہوا تو انھنے میرا اکرام کیا اور جب مین نے اسکی
خدمتگزاری کی تو انھنے مجھے خلعت بخشی یہانتک کہ مجھے اپنے اہلبیت مین محسوب کیا جیسا کہ فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا
اہل البیت و بنا بر روایت دیگر سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ یعنے سلمان ہم اہلبیت یا ہمارے اہل بیت مین سے ہی پھر جسوقت
ان لوگون نے کلام سلمان سنا تو معرفت سلمان کی انکو ثابت و متحقق ہوئی اور خوب یقین ہوا کہ یہ شخص اکابر
و ابرار اہل دین اسلام سے ہی اور سامنے سلمان کے انھون نے اپنی گردنین جھکا دین اور بہ آشتی و راستی پیش آئے اور
کہنے لگے واللہ کہ ہم اپنے امر اور اپنے راز کو تم سے کچھ مخفی نہ کرینگے چنانچہ سبب ہمارے قتال کا یہ ہی کہ ہم مال و متاع کے
لیے تو لڑتے نہین بلکہ بادشاہ ہمارا کسری جو چلا گیا اور ارادہ شہر نہاوند کا کیا ہی اور اپنی دختر بیمار کو ہمرکاب اپنے ساتھ لیجانے
سے معذور رہا تو اسکو ہمارے سپرد کر گیا لہذا ہمنے امر اس شاہزادی کا اپنے اوپر واجب و لازم کیا ہی اگر تم ہمکو اسکے
باب مین امان دو تو ہم بنت کسری کے تئین تمھارے سپرد کرین آخر جب سلمان نے انکا یہ بیان سنا تو کہا خیر تم ابھی اپنے
اس امر کو ملتوی رکھو یہانتک کہ مین جاکر امیر سے مشورہ کرتا ہون تب سلمان وہانسے اپنے لشکر مین پھر آئے اور
جو کچھ ان لوگونکا کلام سنا تھا وہ سب سعد سے ذکر کیا سعد نے کہا اے عبداللہ سلمان تحقیق کہ مسلمین تمام عراق مین
متفرق ہین مجکو اندیشہ ہی ایسا نہو کہ کوئی انمین سے ان پر آپڑے اور انکو انکے حال پر باقی نہ چھوڑے اسلیے انسے کہدو کہ اگر
تم ہماری حمایت مین آجاؤ تو ہمپر تمھاری اعانت واجب و لازم ہوجاوے پھر اسوقت جدھر تمھارا ارادہ ہو بے تامل
چلے جاؤ کہ بعد اسکے جو کچھ تمپر وارد ہوا البتہ ہم اسکے ضامن ہین یہ سنکے سلمان رضے اللہ عنہ پھر ان زمیندارونکے پاس گئے
اور جو سعد نے کہا تھا انسے ظاہر کیا چنانچہ انمین سے جو لوگ دانشمند تھے وہ کہنے لگے واللہ اگر عرب حق پر نہوتے تو ہمپر
یعنے فارس و روم پر کبھی فیروزمند نہوتے لہذا اقتضا سے عقل یہی کہ اب ہم بھی بدین ان عربونکے رجوع کرین اور انکے

سایہ دولت مین باامن وآسائش زندگانی بسر کرین اسلیے کہ یہ قوم محض ارادہ ملک و ممالکت سے نہین رکھتے ہین اور تم اس شخص یعنے سلمان کی عظمت کو دیکھتے ہو اور جو کچھ اسکی کرامت تمھارے روبرو ظاہر ہوئی وہ بھی تم مشاہدہ کرتے ہو غرض کہ بعد اس مکالمہ کے ان لوگون نے باب السر یعنے خفیہ دروازہ جدھر سے پوشیدہ آمد و شد و راہ گریز ہوتی ہی کھولکر طرف لشکر اسلام کے چلے پہلے سلمان کے پاس آئے تو وہ ان سبکو اپنے ہمراہ لیکر امیر سعد کے پاس گئے تا آنکہ وہ سب انکے ہاتھ پر اسلام لائے پھر جب یہ امر ہو چکا تو سعد رونے لگے اور کہا اللھم انصر الاسلام یعنے اے پروردگار اسی طرح تو اسلام کی نصرت کر اور یہ آیہ پڑھی وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنے یہ گردش ایام و انقلاب زمانہ ہی کہ ہم اسکو میان آدمیون کے ہاتھون ہاتھ پھراتے ہین یعنے ملک و دنیا یون ہی ہمیشہ دست بدست دورہ کرتا چلا آتا ہی اور چلا جائیگا الغرض سعد نے مہتمم بیت المال سے کہا بھیجا تو اسنے جو کچھ مال و خزانہ ملک کسری کا قصر ابیض مین تھا وہ سب تعلیقہ کر لیا پھر جسوقت اموال غنائم مسلمین پر تقسیم ہوا تو ان زمینداروں کو بھی جو اسلام لائے تھے سارے مسلمانون کے برابر حصہ دیا گیا بعد ازان ہر ایک انمین سے اپنے اپنے مسکن مین آباد ان ہوا پھر جب اور لوگون نے سعد کی یہ عدالت دیکھی اور جو کچھ انھون نے نسبت مردم دہقان کے نوازش کی تھی کافہ خلائق نے سنی تو الوف مردمان باقتدائے قوم مرزبان داخل دین اسلام ہوئے یعنے ہزارون آدمی انکی دیکھی دیکھا اسلام لائے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی موسی بن عبد اللہ سے اسنے عمرو سے اسنے اپنے جد یحیی سے انھون نے کہا کہ سوائے روایت مذکورہ بالا کے مجھے روایت دیگر بھی پہونچی ہی وہ یہ ہی کہ جب مردمان لشکر ملک کسری پسپا ہوئے اور ہاشم بن عتبہ نے انکا پیچھا کیا تو نوبت اسکے ترک و تاز کی حوالی حلوان تک پہونچی وہان ایک جماعت اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست تھے اور انکے ہمراہ بہت سے ہودج و محمل تھے اور انپر عماریان تھین اسمین زنانی سواریان تھین اور بہت سے خدام اور کنیز و غلام تھے اور وہ سب ایک محافے کے گرد تھے اور وہ محافہ چوب رطب خرما سے بنا تھا اور اسپر پوشش رنگ برنگ کی رنگین تھی اور تار تار اسکا زرین تھا اور بیل بوٹے اسکے طلائی و مرصع بجواہر بے بہا تھے کہ تلالاء اسکی بینائی زائل وخیرہ کرتی تھی غرضکہ ہاشم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو باتفاق اپنے اصحاب کے اس گروہ پر حملہ کیا اور انھون نے بھی انپر حملہ کیا و بحال خود صابر و ثابت رہے اور اس محافے کے لیے بقتال شدید جانفشانی کی کیونکہ وہ محافہ شاہزنان دختر ملک یزدجرد بن کسری کا تھا مترجم کہتا ہی یعنے حضرت شہربانو زوجہ حسین بن علی علیہم السلام اور اس شاہزادی کو جو شخص اپنے اہتمام مین لیے جاتا تھا وہ سافرین ہرمز تھا چنانچہ سافر کو ہشام نے قتل کیا اور پھر ہاشم نے ہمراہیان سافر سے بہتونکو قتل کیا اور باقی پس پشت پسپا ہوئے اور ہشام نے اس محافے کو اور ان خادمون اور کنیزون غلامونکو جو گرد و پیش محافہ جلو مین تھے اپنے قابو اور اپنی سپردگی مین کرکے ان سبکو پاس سعد کے حاضر لائے اور انکو خبر دی اس بات کی کہ ان سبکے ساتھ اس محافے مین بنت کسری ہی یہ سنکے سعد نے یہ آیت پڑھی اَللّٰھُمَّ

شاہزنان

اللّٰہمّ مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء یعنی پروردگار
مالک ملک لازوال تو ہی مالک و بادشاہت دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی انتزاع مملکت یعنی سلطنت کر لیتا ہی جس سے
چاہتا ہی اور تو ہی جسکو چاہتا ہی عزت و غلبہ عطا کرتا ہی اور جسے چاہتا ہی ذلیل و مغلوب کر دیتا ہی بعد ازان سعد نے ملاحظہ
خزانونکا کیا ناگاہ اسمین بڑے بڑے دو صندوق نظر آئے کہ وہ اندر باہر تمام دیباج زربفت سے منڈھے تھے اور
اسمین بساط کسری یعنے اسکی مسند رکھی تھی اور یہ مسند وہ تھی جسکے سبب سائر ملوک و سلاطین روے زمین پر تفاخر و مباہات
کرتا تھا اور وہ سارا پیرہن تھا کہ زرتار اور ریشم بانے سے بنا تھا اور اسپر در و یاقوت ہر رنگ کے اور الماس زمرد و دیگر اقسام
جواہر گران بہا لگے تھے اور طول اسکا یعنے طول مع عرض شصت ذراع تھا اور وہ سارا ایک پاٹ یعنے ایک ٹکڑے بے جوڑ تھا
اور اسکا چارون دور چار باغ اور چار گلزار تھا ہر طرف ہر طرح کی بہار تھی ایک جانب تصویرین بنی تھین ایک طرف
بوٹے کھلے تھے اور کلیان لگین تھین ایک سمت کشتہاے فصل ربیع کی بہار اور ایک کنارے میدان سبزہ زار اور یہ سب
حریر زنگارنگ اور جواہر بوقلمون اور طلاے احمر اور نقرہ خالص سے بنائے گئے تھے اور بادشاہ اس بساط کو ایام سرما
مین اپنے ایوان کے اندر بچھواتا تھا جب واسطے عیش و نشاط کے خوشی کے بیٹھتا تھا اور اس بساط کے تئین بساط
نزہت و بساط مسرت کہتے تھے اور اسکو گلشن شاداب جانتے تھے پھر جب عربون نے اسکو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو چادر
بازینت و پر قباب ہی راوی نے کہا اور جب سعد نے لوگون پر غنیمت تقسیم کی تو ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار دینار
حصہ پہونچا اور وہ سبھی سوار تھے انمین پیدل نہ تھے اور جو لوگ وہان حاضر نہ تھے بلکہ شہر حیرہ و عین پر اور اونکے ہمراہ
تعینات تھے انکا سہم بھی نکالا گیا پھر وہانکے مکانات بھی لوگونکے درمیان تقسیم کیے اور متولی قبض یعنے خزانچی دار تو عمرو بن
عمرو المدائن تھے اور مہتمم تقسیم کے سلیمان بن ربیعہ ہوے تھے اور فتح مدائن ماہ صفر مین ہوئی تھی اور خمس واسطے عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے نکالا گیا تھا اور جب ارادہ تقسیم بساط کا کیا تو کسی کے ذہن مین نہ آیا کہ اسکی قسمت کسطرح کی جاوے تب
سعد نے کہا اے گروہ مجاہدین میری راے مین آتا ہی کہ اس بساط کو ہم بخدمت عمر رضی اللہ عنہ کے بجنسہ بھیجدین انکو اختیار ہی
وہ جو چاہینگے کرینگے یہ سنکے سب کے سب ایک زبان ہو کر بولے جو آپکی راے ہی بہت خوب و انسب ہی آخر اس بساط کو
پھر اسی صندوق مین رکھدیا اور مال خمس پر اسکو اضافہ کیا اور یہ نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الی امیر المؤمنین عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ من عاملہ علی العراق سعد بن ابی وقاص اما بعد فسلام علیک و انی احمد اللہ الذی
لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی ما منحنا بالظفر علی العدو الذی اطاع شیطانہ و ارخی فی
میدان الغی عنانہ وقد احرانا اللہ سبحانہ علی جمیل العبادۃ و اخذنا الملک من یزدجرد بن کسری فی کثرۃ الطارۃ
و اخترنا راس اجنادہ الذی جاشت الیتۃ دیارہم و ضربت الملائکۃ وجوہہم و ادبارہم ذلک بان اللہ مولی الذین
آمنوا و ان الکافرین لا مولی لہم وقد انہزم عدو اللہ بعد ما قتلنا جندہ و اخذنا اثقالہ و انا منتظرون امرک فیما

یکون بعد ہذا وعن مقیمون علی المدائن والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے ابتدا کیجاتی ہی
اس نامہ کی باسم خداوند رحمان و رحیم کے اور ارسال کیا جاتا ہی بجناب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
منجانب انکے عامل سعد بن ابی وقاص کے جو ملک عراق پر ہی اور بعد اسکے یہ ہی کہ بعد حمد خدا اور درود بر رسول خدا یعنی محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر ہمارا سلام اور مین سپاس اس خدا کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی دوسرا مستوجب
و شایان پرستاری نہین ہی اور درود بھیجتا ہون انکے نبی مختار پر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ اسنے ہمارے
ساتھ لطف و احسان کیا ہی اسباب ظفریاب کرنے کے ایسے دشمن پر جو اپنے شیطان کا مطیع ہی اور اسنے
میدان گمراہی مین اپنی باگ ڈھیل دی ہی اور حال یہ ہی کہ حق تعالے نے ہمکو خوبی عبودیت پر جرات
و استطاعت بخشی ہی تو اس رو سے ہمنے تمام ملک مملکت کسری کا تسخیر کر لیا و حال آنکہ اسنے بکثرت حملے
کئے اور بارہا جنگ آوری کی دبا وجود کمال تندی و سرکشی اسکے ہمراہ ان لشکر کے جنکے ہیبت و رعب کی انکے
دیار مین بڑی دھاک تھی چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی کہ ملائکہ انکے رو و پشت پر مارتے تھے یہ اسلیے کہ اللہ مومنونکا
مولے و ناصر ہی اور کافرونکا کوئی حامی و مددگار نہین غرض بعد ازانکہ ہمنے لشکر مخالف کو تہ تیغ کیا تو وہ دشمن خدا یعنے
یزدجرد بھاگ گیا اور ہمنے اسکی دختر کو لے لیا اور اب ہم منتظر حکم آپ کے ہین اس بات مین کہ بعد اسکے کیا کیا جاوے اور
بالفعل ہم مدائن مین مقیم ہین اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا سب پر نازل ہو فقط چنانچہ
یہ عریضہ مع مال بشیر کو تفویض کیا اور پانسو سوار ہمراہ کر دیے اور بنت کسری کو بھی اسکے محافے مین سوار اور اسکے خدم
و پرستارونکو ساتھ کر کے سپرد بشیر کیا بعد ازان رائے مین سعد کی یہ امر گذرا کہ ایک بشیر نقیب بشارت دہندہ فتح
مدائن کا بھی ساتھ جاوے اور آگے آگے اموال خمس کے رہے اور جیسا کچھ حق تعالے نے مسلمین پر فضل و انعام کیا ہی
وہ سب بیان کرتا چلے تا کہ ہیبت و رعب فتوح دونین زیادہ ہو پس اس کام کے لیے حبیش بن ناجذ الاسدی یا واللہ
اعلم ابن ہلال کو بھیجدیا تو وہ اپنے ناقے پر سوار ہو کر بقصد مدینہ نکلا اور طی منازل و قطع مراحل مین تعجیل کرتا تھا
اور دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا نماز صبح بقراۃ سورہ کوچک و مختصر پڑھکر اپنے ناقے پہ سوار ہو کر سمت طریق عراق
متوجہ ہوتے تھے و مترقب و متفحص رہتے تھے کہ اخبار مسلمین سے دیکھیے کیا کیا بات سنائی دیتی ہی چنانچہ ایک روز
جو حسب معمول اسی جانب سوار چلے جاتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ حبیش اپنے ناقے پر سوار سامنے
سے نمودار ہوا پھر جب حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے اسکو دیکھا تو اسکی طرف قصد کیا اور پاس جا کر اس سے
استفسار حال کیا کہ ای بندہ خدا تو کہان اور کدھر سے آتا ہی اسنے عرض کی یا امیر المومنین مین مدائن سے
آتا ہون تب پوچھا تیرے پاس وہانکی کیا خبر ہی خدا تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے اور ہماری تیری مغفرت کرے اسنے کہا
یا امیر المومنین مژدہ باد بفتح عام و بسعادت تمام کہ ہر آئینہ حق تعالی نے لشکر مشرکین کو شکست دی و قطع دابر القوم

العٰلمین یعنے حق تعالے نے پچھا قوم منکرین کا کاٹ دیا کہ انکے پیچھے والا کوئی باقی نہ رہا تا حمایت و پشت پناہی کرے اور یہ
کنایہ استیصال و قطع نسل سے بھی ہے اور لٹ گئے انکے دیہہ و دیار خالی و ویرانہ ہو گئے اور انکے آثار و نشان مٹ گئے اور
ہر ایک انکے یعنے سارے اسپ و شتر تلف ہو گئے اور تمام فوج و جماعت انکی اُلٹ گئی اور تمام جمعیت انکی پراگندہ ہو گئی اور
انکے محلات و عمارت خراب ہو گئے اور مدتہائے زندگانی اور عمرین انکی کوتاہ ہو گئین اور احوال انکے پریشان ہو گئے
اور مسکن انکے بے چراغ اور وطن انکے ویران ہو گئے چنانچہ جسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مقال نوید اشتمال سنا تو
حمد و ثنائے خداوند متعال بجا لائے اور بولے کہ وہ اپنے مامن و وادی سے آوارہ و خوار ہو گئے بعد ازان وہانسے اپنے
دولتسرا کو پھرے اور حبیش ساتھ ساتھ فتح مدائن کا ذکر و وہاں کی باتین کرتا چلا یہان تک کہ مسجد مین پہونچے اور
لوگ یہ خبر بہجت اثر سنکر جوق جوق غول غول ہر طرف سے آنے لگے کہ مسجد تمام ازدحام انام سے پر ہو گئی اور کشمکش ہونے
لگی اور حبیش سامنے کھڑا ہوا اُن سب سے بیان حالات کرتا تھا اور ہر دم حضار حمد و ثنائے قدیر سے ستایش خدا کرتے تھے
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے تھے و بعد ازان اشتر بھی مع مال خمس وغیرہ کے آپہونچا کہ علاوہ اُس مال
کے اسکے ہمراہ شاہزادی بنت کسری بھی تھی اور اسکے ساتھ کسری کی پوشاک و تاج و سلاح اُسکا اور اُسکی بساط تھی جب
عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب چیزین ملاحظہ کین تو کہنے لگے یہ شخص جسنے ہمارے لیے یہ سب اشیا ہدیہ بھیجا ہی بڑا امین ہی
یعنے سعد بن ابی وقاص اسوقت علی علیہ السلام نے کہا اب تم غنی و تونگر ہوئے چاہیے کہ عدل رعایا کرو یہ سنکر عمر رضی
اللہ عنہ نے بعد ادائے حمد و ثنائے خدائے عزوجل کے مال خمس سے حصہ ان مسلمین کا بھی نکالا جو غایب وقت تھے اور
باقی خمس بموضع خود بجاہائے مناسب تقسیم کیا بعد ازان صحابہ سے کہا مجھے مشورہ دو کہ دربارہ اس قطیفہ کے جو گلیم ہی
یعنے بساط کیا عمل کرون لوگون نے کہا ہمسے آپکی راے بہتر و برتر ہے مگر علی علیہ السلام نے یہ کہا کہ لم تجعل علمک جہلا
و یقینک شکا و انہ لیس لک من الدنیا الا ما اعطیت فامضیت و لبست فابلیت و اکلت فافنیت یعنے تو اپنے
اوپر جہل و نادانی کو راہ نہ دے اور شک مین نہ پڑ اسلیے کہ مال دنیا سے تیرے لیے کچھ نہین ہی یعنے ساتھ نہ جائیگا مگر
جو کچھ کسی کو تونے عطا کیا پس وہ تو البتہ تونے امضاء اجرا کیا یعنے وہ جاری رہا اور جو تونے پہنا وہ بوسیدہ کر ڈالا
اور جو تونے کھایا وہ کھویا تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو الحسن یہ سب راست و درست ہے بعد ازان اُس بساط کو ٹکڑے
ٹکڑے کروا کر درمیان مردم تقسیم کر دیا چنانچہ انمین سے ہر ایک آدمی کو ایسا ایک ٹکڑا ملا پھر جب جسنے اسکو بیچا تو معاوضہ
اسکا بیس ہزار دینار پایا پھر جسوقت توزیع و تقسیم قطعات بساط سے فارغ ہوئے تب محلم بن رولہ بلایا گیا اور یہ شخص
اہل مدینہ مین سب سے بڑا جسیم و تنومند تھا و نیز بدخلق و بدمزاج تھا اور جب وہ آیا تو اسکو خلعت کسری کا پہنایا اور اُسکی
حمیل حلی بجواہر اسکے گلے مین ڈالی اور اسکا تاج اسکے سر پر رکھا اور اُسکے دونون سوار یعنے دستانے اُسکے دونون ہاتھون مین
پہنائے اور منطقہ پٹکا اُسکا اُسکی کمر مین باندھا غرضکہ جب سارا حلہ و حلیہ کسری ابن رولہ کے تن پر سجا اور تمام پوشاک

اسکی اُسکو پہنائی اور اُسکا ہتھیار لگایا اور زرہ و خود وغیرہ ساز حرب سے اُسکو آراستہ کیا اُسوقت لوگون نے جو اُسکی طرف
نگاہ کی تو نشان کسریٰ جو اُسکی بادشاہی مین تھی نظر پڑی مترجم کہتا ہی کہ آئین واضح ہو کہ موافق زی کسریٰ کے آراستہ کر
اور اُسکے تئین شبیہ اُسکا بنانا از براے عبرۃ الناظرین کے تھا بس چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شبیہ کسریٰ
دیکھکر لوگون سے خطاب کیا کہ عبرت کرو دنیا سے اور دیکھو اُسکے انقلابات کو نسبت اہل دنیا کے کہ عجائب و مشکلات
اُسکے کیسے کیسے نظر آتے ہین یہی کسریٰ تھا کہ باعث کثرت اپنے مال و خزانہ و ذخائر و جواہر کے اور بسبب علو عزت
و فوج و جنود کے سائر ملوک دنیا پر ہمیشہ تفاخر و تکبر کیا کرتا تھا لیکن اُسنے با وصف اس ہمہ مقدرت کے کچھ اپنی ذات
خاص کے لیے نہ کیا کہ پیش خدا اُس سے منتفع ہوتا مگر یہ کہ امید کاذب نے اُسکو مغرور کر دیا اپنے خیال باطل نے اُسکو
دام فریب مین ڈالا آخر حق تعالےٰ نے اُسکو پکڑا اور اُسکی جاے پناہ سے اُسکو باہر نکالا آوارہ خانمان کر دیا یہانتک
کہ جو کچھ اُسنے اپنے دین و دنیا مین اکتساب کیا ہو اُسی مین مرتہن و مبتلا رہتا تھا بعد ازان پھر لوگون سے مکرر بیان کیا کہ ای
گروہ مردمان دیکھو یہ بادشاہ مدائن کا تھا کہ اپنے اصحاب سے جدا اور اپنے ارباب قرابت سے کنارہ لیا اب وہ حشمت و سلطنت کہان
ہوا اور وہ تمام لشکر و مددگار کدھر ہین اور کہان گئے وہ غلمان و خادم اور کیا ہوئین وہ کنیزین کیا ہوئے وہ غلام کہان وہ تاج
و کلاہ اور کہان وہ جیش ہوا خواہ کدھر وہ فرس و فیل اور کدھر وہ دست و تجمل بعد ازان یہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ
یعنے ای نبی تو لوگون سے کہدے کہ مال و متاع دنیا نہایت قلیل و ہیچ ہے یعنے کچھ مال نہین بعد ازان لوگون سے مخاطب ہوئے کہ ای جماعت
اصحاب اَیُّکُمْ لَہٗ سابقۃ یعنے تم مین سے جسکا ہاتھ سبقت رکھتا ہو یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ جسکا کچھ حق و استحقاق
سابق ہو چاہیے کہ وہ اٹھکر سامنے آوے یعنے بیان کرے تب عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اٹھکر کھڑے ہوئے اور بیان
کرنے لگے کہ یا امیرالمومنین مین بیٹا ہون صاحب و خلیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور بیٹا ہون اُس شخص کا جو پہلے سب
ایمان لایا اور جسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر اٹھایا اور آنحضرت علیہ السلام کی تصدیق کی اور نصرت کی
اور مال اپنا راہ خدا مین بذل و تصدق کیا اور اُنکے ساتھ داخل غار ہوکر یار غار ہوا اور اُنکے سامنے کافرون سے جہاد کیا اور
جھگڑنے والون سے جھگڑا اور ان لوگون سے با فتخار و مجادلہ پیش آیا تا آنکہ اُسی کے بارہ مین حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کیا
لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے کوئی تم مین سے برابری نہین کرسکتا اُس شخص کی
جسنے اپنا بذل مال کیا پہلے فتح مکہ سے اور مقاتلہ کیا راہ خدا مین یہ سنکے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ تو نے بیان خوب کی
مین سمجھا ہی اور تو نے بہت کم فضیلت اپنے پدر کی بیان کی بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کو خلعت و دس ہزار
درہم عطا کیا اور پھر حضرت رضی اللہ عنہ نے اصحاب سے خطاب کیا کہ اب تم مین سے کون شخص بنا بر اظہار اپنی حقیقت کے
میرے سامنے کھڑا ہوا چاہتا ہی تب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بیان کرنے لگے کہ مین وہ ہون
جسنے ہنگام عسرت کے سامان جیش کا مہیا کر دیا تھا اور مین بیر رومہ پر حاضر ہوا اور مین نے قرآن کو تالیف و جمع کیا اور

ہین نے دو رکعت مین قرآن ختم پڑھا ہی اور مین نے دو دختر و سے عقد تزویج کیا یعنے زینب و کلثوم دختران نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور مین نے دو قبلہ کی جانب نماز پڑھی ہی اور مین نے محبت خدا و رسول مین اپنا مال بذل کیا ہی اور مین وہ ہون
کہ حق مین حق تعالے نے نازل کیا ہی امن ہو قانت آناء اللیل ساجدا و قائما یحذر الآخرۃ ویرجو رحمۃ ربہ یعنے کیا وہ جو فرمان وار
اور نماز گزار ہی اوقات شب مین جبکہ وہ سجدہ اور قیام کرنے والا ہی اور وہ خوف خدا رکھتا ہی اور اپنے پروردگار کی رحمت کا
امیدوار ہی یعنے پس ایسے شخص سے برابر نہین ہوسکتا وہ شخص کہ ایسا عمل نہین کرتا ہی تب عمر رضے اللہ عنہ نے کہا
احسنت یا ابا الیقظان یعنے اے ابو یقظان تونے کیا خوب کہا مثل تیرے کون ہی کہ نہ ہے دو اور بار بار ہو پھر انکے لیے
بھی دو بیس ہزار درہم کا حکم کیا ثم انہ نظر الی الاخوین الزاہدین والغصنین النضرین سیدی شباب اہل الجنۃ
وریحانتی نبی ہذہ الامۃ وقال لہما یا حبیبی ما الذی اخرجکما من بیتکما وقال الیس انتما سبطی الرسول
الیس امکما فاطمۃ البتول الیس ابوکما سیف اللہ المسلول الیس فی بیتکما نزل التاویل الیس کان سادسکما تحت
العبا جبرئیل الیس فیکما انزل اللہ الجلیل ما علی المحسنین من سبیل فان افتخرتما فلکما الفخر البالغ یعنے بعد از عطا
وبخشش عبد الرحمن وعثمان رضے اللہ عنہما کے حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے طرف دو برادر صاحبان زہد و ورع
کے نظر کی اور وہ دونون دو شاخین سرسبز اور دونون سردار جوانان اہل جنت اور دونون دو گل ریحان نبی
اس امت کے تھے یعنے حسن وحسین علیہما السلام تب اُن دونون سے کہا اے میرے حبیبو کہو تم دونونکو کونسی حاجت
یہان لائی ہی مثل وہمسر تم دونونکا کون ہی جو فخر و مباہات کرسکے اور کہا کیا تم دونون نواسے رسول مقبول کے نہین ہو کیا
مادر تم دونونکی فاطمہ بتول نہین ہی کیا پدر تمہارا خدا کا سیف مسلول یعنے برہنہ شمشیر نہین ہی کیا درمیان تمہارے
تاویل قرآن نازل نہین ہوئی ہی کیا تم مین زیر عبا چھٹا شخص جبرئیل نہ تھا یعنے تم پنجتن اہل کسا مین ششم
جبرئیل بھی داخل تھا کہ اسکو بھی سادس آل عبا ہونے کا فخر و ناز تھا اور کیا حق سبحانہ وتعالے نے
تم مین یہ حکم نازل نہین کیا ہی کہ نیکو کارون پر کوئی سبیل مداخلت و دست اندازی نہین ہی غرضکہ اگر
تم دونون فخر کرو تو تمہارے لیے بہت بڑا فخر ہی وبعد ازان ہر ایک ان دونونکے لیے بیس بیس ہزار درہم دینے کا
حکم کیا اسوقت علی علیہ السلام نے کہا اے عمر اللہ درک یعنے حق تعالے تمکو جزاے نیک جزاے خیر عطا کرے کہ مثل تمہارے
کون شخص ایسا کلام کرتا ہی اور کون اسطرح مدح اہل بیت نشر کرتا ہی اور کون ہی جو ایسی ثنا خوانی اور اس نہج سے ذکر خیر و
اس قسم کی شکر گزاری و پاسداری کرے وبعد ازان عمر رضے اللہ عنہ نے سب لوگون کی طرف خطاب کیا کہ اب وہ شخص جسکا
باپ اسوقت مین سابق و فائق ہوا اٹھ کر میرے سامنے آوے یہ سنکر عبد اللہ بن عمر سربرآوردہ کھڑے ہوئے اور عرض کی
اے پدر بزرگوار کیا مین آپکا بیٹا نہین ہون اور کیا آپ اس امر مین شایان فضائل وحمد و افتخار نہین ہین اور کیا آپکے
لیے فصاحت و بلاغت اور رفعت و وقار حاصل نہین ہی کہ آپنے اسلام و مسلمین کی نصرت کی اور آپنے

سنت و سیرت سید المرسلین کی تبعیت کی اور آپ کے حق مین حق تعالے نے یہ فضیلت نازل فرمائی ہی یا ایہا النبی حسبک
اللہ و من اتبعک من المومنین یعنے ای نبی تیری امداد کے لیے حق تعالے کافی ہی اور مومنین مین سے جسنے تیری
اتباع و پیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہی اور آپ نے اسلام کو ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو پا خفا کیجاتی تھی وہ
با علان بجا لاتے ہین تب عمر رضے اللہ عنہ نے جواب دیا ای فرزند شقی وہ ہی جو دنیائے ساحرہ یعنے اس فسونگر شعبدہ
کے فریب مین آوی اور سعید وہ ہی جو عاقبت و آخرت کے لیے اسوہ خیر عمل مین لاوے اور پھر یہ آیت پڑھی من عمل
صالحا فلنفسہ یعنے جو کوئی نیک کام کرتا ہی وہ اسکی ذات خاص کے لیے ہی اور جو کوئی مرتکب کار بد کا ہوتا ہی
ضرر اسکا اسی کی ذات پر واقع ہوتا ہی یہ کہکے عبد اللہ اپنے بیٹے کے واسطے ایک ہزار درم کا حکم دیا اسوقت عبد اللہ نے
اظہار اپنی حقیقت کا کیا اور کہا ای والد بزرگوار مین نے ہجرت کی ہی یعنے مین مہاجرین مین سے ہون اور مین نے بذل مال کیا
اور دین کی نصرت کی اور مین نے جماعات روم کو پراگندہ کر دیا اور انکے جیش کو جنبش مین لایا اور مین نے کسی نہج کی تقصیر
کوتاہی نہین کی مگر با اینہمہ آپ میرے لیے خدا کے مال کثیر سے علم تقلیل کرتے ہین یعنے میرے حق مین آپ بہت کمی کرتے ہین حالانکہ
آپ نے ان لوگونکو یعنے حسین کو اسقدر دیا ہی تب حضرت رضے اللہ عنہ نے کہا ای فرزند راہ انصاف پر قدم رکھ اور پیروی
اسراف کی نکر مین تجھسے یہ کہتا ہون کہ مثل جد امجد ان دونونکے اگر تیرا بھی جد ہوتا تو اسی مقدار مین تجکو بھی دیتا یا جیسی ان
دونونکی والدہ ماجدہ ہی تیری بھی ویسی مان ہوتی تو تجکو بھی انکے برابر پورا دیتا اور اگر تیرا باپ بھی انکے پدر کے برابر ہوتا تو مین تجکو بھی اسیقدر
پر رضامند کرتا و لیکن ای فرزند روز قیامت جتنے نسب اور جتنی قرابتین ہین وہ سب منقطع و مخفی ہو جاینگی مگر نسب
بتول زہرا کا ثابت و روشن رہیگا راوی کہتا ہی کہ جب عمر رضے اللہ عنہ ان باتون سے فارغ ہوئے تو دوبارہ بنت کسرےٰ کا حکم کیا
کہ اسکو سامنے لاو چنانچہ وہ شاہزادی دوبارہ جو آئی تو اسکے تن پر پوشاک نفیس اور زیور و جواہر سے بہت کچھ تھا تب ایک
شخص کو حکم کیا کہ متاع زیور وغیرہ اسکے بدن سے اوتارے تا اسکی قیمت مین لوگونکے لیے اضافہ کیا جاوے آخر وہ
شخص شاہزادی کی طرف آگے بڑھا تا کہ وہ سب اسباب اوتار لیوے مگر شاہزادی نے اسکو منع کیا اور اسکے سینے پر
دو ہتڑ مارا کہ وہ باز رہا یہ دیکھکر عمر رضے اللہ عنہ غیظ و غضب مین آئے اور لوگ اس ملکہ پر تازیانہ بلند کیے ہوئے
منتظر حکم کے تھے اور وہ روتی تھی اسوقت علی علیہ السلام بولے امیر المومنین مہلا یعنے غصہ نکر اور افروختہ خاطر نہو تحقیق
کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے ارحموا عزیز قوم ذل و غنی قوم افتقر یعنے جو عزیز و رئیس
قوم کا ذلیل و خوار ہو جاوے اور جو غنی و تونگر کسی قوم کا محتاج و نادار ہو جاوے تو اسپر رحم کرو یہ کلام سنکر طیش عمر رضے اللہ
عنہ کا فرو ہو گیا اور پھر جو اس شاہزادی کی طرف نگاہ کی تو یہ دیکھا دعی تحدق بالنظر الی الحسین بن علی رضی اللہ عنہما
یعنے وہ شاہزادی گوشۂ چشم سے بانظر تیز حسین ابن علی علیہ السلام کو دیکھ رہی ہی اسوقت عمر رضے اللہ عنہ نے
کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ یعنے فراست

و خطائف سے ڈرتے رہو اور ملحوظ خاطر رکھو کہ وہ بقوۃ نور خدا مشاہدہ کرتا ہی چنانچہ مین جو دیکھتا ہون تو یہ لڑکی
حسین ابن علی کو بچشم التفات و تیز نگاہ سے تکتی ہی سو مجھیر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختر سائر مردم مین سے طرف حسین کے
ارادت و عقیدت رکھتی ہی اسلیے کہ لوگو نمین از روے صباحت و وجاہت کے حسین سے کوئی بہتر نہین ہی بعد ازان
کہا اے ابا عبد اللہ اس لڑکی کو لو کہ یہ میری طرف سے تمہارے لیے ہدیہ و تحفہ ہی چنانچہ علی علیہ السلام و جو لوگ مسلمین
مین سے حاضر وقت تھے وہ سب اس امر مین شکر گزار و منت پذیر عمر رضی اللہ عنہ کے ہوے عمر بن محمد الواقدی علیہ الرحمۃ نے
انس بن عبد الاعلی سے نقل کی ہی انھون نے کہا ماہ ربیع الاول ۲۹۰؁ دو صد و نود ہجری مین درمیان مسجد اقصیٰ کے
میرے سامنے یہ روایت پڑھی گئی جسکو عدنان بن ماجد الغنوی نے مجھسے روایت کی ہی کہ جسوقت اہل فارس مدائن سے
شکست پاکر بفرار ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مدائن پر مستولی و متسلط ہوگئے اور دیگر حالات انکے وہ ہیں
جو کچھ ہمنے ابھی ذکر کیا پس وہ اپنی جاے قرار یعنے قصر ابیض مین مستقر و متمکن ہوگئے اور اسمین کس شان سے جلوس کیا
جسطرح شاہان کسری اجلاس کرتے تھے مگر یہ کہ لباس عبودیت و خشوع کا زیب تن کرتے تھے اور پیراہن خضوع کا
در بر رکھتے تھے کیونکہ دنیا کو وہ اضغاث احلام یعنے خوابہاے پریشان سمجھتے تھے اور آخرت کو دار القرار و سرے
جاودان جانتے تھے اور جسوقت آثار ملوک عجم اور انکی ممالک کی طرف نظر کرتے تھے تو دین و یقین انکا زیادہ ہوتا تھا

ذکر فتح شہر نشاور کہ آخیر فتوح عجم و عراق ہی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا و بعد ان ... و قدر کردگار سے ایسا ہوا کہ ابن کسری جب مدائن سے منہزم
ہوکر حلوان کی طرف گیا اور تمام وہ لوگ جو اقوام مرزبان و دیلم سے بھاگے تھے وہ سب ملک کسری کے پاس حلوان مین جا پہنچے
اسوقت ملک کسری انکے درمیان کھڑا ہوکر خطبہ بیان کرنے لگا اور زوال اپنی مملکت و اسیری اپنی دختر کی و غارت و تاراج اپنے
خزائن و اموال کا ذکر کرکے بہت رویا اور اسکے ارکان دولت بھی زار زار روئے بعد ازان بادشاہ نے کہا اے اہل فارس
دنیا بد خصال و سریع الزوال و رروان دوان و جلد گذران ہی دیکھو کہ یہ ملک تمہارا ضائع ہوا اور مرتبہ تمہارا پست ہوگیا
اور تمہارے دیار مین اغیار آبسے اور تمہارے قلعے چھین گئے اور تمہاری گڑھیان کھود گئین و اموال تمہارے لٹ گئے
اور لڑکیان تمہاری بندی ہو گئین و اہل عرب تمام عراق پر متسلط ہوگئے اور لا بد ہی کہ وہ تمہارا پیچھا کرینگے اور تم
انسے ایمن نہین ہو اور قریب ہی کہ گھوڑے انکے تمکو نظر آوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب نے ملک خراسان و رے
اور ہمدان کو تسخیر کر لیا اور تمہارے لیے کوئی سمت ایسی باقی نہین رہی کہ اسطرف تم رخ کروگے مگر ہان بلاد تمہارے
آبا و اجداد کے البتہ باقی رہے ہین سو اب بھی تم ہوشیار و خبردار ہو اور فرصت وقت کو غنیمت جانو کہ اپنے باقی ایام کو لوٹو
یعنے جو گذر گئے وہ تو گئے گذرے اب جو بقیۃ ایام ہین کسی کو اختیار کرو کہ اپنے پس پشت دیکھو اور ہر شے مین نقصان ہی

کہ دارانوس البعاری بن ہمن بن کیقباد بن یزدجرد نے اور اسکندر بن الفیلقوس الرومی نے دونون نے باہمدیگر مقابلہ کیا
اور ہمیشہ وہ دونون باہم قتال و مقاتلہ کرتے رہے یہان تک کہ ایک اُن دونون مین سے قتل ہوا پس تم بھی اپنے دامان
جد و جہد اپنی کمرون پر مضبوط باندھو اور اس مرتبہ تم اس قوم سے بھڑ جاؤ کہ یا تو فتح تمھاری اُنپر ہی یا اُنکی فتح تمپر ہو گی
اور کیا عجب ہے کہ نار و نور تمھاری مدد کرین بعد ازان بادشاہ نے جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا تھا اپنے ہمراہیون مین
صرف کیا اور انھون نے اُس صرفہ کو بدلے اپنے جان کے اختیار و قبول کیا اور واسطے قتال کے مستعد ہو گئے اور
خیام اپنے نواحی حلوان مین ایستادہ کیے پھر وہان اُنکے دین کے صنادید یعنے مغان آتش پرستان حاضر ہوئے اور آگ
روشن کر کے اُسکے نزدیک جانورونکی قربانیان کین یعنے قربانیون سے تقرب بآتش کر کے لوگون سے عہد و حلف لیا
کہ پسپا نہون اگرچہ سبکے سب مرجاوین بعد ازان اُنکی عورتین اور اُنکے ملوک کی لڑکیان وہان آنکر حاضر ہوئین اپنے مقتولان
جنگ اورونکی جو قتل ہوئے تھے بالباس ہائے خون آلودہ اکر مجتمع ہوئین اور جیوش و جنود جو بلاد عجم وغیرہ سے آکر
جمع ہوئے تھے اُنکو ہنسکانے اور تحریک جنگ کرنے لگین چنانچہ مردم مقربان و خاصان و دربانان و دیگر سپاہ زادان عجم
باہم عہد و سوگند ہوئے اُس امر پر کہ فرار و گریز نکرین اور ہنگام پیکار و ستیز بکسر مرجاوین واقدی علیہ الرحمہ نے کہا
کہ جسوقت مسلمانون نے کوفہ فتح کر لیا تھا تو محمد بن عاصم مجھسے کوفہ مین یہ روایت بیان کرتے تھے کہ بعد فتح مدائن کے
جب اہل اسلام مدائن مین متوطن ہوئے تو ان لوگونکا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مکانات فارسیونکے کھودتے تھے اور
اُسمین سے دفینے اور مال برآمد کرتے تھے چنانچہ عبد اللہ بن مجنہ نقل کرتے تھے کہ جسوقت مین اُن عرب کے پاس گیا تو اُس
زمانے مین مقابل قصر ابیض کے جو ایک مرصع یعنے ایک محل بطور حصن استوار کے بنوایا ہوا ملوک فارس کا تھا اسمین سے عرب نے
ایک تمثال طلائے احمر یعنے پیکر زر کھود کر نکالا تھا اور وہ بصفت سوار کے تھا یعنے سوار مع گھوڑا تھا اسپر اُن لوگون نے
جسقدر پانی ڈالا تھا وہ سب اُسمین جذب ہو گیا اور وہ پیکر زر مین ایسا متاع گران بہا تھا جسکے سبب ملوک فرس کو سایر
ملوک پر فخر و ناز تھا واللہ اگر وہ قبیلہ بکر بن وائل پر تقسیم کیا جاتا تو باوصف اُنکی کثرت کے اُن سبکے تئین کافی و وافی ہوتا
الغرض جب جاسوسان و سراغ رسانان مسلمین پاس سعد ابی وقاص کے حاضر ہوئے تو جو بند و بست اور سامان
قوم فرس نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ نواحی حلوان مین لاکھ آدمی سوار و پیادہ کی جمعیت سے مجتمع ہین اور
انھون نے اپنے بھاری اسباب اور جو چیزین اُنکو عزیز ہین یعنے جن اشیا کا تلف ہونا اُنکو شاق تھا وہ سب لا کے کوہ پہونچایا
اور وہ سب جریدہ ہو کر تمسے مقابلے اور مقاتلے کے طلبگار ہین یہ خبر سنکے سایر مسلمین ایوان کسری مین جمع ہوئے اور
سعد سے کہنے لگے کہ ای امیر اب یہ دشمن ہمارے دشت حلوان مین مجتمع ہین اور سب باہم معاہد ہوئے ہین کہ اس مرتبہ
مقابلے سے منھ نہ پھیرین اور پسپا نہون بلکہ سب مثل تن واحد کے مرجاوین اور ایک خون مین نہاوین اور اس سے
وہ ارادہ مدائن کا رکھتے ہین یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے قطعہ

عریضہ مشتمل اس خبر پر تحریر کیا یقول لہ فیہ ان اہل الموصل قد مات ملکہم الانطاق وقد تولی علیہم اشکان بن قابوس وارتدوا عن صلحنا وعول ملکہم بان یکونوا عونا لاہل فارس علینا والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی اس نامے میں حضرت رضی اللہ عنہ کو یہ مضمون لکھا کہ انطاق بادشاہ اہل موصل کا تو مر گیا اور اب والی وہاں کا اشکان بن قابوس ہی چنانچہ مردمان موصل تو ہمارے ساتھ مصالحہ کرنے سے منحرف ہوئے اور بادشاہ اُنکا آمادہ اس بات پر ہی کہ وہ ہمیں اہل فارس کی امداد و کمک کرے اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا نازل ہوا آپ سبھوں پر چنانچہ جب یہ نامہ خدمت میں خلیفہ رضی اللہ عنہ کی پہونچا تو اُسکے جواب میں لکھ بھیجا کہ یا سعد اعلم ان اللہ منجز وعدہ یعنی اے سعد تو خوب یقین رکھ اس بات کا کہ پہر آئنہ حق تعالیٰ اپنے وعدے کا وفا کرنے والا ہی یعنی وعدۂ فتح جو کیا ہی تو لا محالہ اُسکا ایفا کریگا وبعد ازان حضرت رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار سوار سے سعد بن ابی وقاص کے پاس روانہ کیا اور بھیجا اُن سوار میں سے مہاجرین و انصار سے دو ہزار سوار تھے اور باقی عرب تھے اور یہان ملک ابن کسریٰ جب اپنے اہل و عیال اور خزینہ و مال کا اہتمام و [illegible] بخوبی کر چکا تو سپہ سالار اپنے لشکر کا مہران الداری کو کیا اور اُسکو وصیت و فہمائش امور مہمہ کی کر دی اور اُسکو مع لشکر روانہ کیا اور ابن کسریٰ خود بھی سوار ہو کر ہمراہ مہران کے ایک میل تک گیا اور اُسکو وداع کرکے حلوان کی طرف مراجعت کی اور اُسکے پاس مدد و کمک سائر بلاد عجم سے پہونچنے لگی اور مہران جب شہر نشاور میں پہونچا تو دار الولایت یعنی دار الامارۃ مکان حاکم نشین میں جا اترا اور اُسمین قیام پذیر ہوا پھر جب صبح ہوئی تو اپنے سرداران قوم و افسران لشکر کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور با اتفاق اپنے رفقا کے دیوار یعنی دیوارہاے شہر پناہ پر اور شہر کے ناکون اور رستون پر گشت کرنے لگے اور حکم کیا کہ شہر پناہ کی فصیلون پر خوب استحکام و بند و بست رکھین اور اُسکے اوپر سارا سامان حصار کا عرادات و مجانیق سے مہیا کر دیا عرادات فلاخنہاے کوچک و مجانیق فلاخنہاے کلان ہیں اور بیرون شہر پناہ کے خندقہاے عمیق کھدوا دین اور خارہاے آہنی یعنی لوہے کے گوکھرو تمام گرداگرد شہر اور خندق کے بچھوا دیے اور اہل شہر میں سے کوئی صغیر و کبیر باقی نہ بچا کہ اُسکو مصروف و مامور فصیلون اور خندقون پر نہ کیا ہو اور رسد غلہ وغیرہ آدمیونکے لیے اور دانہ گھاس گھوڑون اور خچرونکے واسطے اور جو چیزین ضروریات حصار کی تھین سب فراہم کرا لیا اور تمام اہل شہر چہ خرد چہ بزرگ سب سے عہد و اثق اور رہائن لیا یعنی گھر پیچھے ایک ایک آدمی اول لیا تا کوئی کبھی بھاگ نہ سکے پھر جسوقت مہران یہ سارا سامان درست کر چکا تو آمد مسلمین کا انتظار کرنے لگا چنانچہ ہاشم بن عتبہ جنکو خلیفہ رضی اللہ عنہ نے واسطے امداد سعد کے بھیجا تھا وہ بارہ ہزار پیادہ و سوار سے مقابل شہر نشاور کے آپہونچے تو دیکھا کہ حصن و حصار اُنکا بجمیع ساز و اسباب حرب مرتب ہی کہ اسلحہ کثیرہ سے برجونکو بخوبی آراستہ کیا ہی و آلات جنگ سے زرہین خود وغیرہ بہت جمع ہین اور منجنیق بڑے بڑے اور فلاخن چھوٹے

چھوٹے بکثرت تمام تیار ہین اور بہت سے بڑے [illegible] اور رایات متعدد نصب ہین اور ارکان شہر نے [illegible] ہین اور برجون
پر مجامر ہین یعنے بڑی بڑی انگیٹھیان لوہے کی آگ سے روشن ہین اور انکی پرستش مین سرگرم ہین اور اسکے آگے سجدے
کر رہے ہین اور اُس سے طلب نصرت وظفر عرب پر کرتے ہین چنانچہ لشکر ہاشم بن عتبہ جس وقت اُنکے مقابل پہونچا تو وہ
بکلمات کفر جو بطریق مدح و تعبد شاہان ہنود انکی کہا کرتے ہین بصداے بلند کہنے لگے اور اشارہ بطرف آفتاب و آتش کے
کرتے تھے یعنے انکی استمداد و استعانت سے فتح و نصرت کی [illegible] مانگتے تھے اور آگ و سورج کے سامنے سجدے
کرتے تھے اور حال یہ تھا کہ انکی شامت اعمال سے زمین انکے تلے تھراتی تھی اور آسمان انکے اوپر کڑکتا تھا اور عالم
کائنات انکے افعال بد پر استرجاع اور انکی ہلاکت کے واسطے صیحہ کرتا تھا ایسی حالت مین بزبان حال پیشگاہ
ذو الجلال سے انکے حق مین ندا ہوئی کہ ٹھہر جاؤ اپنے اضطراب سے یعنے کیون گھبراتے ہو بسبب اسکے مین ایسا حلیم و بردبار ہون
کہ جو میری نافرمانی کرتے ہین انکی سزا دہی مین جلدی نہین کرتا ہون اور جو لوگ مجھسے طلبگار ہین انکو مین محروم
و مایوس نہین رکھتا ہون اور مین وہ کردگار ہون کہ تمام طبقات آسمان اور جو کوئی آسمان اور جو کچھ اسکے درمیان ہے اور
سارے طباق زمین اور جو کوئی و جو کچھ اسکے جمادات و حیوانات مین ہے وہ سب ہمیشہ تسبیح و تحمید مین مشغول ہین اور میرے
علم مین گذر چکا ہے کہ مین ان نجاسات سے اس ملک کو پاک کرونگا اور اسکی صورت حال بدل دونگا ان لوگونکے لیے
جنکے حق مین میرے نبی نے یہ کہا ہے کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہتر [illegible] امت ہو کہ اور لوگونکے لیے
برگزیدہ و منتخب کیے گئے ہو اور مین وہ پروردگار ہون کہ مہلت دیتا ہون اور مہمل و بے قید نہین چھوڑتا ہون قسم ہے
مجھکو اپنی عزت و جلالت کی کہ البتہ اس سرزمین کو ان کافرون ملحدون اور [illegible] سے پاک کرونگا اور آتشخانونکو مسجدون سے
بدل دونگا کہ ان مساجد مین باوقات شبہا و صباح و مسا میرا ذکر ہوا کریگا اور اس سرزمین مین وہ لوگ آباد ہونگے
جو مجھسے حسن ظن رکھتے ہین اور مین نے انکا ذکر اپنی کتاب [illegible] محفوظ مین کیا ہے وَلَقَد کَتَبنَا فِی الزَّبُورِ مِن بَعدِ الذِّکرِ
اَنَّ الاَرضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصَّالِحُونَ یعنے کتاب زبور مین بعد ذکر اللہ و ذکر عباد صالحین کے
ہمنے یہ لکھا ہے کہ وارث و مالک روے زمین کے ہمارے بندگان صالح ہونگے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
بواسطہ عمرو بن ربیعة الشیبانی کے احمد الطویل سے **روایت** کی ہے کہ جب ہاشم بن عتبہ مع غازیونکے شہر [illegible]
نازل ہوے تو اسوقت اس قوم نے کچھ التفات اور پروا انکی اور جنگآوری مین شدت سے تیزدستی و جنگبازی
کرنے لگے اور ایسا کیا کہ درا سے حصار سے دست اندازی و دست درازی کرتے تھے مگر باہر نکلکر سامنا نہ کرتے تھے
چنانچہ یہ امر مسلمانون پر بہت شاق تھا اور حصار والونکو یزدجرد بن کسری کے نزدیک سے مدد و کمک پیہم پہونچتی
جاتی تھی اس وجہ سے اُن دشمنان خدا کے دل سخت و قوی تھے آخر وہ سب اپنے اس زعم مین [illegible] اپنے
سردار سے کہنے لگے ای ہمارے صاحب آپکو ہمسے کس امر کا انتظار ہے اور پس دیوار بیٹھے رہنے اور قیام رکھنے ہماری

آپکے تئین کیا منظور ہی وحال انکا یہ ہی کہ ہم لوگ کمال مشتاق قتال ہین لہذا ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم ان قوم کی طرف باہر نکلین کیونکہ
اس محاصرے مین ہمارے سینے تنگ ہوگئے اور شہر بھی ہمسے تنگ ہی یعنے ہماری کثرت سے اسمین تنگی ہی اور امید یہ ہی
کہ یہ مہر درخشان اور یہ نار نورافشان بالضرور ہماری نصرت کرینگے اور ہمکو ہمارے دشمنون پر فیروزمندی بخشینگے پھر
جب مہران نے ان لوگونکو ایسا آمادہ جنگ دیکھا تب انکو باہر نکلنے کا حکم کیا اور خیل سوارون پر جوازان بن مہران کو افسر
مقرر کرکے حکم کیا کہ لشکر کو باہر نکالے پھر جسوقت پھاٹک شہر کا کھلا اور فوج فارسیونکی بیرون حصار نکل پڑی تو یہ دیکھکر اہل
اسلام بہت خوش ہوئے اور انکی طرف دوڑ پڑے اور نہایت صفائی نیت وفراخی ہمت سے عزم رزم مین اصلا تنگدل و مکدر
خاطر نہ ہوئے بلکہ عرصات کردگار مین شہادت کے طلبگار تھے اور نفوس نفیسہ انکے اس طرح مسرور و شادمان اور حوصلے انکے
جنگاہ کی طرف شتابان شتابان لیے جاتے تھے اور حال یہ تھا کہ انکو سکونت دار الفنا سے یاس تھی اور استقرار دار القصور
ومعانقہ حور کے مشتاق وخواستگار تھے اور کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ہم تو اس دنیا ناپایدار سے سیر و مایوس ہین اور
اشتیاق دار القرار اور تمناے قرب حضوری احمد مختار کی رکھتے ہین لہذا ہم امیدوار ہین کہ جو ہمارے لیے وعدہ کیا ہی وہ وفا
کیجیے اور جسدم ہمین وفات دیجیے تو ہمارے لیے آسانی کیجیے اور عذاب نار سے ہمین رستگار کیجیے اور ہمارا حشر ہوا ان
ابرار کرام کے ساتھہ جنکے حق مین آپ نے فرمایا ہی والملئکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی الدار یعنے ملائکہ ہر ایک دروازے سے ان ابرار پر داخل ہوکر کہینگے تمپر سلام ہی کیا خوب تمنے
راہ خدا مین صبر واستقلال کیا یعنے سلامتی ہی تمپر بسبب تمھارے صبر واستقامت کے اسکے صلے مین تمھارے
لیے مقام ومعاد آخرت کا کیا خوب مرغوب ہی راوی کہتا ہی جب اہل اسلام سوار ہوئے اور سردار خیل و
مقدم الجیش طلحہ بن خویلد تھے اسوقت ہاشم درمیان لشکر کے وعظ کرنے لگے کہ اے مسلمانو بدون حسن عمل کے فائز بجنت
نہوگے لازم ہی کہ اپنے دلونکو خواہش دنیاے بانیچہ سرا سے وجاے پرخطر وہولناک سے دور رکھو اور جہد جہاد
کرو تا داخل جنت ہو وہ جنت جسکی وصف مین حق سبحانہ تعالے نے ارشاد کیا ہی عرضہا السموات والارض
یعنے وسعت وفسحت اسکی برابر آسمانون اور تمام دائرہ زمین کے ہی اور دیکھو کہ وہ آتش جنگ بھڑک رہی ہی
اور لپک اسکی آرہی ہی اور دھوان اسکا اٹھ رہا ہی چاہیے کہ سوار ہوا اور اسکو گھوڑونکی ٹاپونسے بجھا ڈالو اور دیکھو کہ
بحر حرب کس طلاطم سے موجین مار رہا ہی اور کیا جوش وخروش کر رہا ہی اور کیسے زورون پر چڑھا ہی تو لازم ہی
کہ اسمین سوار سفینہ نجات ہوکر پار اتر جاؤ اور جاکر صدق وصفا کے نشانونکو وہان نصب کردو اور راوی
کہتا ہی کہ پھر جب جنود عجم صف آرائی وپرابندی کر چکے اور ہر طرف سے قرنونکی صدا بلند ہوئی اور نشانونکے پھریرے
اڑنے لگے اور وہ انھین کامون مین مشغول تھے کہ ناگاہ ملک ملک سے بارہ ہزار سوار انکی طرف آپہونچا اور ہاشم نے
یہ حال دیکھا تو کہنے لگے اے جوانان عرب زنہار انکی کثرت اور اپنی قلت پر نظر نہ کرو بلکہ خیال کرو کہ روز بدر مصطفے صلی اللہ

علیہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی سے مشرکین کو ہزیمت دی وحالانکہ کثرت جمعیت انکی کس مرتبہ تھی اور سلاح سازو برگ
انکے پاس کس سامان سے فراہم ہو رہے تھے مگر حق تعالے نے اپنے نبی کو کیسی فتح و نصرت بخشی چنانچہ ایسے ہی موقع مین
خداوند عز و جل نے ارشاد کیا ہی کَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ تھوڑی جماعت والے بتائید خدا بڑی جماعت والون پر غالب آتے ہین اسلیے کہ حق تعالے صابرون ثابت قدمونکے
ساتھ ہی یعنے انکا مددگار ہی چنانچہ دفعتہً ملک رتے نے بنا لشکر لیکے مسلمانون پر حملہ کیا اور مانند سیل و سیلاب کے
آپڑا اسوقت ہاشم نے کہا اے مسلمانو اپنی نیتونکو خالص کرو یعنے بخلوص نیت و خالصًا لوجہ اللہ جہاد کرو اور
پشت نہ پھیرو اور خوب جان لو کہ خداوند جبار ان لوگونکو تمھارے اوپر پھیر لایا ہی یعنے انکو تمھارے سامنے کر دیا ہی
راوی کہتا ہی کہ بالآخر لوگ طرفین سے آپسمین بھڑ گئے اور ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑا اور میدان کشادگی و تنگی کے
گھمس گئے اور جانبین سے ازدحام و ہجوم ہو گیا اور بایکدیگر نیزہ و یورش ہونے لگا اور جنگ برپا ہوئی دونون
طرف سے تلوار چلنے لگی اسوقت دلاوران عجم بشدت تمام سرگرم مقاتلہ تھے اور برابر جواب ضربات دیتے تھے اور بڑی چالاکی
ناوک افگنی و خدنگ اندازی کر رہے تھے زمین رزمگاہ گرد سے تمام تیرہ و تاریک تھی و غبار مانند ابر آفاق پر چھایا ہوا تھا اور
عجم بلشتیر تیغ زنی مین بہت مصروف تھے اور عرب نیزہ بازی مین زیادہ تر مشغول تھے اور عرب یمن والے تیراندازی
بڑی تیز دستی سے کر رہے تھے اور اہل عجم اسوقت تحمل مالا یطاق کا کرتے تھے اور اہل عرب انکو ساغر ہاے کاسۂ
الفراق و جام الوداع پلاتے تھے اور ہر دو جانب اسی طرح برابر سرگرم کارزار رہے یہانتک کہ دن جاتا رہا اور رات آئی اور
راوی کہتا ہی کہ اسی روز جسوقت آخر روز تھا اور روشنی آخیر تھی تو دفعتہً قعقاع بن عمرو بارہ ہزار سوار لیکے آ پہنچے اسوقت
اس لشکر موحدین کے آنے سے مسلمانونکے دلونکو بڑی تقویت و توانائی آگئی کہ اعلان کلمۂ توحید کا کرنے لگے اور صدائین انکے
نعرونکی ایسی بلند ہوئین کہ پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر گونج گئین اور تھمیون اور درختون نے لوٹین
آخر جب ان دشمنان خدا نے یہ آوازین سنین اور انکے کلمات کانونمین پڑے تو رنگین گردنونکی پھول گئین اور رونگٹے
بدنکے کھڑے ہو گئے چنانچہ لشکر اسلام نے نیت صافی و ہمت وافی سے یکبارگی حملہ کرکے انکے تئین تلوارون و بھالون
آگے دھر لیا اور بالاعلان ذکر کلمۂ حق کرتے ہوئے یعنے تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے اور سرور کائنات پر صلوۃ و درود پڑھتے
ہوئے دشمنونمین خوب تیغ زنی کی اور تلوار کے گھاٹ سے آب مرگ انکو خوب سیراب و ٹھنڈا کیا دوہرگاہ اہل اسلام
اس عزم عظیم سے طرف اعدا کے اور انسے جہاد کرنے مین عقیدت صدق و صفاے طلبگار جنت تھے کہ اپنے مقصود پر
فائز ہوئے اور دنیا کو طلاق بائن[1] دیکر اس سے متباین و کنارہ کش ہوئے اور خوب جان گئے کہ آخر ایک روز جاوینگے
اور خوب سمجھ لیا کہ بعد نظم و امتزاج اربعہ عناصر کے بھم نشر و فراق ہی الغرض لشکر عجم مین ہزیمت پڑی اور جمعیت انکی منتشر
ہو گئی اور مسلمانون نے انکا تعاقب کیا یہانتک کہ حق تعالے نے انکو منہزم و پسپا کر دیا چنانچہ جو زد پر آپڑے وہ مارے گئے

[1] طلاق بائن عرف مین طلاق ہی جسکے بعد افتراق یا علیحدہ ہونا ہی

اور جو ہاتھ لگے وہ اسیر ہوئے اور باقی جو بھاگ نکلے وہ بچ گئے اور مسلمانون نے شہر نشاور پر تسلط و قبضہ کرلیا اور جو کچھ
اسمین مال ومنال تھا اُس سبکو غنیمت مین لیا اور وہ سب مال بے حصر و بے حساب تھا اور اُس شہر مین اقامت پذیر ہوکر
مسجد جامع بنا کی جسمین حق سبحانہ تعالے کا ذکر کثیر ہونے لگا غرضکہ حق سبحانہ تعالے نے مسلمانون کے ہاتھ سے ملک عراق مین فتح
کامل و فیروزی تمام عطا کی اسوقت مژدہ فتحیابی کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لکھکر احوال فتوح سے اطلاع
دی اور فتحیابی کے ساتھ خمس بھی ارسال کیا پھر جسوقت نامہ مع خمس پاس خلیفہ رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو نہایت مسرور
ہوئے اور مسرت عظیم حاصل ہوئی اور حمد کثیر و شکر وافر بجناب اقدس الٰہی بجالائے اور سارے مسلمانونکو خوشی فتح
عراق کی زیادہ تر فتح بلاد کسریٰ اور اُسکے مضافات سے حاصل ہوئی جو ہاتھ پر سعد بن ابی وقاص کے یہ سب فتح ہوئے
تھے و بالآخر ان غازیون نے انھین بلاد عراق مین اپنا وطن کیا رضی اللہ عنہم اجمعین

ذکر فتوح بلاد بہنسا و اہناس اور اُسکے اعمال و مضافات کا اور فضائل اُسکے جبانات یعنے صحرا و عرصات کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اعلم وفقک اللہ تعالےٰ یعنے اجد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ شہر بہنسا وہ مقام ہی جسکا ذکر مفسرین نے
کیا ہی کیونکہ حق تعالےٰ نے اپنی کتاب عزیز مین دربارہ عیسیٰ علیہ السلام اُس شہر کو اسطرح مذکور فرمایا ہی وجعلنا
ابن مریم وامہ آیۃ واویناہما الےٰ ربوۃ ذات قرار ومعین یعنے ہمنے ابن مریم عیسیٰ اور اُسکی مادر مریم کو اپنی
قدرت کی نشانی اور دلیل مقرر کی اور ان دونوکو اُس ٹیلے پر متمکن کیا جو جاے قرار و دم و جاے قرار آب شیرین
کی ہی چنانچہ مفسرین کہتے ہین کہ وہ ربوہ وہی سرزمین بہنسا ہی جیسا امور عیسیٰ علیہ السلام سے جو کچھ وہان واقع
ہوئے عنقریب ہم اُسکو ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ اور حال یہ ہی کہ اُس سرزمین مین تقریباً پانچ ہزار اصحاب
نبی صلعم سے شہید ہوئے ہین انمین اعیان ولوا قریب چار سو کے تھے اور اُنکے ساتھ جم غفیر اشراف و اصحاب سے
مثل علی بن عقیل بن ابی طالب و حسن بن صالح بن الحسین بن علی بن ابی طالب جنھون نے مسجد جامع اُس شہر
بنا کی تھی اور اُنکے حالات سے عنقریب ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ اور مثل زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن
عبد المطلب اور فضل بن العباس عم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قریب ہی کہ در ضمن ذکر فتوح اُس شہر کے جو لوگ
اعیان اصحاب سے اور اُنکی اولاد اور اُنکی جماعت کثیرہ وہان شہید ہوئے ہین ہم اُن سب کا بھی ذکر عنقریب کرینگے
انشاء اللہ تعالےٰ اور واضح ہو کہ زمرہ ابرار و اخیار سے ایک جماعت نے ذکر کیا ہی کہ جو شخص زیارت کرتا ہی

جبانہ بہنسا یعنی اُسکے عرصہ و صحرا مین وہ جب تک زمانے سے معاودت کرتا ہی رحمت کردگار مین داخل رہتا ہی اور کہا
جو کوئی اُس دشت مین زیارت کو جاتا ہی وہ اپنے گناہوں سے ایسا صاف و پاک نکل آتا ہی جیسا شکم مادر سے
اور جو کوئی مغموم و محزون زیارت وہانکی کرتا ہی اُسکا ہم و غم دفع ہوجاتا ہی اور ایسا کوئی غمزدہ وہان زیارت
نہین کرتا مگر یہ کہ غم اُسکا دفع کرتا ہی اور کوئی حاجتمند ایسا نہین ہوتا کہ وہانکی زیارت سے حاجت اُسکی روا نہو اور
جو مقامات وہانکے جسمین دعائین مستجاب ہوتی ہین اُنہین سے قریب مجری الحصاۃ یعنی جائے سنگلاخ و مقطع
السیل یعنی جہان سیلاب گرتا ہی کیونکہ وہان مدفن خلق کثیر کا ہی شہدا سے اور مشہد ہی حسن بن الصباح بن الحسین بن علی
بن ابی طالب کا اور اسی طرح اجابت دعا ہوتی ہی نزدیک قبر زیاد بن ابی سفیان الحارث اور نزدیک قبر عبدالرزاق
کے وہ مقام جو اندرون باب داخل ہی اور قریب عبادتگاہ عیسی بن مریم علیہما السلام کے جو وہان واقع ہی اور
قریب قبور دیگر شہدا کے جو قبرین قریب سفح جبل پر واقع ہین چنانچہ درمیش بجانب شرقی جبانہ کے ایک مقام معروف
ہی اُسکو سفح جبل یعنی دامن کوہ کہتے ہین وہین قبرین شہیدونکی ہین اور مروی ہی کہ ایک جماعت صالحین نے جبانہ مذکور
کی مجاورت کی اور وہ باشندگان سرزمین مشرق کے تھے انتہائے عراق سے اور ایک اور جماعت ابرار کی تھی ساکنان زمین
مغرب انتہائے اندلس سے اور یہ لوگ مسافر تھے کہ گذر انکا طرف جبانہ کے ہوا تھا اور باعث اُنکی مجاورت کا یہ ہوا
کہ انھون نے ایسے ایسے فضائل وہانکے دیکھے اور ان لوگونکے لیے کرامت و انوار اُس مقام کے ظاہر ہوئے اور
اُنھون نے یہ سب کچھ چشم خود سے مشاہدہ کیا اور اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ زمین مصر جو ملک بحیرہ سے ہی وہ شہیدونکے
مشہد ہونے مین زیادہ تر زمین بہنسا سے نہ تھی اور مجری الحصاۃ جو نزدیک مقطع سیل کے ہی وہ جہات غربیہ سے ہی
وہین مدفن خلائق کثیر کا ہی کہ خاص اُس مقام پر چار سو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوئے ہین اور قریب ہی
کہ ہم ذکر اُسکا ضمن فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالی و اما فضائل بحر یوسفی یہ ہی کہ اُسکے ساحل پر ایک جانب یہ شہر بہنسا
آباد ان ہی اور اُس سے اکثر عجائب ظہور مین آتے ہین از انجملہ وہ کثیر البرکت اور چشمہ فیض ہی کہ اُس حوالی مین اہل قریات
و اہل بلدان اپنی کھیتون مین اُس سے پانی سینچتے ہین و باوجودیکہ دریائے نیل مین پانی بہت ہی مگر اُس سے اسقدر
نفع نہین ہی جسقدر اِس نہر سے لوگ منتفع ہوتے ہین اور اُسکے عجائب سے ایک یہ ہی کہ جب رود نیل مین پانی
کی کچھ زیادتی ہوتی ہی تو اُس نہر مین وفور آب ہوتا ہی اور منجملہ عجائب یہ ہی کہ جب آمد آب مدد نیل سے منقطع
ہوجاتی ہی تو یہ بحر یوسفی سے سوتا پھوٹ کر نہر جاری ہوجاتی ہی اور یہ بات کسی اور نہر مین کبھی پائی نہین جاتی ہی
اور بعض عجائب سے یہ ہی کہ اُسمین سے ایک چشمہ زمین فیوم مین بھی گیا ہی اور فیوم تشدید یا ایک حصہ زمین
مصر کا ہی کہ وہ بلند ہی تو وہان والے اُس چشمے سے آب پاشی زراعات و باغات کی کرتے ہین اور اُسکے برکات
سے ایک یہ ہی کہ اُسمین یوسف صدیق علیہ السلام کی قبر ہی اِس سبب سے اُسکی برکت زیادہ تھی اور وہ نہر

ذکر بحر یوسفی

زمانہ موسی علیہ السلام تک بدستور جاری رہی اور اسکی بعض کرامات سے یہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے بامر خداوند عز وجل کے اپنے بال و بازو کی حرکت سے اس نہر کو یوسف علیہ السلام کے لیے شق کیا تھا اور اس بات پر عمالقہ کو حسد ہوئی کیونکہ عمالقہ و عمالیق ایک قوم و قبیلہ ہی اور حکایت اسکی اسطرح ہی جیسا کہ راویون نے ذکر کیا ہی کہ بعد چند سال کے جب یوسف کے پاس اجتماع بنی اسرائیل کا ہوا تو عمالقہ نے حسد و رشک سے ذکر اس بات کا مالک مصر سے کیا تب درمیان مالک مصر اور یوسف علیہ السلام کے کلام ہوا اُسنے کہا ای یوسف ہمارا ملک ہمکو پھیر دو اسوقت امی طرفین کی اوپر فرقت و قسمت کے مجتمع ہوئی یعنے راے اعیان جانبین اس امر پر متفق ہوئی کہ مالک مصر و یوسف علیہ السلام جدا جدا ہو جاوین اور زمین مصر تقسیم ہو جاوے چنانچہ زمین مصر از روے قسمت کے جانب غربی سے حصے مین یوسف علیہ السلام کے آئی اور وہ زمین ایک دشت بے آب و گیاہ تھی اور سارا ریگستان تھا اور اُسکے عرصات مین ٹیلے اور تودے بہت سے واقع تھے تب حضرت یوسف علیہ السلام کو منظور ہوا کہ رود نیل سے نہر لاوین اور اُس سرزمین مین جاری کرین چنانچہ اس کام کے لیے ایک لاکھ آدمی جمع کیے اور بیل و کلند وغیرہ آلات حصر اُنکو حوالہ کر کے حکم کیا کہ جانب بلندی یعنی رویہ نیل سے نہر کھودنا شروع کرین تا آنکہ تین سال تک اُنھون نے نہر کھودی اور اُنکی مزدوری خزانے سے برابر ملتی رہی پھر جسوقت نیل کا موج آیا تو اُسکی تیزی اور طغیانی سے جسقدر کھودا تھا سب بند ہو گیا تب جانب شرقی سے کھودنا شروع کرایا یہان تک کہ سات برس گذر گئے اور نہر نہ کھودی آخر اس کام سے تھک کر عاجز ہو گئے تب اس بات سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدمہ و قلق عظیم ہوا اُسوقت حق تعالے نے وحی کی کہ ای یوسف تو نے اس کام مین اپنے مال و مردم سے استعانت کی اور ہمسے استمداد نہ کی اور قسم ہی مجکو اپنے عزت و جلالت کی اگر اس امر مین تو مجھسے مدد چاہتا تو ہم تیرے لیے چشم زدن مین چشمہ کھودوا دیتے یہ ندا سنکر یوسف سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے سبحانک ما اعظم شانک و اعز سلطانک یعنے ای پروردگار تیری شان کیا بزرگ و برتر ہی اور تیری سلطنت غالب تر ہی بعد ازان یوسف علیہ السلام نے سجدہ سے سر اُٹھایا پھر اپنا ملبوس اُتار کر پانی سے دھویا اور کپڑے تر پہنے ہوئے ربوہ یعنے کریوہ کی طرف نکلے اور وہان جاکر سجدہ مین گرے اور بدرگاہ جناب اقدس الٰہی تضرع و زاری کرنے لگے اُسوقت اُنکو وحی ہوئی کہ ای یوسف اپنا سر اُٹھا ہمنے تیری حاجت روا کی پھر حق سبحانہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ اُنھون نے اپنے بازو کی حرکت سے زمین کو شق کیا اور بعض روایت مین یون ہی کہ اپنے ایک پر بال کو ایک حرکت دی کہ سرزمین فیوم کے سرے سے آخر تک ایک طرفۃ العین مین بقدرت کردگار شگافتہ ہو گیا اور نہر جاری ہوئی تب یوسف علیہ السلام نے اُس نہر پر پل بنوایا اور شہر فیوم کی بنا کی اور اُسکو بسایا اور اُس ساری زمین کو درمیان اپنے اور اپنے بھائیون اور بیٹون کے تقسیم کر دیا چنانچہ زمین ہینسا حصہ مین افرثیم بن یوسف کے آئی کہ اُسنے اُس سرزمین پر تعمیر شہر ہینسا شروع کی اور پتھر تر شوا کر دیوار شہر پناہ اور فصیلین اور برج بنوائے اور وہ نہر وسط شہر مین بلندی زمین کی طرف سے جاری تھی

بعد ازان بحر یہ کی طرف نکل کر جاری ہوئی اور زمان اسلام تک اسی طرح سے رواں تھی اور قریب ہی کہ ہم اسکا ذکر ضمن بیان فتح بہنسا میں کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور راوی نے کہا کہ افریم بن یوسف نے بہنسا میں ایسے بروج بنوائے اور ایسی بازارین تیار کرائین جو وصف سے بالاتر ہین اور اسمین قبائل بنی اسرائیل کو آباد کیا چنانچہ ان لوگون نے اُس مین مکانات ومحلات بنائے اور یہ سب کچھ مصر سے بسمت غرب واقع تھا کیونکہ زمین بہنسا جہت غربیہ سے آخر صعید تک تھی اور مالک اس تمام حدود کے مختص بنی اسرائیل تھے کسی قوم غیر کی اُس مین شرکت نہ تھی اور یوسف علیہ السلام نے ان تمام عبید کو جو نہر کھودنے مین مجتمع ہوئے تھے زمین بہنسا کے وفیوم کے حوالی مین کشاورزی کا کاشتکار مقرر کر دیے اور اُنسے عمارتین بنوائین اور بحر یوسفی کے دو رویہ غرباً وشرقاً اشجار باردار نصب کرائے چنانچہ عورتین اودھر سے جو نکلتی تھین اور اُنکے سرون پر ٹوکرے ہوتے تھے تو وہ تمام میوون سے بھر جاتے تھے وحالانکہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک پھل بھی نہ توڑتی تھین پھر جب بنی اسرائیل نے عصیان ونافرمانی شروع کی اور کفران نعمت پروردگار کرنے لگے اور افعال معصیت کے مرتکب ہونے لگے تو حقتعالے نے ان نعمتون کو اُنکے ہاتھون سے چھین لیا اور غیرون کو عطا کین کہ انھون نے آکر اُنکے ملک ومال پر قبضہ کر لیا اور ملک مصر کو ان پر متسلط کر دیا اسلیئے یہ بنی اسرائیل ملحد وگمراہ ہوکر انکار نعمت پروردگار کا کرنے لگے تھے اور انبیا کو قتل کرتے تھے اس بات پر کہ وہ واجبات کا حکم کرتے تھے اور محرمات سے منع کرتے تھے آخر بعد ازانکہ یہ لوگ سادات واشراف قوم تھے سو مصریون نے اُنکو ذلیل وخوار کیا کہ اُنسے خدمات عبید وجواری کا لینے لگے اور اُنکو کار ہائے رذیل پر مقرر کیا چنانچہ اُنسے کام معماری مزدوری اور سنگ تراشی وگازری کا کراتے تھے اور اُنکے مردون اور عورتون اور لڑکون کو اپنی خدمتون مین رکھتے تھے غرضکہ وہ تمام بنی اسرائیل ہمیشہ تنگ زندگانی اور بڑی مصیبت وحیرانی مین رہے اور نہایت سختیون اور درشتیون سے بسر کرتے تھے اور ایسے تکالیف وآفات مین مبتلا تھے کہ تاب تحمل نرکھتے تھے یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام اُنکے لیے مبعوث ہوئے اور یہ کتاب ہرگاہ مختص بذکر ایسے حالات کے نہین ہی لہذا بقیہ احوال انکا فروگذاشت کیا گیا تا آنکہ پھر وہی بنی اسرائیل بعد مبعث موسیٰ علیہ السلام کے تمام مدائن مین سارے مزرعات وباغات پر قابض ومتصرف ہوئے

ذکر نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بہنسا مین

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّہٗ اٰیَۃً وَّاٰوَیْنٰہُمَا اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ یعنے حقسبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے عیسیٰ بن مریم اور اُسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی مقرر کی اور ان دونون کو ہمنے متمکن ومستقر کیا بجانب اُس ربوہ یعنے زمین بلند کے جو جاے بود وباش مردم وجاے قرار آب صاف وشیرین کی ہی و سابق ازین مذکور ہو چکا کہ وہ ربوہ زمین بہنسا ہی اُس مین اختلاف مفسرین کا ہی چنانچہ اصحاب تواریخ نقل

ذکر عصیان بنی اسرائیل

ذکر مسیح علیہ السلام

ہیرودوس

مسعودی و ابو جعفر طبرانی و واقدی و ابن اسحاق و ابن ہشام و ارباب سیر و اہل تفسیر مثل سعید بن جبیر و سعید بن المسیب و ابن عباس و دیگر لوگ جنھون نے اس کتاب عجیب مین کلام کیا ہی کہ اگر آب زر لکھی جاتی تو یہ بھی اقل مرتبہ تھا کیونکہ اسمین کتابین کثیر اور تواریخ و تفاسیر و فتوحات وغیرہ سب کچھ جمع ہین پس ان سب مورخین و مفسرین نے کہا ہی کہ مولد عیسی علیہ السلام کا وہ زمانہ تھا جب ملوک اُس سرزمین کی سلطنت کو بیالیس برس گذرے تھے اور ریاست ملک شام اور اُسکی نواحی پر اُسوقت قیصر ملک روم ہرقل متمکن تھا یعنے ملک روم ہرقل ملقب بقیصر تھا وہی ملک شام وغیرہ کی ریاست پر قائم تھا جیسا کہ فتوح شام مین مذکور ہوا اور سرزمین بہنسا مین ریاست قنطاریوس کی تھی چنانچہ جب ملک ہیرودوس نے خبر ولادت مسیح علیہ السلام کی سنی تو اُسنے قصد قتل مسیح کا کیا اور یہ امر اسطرح ہوا کہ انھون نے جب ایک کوکب کو طالع دیکھا تو اُسکے حساب سے میلاد مسیح اور فساد اپنے احوال کا معلوم کیا اسوقت حقتعالے نے ایک فرشتہ پاس یوسف نجار کے بھیجا اُسنے ارادہ ہیرودوس بادشاہ سے یوسف نجار کو خبر دی اُسنے مریم علیہ السلام کو آگاہ کیا اور کہا طرف سرزمین مصر کے نکل چلو کیونکہ اگر ہیرودوس تیرے فرزند کو پاویگا تو لامحالہ قتل کریگا پھر جب ہیرودوس مر جاویگا تو پھر اپنے شہر کو پھر آئیو غرضکہ یوسف نے مریم اور مسیح علیہما السلام کو اپنے حمار پر سوار کر کے وہانسے روانہ ہوا یہانتک کہ داخل ملک مصر ہو کر زمین بہنسا پر وارد ہوئے اور یہی وہ ربوہ ہی جسکا ذکر حق تعالے نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (ترجمہ اسکا ابھی ہو چکا ہی) اور وہان ایک عبادتگاہ تھی اُسمین ایک کنوان تھا اُسکے پانی سے مردم مریض طلب شفا کرتے تھے اور وہ کنوان وہ تھا جسکے پانی سے مریم و مسیح علیہما السلام وضو برائے نماز کیا کرتے تھے اور وہان تہ زمین ایک سرنگ تھی یعنے تہ خانہ تھا اُس مین یہ لوگ رہا کرتے تھے اور بعضون نے روایت کی کہ جب مریم علیہا السلام مسیح اپنے فرزند کو لیکر زمین بہنسا پر وارد ہوئین تو وہان ایک کنوان تھا مگر نہ رسی تھی نہ ڈول تھا اور اسوقت مسیح بہت پیاسے تھے پانی مانگتے ہوئے رونے لگے اور اُنکے رونے سے مریم کو بہت قلق ہوا تب قعر چاہ سے پانی اوبل کر لب پر آیا یہانتک کہ مسیح نے اُس سے پانی پیا پھر اُسی روز سے اُسمین پانی زیادہ ہوا چنانچہ زیادتی نیل کی بھی اُسی سے مشہور ہی اور نصاری اب تک اُسی کی عید کرتے ہین اور وہان ایک دیر بنا ہی اور زراعت بھی بہت ہوتی ہی و بعد ازان جب مریم علیہا السلام شہر بہنسا مین داخل ہوئین تو وہان بارہ برس مقیم رہین اُس مدت مین سوت کاتا کرتی تھین اور کھیت کاٹنے والون کے ساتھ بالیان چنتی تھین اور اسی طرح بسر کرتی تھین یہانتک کہ مدت قیام منقضی ہوئی اور محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ شہر بہنسا مین آئے ہین تو اسوقت طفل دو ماہہ تھے ولیکن وہ گویا کہ بسر دو سالہ تھے پھر جب پورے نو مہینے کے ہوئے تو حضرت مریم انکو لیکر شہر بہنسا مین معلم کے پاس گئین تب معلم نے مسیح کو اپنے روبرو بٹھلا کر کہا پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیسیٰ نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر اخوند نے کہا کہو ابجد تب عیسی نے اُسکی طرف دیکھکر کہا تم جانتے ہو کہ ابجد کیا چیز ہے اخوند نے مارنے کے لیے کوڑا اٹھایا تب مسیح نے کہا اخوند صاحب مجھے کیوں مارتے ہو اگر تم نہیں جانتے ہو تو مجھسے پوچھو مین تمکو بتادونگا مؤدب نے کہا اچھا بیان کرو مسیح نے کہا تم اپنے بالانشین سے نیچے اترآؤ تو مین بیان کرون تب مؤدب اُس مقام سے نیچے آیا اور مسیح اُسکے پایگاہ بلند پر جا بیٹھے اور فرمایا الالف آلاء اللّٰہ و الباء بہاء اللّٰہ والجیم جلال اللہ و الدال دین اللہ و الہاء ہوت جہنم و ھو الہاویۃ والواو ویل لاھلہا والزاء زفیر جہنم والحاء حطت الخطایا عن المستغفرین والکاف کلام اللہ لا مبدل لکلماتہ والصاد صاع بصاع والقاف تفرق منہا حیات جہنم یعنے الف الاء اللہ کا الف ہے بمعنی نعمتین و برکتین خدا کی اور با بہاء اللہ کی با ہے بمعنی نور عظمت الہی اور جیم سے مراد جلالت الٰہی ہے اور دال جو دین اللہ ہے بمعنی طاعت و انقیاد ہے اور ہا جو کہ ہوت جہنم ہے وہ قعر و غار دوزخ ہے جسکو ہاویہ کہتے ہین اور واو سے ویل ہلاکی ہے برائے اہل دوزخ کے اور زا سے زفیر دوزخ ہے یعنے صدائے مہیبت و سمع خراش اور زفیر آواز خر جو باریک ہوتی ہے اور شہیق جو بانگ سخت ہوتی ہے اور حا سے حط ذنوب و سقوط گناہون کا ہے توبہ و استغفار کرنے والون سے اور کاف سے مراد کلام ملک العلام ہے جسکے کلام کو تغیر و تبدل نہین ہے اور صاد سے اشارہ ہے طرف صاع بصاع یعنے وزن برابر وزن کے اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیزین مثل گندم و جو و زبیب و تمر و زر و سیم جس وزن سے جسکو قرض دو اُسی قدر اُس سے لو نہ زیادہ نہ کم کہ محسوب بسود ہو جائیگا اور قاف سے مراد ہے کہ صاع کے قریب مارہائے دوزخ ہین یعنے در صورت کم دینے اور زیادہ لینے کے پھر جسوقت مسیح علیہ السلام یہان تک بیان کر چکے تو اُس استاد و مؤدب نے حضرت مریم سے کہا کہ بس اب تو اپنے لڑکے کو لیجا اُسکو حاجت استاد کی نہین ہے بلکہ حق تعالے نے خود اُسکو تعلیم کیا ہے مصنف کتاب کہتا ہے مجھسے روایت بیان کی حسین اور محمد بن الحسین المقری نے حکیم سے انھون نے محمد بن احمد بن محمد بن سے اُسنے حکم بن نافع سے اُسنے اسمعیل سے اُسنے ملیکہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے کہ جب عیسی علیہ السلام کو انکی والدہ نے واسطے تعلیم کے مکتب مین بھیجا تو معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم تب عیسی علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہے معلم نے کہا مین نہین جانتا ہون تب مسیح نے بیان کیا الباء بہاء اللہ یعنے عظمت پروردگار و السین سناء اللہ یعنے ضیاء پروردگار و المیم ملک اللہ یعنے فرشتہ جو آیات اور معجزات لایا ہے یعنے وہ آیات و معجزات جو مسیح علیہ السلام کے لیے زمین بہنسا مین ظاہر ہوئے اور وہب راوی نے کہا اول آیت و معجزہ جسکو عیسی علیہ السلام نے اپنے عمر سن مین درمیان شہر بہنسا کے لوگون کے تئین دکھلایا وہ یہ ہے کہ انکی مادر مکرمہ درمیان بہنسا کے جو زمین مصر سے ہے گھر مین ایک دہقانی یعنے زمیندار کے مقیم تھین کیونکہ یوسف نجار جب مسیح و مریم کو حدود شام سے مصر مین لایا تھا تو اُسنے اُن دونون کو اسی زمیندار کے

مکان مین لا کر اتارا تھا اسلیے کہ خانۂ زمیندار مذکور مامن مساکین و مسافرین تھا چنانچہ کسی اور دہقانی نے مال قیمتی اُس
زمیندار کے خزانے سے چرا لیا اور وہ زمیندار خاصگان بادشاہ بہنسا سے تھا مگر اُسنے اُن مساکین مین سے جو اُسکی
مہانسرے مین تھے کسی مسکین کو متہم نکیا و لیکن حضرت مریم کو اُس دہقان میزبان کے نقصان سے سخت ملال ہوا
پھر جب مسیح نے ملالت اپنی والدہ شریفہ کا دیکھا تو فرمایا اے مادر معظمہ کیا آپ چاہتی ہین کہ مین وہ مال جہان رکھا ہی
آپکو بتا دون مریم نے کہا ہان اے فرزند مین یہی چاہتی ہون مسیح نے کہا آپ اُس زمیندار سے کہدیجیے کہ وہ تمام
مساکین کو جو اُسکے مکانون مین رہتے ہین جمع کرے تب مریم نے اُس دہقان زمیندار سے یہ پیام بیان کیا اُسنے
اُن سب کو جو وہان رہتے تھے جمع کیا جب مسیح نے دیکھا کہ سب مجتمع ہوئے تو مسیح اُن لوگون مین سے دو آدمی
کے پاس گئے کہ ایک اندھا تھا اور ایک لنگڑا تب حضرت کے معجزے سے اس لنگڑے نے اندھے کو اپنے شانے پر
اُٹھایا اور کہنے لگا میرے شانے پر کھڑا ہو اندھے نے کہا مین ناتوان ہون لنگڑے نے کہا اُس رات کو تیرے تئین
اس بات کی لیئے شانے پر کھڑے ہونے کی قوت کیونکر ہوئی تھی جب لوگون نے یہ بات سنی تو اندھے کو مارنے لگے آخر
وہ کھڑا ہوا جب سیدھا ہوا اور لنگڑا اُسکو اُٹھائے تھا یہان تک کہ اُسکو روزن خزانہ تک پہونچایا اُسوقت مسیح
علیہ السلام نے دہقان زمیندار سے فرمایا دیکھ تیرا مال اُس شب کو دونون نے یون ہی لیا ہی اسلیئے کہ اندھے نے
اُس لنگڑے کی قوت سے استعانت کی اور لنگڑے نے اُسکی اعانت کی یہ سنکے اُس اندھے اور لنگڑے نے اقرار کیا اور
کلام مسیح کی تصدیق کی پھر اُن دونون نے مال دہقان کا مسترد کر دیا اور دہقان نے اپنے خزانے مین داخل کیا اور
مریم علیہا السلام سے کہنے لگا کہ نصف اس مال بازیافتہ سے تو لے حضرت مریم نے جواب دیا مین اسواسطے پیدا نہین
ہوئی ہون تب اس زمیندار نے کہا خیر اگر تو نہین لیتی ہی تو اپنے بیٹے کو دے مریم نے فرمایا مجھسے اُسکی شان عظیم تر ہی و بعد ازان
اُس زمیندار نے سامان ضیافت کا مسیح کی خاطر مہیا کیا اور اُس تقریب مین تمام اہل شہر کو جمع کیا اور دو مہینے تک
طعام داری کی و بعد ازان اکابر شہر کے اور ملوک اُس نواحی کے مسیح کی زیارت کو آنے مگر کچھ طعام و شراب
قسم خمر سے اور نان خورش مسیح کے پاس موجود نہ تھا پھر جسوقت سب مجتمع ہوئے تو حضرت علیہ السلام نے کہا خمہائے
شراب جو خالی ہین اُنمین پانی بھر دو جب وہ سب پانی سے بھر گئے تو وہان خم پر اپنا ہاتھ رکھا دفعۃً وہ سب خم پر از شراب
ہو گئے اور اسوقت سن شریف دوازدہ سالہ تھا یہ دیکھکر اعتقادات اہل بہنسا اور مردم حوالی مدائن و اہل قریات اور
باشندگان سواد مصر کے بہت زیادہ ہوئے اور یہ معجزہ ثانی تھا سرزمین بہنسا مین اور سُدّی راوی نے کہا کہ عیسی علیہ السلام
مکتب مین لڑکون سے باتین جو کرتے تھے تو جو کچھ اُنکے باپ مان اور اُنکے گھر والے اپنے گھرون مین کلام کرتے تھے وہ اُن لڑکون
سے بیان کرتے تھے اور بعض لڑکون سے کہتے تھے تم اپنے گھر جا کر دیکھو کہ تمہارے گھر والے فلان فلان چیزین کھاتے ہین
تو وہ لڑکے اپنے گھر جا کر اپنے اہل سے رو کر وہ چیزین طلب کرتے تھے یہان تک کہ وہ لوگ اُن لڑکون کو بھی کچھ دیتے تھے

اور کہتے تھے یہ تمکو کسنے تبایا ہی وہ کہتے تھے ہمکو عیسیٰ نے خبر دی ہی آخر اہل شہر نے اپنے لڑکون کو عیسیٰ کے پاس آنے جانے سے
روک دیا اور انکو یہ سمجھایا کہ اس جادوگر لڑکے کے ساتھ نہ کھیلو اور اُن لوگون نے لڑکون کو ایک مکان کے اندر بطریق
قید و بند کے جمع کیا اور عیسیٰ علیہ السلام وہان خود آئے اور اُن لڑکون کو بلانے لگے تب والیان اطفال نے حضرت سے کہا یہان
تو کوئی نہین ہی حضرت نے کہا اِس مکان کے اندر کون ہی لوگون نے کہا اسکے اندر ہمارے خنازیر خوک بند ہین حضرت نے
فرمایا ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ تعالے پھر جب لوگون نے دروازہ اُس مکان کا کھولا تو دیکھا کہ وہ سب خوک تھے آخر جب
یہ امر لوگون مین فاش ہوا تو سب ہیبت زدہ خوفناک ہوئے اور سُدی راوی نے کہا جب عیسیٰ علیہ السلام ہمراہ اپنی مادر
مکرمہ مع اپنے ہمراہیون کے سرزمین بہنسا مین وارد ہوئے اور اسکے قریات سے ایک قریہ مین ایک شخص کے مکان پر وہ
اُترے اُسنے سب کو اپنا مہمان کیا اور وہ بادشاہ کا نان پز تھا چنانچہ ایک روز وہ شخص باہر سے اپنے گھر مین جو آیا
تو بہت حزین و غمگین تھا اور اسوقت مریم علیہا السلام اُس شخص کی زوجہ کے پاس بیٹھی تھین اُسکا حال پریشان دیکھکر
زن نانپز سے کہنے لگین آج تیرے شوہر کا کیا حال ہی کہ مین اُس کو مغموم دیکھتی ہون اُس عورت نے کہا یہ حال مجھسے کچھ
نہ پوچھو حضرت نے کہا آخر مجھے بھی اس کیفیت سے آگاہ کر امید ہی کہ حق تعالے تجکو اس غم سے رستگاری بخشے تب اُس عورت
نے بیان کیا کہ بادشاہ بہنسا کا جب اپنے شہر سے واسطے سیر و نگرانی اپنے ممالک محروسہ کے نکلتا ہی تو ہر ایک قریے
مین مقام کرتا ہی اور یہ دستور مقرر کیا ہی کہ اُس قریہ کا مقدم ایک روز ضیافت بادشاہ کی طعام و شراب سے کرتا ہی
اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو وہ مبتلاے عتاب و عذاب ہوتا ہی اور وہ بادشاہ آج ہمارے قریہ مین ہمارے یہان
وارد ہونے والا ہی اور ہمکو کچھ مقدرت اسکے ضیافت کی نہین ہی یہ سُنکے حضرت مریمؑ نے اُس عورت سے فرمایا تو
اپنے شوہر سے کہدے کہ وہ کچھ غم نہ کرے مین اپنے فرزند سے کہتی ہون کہ وہ اُسکے لیے حق تعالے سے دعا کریگا وہ
اپنی رحمت سے اس امر کو کفایت کریگا بعد ازان مریمؑ نے ذکر اس بات کا عیسیٰ علیہ السلام سے کیا حضرت نے فرمایا
اگر مین ایسا کرونگا تو کچھ زحمت واقع ہوگی حضرت مریمؑ نے کہا کچھ پروا نہین کیونکہ اس شخص نے ہمارے ساتھ احسان
و اکرام کیا ہی تب مسیحؑ علیہ السلام نے کہا آپ اُس سے کہدیجیے کہ جسوقت بادشاہ قریب پہونچے تو وہ اپنی دیگون اور
خمون کو پانی سے بھر دیوے اور مجھے خبر کرے چنانچہ اُس شخص نے یون ہی کیا کہ ناگاہ وہ ملک آپہونچا اور رعد آسے
دہل و نقارون اور شور قرنا و جنگون سے زمین ہلنے لگی اور اُسکا سارا لشکر بھی پہونچ گیا اُسوقت اس شخص نے مسیح
علیہ السلام کو خبر دی حضرت نے جناب قدس الٰہی مین دعا کی اُسیدم وہ تمام دیگین جو پانی سے بھری تھین پر از قورمہ
و مملو با قسام طعام ہوگئین اور وہ سارے خم بھی شراب سے لبالب ہوگئے اور وہ ایسے قسم کے کھانے تھے اور اس قسم
کی شراب تھی کہ کسی بشر نے کبھی نہ ویسا کھانا کھایا نہ ویسی شراب چکھی تھی آخر جسوقت بادشاہ نے وہ طعام لذیذ تناول کیا
اُس مے خوشگوار کو نوش کیا تو میزبان سے پوچھا کہ ایسی شراب کہان سے تیرے ہاتھ آئی اُسنے کہا شہر فیوم سے مین لایا

منگوائی ہی بادشاہ نے اس بات کو سچ نمانا اور کہا ہمارے لیے وہین سے شراب آتی ہی بلکہ انگور رونا ملکا آتا ہی اور ہمارے
یہان اُسی کی شراب کھینچی جاتی ہی مگر اس شراب کے مساوی نہین ہوتی اُسنے کہا یہ اور سرزمین سے آتی ہی پھر جب
کلام مین خلط و اضطراب واقع ہوا تو بادشاہ نے اسکی کوئی بات نمانی آخر اُس شخص نے کہا خیر اب مین آپ سے
یہ عرض کرتا ہون کہ میرے یہان ایک ایسا لڑکا آیا ہی کہ جو کچھ وہ حق تعالے سے سوال کرتا ہی وہ اُسکو عطا کرتا ہی سو
اُسی نے حق سبحانہ تعالے سے دعا کی کہ خم آب تمام خم شراب ہوگئی اور حال یہ تھا کہ اُس ملک کا ایک پسر تھا وہ
اُسکو اپنا ولیعہد و جانشین کیا چاہتا تھا ناگاہ وہ لڑکا قبل اس سے مرچکا تھا اور بادشاہ کو وہ لڑکا محبوب ترین خلائق
تھا چنانچہ بادشاہ نے کہا اگر تیرا کلام سچ ہی تو وہ لڑکا جسکی توصفت کرتا ہی وہ اپنے پروردگار سے میرے لڑکے کے
لیے دعا کرے تا وہ زندہ ہوجاوے تب اُس شخص نے مسیح علیہ السلام کو بادشاہ کے سامنے بلوایا اور مکالمہ فیمابین سے
آگاہ کرکے التماس دعا کی حضرت عم نے فرمایا مین دعا تو کرتا ہون ولیکن اگر وہ زندہ ہوگا تو ملک پر بلاے عظیم نازل ہوگی
ملک نے کہا بعد ازآنکہ مین اُسکو زندہ دیکھ لون پھر جو آفت آوے گی مجکو اُسکی کچھ پروا نہین مسیح عم نے کہا بھلا اگر مین دعا کرون
اور تمھارا پسر زندہ ہو اُسوقت تم مجکو اور میری مادر کو چھوڑدوگے اور جانے دوگے کہ جہان ہم چاہتے ہین چلے جاوین
اور تم لوگ ہمارے درپے نہو اور مجکو نہ گھیرو بادشاہ نے کہا نہین پھر ہم تمکو زحمت نہ دینگے آخر مسیح عم نے درگاہ حی القیوم مین
دعا کی تو پسر ملک زندہ ہوا پھر جسدم اہل مملکت نے دیکھا کہ وہ لڑکا زندہ ہوگیا تو وہ سب ہتھیار لیکر دوڑے اور
کہنے لگے کہ ملک نے ظلم و زبردستی سے ہمارا تمام مال کھالیا اور ہم نادار ہوگئے اور اب جو وہ مرنے کے کنارے ہوا
تو چاہتا ہی کہ اپنے پسر کو اپنا خلیفہ کرکے ہمپر متسلط کرے تا وہ بھی مثل اپنے پدر کے ہمارا مال کھاجاوے اور ہمکو تباہ
کرے یہ کہکے اُن لوگون نے ایسا نرغہ کیا کہ پدر و پسر یعنے ملک و ملک زادہ دونون کو قتل کرڈالا اور مسیح و مریم
علیہما السلام وہانسے روانہ ہوئے اسی طرح معجزات حضرت مسیح کے بہت سے ہین ذکر ان سب کا طول مقال ہی چنانچہ
ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی کتاب عرائس مین اُن کرامات کو بشرح و بسط ذکر کیا ہی +

ذکر فتح بہنسا اور اُسکے فضائل کا اور بیان ہی اُن واقعات کا جو وہان صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت پیش آئے

اکثر رواۃ نے بطرق اپنی اپنی اسانید صحیحہ کے ان لوگون سے روایت بیان کی ہی جو اُس فتح مین شریک تھے
اور وہ رواۃ اصحاب السیر و ارباب تواریخ ہین مثل واقدی و ابن جعفر الطبرانی کے اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ بدایہ
و نہایہ مین لکھا ہی اور منجملہ مورخین موصوفین کے ابن اسحاق و ابن ہشام ہین اور انھین سے ہر ایک کی روایت

دوسرے کی روایت مین داخل ہی اسلیئے کہ اُسمین اختلاف ان روایات کا ہی جو حاضر فتوحات وموجود واقعات تھے
اور وہ سب صحابہ مین رضی اللہ عنہم اجمعین اور اکثر اُن مین اعاظم واکابر صحابہ ہین مثل عبد اللہ بن عمرو بن العاص جو امیر جیوش
تھے مصر پر اور انکے برادر محمد بن عمرو اور خالد بن الولید اور انکا پسر سلیمان اور قیس بن ہبیرة المرادی و مقداد بن الاسود
الکندی و میسرة بن المسروق العبسی و زبیر بن العوام الاسدی اور انکا بیٹا عبد اللہ و ضرار بن الازور اور عمزادگان رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم مثل فضل بن العباس و جعفر بن عقیل و مسلم بن عقیل و عبد اللہ بن جعفر و پسران خلفا رضی اللہ
عنہم مثل عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و آبان بن عثمانؓ اور باقی اسماء سے ہمنے اختصار کیا باعث
اندیشۂ طول کلام کے پس اُن صحابہؓ نے جو کچھ ان فتحون مین بچشم خود دیکھا اور جو کچھ ان واقعون مین مشاہدہ کیا وہ سب
بیان کیا اور انسے اُنکے ابناء و اخلاف نے روایت کی اور ہمنے انسے اخذ کر کے ان فتوح کو اوپر قاعدۂ صدق و سداد
کے ضبط و ثبت کیا اور مقصود اس سے اثبات فضائل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و فضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم ہی کیونکہ
اگر یہ لوگ ایسا نہ کرتے تو مسلمین مالک بلاد نہوتے اور نشر اعلام اس دین کا نہوتا یعنے نشانہاے دین اسلام نصب و
قائم نہوتے چنانچہ لشکر کفار اطراف زمین مین شرقاً و غرباً آوارہ ہوگئے اور وہ سب دشمن پسپا ہوکر بھاگ گئے اور مسلمانون نے
خاطر خواہ زمین مین اُنکے خون بہائے اور نہب و تاراج اُنکے مال کا اپنے لیے مباح و حلال کیا اور حال یہ تھا کہ حق تعالے نے
اُنکا رعب و خوف اُنکے دشمنون کے دل مین ڈال دیا تھا غرض کہ وہ لوگ یعنے صحابہ مجاہدینؓ نجوم ہدایت اور اہل ولایت
تھے کہ اجراے شرائع اور تلاوت قرآن مین جہد بلیغ کرتے تھے جیسا کہ حق تعالے نے اُنکے حق مین از روے انکی فضیلت و
بزرگی کے فرمایا ہی فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنے بعضے انمین وہ لوگ ہین جنھون نے
اپنی مدت زندگانی تمام کی یعنے شہید ہوئے اور بعضے منتظر شہادت ہین اور انھون نے اپنے عزم و عہد کے تئین کچھ
نہین بدلا راوی کہتا ہی مجھسے ابو عبد اللہ محمد بن محدث المصری نے بیان کیا کہ مین نے فتوح کثیرہ کا مطالعہ کیا تو
اُسمین از روے بیان کے اکثر زیادہ و کم پایا اور اسی طرح تواریخ منقولہ مین بھی کمی و بیشی دیکھی پھر مین شہر بہنسا
مین بنابر زیارت اُسکے جبانہ یعنے صحراے مزار شہدا کے گیا اسلیئے کہ مین نے اُسکے بڑے بڑے فضائل و اجر اور
خیر و ثواب دیکھے تھے کہ زیارت وہان کی گناہون کو شافی ہی اور غمون کو غلط اور سختیون کو دور کرتی ہی اور وہان
کی زیارت سے حسن اخلاق و ازدیاد رزق ہوتا ہی اور وہ زیارت مورث نصرت ہوتی ہی اعدا پر اور کفایت کرتی ہی شدائد
و حوادث کو کیونکہ اُسمین اُن اکابر شہدا کے مزار ہین جنھون نے خدا کے واسطے جانبازی کی اور رضاے خدا کے لیے راہ خدا
مین قتل ہوئے اور وہ وہ لوگ ہین جنکے حق مین حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ
اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے بتحقیق کہ حق تعالے نے مومنون سے مول لے لیا ہی انکی جانون اور انکے مالون کو اس بدلے مین
کہ انکے لیے جنت ہی اور وہ لوگ اپنے پروردگار کی حضوری مین زندہ موجود ہین اور روزی پاتے ہین چنانچہ ہمنے زیارت اُنکی

جہان کی اوقات سحر مین کی یعنے قبل از فجر کے اور ہنے اُس سے انوار ساطعہ مشاہدہ کیے اور ہم لسبب زیارت مزاران ابرار
اخیار کے اپنے پروردگار سے امیدوار ہین کہ گناہ ہمارے باعث ہونے رستگار کے ہونگے غرضکہ جب ہم زیارت سے فارغ ہوے
تو دیار تفحص اخبار اُن بزرگوار کے ہوکر انکے حالات صبر وقرار سے جستجو کرکے اُنہون نے معرکہ غزوات وکارزار مین تحمل
کیا تھا یہ آگاہی ہوئی اور ہمارے بعض اصحاب نے ماجراے فتح شہر بہنسا کا مجھسے سوال کیا اور اُنکو منظور رفع شہادت
تھا تب میری خاطر نے مجھکو تحریک کی اور اس امر کے لیے میری نگاہ فکر بیدار ہوئی تا آنکہ مین نے مطالعہ تواریخ فتوحات کا
کیا پھر مین نے مزاحمات وردوات سے اجتناب کرکے اس کتاب کو انتخاب کیا تو وہ مانند اُس دُر یکتا کے ہے جسکی قیمت
کوئی نہین کرسکتا ہے اور اُسکی سماعت سے دلون کو تازگی ہوتی ہے اور رنج والم دور ہوتے ہین اور جہاد پر شجاعت وجراٗت
بڑھتی ہے اور ممالک وبلاد مین اقامت عدل وداد کی اعانت کرتی ہے اور مقصود تدوین اس کتاب سے طلب

آغاز ذکر فتح

رضاے خداوند کریم اور خواہش ثواب نعیم ہے اور وہ یہ ہے کہ بعد حمد خداوند عالم اور درود او پر سید خاتم کے مین ابتدا
بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کرتا ہون راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی اُس شخص نے جسپر میرے تئین زیادہ
تر اعتماد ہے منجملہ رواۃ مذکورین کے اُسنے کہا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک مصر واسکندریہ اور بحیرہ
اور جہات بحری وغیرہ تمام وکمال فتح کرچکے اور اسوقت حدود ممالک صعید مین شہرہاے نوبہ وبربہ ودیلم
وسقالیہ وروم وقبط آباد ان تھے اور آبادی مین سب سے زیادہ روم کو غلبہ تھا کہ وہ بڑا شہر اور بہت آباد
تھا چنانچہ عمرو بن العاص نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے آیا لشکر کو سمت شرق
لے چلین یا جانب غرب دور کیا کیا جائے یہ سنکے اصحاب نے مشورہ دیا کہ اس باب مین بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے مکاتبہ لکھا جاوے تا موافق حکم اُنکے عمل مین آوے تا آنکہ یہ نامہ لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عمرو بن العاص عامل امیر المؤمنین علی مصر ونواحیہا الی عبد اللہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد فانی احمد اللہ واثنی علیہ واصلی علی نبیہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم والسلام علی من بالمدینۃ من المہاجرین والانصار والحمد للہ قد فتحت لنا مصر والوجہ
البحری واسکندریۃ ودمیاط ولم یبق فی الوجہ البحری مدینۃ الا وقد فتحت والاقریۃ واذل اللہ المشرکین واعلا کلمۃ
الدین وقد اجتمعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من السادات والامراء والاخیار والمہاجرین و
الانصار یطلبون الاذن من امیر المومنین بل یسیرون الی الصعید والی الغرب والامر امرک یا امیر المومنین
فانہم علی الجہاد ذلقین وباعوا انفوسہم للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ ہے جانب سے بندہ خدا عمرو بن العاص
کے جو امیر المومنین کا عامل ہے اوپر مصر اور اُسکے نواحی پر اور لکھا جاتا ہے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ کو سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر اما بعد حمد و صلوۃ کے میں حمد و ثنا کے گذارش کرتا
ہوں اور روداد یہ ہے کہ میں بھیجتا ہوں رسول خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارا سلام اُن لوگوں پر جو مدینہ
طیبہ میں ہیں جملہ مہاجرین و انصار سے اور شکر ہے اُس پروردگار کا جسنے ہمکو فتح بخشی ملک مصر اور تمام سواحل بحر یعنے
ترائی دریا پر اور اسکندریہ و دمیاط پر اور بلاد بحری میں کوئی شہر و دیہات باقی نہیں رہا جو فتح نہیں ہو گیا حق
تعالے نے مشرکین کو ذلیل و خوار کیا اور مدد کر دین کا غلبہ کیا اور سب جملہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو
اکابر و امرا و اخیار ہیں مہاجرین و انصار سے مجتمع ہیں اور سب نے آپکی اس بات پر متفق ہو کر امیر المومنین رض سے طلب
اذن کرنیکو عرض کیا بطرف ملک مصر اور بیجانب مغرب کے روانہ ہوں یعنے اگر آپ کا حکم ہو تو ہم ان ہمتوں کو عزم
کریں سو یا امیر المومنین اس بات میں جو حکم آپکا ہو اور حال یہ ہے کہ سائر مسلمین جہاد کیلئے بیچین و بیقرار ہیں یعنے مستعد و آمادہ
ہیں اور انھوں نے اپنی جانوں کو خدا کیلئے بیچ ڈالا ہے یعنے راہ خدا میں جان اپنی فدا کر چکے ہیں اور درود و سلام خدا
کا اوپر سید و آقا ہمارے محمد خاتم الانبیا کے اور انکے آل و اصحاب سب پر واقدی رحمۃ اللہ نے کہا جب عمرو بن عاص
تحریر نامہ سے فارغ ہوئے تو اصحاب کو سنایا اور مہر کر کے ملفوف و مختوم کیا اور ایک شخص پیک کو جسکا نام سالم بن
جعیۃ الکندی تھا بلا کر نامہ سپرد کیا اور اسکو ایک ناقہ دیا کہ وہ اسپر سوار ہو کر چلا اور مدینے کی راہ لی اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا

أسير إلى المدينة في أمان
وأعطي ما أريد من الأماني
وأقرئ السلام والتحية
بمشرّفة المدينة والمكان

وأرجو الفوز في غرف الجنان
ألا يا ناقتي جدي مسيري
كلاما صادقا في حسن البيان
فكن لي في المعاد غدا شفيعا

وأرجو أن تقرب لي اجتماعي
إلى نحو النبي بلا امتحان
ألا يا أشرف الثقلين يا من
إذا ما قيل هذا عبده جاني

یعنے میں مدینے کو جاتا ہوں امان خدا میں امیدوار ہوں کہ غرفات جنت میں فائز ہوں اور آرزو رکھتا ہوں کہ میری اجتماع
یعنے جمعیت میرے اقربا و احبا کی مجھسے قریب ہوں اور میری ملاقات کریں اور جو کچھ اپنی آرزوؤں سے چاہتا ہوں مجھے
حاصل ہوا ہے میرے ناقے کوشش کر اور جلد چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا امتحان تا قریب کروں اُسکے تئیں
سلام کو یعنے اُس سے تقریب بسلام حاصل کروں اور کلام صادق پڑھوں یعنے درود اور حسن بیان کروں یعنے مدح و
ثنا آگاہ ہو اے اشرف گروہ جن و انس برائے وہ شخص جس سے شرف ہے مدینہ اور کل مکان کو چاہیے کہ کل کے روز
معاد میں میرا شفیع ہو جس وقت کہ مجھکو لوگ کہینگے یہ بندہ خوار اور بندہ گناہوں کا یعنے گنہگار ہے واقدی رحمۃ اللہ نے
کہا کہ چنانچہ وہ پیک شبانہ روز برابر قطع مسافت کرتا ہوا مدینہ طیبہ میں بعد نماز عصر جا پہونچا اور باب مسجد پر اپنی ناقہ
کو بٹھا کر اور فاضل زمام یعنے مہار کے دوسرے سرے سے باندھ چھاند کر مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا
اور قبر اقدس پر سلام زیارت کر کے مابین روضہ و منبر کے دو رکعت نماز بجا لایا بعد ازاں آگے بڑھا تو حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ کی خدمت مین فائز ہوا اور بعد عرض سلام مصافحہ سے مشرف ہوا پھر سالم کہتا ہے کہ جب امیر المومنین نے
مجھے دیکھا کہ مین اُنکے روبرو شادان و فرحان ٹرہتا آتا ہون تو فرمایا مرحبا سالم کو کہ با لضرور مصر سے خط لایا ہی اور مین نے
دیکھا کہ اُنکے جانب راست علی بن ابی طالب ؓ بین اور بطرف چپ عثمان بن عفان ؓ ہین اور سائر مہاجرین و انصار اُنکے
گرد ہین مثل عباس بن عبد المطلب و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن زید و طلحہ بن عبید اللہ اور باقی صحابہ حلقہ باندھے بیٹھے
تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب مین نے بعد سلام وہ نامہ پیش کیا اُنھون نے فرمایا کیا خبر ہی اے سالم تو سالم ہو دنیا و
آخرت مین انشاء اللہ تعالے مین نے عرض کی یا امیر المومنین خبر خوش ہی اور فرحت و امن ہی پھر جب نامہ پڑھا تو نہایت
مسرور و شادمان ہوئے اور مال غنیمت قبل از ورود سالم کئی روز پیشتر پہونچکر درمیان صحابہ قسمت پذیر ہو چکا تھا
تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حاضرین صحابہ سے مشورہ کیا (یعنے دربارۂ لشکر کشی سمت
ممالک مغربی وغیرہ جیسا کہ عمرو بن العاص نے لکھا تھا) تب علی بن ابی طالب ؓ نے یہ مشورہ دیا کہ عمرو بن العاص کو امداد
لشکر پہنچاوے تاکہ اُسکی ہیبت دشمنون کے دلون مین غالب رہے اور پہلا ایک لشکر دس ہزار سوار کی جمعیت کا تیار
کر کے روانہ کرے اور اُوسپر خالد بن الولید کو افسر کرے کیونکہ وہ سیف اللہ یعنے شمشیر خدا ہی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے
راست و درست کہا بتحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خَالِدٌ سَیْفٌ مِنْ سُیُوفِ اللّٰہِ
یعنے خالد البتہ خدا کی شمشیرون مین سے ایک شمشیر ہی اور دوسری روایت مین یون ہی اِنَّ خَالِدًا سَیْفٌ
لَا یُغْمَدُ عَنْ اَعْدَائِہٖ یعنے خالد ہر آئینہ وہ برہنہ شمشیر ہی کہ اُسکے دشمنون کے سامنے میان مین نہین رہتی غرضکہ
اُس شب کو تو سالم نے شب باشی کی جب صبح ہوئی اور مسجد نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین نماز فجر ادا کی تب حضور مین خلیفہ
رضی اللہ عنہ کے حاضر ہو کر جواب خط کا طالب ہوا اسوقت حضرت رضی اللہ عنہ نے قلم دوات و کاغذ طلب کر کے
جواب لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی عَامِلِہٖ عَلٰی مِصْرَ وَ نَوَاحِہَا عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَلَامٌ
عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ الخ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جواب خط ہی جانب سے
بندۂ خدا عمر بن الخطاب ؓ کے اپنے عامل کیطرف جو اوپر مصر اور اُسکے نواح کے مامور ہی کہ وہ عمرو بن العاص ہی
ہمارا سلام اور رحمت و برکات خدا کی تمپر نازل ہو اور بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اُس
خدا کی جسکے سوائے کوئی دوسرا خدا نہین اور درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد ازان
سلام ہمارا تمپر اور ان لوگون پر جو تمھارے ہمراہ ہین مہاجرین و انصار سے اور رحمت و برکات خدا تم سب پر
تمھارا خط ہمنے پڑھا اُسکی کیفیت مندرجہ سے مین مطلع ہوا سو جسوقت یہ خط ہمارا تمھارے مطالعہ مین در آوے
تو استعانت بخدا کر کے امرا کو طرف بلاد کے روانہ کرو اسطور سے کہ ہر ایک بلد کے لیے ایک ایک امیر مقرر کر کے اُسکے
ہمراہ جمعیت مناسب تعینات کر دو اور ہر ایک کو خوب فہمائش کر دو کہ وہ اپنی اپنی جا سے متعلقہ پر پہونچکر شرائع دین کو قائم کرین

اور احکام اسلام لوگون کو تعلیم کرین و بعد ازان زمرہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس ہزار آدمی کی جماعت
ترتیب دو اور اُنپر خالد بن الولید کو امیر مقرر کرو اور اُنکے ساتھ زبیر بن العوام اور فضل بن العباس اور مقداد بن الاسود
و غانم بن عیاض الاشعری و مالک الاشتر و دیگر جمیع امراے لشکر و اصحاب رایات کو یعنے جو صاحبان نشان سالاری
ہین انکو مامور کرو اور کہدو کہ جہان جہان یہ نازل و وارد ہو کر لوگون کو طرف اسلام کے دعوت و طلب کرین تو
جو لوگ قبول کرین فلہ ما لنا و علیہ ما علینا یعنے اُس ہر ایک کے لیے وہی واجب ہی جو ہمارے لیے واجب ہی کہ
حرمت اُسکے مال و خون کی مثل ہمارے ہی اور جو کچھ ہمپر حرام ہی محرمات شرعیہ سے وہی اُسپر بھی حرام ہی اور جو کوئی شخص
اسلام سے اعراض و انکار کرے تو حکم کرو کہ اُس سے جزیہ وصول کیا جاوے اور جو لوگ نافرمانی و سرتابی کرین
اُنسے حرب و قتال ہی اور جملہ سران و سرداران لشکر کو حکم کرو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کرین تو اُسکے سواد پر شبخون
اور دوڑ مار کر پراگندہ کردین یعنے تا وہ لوگ مجتمع ہو کر محصوران کی مدد کو نہ آسکین اور مجکو خبر پہونچی ہی کہ صعید مصر
مین دو شہر بہت بڑے ہین ایک اہناس کہ قریب مصر واقع ہی اور دوسرا اہنسا کہ اسکا قلعہ بہت بلند و محکم ہی اور مین نے
سُنا ہی کہ اس شہر کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصرانی ہی وہ بڑا مردم کش و خونریز ہی اسکا نام بطلوس ہی اور وہ جملہ
بطارقہ مصر یعنے مصر کے رؤساے نصاری مین بزرگ تر ہی اور مجھے خبر پہونچی ہی کہ وہ مالک ہی و اعات کا لہذا تمکو
لازم ہی کہ ابھی تم قصد ملک صعید کا نکرو جب تک کہ اُن دونون قلعون کو فتح کرلو اور تمپر اور اُونپر جو تمہارے
ساتھ ہین تقوی و پرہیزگاری سرًا و علانیۃً لازم ہی اور مظلومون کا انصاف کرو ظالم سے یعنے ظالم سے مظلوم کی داد
و فریاد رسی کرو اور واجبات کا حکم اور محرمات سے منع کرتے رہو اور حق کمزور و ناتوان کا زورآور و توانا سے لو
اور تمکو چاہیئے کہ خدا کے احکام اور کام مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمکو مزاحمت کرے اور چاہیئے کہ تم خود تو مصر مین
مقیم رہو اور لشکرون کو جہان بھیجنا ہی بھیجدو اور جسوقت احتیاج مدد ہو تو مجھے لکھ بھیجو کہ مین فورًا تمہارے پاس کمک روانہ
کرون و در حقیقت اعانت منجانب اللہ عزوجل ہی تو لازم ہی کہ حق سبحانہ تعالے سے سوال و استمداد کرو کہ وہ تمہارے لیے
نصرت و معونت عطا کریگا اور تمکو فتح دیگا والحمد للہ رب العالمین بعد ازان اِس نامہ کو لفافہ کیا اور خاتم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سر مہر کرکے حوالہ سالم کیا اور سالم وہ نامہ لیکر سب صحابہؓ سے رخصت اور قبر مقدس رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے وداع ہوا اور بعد از وضو دو رکعت نماز تہیۂ سفر پڑھکر روانہ ہوا اور در وارد چلا گیا یہان تک کہ مصر مین پہونچا تو یہ دیکھا
کہ عمرو بن العاص اور سائر صحابہ زمین جیزہ مین اُترے ہین اور فصل ربیع کی ہی اور عمروؓ اپنے خیمے مین بیٹھے ہین اور اُنکے اصحاب بھی پاس
(نام مقام ۱۲)
موجود ہین اور یہ خیمہ ملک قبط کا تھا اور وہ حریر نیلگون اور سرخ و زرد سے بنا تھا اور وسعت اُسکی تیس ذراع کی تھی یعنے پندرہ
گز طول و پندرہ گز عرض تھا اور اُسمین فرش بچھا تھا جیسا فرش اہل مصر کا بتکلف آراستہ ہوتا ہی اور عمرو اُسپر بیٹھے
ہوئے مقداد و خالد و فضل و غانم وغیرہ امراے حضار محفل سے باتین کر رہے تھے اور وہ خود بھی مثل اُن سبکے

وغیرہ رواۃ کے جابر بن عبداللہ انصاری اور ابن سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ سب اُمراے بلاد
جو زمرہ صحابہ اخیار رضی اللہ عنہم سے تھے ہر دیار سے مصر مین آپہونچے تو تین روز یعنے یوم چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ انھون نے
وہان قیام کیا یہان تک کہ ہر سمت سے جملہ اشخاص فراہم و مجتمع ہوگئے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اُن سب کو جمع مین خطبہ پڑھا
یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے وعظ و پند بیان کیا وابعد از فراغ خطبہ حکم کیا کہ لوگ متفرق ہوں سب جمع رہین یہان تک کہ
اُنکے سامنے نامہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑھا جاوے چنانچہ وہ نامہ پڑھا گیا جب اُسکے مطالعہ سے
فارغ ہوگئے تو جیسے وہ سب خوشی سے اُچھل پڑے جیسے شیر حملہ ور باشتیاق تمام شکار کی طرف جھلانگ مارتا ہے
اور سب یکبارگی بول اُٹھے کہ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا یعنے سنا و مانا ہمنے اپنی جانون کو راہ خدا مین بذل و صرف کیا اور نقد
جہاد کو طلب کیا اور بعضے ثواب کی خواہش کی اور جنت کے مشتاق ہوئے اُس وقت اس بات سے عمرو خوش ہوئے اور کہنے
لگے کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ مین تمپر خالد بن الولید کو امیر و افسر مقرر کرون کہ وہ سیف اللہ ہین
قہر خدا ہین دشمنان خدا پر اور مرد قتال شدید بہادر دلیر ہین اور راوی کہتا ہے کہ خالد بن الولید ایام جاہلیت مین عمرو بن
العاص کا بڑا دوستدار اور اُسی کی طرف بہت مائل تھا چنانچہ ایک ہی روز باتفاق عمرو کے وہ بھی اسلام لایا تھا غرض کہ
عمرو نے طرف خالد کے التفات کرکے کہا ای ابو سلیمان میرے پاس آؤ جب وہ نزدیک آئے تو عمرو نے کہا ای گروہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سبکے لیے فضیلت و عظمت ہے اور مین تمسے کچھ افضل و بہتر نہین ہون اور تمہین لوگون مین بعض
بعض وہ شخص ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے علاقہ قرابت و نسب رکھتا ہے اور تم سب کا بڑا و امرا ہوا اور مین
بھی ایک تم مین سے ہون اور تم خوب جانتے ہو کہ حق تعالے نے میرے ہاتھون پر جسقدر فتح بلاد کی ہے اور میرے
ہاتھون سے لشکرون کو برباد کر دیا ہے راوی کہتا ہے کہ کلام عمرو کا سنکر فضل بن عباس رضی اللہ عنہ برجستہ سامنے اُٹھ
کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر ہمنے اپنی جانون کو رضاے خدا مین فدا کیا ہے اور اس سے ہمکو سواے رغبت خوشی
خدا کے اور کوئی غرض متعلق نہین ہے اور حال یہ ہے کہ خالد تو بھلا ہمارے اخیار مین سے ہے اگر تم ہمپر کسی غلام حبشی کو
افسر کرتے تو رضاے خداے عز و جل مین بالضرور ہم اسکا امتثال امر کرتے پس ہم تمسے طلبگار خالد کے ہین کہ وہ سادات
و صنادید قریش سے ہے اور وہ ہمارے نزدیک جاہلیت مین بھی عزیز و گرامی تھے اور اب اسلام مین بھی وہ ہم مین معزز
و موقر ہین یہ کلام فضل کا سنکر فرط سرور و نشاط سے چہرہ خالد و عمرو کا روشن ہوگیا بعد ازان عمرو نے سبھون کو حکم
کیا کہ زمین جیزہ مین قریب اہرام[1] شرقی کے قیام کرین تب وہ سب اُسطرف متوجہ ہوئے اور وہان اپنے خیمے کھڑے
یہان تک کہ جتنے آنے والے تھے وہ سب بھی آپہونچے اور جو جو جہان جہان کے لشکر تھے ہر ایک قائم وہان آکے
ہوگئے اور راوی نے اپنی سند طرف واقدی و اسحٰق بن ہشام کے کرکے روایت کی ہے کہ جب سائر
جنود و عساکر کامل ہوگئے اور وہ ماہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ تھا تو عمرو بن العاص اپنے اصحاب کو نماز صبح کی

[1] اہرام [illegible] مصر ۱۲

پڑھا کیا اسیوقت اٹھ کھڑے ہوئے اور اس جگہ سے پیادہ پا چلے اور گرد انکے جماعت مسلمین ہمراہ تھی اور انکے ساتھ ساتھ
خالد بن الولید و مقداد بن الاسود الکندی و زبیر بن العوام الاسدی و فضل بن العباس الہاشمی و عبد الرحمان بن ابی بکر الصدیق
و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و ہاشم بن المرقال و مسیب بن نجبۃ الفزاری و عباس بن مرداس و اولاد عبد المطلب اور
بقیۃ اکابر و ابرار یہ سب تھے تا آنکہ بالائے رابیہ یعنے ایک پشتے پر چڑھ گئے پھر اس ٹیلے کے اوپر سے لشکروں کی طرف
نگاہ کی جب انکی کثرت و جمعیت دیکھی تو مسرت عظیم حاصل ہوئی بعد ازان حکم عرض جیش کا کیا یعنے ہر ایک سپہدار
اپنے اپنے لشکر کا جائزہ پیش کرے تب امرائے صاحب رایات یعنے جو صاحبان نوبت و نشان تھے وہ آگے بڑھے
اور انمیں سے ہر ایک امیر یا تو قبیلہ اپنی فوج ہمراہی اور اپنے برادران عمزادگان یعنے اپنے بھائی بندون کا جائزہ روبرو
عمرو بن العاص کے دینے لگا آخران سب کا شمار قلم بند ہوا تو سولہ ہزار سوار کی جمعیت محسوب ہوئی پھر انمیں سے جو
انتخاب کیے گئے تو آزمودہ کار و مرد میدان کارزار دس ہزار چیدہ برآمد ہوئے کہ وہ سب شیر ژیان و شیر غران تھے
اور انکے تنون پر زرہین داودی سجی ہوئین اور گلون مین تلوارین ہندی حمائل پڑی ہوئین اور ہاتھون مین نیزے
خطیہ تولے ہوئے اور وہ سب اسپان عربیہ پر سوار تھے اور وہ تمام خیار امت خیر الانام تھے اسوقت عمرو نے ان سبھون سے
خطاب کرکے کہا یا معاشر امرائے صاحبان رایات و اخیار سادات ہر آئینہ خالد بن الولید تمہارا سردار اور تمپر امیر ہے انکی
سنو اور اسکی اطاعت کرو اور تم سب مثل کلمۂ احد کے یک دل و یکزبان رہو اور عزم مدائن کرو اور اسکے قلعون پر
نازل ہو اور اسکے سواد یہ تباخت و تاراج دوڑ مار دو اور کسی قوم کے ساتھ پہلے جنگ نہ کرو جب تک کہ
انکو بطرف شہادت وحدت خدا اور رسالت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کرو اور اگر وہ انکار
کرین تو جزیہ دیوین اور اگر وہ ادائے جزیہ سے بھی انحراف کرین تو اسوقت درمیان انکے اور تمہارے قتال ہے
تا وقتیکہ حق تعالیٰ کچھ حکم کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور ایسا کرنا کہ برائے نگہبانی و دیدبانی کے طلائع بھیجنا
تا وہ دور دور گشت کرتے رہین اور چاہیے کہ طلائع مین صرف سوار آزمودہ پیکار رہون یعنے ہر ایک طلیعہ سوار دون
جنگ آور دیکھا ہوا اور تمکو لازم ہے کہ تم اپنے نفوس کو ثابت و مستقل رکھو اور کثرت اعدا سے فریب نکھاؤ اور نفرش
مین نہ آؤ اسلیے کہ بہر حال غالب تمھین رہو گے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اسی کتاب مبین مین فرمایا ہے وکم من
فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر تھوڑی جمعیت بتائید خدا بھاری
جماعت پر غالب آئی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالیٰ صابرون ثابت قدمون کے ساتھ مددگار ہے دریںصورت
تمکو چاہیے کہ اپنی نیتون کو بحسن ظن خالص رکھو اور اپنے عزم کو بالجزم و محکم کرو کہ تمھین غالب ہوگے کیونکہ پروردگار
تمہارے ساتھ مددگار ہے اور تم لوگ سب اہل فضل اور سبقت کنندگان مین سے ہو اور تم وہ اصحاب رسول خدا
ہو کہ روبروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمنے معرکہ جہاد مین بڑی بڑی جنگ آزمائی کی ہے اور تم لوگ

له ضخام مقام کو ہیزہ دیا تھا نامی ہی جو لشکر رہ خلی در مساق تعلیم کرتے ہیں ۱۲

پیرو

میری وصیت ونصیحت کے محتاج نہین ہو یعنے تمھارے تئین کچھ حاجت فہمائش کی نہین ہی حق تعالےٰ تمپر اپنی برکت نازل کرے راوی کہتا ہی کہ بعد ازان عمرو بن عاص نے ان سران ذیشان کو بلوایا جو شایان منصب نشان کے تھے چنانچہ بعد خالد کے اول جسنے پیش قدمی کی وہ زبیر بن العوام تھے اور وہ اپنے بچکلیان گھوڑے پر سوا اپنے ساز وسلاح مین آراستہ تھے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے انکو علم سالار کیا دیکر پانسو سوار کا سردار کیا پھر جب وہ اپنا لشکر ہمراہ لیکر اپنے نشان کو تکان دیتے ہوے اور ہلاتے ہوے چلے تو یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے

أَنَا الزُّبَيْرُ وَابْنُ الْعَوَّامِ
أَقْتُلُ كُلَّ فَارِسٍ ضِرْغَامٍ +

لَيْثٌ شُجَاعٌ فَارِسُ الْإِسْلَامِ
وَإِنَّنِي يَوْمَ الْوَغَا صَدَّامٌ +

قَرْمٌ هُمَامٌ فَارِسٌ هَجَّامٌ +
وَأَنَا صِرْفِي حِمَاهَا الْإِسْلَامِ +

یعنے مین زبیر ہون اور پسر عوام ہون شیر جنگ آور ہون شہسوار اسلام ہون مرد بزرگ ہمت ہون سوار ہجوم آور ہون اور ہر بہادر کو قتل کرتا ہون سوار شیر غرین کو دہر آئینہ مین روز جنگ کے سرکوب ہون اور مدد ونصرت کرتا ہون اسلام کی ہر وقت اسکی حمایت کے وبعد ازان عمرو بن عاص نے فضل بن العباس کو بلایا اور انکو بھی پانسو سوار کا جو وہ سب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے سپہ سالار کیا اور ایک علم سروری انکے بھی ہاتھ مین دیا وہ بھی یہ اشعار پڑھتے چلے إِنِّي أَنَا الْفَضْلُ وَابْنُ الْعَبَّاسِ

وَفَارِسٌ مَنَازِلِ حَوَارِسٍ ++
أُفْنِي بِهِ الْأَعْدَا بِغَيْ سَاسٍ

وَمَعِي حُسَامٌ قَاطِعٌ لِلرَّاسِ
وَمَا عَلَيَّ مِنْ أَمْرِهِمْ مِنْ بَاسٍ

وَفَالِقُ الْهَامَاتِ وَالْأَضْرَاسِ
یعنے مین فضل ہون اور پسر عباس ہون

اور شہسوار ہون ان مقامونکا جہان اژدہام مردان ہو اور میرے پاس وہ تلوار ہی جو سر کی کاٹنے والی اور کھوپری توڑنے والی اور دانتون کی گرا دینے والی ہی وبعد ازان زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بلائے گئے اور انکو بھی ایک علم سرداری کا ملا اور وہ بڑے شہسوار بہادر دمرد دلاور تھے پس وہ علم دوش پر رکھے ہوئے یہ ابیات جوش مین پڑھتے چلے أَنَا الْفَارِسُ الْمَشْهُورُ يَوْمَ الْوَقَائِعِ | بِحَدِّ حُسَامٍ فِي الْأَعَادِي قَاطِعٍ +

وَرُمْحِي عَلَى الْأَعْدَاءِ مَا زَالَ طَائِحٌ
بِرَأْيٍ سَدِيدٍ لِلْمَحَاسِنِ جَامِعٍ '
أَنَا مِنَ الْوَغَى مِنْ آلِ فَرْوَةِ هَاشِمٍ

إِذَا اجْتَمَعَ الْأَعْدَاءُ لِيَفْصِدَ جَامِعٌ
أَصُولُ عَلَى الْأَعْدَاءِ صَوْلَةَ نَادِرٍ
حُمَاةُ الْبَرَايَا كَالْبُدُورِ الطَّوَالِعِ

وَعَزْمِي فِي الْهَيْجَاءِ مَا زَالَ مَاضِيَا ۔
وَأَشْبَعُهُمْ ضَرْبًا بِبِيضٍ لَوَامِعٍ
أَنَا ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ نَسْلِ حَارِثٍ

تَمُوتُ الْعِدَا مِنِّي إِذَا جِئْتُ فَازِعٌ یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ در وقائع کارزار کے مشہور روزگار ہون اس بات مین کہ تیزی میری تیغ کی دشمنون کو پرزے کرنے والی ہی اور نیزہ میرا دشمنون پر ہمیشہ دست دراز ہی کہ جسوقت وہ جمع ہوتے ہین خلاف کا یعنے جب وہ مخالفت کرتے ہین تو انکو خوار وہلاک کرتا ہی اور اولو العزمی میری دربارہ جنگ ہمیشہ جاری ہی موافق میری راے استوار کے جو جامع خوبیون کی ہی مین دشمنون پر وہ حملہ کرتا ہون جیسا مرد قادر وغالب حملہ کرتا ہی اور مین انکو سیر کرتا ہون ضرب شمشیر آبدار تابدار سے مین پیشگاہ جنگ ہون آل بزرگ ہاشم سے جو حامی خلائق تھے

اور مانند ماہ ساے کامل کے تابان و درخشان ہیں بسر ہوں ابو سفیان کا نسل حارث سے جب میں سامنے آتا ہوں
تو دشمن مجھ سے خوف زدہ ہو کر مر جاتے ہیں و بعد ازان عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما بلائے گئے اور وہ
بھی پانسو سوار کے افسر ہوئے اور علم سروری انکو بھی حاصل ہوا تو وہ یہ اشعار پڑھتے ہوئے چلے اَسِیْرُ اِلَی الْاَعَادِیْ بِاہْتِمَامٍ

بِقَلْبٍ صَادِقٍ حَسَنِ الزِّمَامِ
اُبِیْدُ ہُمْ عِدَاۃَ الدِّیْنِ جَمْعًا
اُصُوْلُ بِہٖ وَفِیْ اَیْدِیْ حُسَامٌ

بِاَبْطَالٍ جَحَاجِحَۃٍ اُسُوْدٍ +
وَلَا اَخْشٰی مِنَ الْقَوْمِ اللِّئَامِ

سَرَاۃٍ فِی الْوَغٰی قَوْمٍ کِرَامٍ +
اِذَا مَا جَاءَتْ فِی الْہَیْجَا بِرَحْیٍ +

یعنے میں طرف دشمنوں کے عازم ہوا ہوں اپنی ہمت سے بصدق دل خوش عنان
اور جاتا ہوں باتفاق ان دلیروں کے جنکی صورت مثل اوری شیروں کی سی ہے اور وہ جوان مردان وغا اور قوم
کرام ہیں اور میں ہلاک کرونگا سارے دشمنوں کو اور میں قوم لئام سے ڈرتا نہیں ہوں جس وقت میں جلوہ گر و نمودار ہوتا
ہوں میدان نبرد میں اپنا نیزہ تول کر اور اپنی سنان تانکر تو اس سے حملہ کرتا ہوں اور میری تیغ بکف ہوتا ہوں و بعد ازان
عمرو ابن عاص نے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انکو بھی سپہ سالار پانسو سوار کا کیا اور علم سرداری
کا انکو بھی دیا تو وہ بھی اپنا رسالہ لیے ہوئے یہ اشعار پڑھتے چلے وَحَقِّ مَنْ اَنْزَلَ الْاٰیَاتِ وَالسُّوَرَ وَاَرْسَلَ الْمُصْطَفَی الْمَبْعُوْثَ مِنْ مُضَرٍ

لَا اَنْثَنِیْ عَنْ لِقَاءِ الْاَعْدَاءِ وَلَوْ جَمَعُوْا
فَوْقَ الثَّرٰی اَخْشَا مُحَمَّدٍ وَشِیْعَۃِ الصَّدْرِ
نَحْنُ الْکِرَامُ الَّذِیْنَ الدِّیْنُ اَرْسَلْنَا

حُمَاۃَ الْبِطَاحِ یَوْمَ الْوَغٰی زُمَرٍ +
لِکُلِّ قَرْمٍ ہُمَامٍ مَاجِدٍ نَجِدٍ +
اَبَاۃَ الْوَرٰی غَیْثَ النَّدٰی عُمَرٍ

حَتّٰی اُبِیْنَہُمْ ضَرْبًا وَاَتْرُکُہُمْ +
اِلَی الْوَقَائِعِ یَوْمَ الْحَرْبِ مُنْتَدِبٍ
یعنے قسم ہے اس کردگار کی جسنے آیتیں اور

صورتیں نازل کیں اور بھیجا مصطفے کو جو مبعوث ہوئے ابتدا از قبیلۂ مضر سے میں رو گردانی نکرونگا ملاقات و مقابلۂ عدا سے اگرچہ جمع
ہوں انکے حامیان دلاور روز نبرد کے گروہ گروہ یعنے گو انکے مددگاران دلاور روز جنگ فوج فوج جمع ہوں یہاں تک
کہ میں انکو مار مار کر ہلاک کرونگا اور انکو ایسا ہلاک کرونگا یعنے زمین جو خون سے تر ہوگی اسپر انکو ڈالونگا اس حالت میں
کہ وہ جگر خراش و سینہ چاک ہونگے اور یہ باتفاق ان سب کے جو مردان بزرگ ہمت اور رفیع المجد و کرامت ہیں اور وقائع
کا رزار سے مطلع و آزمودہ کار ہیں اور روز پیکار کے حملہ آور و رد کرا ہیں اور ہم لوگ وہ گرامی قدر ہیں کہ واسطے حمایت
دین کے ہمارے تئیں بھیجا ہے امام خلق اور باران شدید بارش عمر رضی اللہ عنہ نے و بعد ازان عمرو امیر نے جعفر بن عقیل
کو بلایا اور انکو بھی پانسو سوار کا امیر کر کے اور علم ریاست دیکر رخصت کیا تو وہ بھی یہ ابیات پڑھتے ہوئے چلے

اَنَا ابْنُ عَقِیْلٍ مِنْ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبٍ
اِلٰی جَدِّہٖ یُنْمٰی بَانِیْ الْمَکَاسِبِ
عَلَا مَجْدُنَا فَوْقَ الْقَنَا وَتَعَالٰی +
فَوَارِسُنَا فِیْہِمْ نُجُوْمُ الْقَوَاضِبِ +

حُمَاۃٌ نُجَبَاءُ لِلْاَعَادِیْ غَوَالِبٍ
وَ[illegible] الْمَعْرُوْفُ اِلَّا بِعِزِّنَا
عَلَا قَدْرُنَا مِنْ فَوْقِ کُلِّ کَتَائِبٍ

حُمَاۃُ الْوَغٰی اَہْلُ الْوَفَاءِ مَعْدِنُ الصَّفَا
وَلَا الْجُوْدُ اِلَّا جُوْدُنَا وَالْمَوَاہِبُ
فَیَا وَیْلَ اَہْلِ الْبَغْیِ مِنَّا اِذَا الْتَقَتْ

یعنے میں پسر عقیل ہوں نسل لوی و غالب سے کہ وہ بلند ہمت و با شجاعت تھے

وَآلِهِ وَصَحَابِهِ الْأَخْيَارِ + أَنَا بَانَ لَيْلٌ وَأَضَاءَ نَهَارٌ + یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار بار بار حملہ آور

ہون اور مین نیست و نابود اور قطع کرتا ہون نسل کفار کو وہر آئینہ جولانی کرتے ہین گھوڑے بلا فکر و اندیشہ اور بازار کارزار گرم ہے اور مین عار ہون کہ حمایت کرتا ہون دین مصطفےٰ کی جو برگزیدہ و پسندیدہ خداوندگار ہے صلواۃ و رحمت خدا اُسپر اور اُسکی آل اطہار اور اُسکے اصحاب اخیار پر جب تک کہ شب ظلمت فگن اور روز روشن ہے و بعد ازان عباس بن مرداس کو طلب کرکے اُنکو بھی پانسو سوار کا مقدم کیا اور رایت ایالت بھی انکو دیکر روانہ کیا تو وہ

بھی ان ابیات سے رجزخوانی کرتے چلے + أَنَا الْعَبَّاسُ رَأْيِي مُسْتَقِيمٌ + مَعِي سَادَاتُ بَنِي سُلَيْمٍ + +

أَقْتُلُ بِهِمْ حُمَاةَ الْبَغْيِ لَنَا + + تَرَى الْهَيْجَاءَ كَاللَّيْلِ الْبَهِيمِ + وَسَيْفِي مَاضِيَ الْحَدَّيْنِ أَضْحَى + +

لِأَهْلِ الشِّرْكِ كَالْمَوْتِ الْعَمَمِ + بِهِ أُفْنِي الطُّغَاةَ بِكُلِّ أَرْضٍ + وَأَقْتُلُ كُلَّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ +

وَنَحْنُ بَنِي سُلَيْمٍ خِيَارُ قَوْمٍ + هُدِينَا لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ + یعنے مین عباس ہون میری رائے

راست و استوار ہے اور میرے ساتھ بزرگوار ان بنی سلیم ہین کہ باتفاق اُنکے مین ذلیل و خوار کرونگا حامیان بغی و جور و جفا کو جسوقت ہم دیکھینگے ہنگامہ جنگ کو کہ مانند شب کے یکرنگ و ہمرنگ ہے اور میری تلوار گذرنے والی دو دھاری ہے واسطے میرے اور تیز ہین دونون سر اور مثل اول روز کے روشن ہے تو وہ واسطے اہل شرک کے موت عام ہے کہ اسی سے مین اہل طغیان اور سرکشون کو ہر ایک سرزمین مین فنا و ہلاک کرونگا اور اسی سے ہر ایک کاذب و عاصی کو قتل کرونگا اور ہم اولاد سلیم ہین کہ وہ بہترین قوم ہین اور ہم ہدایت کیے گئے ہین براے صراط مستقیم یعنے ہم راہ راست و استوار پر ہین و بعد ازان ابو دجانہ انصاری کو بلوا کر اُنکو بھی رایت سالاری دیکر مرخص کیا تو وہ بھی

ان اشعار سے اپنا افتخار کرتے ہوئے روانہ ہوئے اسیر باسم اللہ الواحد المنان + جهرا الى اهل الكفر والطغيان

أَكُرُّ فِيهِمْ ضَرْبًا عَلَى الْأَبْدَانِ + بِكُلِّ هِنْدِيٍّ مُبِيدِ الْجَانِي + + أَنْصُرُ دِينَ الْمُصْطَفَى الْعَدْنَانِي +

صَلَّى عَلَيْهِ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ + + وَآلِهِ وَالصَّحْبِ وَالْإِخْوَانِ + مَا نَاحَ قُمْرِيٌّ عَلَى الْأَغْصَانِ +

یعنے تنام خداے واحد منان کے مین جاتا ہون آشکارا براے اہل کفر و طغیان کے کہ مین اُنکے بدنون پر ضربات مارکر اُنکو اسکا ذائقہ چکھاؤنگا اور وہ ضربات ہر ایک تلوار ہندی کے ہونگے جو ہلاک کرنے والی نافرمانون کی ہین اور مین نصرت کرتا ہون دین مصطفےٰ کی جو نسل عدنان سے ہین صلوۃ و رحمت ملک دیان کی اُنپر نازل ہو اور اُنکی آل اور اُنکے اصحاب و برادران پر جبتک کہ قمریان شاخون پر نشیمن گزین اور دستان سرا ہین اور بعد اُنکے پھر غانم بن عیاض اشعری بلائے گئے اُنکو بھی لواے افسری ملا تو وہ بھی مرخص ہوکر ابیات فخریہ پڑھتے ہوئے چلے

إِنِّي إِذَا انْتَسَبَ الْفَوَارِسُ أَشْعَرِي + فَتَرَاهُمْ حُمَاةً فِي الْمَعَامِعِ عَنْتَرِيْ + حُمَاةُ الْأَبْطَالِ الْأَعَادِي مُزْدَرِي

وَبِرَاحَتِي مِنَ الْقَوَاضِبِ أَبْتَرُ + يَوْمَ التَّلَاطُمِ لِلْفَوَارِسِ مُسْكِرُ + أَخُوضُ غَمَرَاتِ الْفِرَارِ الْجُوذَرِي

فلاقبلن فوارسا دعوا البسا ۔ واذیقهم منی العذاب الاکبرا ۔ یعنے جسوقت جماعت شہسوارون کی

نسبت ہجا اپنی ہر اشعری یا ہے وہ اشعری جو بزرگ ہمت ہین ہنگامہ شدائد وسختی گرمایین تو اسوقت مین مثل عنتر کے ہون اور انہوہ مبارزان دشمن مین ملاقات کرنے والا ہون اسحالت مین کہ میرے ہاتھ مین تیغ قاطع نسل ہو اور روتر جوشش جنگ سے جنگ آور دنکے لیے سرمست ہون اور مین تعاقب کرتا ہون گروہ مغروران کا جو مانند گورن وحشی کے آہوان رمیدہ کے ہین اور ضرور ضرور قتل کرونگا انکے دلیرون اور شیرون کو اور مین اپنی جانب سے یعنے اپنے ہاتھ سے انکو عذاب اکبر وعقاب شدید چکھاؤنگا وبعد ازان ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور پانسو سوار پر امیر مامور ہوگئے اور انکو علم امارت دیا گیا تو وہ بھی یہ اشعار بطریق رجز انشاد کرتے ہوئے متوجہ قتال ہوے

سانفی للعداة بلا اکتساب

وقلبی للقاء والحرب صاب	ولی عزم اذل به الاعادی	وارجو الفوز فیهم والثواب
وان صالوا الجمیع جمیعهم حرب	اکان الکل عندی کالکلاب	اذلهم بابیض جوهری
تلیق الحد فیهم غیر ناب		

یعنے مین جاتا ہون واسطے قتال دشمنون کے بلاتکلف اور حال یہ ہے کہ دل میرا براے مقابلہ وحرب دشمن کے بیتاب ہے اور میرے لیے عزم بالجزم ہے کہ اس سے مین دشمنون کو ذلیل وخوار کرونگا اور مجھے امید ہے کہ انکے باب مین یعنے دربارۂ تذلیل وتخریب ان کافرون کے مین ثواب ثواب ہونگا اور اگر روز جنگ وہ سب کے سب ایک ساتھ فراہم ہوجاوین تو بھی وہ سب میرے نزدیک مانند کتون کے خوار ہین کہ مین انکو ذلیل کرونگا تیغ جوہر دار سے جو انکے حق مین نہایت تیز ہے جسکی کچھ نباہ نہین اور راوی نے کہا کہ بعد ازان پھر عمرو بن العاص نے قعقاع بن عمرو التیمی اور مغیرۃ بن شعبۃ الثقفی اور میسرۃ بن مسروق العبسی اور مالک الاشتر نخعی اور ذو الکلاع الحمیری اور ولید وعقبۃ بن عامر الجہنی وجابر بن عبد اللہ الانصاری اور ربیعۃ بن زہیر المحاربی اور عدی بن حاتم الطائی اور مثل ان بزرگوار اخیار کے سبکو بلایا اور ہمنے ان لوگون کے اشعار کو بخوف طوالت اختصار کیا چنانچہ ان سبھون کو اعلام سرداری کے دیے اور ہر ایک کو پانچ پانچ سو سوار کا سپہ سالار کیا پھر جسوقت ان سبکی تکمیل اور ترتیب لشکر کی ہوچکی تب عمرو بن عاص باتفاق اپنے اصحاب کے اپنے خیمے سے برآمد ہوئے اور ان سب امرا کو وداع کیا تا آنکہ جملہ کتائب وعساکر روانہ ہوئے اور ہر ایک لشکر آگے پیچھے ہوئے اور انکے پیچھے پھر انکے اطفال وصبیان کی تھی یہان تک کہ سرزمین جیزہ مین پہونچکر ایک مقام پر جا اترے جو معروف برج کبیر تھا یعنے وہ میدان وسیع تھا اور وہ قریب مدائن واقع تھا اور اسکے قریات وبازارون سے نزدیک تھا پھر اس مقام سے طلائع یعنے غول غول سوارون کے واسطے حراست وتجسس اخبار کے مامور ہوکر گشت کرنے لگے اور وہان سے نزدیک دہشوار ایک شہر تھا اسمین ایک بطریق عظیم یعنے نصاری کا ایک بڑا رئیس رہتا تھا اور وہ پیشگاہ ماریوس والی اہناس سے وہانکا مالک وحاکم تھا اور وہ بڑا شہسوار ذی اقتدار اور سگ نابکار راندۂ روزگار تھا اور وہ اپنے زعم مین اپنے تئین ولایت وحکومت مین نظیر وہمسر بطلیوس کا

ذکر شہر دہشوار

سمجھتا تھا وہ حال اُنکے بطلان [illegible] سیاست مین بڑا سخت و درشت تھا اور ریاست مین بہت حیثیت و دست
تھا اور رعب و لشکر مین اکثر اور [illegible] وسعت بلاد مین بالا تر تھا چنانچہ اُس بطریق مالک دمشق نے دربارۂ اہل
لشکر اسلام [illegible] کو نامہ لکھا [illegible] کو لکھ بھیجا اور قیصر صاحب قسطنطنیہ کو بھی لکھا اور وہ
[illegible] حاکم [illegible] کو بھی نامہ لکھا [illegible] حکومت اُسکی عدن سے لیکر تا بدریاے شور اور تا بلاد بجاوہ و نوبہ اور
حد سواد یعنے حد و حبش تک تھی اور تمام قوم الناس کو ورود عرب سے طرف صعید کے اطلاع و آگاہی دی اور
جب ملوک و مالک اس خبر سے مستشعر ہوئے تو ہر ایک نے دوسرے کو بذریعہ تحریر مطلع کیا اور بلاد صعید زنگی
و اصطبل [illegible] کی اپنے اہل کے ساتھ [illegible] بسبب نزول عرب کے) اور وہان والون کے دلون مین
رعب غالب ہوا [illegible] ملک بجاوہ (نام مقام ۱۲) [illegible] ملک نوبہ یہ دونون بادشاہ مع اپنی اپنی جمعیت کے
آ پہونچے [illegible] لوگون کی جمعیت کے طرف اسوان کے آئے اور ملک
بجاوہ [illegible] کے ساتھ ایک ہزار [illegible] فولاد کی کمانیان بڑی بڑی تھین اور ہر ایک
[illegible] کی کمالین تھین اور اُنکے پاس
[illegible] تیر و کمانین یہ سب حربے تھے اور وہ
سب زنگی تھا [illegible] ہزار تھے اور جب وہ [illegible] اسوان پہونچے تو وہان والے اُنکی ملاقات
کو اُنکے لشکر مین آئے اور اپنے احوال سے اُنکو آگاہی دی اور اُنکی تالیف خاطر کے لیے شیر و نان شہد و آب شیرین اور ہر قسم کے
گوشت خوک و دو سما روغن وغیرہ ساتھ لائے اور اُنکو اپنے مکان اُتارا اور تین روز تک اپنا مہمان رکھا بعد ازان بطریق
اسوان کا اُن لوگون کے ہمراہ مع اپنی جمعیت کے نکلا اور یہ سب طرف ملک قفط کے گئے اور وہ ایک قریہ کے قریب پہونچے
کے تو اُسنے بھی ان لوگون سے وہی معاملہ ضیافت و مہربانی کا کیا جیسا اسوان والون نے کیا تھا اور اُسنے اُن
لوگون کے ساتھ ایک اپنا لشکر کمکی مقرر کر دیا یہان تک کہ یہ لوگ انصنا مین پہونچے اور وہان ایک بڑا بطریق یادری
تھا دلاوری و تناوری مین مشہور تھا اور منجم بھی تھا تو بقوت اُسکے اس نواح مین شرقاً و غرباً حکومت کرتا تھا اور اُسکا
شہر بہت بڑا لب دریا واقع تھا اور اُسمین فوج کثیر تھی اور اُس شہر مین بڑے بڑے عجائب و طلسمات تھے اور اُس شہر کا
قلعہ بھی عظیم الشان سنگی بنا ہوا تھا اور اُسکی بلندی تیس درعہ کی تھی اُسکے اندر محلات و مکانات بنے تھے اور پرستش گاہین
بنی تھین اور یہ سب ستونہاے سنگی پر قائم تھے پھر جسوقت یہ لشکر انصنا مین پہونچا تو بطریق وہان کا جرجیس بن قابوس
اُنکی ملاقات کو نکلا اور اُسنے اپنے برادرزادہ مسمّی قبطارس کو جو بڑا بہادر تھا بسرکردگی چار ہزار سوار کے
بطریق کمک شریک و ہمراہ اُس لشکر کے کر دیا اور وہ سب جاتے جاتے وادی بہنسا مین پہونچے اور اُس وادی
کے بطریق کے یہان جا کر اُترے اُسکا نام تلوصا تھا اور وہ ملک بطلوس کے امرا مین سے تھا پھر جسوقت

خبر ورود لشکر کی بطلوس نے سنی تو اُنکی ملاقات کے لیے اپنا لشکر عظیم لیکر نکلا اور یہ علاوہ اُسکے لشکر عام کے اُسکا لشکر
خاص پچاس ہزار نصرانیوں سے تھا اور وہ سب زرہ پوش تھے اور زرہ طلاکار رکھتیں اور قبائیں اُنکی دیباج زرنگار کی تھیں
اور اُنکے سرون پر تاج مکلل بجواہر شاہوار تھے اور وہ سب گھوڑون پر سوار تھے اُنپر زین زرین کسے تھے اور اُنکے تنگ
جو گھوڑے کو تنگ تھے اُنپر بالکل حریر رنگ برنگ اور زرد و زمرد کی تھیں [illegible] سکے مرصع تھے زر تھے
اور اُنکے ساتھ پچاس صلیب طلائی تھے یعنی نشان تھے [illegible] ہر صلیب کا چار چار بالشت تھا اور ہر ایک
صلیب کی نوک پر مانند طلائی و ظروف یعنی سونے کے تو نقش کندہ [illegible] ہوے جڑے تھے اور زیر ہر صلیب کے یعنی ہر
صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور وہ عظیم شان اور عجیب سامان سے تھے اور اُنکے ساتھ بہت سے باجے تھے
مثل نقارے و طبول و طنبور و دگول و نرسنگے و ڈھول کہ جب سب وہ بجتے تھے تو زمین ہلتی تھی اور اُنکے ساتھ اونٹ و خچر
اور بھینسے و فیل بہت سے تھے غرضکہ جسوقت اُن لشکر [illegible] سے [illegible] تھے بطلوس والی بہنسا کی ملاقات ہوئی تو سارے
ملوک و رؤساے نصاری گھوڑون سے اُترکر پیادہ پا ہو گئے اور [illegible] بعد سلام کے [illegible] اقدام عرب کے کلام
ہوا تب اُن لوگون سے بطلوس ملک نے کہا ہوشیار و خبردار ہو کہ اہل عرب تم ہیں اور تمھارے بلاد میں طمع و حوصلہ
نہ کریں کیونکہ مثل عرب کی مثل ٹکڑیوں کی ہے کہ اگر اُنکو نہ اُڑا دو تو سب کھا لیوین اور اگر ہنکاؤ تو چھوڑ بھاگیں لیکن چاہیے
کہ ثابت قدم اور صادق ہمم رہو تحقیق کہ مین نے تمھارے لیے سارے ملک پرتکو اور ملک و احکامات وغیرہ کو بات بات
لکھے ہیں وہ گویا کہ تمھارے پاس موجود ہیں اور حال یہ ہے کہ عرب تمھارے یہان آ گئے ہیں اگر مجکو خوف اس بات
کا ہوتا کہ عرب ہمارے بلاد میں آجاوینگے تو وہ نہ سنتے یعنی اُنکو خبر بھی نہ ہوتی کہ یکایک میں اُنپر جا پڑتا لیکن جو
اسطرح یک بیک اُنپر جا پڑون تو اُنکی ایک جماعت تو ہم سے مقابلہ کریں اور ایک جماعت اُنکی ہمارے بلاد
مین دھس پڑین اور اپنا تسلط کر لیوین تو وہان کوئی ایسا نہیں ہے کہ اُنکو ان بلاد سے دور کرے دہر گاہ میں تمھارے
ساتھ خروج کرون تو البتہ تمھاری خدمت میں رہونگا وحال آنکہ میں نے قدیم کتابون میں لکھا دیکھا ہے کہ جب اہل
عرب بلد بہنسا اور اُسکے مضافات پر مالک و قابض ہونگے تو اہل صعید یعنی ملک مصر میں سے کوئی اُنسے مقابلہ
نہ کر سکیگا یہ سنکے کہ اس روحی لوقا [illegible] تھا اور یہ وہ شخص ہے جو بعد اس واقعہ کے اسلام لایا اور حاضر ہو کر یہان کی
سرگذشت بیان کی چنانچہ اُسنے اُسوقت کہا اے معاشر ملوک و امرا میں نے بھی پرانی کتابون میں سیر کی ہے تو فی الواقع
اُنمین یہی لکھا ہے کہ جب اہل عرب بلد بہنسا اور اُسکے نواحی پر متسلط ہونگے تو بعد اُسکے اہل صعید کے لیے کوئی اُنسے مقابلہ
نہ کریگا پھر جسوقت ملوک و امرا نے یہ بات سنی تو آگے بطلوس ملک کے اپنے سرون کو جھکا لیا تب بطلوس نے اپنے
نصرانیون میں سے ایسے دس ہزار آدمی انتخاب کیے جنکی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری معروف تھی اور اس
جماعت پر صاحب مالک گھوڑ کو افسر مقرر کیا اور وہ بڑا کافر طاغی تھا اور اُسکا نام [illegible] تھا اور اُسکو ایک سونے کا صلیب

دیا اور ایک اور نشان زرد حریر کا دیا اسکے بیچ میں بیچ ستارے صورت شمس مرتسم تھی اور جو چیزیں انکے لیے ضروری
تھیں وہ سب کچھ مہیا کر دیا مثل خیمہ ہاے دیبا و زربفت رنگ برنگ کے اور شامیانے و سراپردے اور گھوڑے کو تاج خیمہ
وغیرہ سامان اسکے برابر لادے اور اونکے گھوڑوں پر پاکھرین زرنگار رنگ کی پڑی ہوئین اور خیمون پر طرح طرح طلائی و نقرہ اور خیمے
وغیرہ لیسے ہوئے اور صندوق ہاے کلان کے پٹے سونے چاندی کے پتر جڑے ہوئے (یعنے انہین پوشاک و خلعت فاخرہ
جواہر و غیرہ بھیجے ہوئے ساتھ کر دیے) اور جسوقت یہ لشکر یمن سے روانہ ہوا تو وہ سارے ملوک مع اپنی اپنی فوج کے
پیچھے بعد دیگرے ایسی ہوتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر یا دکھیری سے قریب ہوئے تو بطریق اسکا یا وری و پیش
ہوا تھا جسکا نام صندر اس تھا اون لشکرون کی ملاقات کو نکلا اور جسیا بطلیوس نے لشکرون کی میزبانی و مدارات کی تھی اسیطرح
صندر اس نے بھی سبھون کی مہمانداری و خدمتگاری کی اور اپنا ایک لشکر دس ہزار سوار کا صنادید نصرانیون سے تیار کرکے
انکے ساتھ کر دیا اور اپنے لشکر پر ایک بطریق کو جسکا نام دولارس تھا افسر کر دیا اور یہ شخص بھی شجاعت و قوت اور بہادری
و دلاوری میں بطریق ملک کندر کا نظیر سمجھا جاتا تھا پھر یہ سب لشکر باہم متفق ہوکر روانہ ہوئے تا آنکہ شہر تیشت کے
نزدیک پہونچے تب وہان کا بطریق رئیس بھی ان لشکر والون کی ملاقات کو آیا اور یہ بطریق بھی رئیس اعظم اور راس
و سر حلقہ بطارقہ حملہ آور کا تھا چنانچہ یہ سب اسیطرح جا بجا سے جمع و مجتمع ہوتے ہوئے چلے جاتے تھے یہانتک
کہ اس سرزمین میں شرقاً و غرباً یہ لوگ مملو ہوگئے (یعنے وہ ساری زمین حد شرقی سے حد غربی تک ان لوگون سے پر
ہوگئی) پس یہ ماجرا ان لوگون کا تھا راوی نے کہا اور احوال اصحاب نبی علیہ السلام کا یہ تھا جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا
کہ جب اہل اسلام قریب قلعہ و بلدہ دہشور کے نازل ہوئے اور وہان پر عیون و جاسوسان مسلمین بھی بنی طی و قبیلہ
مذحج سے فرو کش تھے اور وہ اپنی زی و ہیئت ان عربون کی سی بنائے تھے جنھون نے تنصر و نصرانیت قبول کی تھی سو وہ
اس لباس میں تردد و تلاش اخبار و تفحص احوال کیا کرتے تھے اور انکے لشکرون میں مختلط ہوگئے تھے اور بڑے زیرک و ہوشمند
تھے کہ از ہمیکر متفرق رہتے تھے پھر جسوقت ان مخبرون نے اسقدر کثرت عساکر کفار کی دیکھی تو انکے تئین ایچ
و پیچ دامنگیر ہوا راوی کہتا ہے مجھسے روایت کی سنان بن قیس الربعی نے طارق بن مکسوح الفزاری سے انہون
نے زید بن غانم الثعلبی سے اور وہ ان لوگون میں سے ہین جو ان فتوح میں حاضر تھے اور اس واقعہ میں شریک لشکر
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے تھے تو وہ بیان کرتے ہین کہ ہم لوگ جسوقت نزدیک دہشور پہونچکر مرج یعنے جوالی میدان میں
بیٹھے ہوئے اصلاح اپنے احوال کی یعنے صلاح و مشورہ اپنے امور میں کر رہے تھے اور ہنوز رخت سفر بارون
سے اتارے نتھے ناگاہ مردم مخبر و جاسوس آ پہونچے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ دشمنون کے لشکر جوق جوق
داخل ہوگئے ہین خالد نے انسے پوچھا کہ تمنے انکے لشکرونکا اندازہ کیا ہے کہ تخمیناً کسقدر ہونگے وہ بولے ہان ہمکو معلوم
ہے کہ وہ دو لاکھ سوار و پچاس ہزار پیادے ہین اور یہ سب بلاد نوبہ و بربہ و بجات سے ہین اور اکثر انہین مردمان

نماشتکار و دیگر قبائل مختلف دیار کے ہین اور سب اپنے بڑے ساز و سامان سے ہین اور اُنکے ساتھ ایک ہزار تین سو
فیل جنگی ہین اُنپر مردان کارزار سوار ہین جسطرح روز واقعہ عراق کے واقع ہوا تھا پھر جسوقت امرا نے یہ خبر سنی تو مضطر
ہوئے اور جو لوگ صابر تھے وہ بدستور ثابت قدم رہے اور یہ آیہ پڑھنے لگے قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا یعنے اے نبی
تو کہدے کہ ہمکو کوئی ضرر نہ پہونچیگا مگر جسقدر کہ حق تعالی نے ہمارے لیے مقرر و مقدر کیا ہے اور خالد نے یہ خبر سنکر کہا
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنے ہمکو کچھ توانائی و قوت حاصل نہین ہے مگر بتائید اُس خدا کے جو برتر و عظیم
ہے و بعدازان یہ آیۃ تلاوت کیا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا
حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنے وہ ایسے لوگ ہین کہ لوگون نے اُنسے جو کہا یعنے اُنکو ڈرایا کہ ہر آئینہ دشمن
تمھارے لیے جمع ہین تو اُنسے تم ڈرتے رہو سو یہ شک انکے ایمان کو اور زیادہ ترقی ہوئی اور کہنے لگے حق تعالے
ہمارے تئین بس ہے اور وہ کیا خوب مددگار ہے و بعدازان یہ آیت پڑھی کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یعنے اکثر چھوٹی جماعت والے بڑی جماعت والون پر
بتائید خداے عز و جل غالب آئے ہین اور حق تعالے صابرون کے ساتھ معین و معاون ہے و بعدازان خالد
نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یارو اپنے تئین پست ہمت و از پا افتادہ نکرو اور صبر و استقامت رکھو کہ حق تعالے
فرماتا ہے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ یعنے تمھین غالب رہوگے کہ حق تعالی تمھارے ساتھ مددگار موجود ہے اور یہ
جمعیت زیادہ تر جمعیت یرموک سے نہین ہے اور نہ یہ کثرت زیادہ تر کثرت جنادین سے ہے (یعنے جیسی جمعیتین و کثرتین
ملک عراق مین ہوئین تھین سو انسے یہانکا ہجوم و ازدحام زیادہ نہین ہے) و باوصف اسکے تم مالک ملک مصر بھی
ہو چکے وہ مصر جو ان کافرون کے غرور عزور کا سرتاج تھا اور اسکے سوا تم مالک وجہ البحری کے بھی ہوئے ہو اور
انکے ملوک و بطارقہ یعنے امراے سو مردون کو قتل بھی کر چکے ہو و باینہمہ ملک شام و یمن و عراق و حجاز یہ سب
تمھارے قبضے مین آگئے ہین اور تمام بلاد تمھارے تحت تصرف مین ہین اور حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے وَقَدْ کُنْتُمْ قَلِیْلًا
فَکَثَّرَکُمُ اللّٰہُ وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا یعنے پہلے تم تھوڑے تھے پھر حق تعالے نے تمکو
بہت کر دیا یعنے تمھاری جمعیت کو بڑھا دیا اور فرمایا کہ تم اوپر کنارے غار نار کے یعنے قعر جہنم کے کنارے تھے
پھر حق تعالے نے تمکو اُس سے نکال لیا اور تمھین وہ لوگ ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک ہو کر تمنے قتال
و جہاد کیا اور فرشتون سے تمکو نصرت ملی اور حق تعالی نے زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تمسے وعدہ فرمایا ہے اس
امر کا کہ لَیَسْتَخْلِفَنَّکُمْ فِی الْاَرْضِ یعنے حق تعالی تمکو خلیفہ و مالک کریگا زمین مین اور دوسری جگہ فرمایا ہے
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ یعنے ضرور ضرور ہم اُنکو خلیفہ روے زمین کا
کرینگے جیسا کہ اُن لوگون کو کیا تھا جو اُنسے پیشتر تھے یعنے اہل دین اور علاوہ ان سب باتون کے بڑی بات یہ ہے کہ

تم مین سے جو راہ خدا مین قتل ہوگا لامحالہ اُسکے لیے بہشت ہے کہ روح اُسکی نقل کریگی اُسکے بدن سے طرف روح وریحان
یعنے بجانب آسایش و نسیم خوشبو و رحمت کردگار کے اور مستوجب رضاے پروردگار ہوگا چنانچہ یہ کلام خالد کا
جب لوگون نے سنا تو وفور فرح و سرور سے سبکے منھ روشن ہوگئے اور سب یکزبان ہوکر بولے ای خالد ہم لوگ
سب تمھارے روبرو حاضر ہین اور ہمنے اپنی جانون کو بطلب رضاے خدا کے ہبہ و فدا کیا ہی اور **واقدی** علیہ
الرحمہ نے کہا کہ بعد ازان خالد نے یزید بن معرج التنوخی کو پاس عمرو بن عاص کے بہت جلد روانہ کیا اور احوال
یہان کا کہلا بھیجا تب عمرو نے بمجرد سننے اس خبر کے اپنے برادر عمزاد خارجہ کو مصر مین بجاے خود مقرر کیا کہ خارجہ مرد
صالح تھا اور سواے اُسکے اور بھی چالیس شہسوار اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مصر خاص مین مامور کردیے اور
خود وہان سے مع چار ہزار سوار کے روانہ ہوئے پھر جب عمرو بن عاص لشکر اسلام مین خالد کے پاس پہونچے تو
مسلمین اُنکے پاس مجتمع ہوئے اور بعد سلام کے کہنے لگے ای امیر ہمتو آپکی جانب سے یعنے بجاے آپ کے کافی تھے
(مراد اس کلام سے یہ ہے کہ آپ نے کیون تکلیف کی اور کس لیے قدم رنجہ فرمایا) تب عمرو نے جواب دیا کہ ہان تمکو ایسا ہی
جانتا ہون ولیکن اسوقت سکونت تمھاری بلاد دشمن مین ہے مجھے سزاوار نہ تھا کہ مین ایسی خبرین بہانکی سُنکر تمسے
تقاعد کرکے بیٹھ رہتا اس کلام سے سائر مسلمین مسرور و شادمان ہوئے اور براے مقابلہ و مقاتلۂ دشمنون کے مستعد و آمادہ
ہوگئے چنانچہ ہر روز طلائع سوار دنکا غول غول ہوکر براے تردد مثل اخبار نکلتے تھے آخر اسی عرصے مین ایک روز
ایسا ہوا کہ فضل بن عباس بن عبد المطلب اور اُنکا برادر حقیقی عبد اللہ بن عباس اور جعفر بن عقیل برادران
جعفر مثل علی و مسلم و عبد اللہ بن زبیر و سلیمان بن خالد بن الولید و محمد بن فرجہ بن عبد اللہ و عبد اللہ بن المقداد و عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب و عبد اللہ بن عمرو بن العاص و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و محمد بن سلمہ و عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق
و زیاد بن مغیرہ بن شعبہ اِن سب نے جنگ کی تیاری کردی اور باتباع ان لوگون کے دیگر بزرگوار تقریبًا چار ہزار
ابرار اولاد صحابہ و امراے ذی اقتدار و اولاد صاحبان رایات ذیشان سے اور ایک ہزار جمعیت مختلط و مختلف
عرب مہاجرین و انصار سے آمادۂ پیکار ہوگئے چنانچہ اپنی زرہین اپنے تنون پر سجے ہوئے اور پگڑیاں بنے ہوئے تلوارین
پرتلون مین لٹکائے ہوئے نیزون کو زیر ران دبائے ہوئے سپرین دوش پر لگائے ہوئے اس شان و شوکت سے روانہ ہوئے
تا آنکہ قریب ایک دیر کے پہونچے جو وہان لب جبل واقع تھا اور وہ معروف بدیر مسیح تھا تب اس مقام سے انکشاف
احوال و تفحص اخبار کرنے لگے پھر وہ اسی حال مین مصروف تھے کہ ناگاہ ایک غبار منعقد مثل بگولہ سمت افق آسمان کے
نظر آیا اُسوقت ان اصحاب مین سے ایک نے دوسرے کو دیکھا بعض نے کہا یہ غبار وحشیان صحرا کا ہے اور
بعضون نے کہا اگر ایسا ہوتا تو آخر یہ غبار پھٹکر منتشر ہوجاتا بلکہ یہ گرد لشکر کی ہے اسواسطے کہ جب گھوڑے
دوڑتے ہین تو اُنکی ٹاپون سے اسطرح کی غبار تہ بستہ اُڑتی ہے اور **راوی** نے بواسطۂ ابو الزناد و عبد اللہ

وابو مالک انطوانی وطارق بن شہاب البجلی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جس وقت
مین کہ ہم لوگ فضل بن عباس کے ساتھ اُس معرکہ مین باتین کر رہے تھے ناگاہ وہ غبار ہمارے قریب آیا اور اُس
سے دس ہزار سوار نمودار ہوئے انکے ہاتھ مین بہت سے نشان اور علم تھے جس وقت ان لوگون نے ہمکو
دیکھا تو اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے [illegible] اہل دین [illegible] حملہ آوری [illegible] انتہا ہو اور ایسا
ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ضرار بن ازور ہم لوگون سے جدا چلے تھے اور انکے ہمراہ دو سو آدمی اہل نجدہ و شجاعت کے تھے اور وہ سب
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ لوگ شاہراہ چھوڑ کر پہاڑ کے راستے سے آتے تھے تو چلتے چلتے
ناگاہ ایک ایسا غبار اٹھا کہ ہمارے اُنکے درمیان حائل ہو گیا یہانتک کہ وہ ہم تک پہونچنے سے عاجز رہے جس وقت
ضرار وغیرہ نے اُس غبار مین ایک لشکر جرار دیکھا تو اپنے اعزا اور اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا اُسوقت ضرار جیسے
روبرو نکل آئے اور کہنے لگے لا فرار [illegible] یقین [illegible] ان اعدا نے ضرار وغیرہ کو [illegible]
ندی اور چارون طرف سے گھیر لیا [illegible] ہو گیا [illegible]
باستقلال و استقامت تمام صحابہ نے ثبات کرام اختیار کیا تا آنکہ [illegible] نے انکو ہمگی اطراف و جوانب سے محاصرہ
کر لیا فللہ در ضرار بن ازور حق [illegible] ضرار کو جزائے خیر دے کہ انھون نے نہایت شجاعت سے مقابلہ کیا اور تھوڑی دیر مین
اصحاب ضرار سے ایک جماعت شہید ہوئی ناگاہ گھوڑا ضرار کا زخمی ہو کر گر گیا تو اعدا نے انکو اسیر کر لیا اور انکے بقیہ ہمراہیون
سے بھی ایک جماعت کو قید کر لیا اور ان بہادرون نے [illegible] جسنے مقابلہ کیا صاحب [illegible] آخران [illegible] نے
ضرار اور انکے اصحاب کی مشکین کسکر اپنے گھوڑون کی [illegible] باندھ لیا اور انکو اپنے لشکر اعظم کی طرف روانہ کیا اتفاقاً
اُن قیدیون مین سے ایک شخص مولی معاذ عبد الرحمن بن ابی بکر سے یعنے انکا غلام آزاد کردہ جسکا نام سالم تھا چھوٹ
بھاگا اور دوڑتا ہوا بشتابی تمام خدمت مین خالد اور عمرو کے پہونچا تب اُسوقت مسیب بن نجبہ الفزاری اور رافع
بن عمیرة الطائی بہ جمعیت اکثر کھڑے ہوئے اور دونون نے ہمراہ صحابہ سے پانچ ہزار صحابی اپنے ہمراہ لیے اور ایک
شخص اہل جزیرہ مین سے جو اسلام لائے تھے انکے ساتھ ہو لیا تاکہ غیر شاہراہ کے انکو کسی اور راستے سے لیجاوے
چنانچہ وہ لوگ وہان ایک دیر کے قریب جاکر کمینگاہ مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے تا آنکہ وہ بطریق جسنے ضرار
واصحاب ضرار کو اسیر کیا تھا نزدیک کمینگاہ کے مع اپنی جماعت کے آپہونچا اور اُسکو کمین نشینون کی کچھ خبر نہ تھی
اور نہ کچھ انکا اثر و نشان پایا جاتا تھا اُسوقت اُس رہبر نے مسلمانون سے کہا مجھے یقین ہے کہ تم اُس قوم پر سبقت
پاؤ گے ابھی تم یہین گھات مین چھپے چپکے بیٹھے رہو (یعنے جبتک کہ وہ تمھاری گھات پر پہونچین) اور جسقدر لوگ
ہمراہ ضرار وغیرہ قیدیون کے گئے تھے وہ سب پانسو سوار تھے راوی نے کہا اور ایسا ہوا تھا کہ جب خبر اسیری ضرار
وغیرہ کی خالد و عمرو کو پہونچی تھی اور مسیب و رافع آمادہ تاخت ہوئے تھے اسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی

بہت اندوہگین تھی اور اسیری اپنے بھائی کی اُسپر نہایت شاق تھی پھر جسوقت مسیب و رافع جماعت صحابہ ہمراہ
لیکر طلب ضرار روانہ ہونے لگے تو وفور سرور سے اُسکا منھ روشن ہوگیا اور وہ بھی مردانہ وار اپنے ہتھیار لگا کر خالد
کے پاس آئی اور اُسوقت قوم روانہ ہوتی تھی تو کہنے لگی ای امیر مین تمسے بواسطہ طاہر و مطہر یعنے خدا کی قسم دیکر سوال
کرتی ہون کہ مجھے بھی ان جانے والون کے ساتھ جانے دو قریب ہے کہ مین اُنکے مشاہدہ و مشاہد مین حاضر و شریک ہون
تب خالد نے مسیب و رافع سے کہا تم لوگ اس لڑکی کی شجاعت و براعت یعنے اُسکی بہادری کو خوب جانتے ہو اُسکو
بھی اپنے ہمراہ لیلو اُنھون نے کہا سمعًا و طاعةً یعنے ارشاد آپکا ہمنے بگوش دل سنا اور بجا لائے آخر وہ بھی ہمراہ
گئی غرضکہ یہ لوگ اُس مقام مین جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جسوقت کہ کمین نشین تھے ناگاہ اُنکو ایک گرد نمودار ہوئی
تب رافع نے کہا یارو ہوشیار ہوجاؤ یہ سُنکے قوم فورًا بیدار ہمت ہوگئی اور قوم فجار کو جا لیا اور وہ لوگ بحیر ضرار
وغیرہ اسیرون کو گھیرے ہوئے چلے آتے تھے اور ضرار اُسوقت یعنے بازو بستہ سے بہت متالم و اندوہگین تھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے

الا ابلغا قومي وخولة انني +	اسير رهين موثق اليد بالقيد +	وحولي علوج الروم من كل كافر
واصبحت فيهم لا اعيد ولا ابدي	فلو انني فوق الجواد راكبًا +	وقائم حد العضب قد ملكت يدي
اذل بهم الروم اذلال نقمة +	واسقيهمو اوسط الوغا اعظم الكيد	فيا قلب مت هما وحزنًا وحسرة
ويا دمع عيني كن معينا على خدي +	فلو ان اقوامي وخولة عندنا +	والزم ما كنا عليه من العهد +

(مترجم کہتا ہے کہ قولہ الا ابلغا معمول شعراے عرب ہے کہ اکثر صیغہ مخاطب مین بزیادۃ الف بنا بر وزن شعر علی نہج تثنیہ
استعمال کرتے ہین) یعنے ای مخاطب تو میری قوم اور خولہ میری خواہر کو خبر پہونچا دے کہ مین اسیر و بندی ہون اور دست
بستہ قید محکم ہون اور میرے گرد بے دینان روم ہین کہ وہ سب کے سب کافر ہین اور مین اُنکے ساتھ صبح کیا کرتا ہون یعنے
اُنکے ساتھ ہون اسطرح کہ نہ عود کرسکتا ہون نہ بدء یا سکتا ہون اور کاش کہ مین اوپر گھوڑے کے سوار ہوتا اور تیز حد سیف
پر دسترس رکھتا یعنے شمشیر بُران پر قادر ہوتا تو ہاتھ میرے مالک ہوتے یعنے اُس حالت مین البتہ میرے تئین غلبہ
و استیلا ہوتا کہ مین ذلیل و خوار کرتا روم کو از روے ذلت کینہ کشی و سختی کے اور مین پلاتا اُنکو عین وغا مین جام درد و اندوہ
شدید کا پس ای دل تو مردہ ہوجا غم و رنج و حسرت مین اور ای اشک میری چشم کے تو چشمہ جاری ہو میرے عارض پر اور کاش
ایسا ہوتا کہ میری قوم اور میری خواہر خولہ میرے پاس ہوتی تو لازم کرتا مین اپنے لیے اُس امر کو جسپر مرا عہد ہے یعنے حمایت
دین اور شہادت واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ اشعار ضرار کے سُنکر خولہ اپنی کمینگاہ سے بیساختہ بول اُٹھی کہ ای بھائی
بزرگوار ہر آئینہ حق تعالی نے آپ کی دعا قبول کی اور آپ کی تضرع و زاری و مناجات و انکساری پذیرا فرمائی مین خولہ
حاضر ہون بعد ازان خولہ نے باواز بلند تکبیر کہکر دفعةً حملہ کیا اور اُسیدم مسیب و رافع بھی تکبیر کرتے ہوئے حملہ آور
ہوئے اور جبیر بن سالم بیان کرتے تھے جب ہم لوگ ہنگام وغا تکبیر کہتے تھے تو ہمارے گھوڑے بھی بالہام الہی سے

صداے تکبیر پر چیل وشور کرتے تھے پھر اسوقت جب ہم لوگون نے خولہ ورافع ومسیّب کے ہمراہ ملکر نعرہ ویورش کردیا
تو ایک ساعت سے زیادہ نگذری تھی کہ تمام ان دشمنون کو قتل کرڈالا اور حق تعالے نے ضرار اور اُنکے اصحاب کو اُس
قید وبند سے مخلصی بخشی پھر ہمنے گھوڑے اُس قوم کے اور رخت وسلاح اُنکے لے لیے اور یہ پہلی انکی غنیمت حاصل ہوئی
اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ ہنگام وغا جسوقت ضرار مع اپنے اصحاب کے انسے خلاص ہوئے تھے تو فوراً ایک
گھوڑے ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایک نیزہ جو پڑا ہوا تھا اُسکو اُٹھاکر قوم پر حملہ کیا اور یہ اشعار اُنکی زبان پر جاری تھے

لَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ ✦ مُفَرِّجَ أَحْزَانِي وَغَمِّي وَكُرْبَتِي ✦ فَقَدْ نِلْتُ مَا أَرْجُوهُ مِنْ كُلِّ رَاحَةٍ
وَجَمَعْتَ شَمْلِي ثُمَّ أَشْفَيْتَ عِلَّتِي ✦ فَيَا وَيْلَ كَلْبِ الرُّومِ إِنْ ظَفِرَتْ يَدِي ✦ سَوْفَ أَعْلُوهُ بِالْحُسَامِ بِنَقْمَتِي ✦
وَأَتْرُكُهُمْ جَمْعًا صَرْعًا عَلَى الثَّرَى ✦ كَرَمِيَّةٍ فَوْقَ الْأَرْضِ مِنْ عَظِيمِ ضَرْبَتِي

یعنے تیرے ہی لیے حمد وثنا ہے اے
میرے مالک ہر حال وہر ساعت مین کہ تو ہی کھولنے والا اور دور کرنے والا میرے رنج وغم وسختی کا ہے وبتحقیق کہ مین اُس مراد
کو پہونچا جسکی مین آرزو رکھتا تھا ہر گونہ راحت وآرام سے کیونکہ تونے میرے امور پراگندہ اور میری خاطر پریشان کو
جمع کردیا اور میرے آزار کو تونے شفا دی پس ویل وہلاکی ہے سگان روم کے لیے اگر مجھے انپر دسترس ہوئے اور یہ قریب
ہے کہ مین شمشیر اپنے غضب اور کینہ کشی کی اُنپر بلند کرونگا اور مین اُن سب کو یکسر روے زمین پر افتادہ چھوڑ دونگا اپنی
ضربت شدید سے جسطرح شکار تیر خوردہ زمین پر تڑپتا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جب ضرار انشاء اشعار
سے فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک جماعت سوارون کی شکست یافتہ آملی اور سبب اسکا یہ ہے کہ جسوقت رومیون نے
فضل بن عباس پر حملہ کیا تو اُسوقت اُنھون نے اور اُنکے بنی اعمام نے ملکر اُنپر ایک نعرہ مارا اور اُنکو للکار لیا اور اُنکی
کثرت عدد سے کچھ باک نہ کرتے تھے اور اُنھون نے صبر کیا تھا صبر دلیران گرامی قدر کا اور اُسوقت زحمت شدید تھی اور
حصول مرام دشوار تھا اور سیل خون روان تھا اور آسمان تیرہ وتاریک تھا (یعنے گرد وغبار جنگ گاہ سے) اور آسد غم وزرم
گرم تھا اور ہیر دمدلا اور صرف ہمت مین مصروف تھے اور ہنگامہ قتال بڑے زورون پر تھا اور جنگ عظیم برپا تھا اور
اُس آن کوئی کسی کا انیس وغمخوار نہ تھا جنکی لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی طعن سنان وضرب شمشیر کی بڑی تیزی
تھی مردم مبارز سر گرم جانفشانی تھے اور جوانان قتال سخت کدکرتے تھے گردنین ماری گئی تھین آنکھین نکل پڑی تھین انجام
کار دشوار ہوگیا تھا چاند سورج تیرہ وتار ہوگئے تھے اُسوقت حال مسلمین کا یہ تھا کہ باعث کثرت مشرکین کے انکے درمیان
مین معلوم نہ ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو نہین پہچانتے تھے مگر بصداے تہلیل وتکبیر یا باواز صلواۃ ودرود اوپر بشیر
ونذیر کے صلّے اللہ علیہ وسلّم اور حال یہ تھا کہ اُس آن فضل نے صبر جوانمردان گرامی قدر کا فللّٰہ درّ الفضل یعنے حق تعالیٰ
فضل کو جزاے خیر دیوے اور اُنکی نیکوئی زیادہ کرے کہ اُنھون نے وقت شدت حرب کے بنفس نفیس اپنے
کیا خوب چالاکی وچابکی کرتے تھے کہ کبھی صفین میمنہ کی میسرہ پر الٹ دیتے تھے یعنے اودھر سے ادھر بھگا دیتے تھے

اور کبھی یہ سے میسرہ کے میمنہ پر ہٹا دیتے تھے اور وقت جنگ کے انکے ہاتھ مین نشان تھا یا عزوشان و لله در مسلم بن عقیل و اخواتہ یعنے حق تعالیٰ جزاے خیر اور نیکو ئی مسلم اور انکے بھائیون کی زیادہ کرے کہ انھون نے اُس شدومد سے قتال کی کہ بسبب قطع کیا و اللہ بکے یعنے اس سبب سے کہ انھون نے بڑے بڑے دلاورون کے کلیجے پھاڑ ڈالے اور جگر انکے چھید ڈالے تھے تو زمین انکی تمام خون چکان تھین و لله در سلیمان بن خالد یعنے حق تعالیٰ جزاے خیر و نیکوئی سلیمان بن خالد کی زیادہ کرے کہ وہ واقعہ دیر یعنے جنگ دیر مین قریب حدود طرطی درمیان ایک قریہ موسوم بدیر ورد کے شہید ہوئے اور انکے ساتھ عبداللہ بن سعد او ر ایک گروہ بھی شہید ہوئے اور قریب ہے کہ اسکا ذکر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ محمد بن مسلمہ انصاری نے بیان کیا کہ ہمنے یہ مقاتلہ قتال موت کا کیا تھا اور ہمکو یقین ہوا کہ آخر اسی مقام سے ہے اور جس وقت سے آفتاب بر آمد ہوا برابر تا غروب قتال کرتے رہتے اور ہمنے رومیون سے مقتلہ عظیم سے جماعت کثیر کو قتل کیا چنانچہ فضل بن عباس نے ایک بطریق یا دری عظیم کی طرف قصد کیا اور وہ سوار تھا گویا کہ ایک برج ہونے کا نظر آتا تھا یعنے وہ بلند قامت و مغرق بزر تھا) تا آنکہ فضل نے اُسکے سینے مین بھالا مارا کہ اُس کی پشت سے پار ہو گئی جب یہ حال رومیون نے دیکھا تو انکے دلون مین طیش آیا پھر درمیان ہمارے اور انکے ہنگامہ قتال گرم ہوا اور اس وقت مسلمین سے چالیس مرد شہید ہوئے اور مشرکین مین سے تین سو آدمی مارے گئے اور ہم مین سے کوئی مقتول ہوتا تھا جب تک کہ انمین سے ایک جماعت کو قتل نہ کر لیتا تھا پھر جس وقت ہم اُس معرکہ مین مشغول تھے اور ہمکو یقین تھا کہ موت ہماری اسی موقف مین ہے اور ہم اس جنگ پر خوب جان نثار ہونے تھے کہ ناگہان ایک غبار نمودار ہوا اور ایک شور اٹھا و بعد از انکہ غبار رایات اسلامیہ و جماعت محمدیہ سے بر طرف ہوا تو ر تعداد دو ہزار سوار نظر پڑے اور پہلے شہسواران بزرگوار و سرداران ابرار نمایان ہوئے کہ ایک تو مقداد با ہزار سوار تھے اور دوسرے زیاد بھی ہزار سوار سے تھے پھر انکے پیچھے قعقاع بن عمرو و شرحبیل بن حسنہ اور انکے دونون کے ساتھ بھی ہزار سوار تھے تب مقداد نے کچھ درنگ نکی کہ حملہ کیا اور فوج دشمن مین گھس گئے اور یہ اشعار زبان پر جاری تھے

أَلَا إِنَّنِي الْمِقْدَادُ فِي الْحَرْبِ صَائِلٌ ۔ وَسَيْفِي عَلَى الْأَعْدَاءِ أَعْمَارَ آكِلٌ

وَأَضْرِبُ بِالسُّمْرِ الطِّوَالِ الذَّوَابِلِ ۔ وَلِي هِمَّةٌ بَيْنَ الْوَرَى الْعِدَا

فَلَيْسَ لِسَيْفِي فِي الْأَنَامِ مُبَارِزٌ ۔ وَلَيْسَ لِشَخْصِي فِي الْأَنَامِ مُنَازِلُ

إِذَا اشْتَدَّ الْأَهْوَالُ كُنْتُ أَنَا مَعًا ۔ لَهَا تَشْهَدُ الْأَبْطَالُ بَيْنَ الْقَبَائِلِ

یعنے آگاہ ہو کہ ہر آئنہ مین مقداد ہون اور حرب مین حملہ آور ہون میری تلوار ہمیشہ دشمنون پر دراز ہے یعنے مین اعدا پر مدام شمشیر علم ہون اور جسوقت ہنگامہ ہولناک ہوتا ہے تو مین اُسکے آگے آگے ہوتا ہون اور تلوار لمبی پر تلے والی سے قتل کرتا ہون اور میری ہمت بلند درمیان خلائق اعدا یعنے جمہور دشمنان مین مشہور ہے یہانتک کہ انکے مردم دلاور گواہی میری ہمت کی میان قبائل کے دیتے ہین اور جہان مین کوئی مبارز مقابل میری سیف کا نہین ہے اور نہ میرے کالبد عظیم کے لیے دنیا مین کوئی جایگاہ ہے

یعنے عالم مین بے سے مرتبے کی گنجائش نہین ہے یہ اشعار رجز پڑھکر مقداد درمیان غنیم کے گھس گیے اور بعد انکے زیاد بن ابی سفیان نے حملہ کیا اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے

جَدِّی یَزِیْدُ مِنْ اَشْرَفِ الْعُرْبَانِ + وَابْنُ عَمِّی اَحْمَدُ الْعَدْنَانِ ++

اَطْعَنُ فِیْ کُلِّ کَافِرٍ جَبَانٍ + وَکُلِّ قَلْبٍ نَاقِصِ الْاِیْمَانِ

اَنَا زِیَادُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ --

مَعِیْ حُسَامٌ ثُمَّ ... ثَانِیْ + +

یعنے مین زیاد بن ابی سفیان ہون میرا جد اشرف عرب مشہور تھا اور پسر عم میرا یعنے میرا برادر عمزاد احمد ہے نسل عدنان سے میرے پاس شمشیر بران ہے اور نیزہ ہے اُسی شمشیر کا ثانی نہین ہے اور سوا ہین تلوار و نیزہ مارتا ہون ہر کافر نامرد کو اور اُن سب کو جنکے قلب ناقص الایمان ہین یہ رجز پڑھکر پھر زیاد بھی دشمنون کے پرے مین گھس پڑے اور میمنہ والون کی صفین میسرہ پر اور میسرہ والون کی صف کو میمنہ پر الٹ دیا پھر قلب لشکر مین دھس پڑے اور رومی اُنکے سامنے سے بھاگے جاتے تھے اور اُنکے درمیان تلوارین مارتے ہوئے طولاً و عرضاً یعنے سامنے اور چپ و راست ترکتازی کرتے تھے اور بعد اُنکے پھر قعقاع بن عمرو التمیمی نے لشکر حملہ کیا اور وہ اپنی رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

مَعِیْ حُسَامٌ یَبْرِیْ الْاَدْرَاعَ + مَتیٰ اِذَا طَالَ فِی الْحَرْبِ بَاعٌ +

اَنَا الْهُمَامُ الْفَارِسُ الْقَعْقَاعُ + وَیَقْطَعُ الْهَامَاتِ وَالْاَضْلَاعَ

اَللَّیْثُ ہُمَامٌ ضَیْغَمٌ مُسْلَاعٌ ++ یَا وَیْلَ اَهْلِ الشِّرْکِ وَالنِّزَاعِ

یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار قعقاع ہون شیر ہمت ہون اور وہ شیر زبردست ہون جسکے سب زیر دست ہین میرے پاس وہ شمشیر ہے جو زرہون کو دور کرتی ہے اسطرح کہ سرون کو کاٹ ڈالتی ہے اور پہلوون کو پھاڑ ڈالتی ہے اور پسلیون کو توڑ ڈالتی ہے ویل اور وائے ہے اہل شرک اور اہل نزاع کرنے والو جبکہ حرب مین طول ہوا اور لڑائی بڑھ گئی تو پھر رحم و کرم کہان ہے راوی کہتا ہے کہ پھر اُنکے بعد شرحبیل بن حسنہ نے حملہ کیا اور رجز مین یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری تھے + اَلَا یَا عُصْبَةَ الْاِسْلَامِ صُوْلُوْا + بِحَدِّ الْمَشْرَفِیْ وَالرُّمْحِ الطَّوِیْلِ + وَکُوْنُوْا فِی الْوَغَا قَوْمًا کِرَامًا + وَعِنْدَہُمْ فِی الْمَنَایَا لَا تَزَلْزَلُوْا + یعنے اے پہلوانان و جوانمردان اسلام حملہ کرو دشمنون پر تیغ تیز و صیقل کردہ سے اور چکھاؤ انکو حوض موت سے یعنے انکو جام ہائے مرگ پلاؤ و آشکارا اسسے مراد یہ ہے کہ انکو قتل کرو للکار کر ضرب نیزۂ دستی اور طعن سنان دراز سے اور رہو تم جنگ مین اُس حالت مین کہ تم قوم گرامی ہو اور سختیون مین اُنسے تم اپنے پاؤن پیچھے نہ ہٹاؤ اور قدمون کو لغزش نہ دو راوی کہتا ہے کہ بعد ازان بقیہ سواران مذکور (یعنے وہ دو ہزار جو مقداد و زیاد کے ہمراہ تھے اور وہ ہزار سوار جو قعقاع و شرحبیل کے ساتھ تھے) باہم آگے پیچھے آ پڑے اور اُسوقت زیاد اُس قوم مین گھسے ہوئے تھے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے چنانچہ انھون نے قصد اُس بطریق اعظم کا کیا جو مالک بیا الکبری تھا اور اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ بائین شانے سے اُسکی نوک چمکتی نظر آتی تھی تب اُسوقت مسلمانون مین یکبارگی ایسا شور تکبیر کا بلند ہوا اور صدائے کوہ سے آواز تکبیر آنے لگی اور صدمۂ سم اسپان یعنے گھوڑون کی ٹاپون سے زمین ہلنے لگی اور ہر ایک امیر لشکر نے ہر ایک بطریق پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا

پس تھوڑی ہی دیر نہ گذری تھی کہ وہ ساری فوج دشمن کی پسپا ہو کر بھاگ نکلی اور رفتار سے بھاگ لی کوئی ایک دوسرے کو مڑکر
نہ دیکھتا تھا اور مسلمانون نے اُنکا تعاقب کیا اور قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یعنے بعضون کو مار لیتے تھے اور بعضون کو
بندی کر لیتے تھے یہانتک کہ وہ فوج ہزیمت خوردہ گریزان گریزان بحیرۂ دمیدوم مین پہونچے اور راوی کہتا
ہے کہ جسوقت ضرار اور اُنکے اصحاب آگے بڑھتے ہوئے لڑ رہے تھے کہ ناگاہ رومی بھاگ نکلے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے
اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا تو کتنون کو قتل کیا اور کتنون کو گرفتار و قید کر لیا اور ان مسلمانون کو حال ضرار اور
اُنکے رفقا کا کچھ معلوم نہ تھا پھر جسوقت اُن لوگون نے ضرار اور اُنکے رفیقون کو دیکھا تو بعد سلام کے اُنکو مبارکباد دی
سلامتی کی دی اور اُن سے ماجراے ستیز و گریز دشمنون کا اور قتل و قید کر لینا اپنا بیان کیا بعد ازان پاس مسیب اور
اُنکے اصحاب کے سب مجتمع ہوئے اور اُنکو جاے مہر کرا اور جاے مقتولون کی دکھلائی یعنے رزمگاہ اور قتلگاہ
اُنکو نشان بتایا تب وہ سب بے نہایت خرم و شادمان ہوئے اور راوی کہتا ہے جسوقت فضل مع اپنے اصحاب
کے بعزم طلاعۃ یعنے گشت و نگرانی کے برآمد ہو کر خالد اور عمرو سے ملاقات کرتے ہوئے روانہ ہو گئے تو خالد نے عمرو
سے کہا یا ابا عبداللہ ہر آئینہ فضل اور اصحاب خاص آپکے عزیز و مکرم تر ہین بہ نسبت عامۂ مسلمین کے جو آپکے ہمراہ ہین اور
مجکو اندیشہ ہے اس بات کا کہ شاید طلیعہ رومیون کا نکلا ہو تو ہمارے اصحاب کو ضرر پہونچا دینگے یہ سنکے عمرو نے کہا کہ
ابو سلیمان میری خاطر مین بھی یہی خطور ہوا تھا آخر اس باب مین تمھاری کیا راے ہے خالد نے کہا میرے نزدیک
راے یہ ہے کہ اُنکے پیچھے ایک دوسرا طلیعہ روانہ کرو تب عمرو نے کہا یہ راے بہتر ہے بعد ازان عمرو نے زبیر بن العوام
و ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کو طلب کر کے اس مشورہ سے مطلع کیا پھر جب وہ دونون آمادہ روانگی ہوئے
تو خالد نے بھی ارادہ کیا کہ اُنکے ہمراہ سوار ہو جاوین مگر زبیر نے اُنکو منع کیا اور قسم کھائی کہ مین خود ہی جاؤنگا تمکو جانے
نہ دونگا پھر زبیر اپنی ہمراہی کے لیے سوارون کو انتخاب کر کے روانہ ہوئے تا آنکہ قریب رزمگاہ پہونچے اور جماعت مسلمین
سے جو ہمراہ فضل بن عباس کے تھے ملاقات ہوئی تو وہ اسوقت روم کو شکست دے چکے تھے جیسا کہ ابھی ہمنے ذکر کیا
ہے بعد ازان مسلمانون نے تمام اسباب سلاح اور گھوڑے وغیرہ جمع کیے پھر وہان سے خوشی بخوشی اور اپنے اعدا پر ظفر پا لی
سے بامسرت و خرمی طرف اپنے اصحاب کے اپنی لشکرگاہ کو پھرے راوی نے کہا جب غازیان جرار سالماً و غانماً
اپنے لشکر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ چھ سو اسیران روم تھے تو بروقت پہونچنے کے مجاہدون نے باواز بلند ذکر تہلیل و تکبیر کا اور
اوپر بشیر و نذیر کے درود و سلام کا اعلان کیا پھر سائر مسلمانان لشکر ان کلمات طیبات مین شریک و ہمزبان ہوئے
اور جب ان لوگون نے اُنکے ہمراہ اسباب غنیمت معاینہ کیا اور بندی روم کے دیکھے تو اُنکو اسکی بڑی خوشی ہوئی پھر السلام
سلام علیکم ہونے لگی پھر عمرو بن عاص اور خالد بن الولید اور سائر امراے کبار سے ملاقات ہوئی اور سب نے اس نصرت و
فیروزی سے تفاؤل کی اور اسکو شگون نیک سمجھے پھر قیدیون کو پیشگاہ عمرو و خالد کے حاضر لائے اور جب شب ہوئی

تو اُس میدان مین آگ کی روشنی کی اور ساری رات تلاوت قرآن مین بسر کی اور خداوند شان کی جناب مین تضرع
و التجا کرتے رہے اور کوئی اُنمین خالی اُس سے نتھا کہ وہ رکوع و سجود مین نتھا اور رات ہی کو یہ ماجرا تو ہوا اُدھر
قیصر نے بند کیا ہی تھا ما منہ زمان روم سے وہ اپنے پادریون اور ملوک کے پاس جا پہونچے اور انکو خبر اپنی سرگذشت کی
سنائی تو انکو اپنے مقتولون کا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے لوگون کی اسیری بہت شاق ہوئی جب اُنھون نے تیاری جنگ کی
کر دی کہ اپنے ساز و اسباب حرب سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اپنے گھوڑون پر اور اونٹون ہاتھیون پر سوار
ہوئے اور کوچ کیا اور قطع مسافت مین شتابی و تیز روی کرتے تھے اور بڑی دھوم سے طبل و نرسنگا اور چنگ
وغیرہ باجے جنگی بجاتے جاتے تھے اور قیس بن حارث نے بیان کیا کہ مسلمانون نے بعد اس واقعہ کے ایک روز
وہان مقام کیا اور حال یہ تھا کہ امرایان بہادر شان و دلاوران جانفشان ہر روز سوار ہو کر ہر سمت واسطے
استکشاف اخبار کے دور دور نکل جاتے تھے چنانچہ جس روز ہمارا وہان مقام تھا اُسکے دوسرے روز ہم لوگ
بیٹھے ہوئے تھے اور طلیعہ اُن بہادرونکا گشت کے لیے گیا ہوا تھا اور وہ ہر طرف نظر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک غبار
اُٹھا ہوا دیکھا پھر جب وہ افق آسمان کی طرف مرتفع ہوا تو انبوہ آدمیون کا اور ہجوم گھوڑونکا نظر آیا کہ وہ مانند
ملخ کے پران اور مثل سیل کے روان چلے آتے تھے اور از دحام اسپان سخت ہجام سے اور انکی ٹاپون سے زمین ہلتی تھی
یہ دیکھکر وہ لوگ جو گشت کو نکلے تھے پھر پڑے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس حال سے خبر دی اُسوقت لشکر مین منادی
نے ندا دی کہ اَلنَّفِیْرَ اَلنَّفِیْرَ یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبُوا وَفِی الْجَنَّۃِ ارْغَبُوا وَفِی الثَّوَابِ اطْلُبُوا یعنے کوچ ہے کوچ ہے اے لشکر خدا سوار
ہو اور خواہش جنت مین شتاب روی اور طلب ثواب مین جلدی کر یہ سنتے ہی جملہ مسلمان اپنے ہتھیارون کی طرف
دوڑ پڑے اور اپنی زرہین پہننے لگے اور اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور نشان بلند کیے اور پٹکے پھریرے کھول دیے
اور زینت ساز ہائے حرب سے آراستہ ہو گئے اور اپنے دلون کو آلودگیہائے تعلقات سے پاک کیا اور اپنی
جانون کو خدا کے لیے بیچ ڈالا اور تھوڑی دیر نہ گذری کہ سب تمام تر مستعد ہو گئے اور خالد و عمر یہ دونون کھڑے
ہوئے تعبیہ و ترتیب لشکر کرتے تھے کہ نیزہ بازون بھالے والون کو قلب لشکر مین کیا مثل فضل بن عباس اور انکے
برادران عم زاد و سادات بنی ہاشم سے کہ وہ جعفر و مسلم و علی[ا] اولاد عقیل بن ابی طالب تھے اور زیاد بن ابی سفیان بن الحارث
اور مثل انکے دیگر دلاوران تہمتن و رستم نژاد تھے اور جناح ایمن یعنے لشکر کے داہنے بازو پر زبیر بن العوام اور مقداد
بن اسود الکندی اور مسیب بن نجبہ الفزاری کو مقرر کیا اور جناح الیسر یعنے لشکر کے بائین بازو پر قعقاع بن عمر التمیمی
و ہاشم بن مرقال و غانم بن عیاض الاشعری و ابوذر الغفاری و جابر بن عبد اللہ انصاری وغیرہ کو مامور کیا اور خالد
و عمر و قلب لشکر مین قائم رہے اور اُن دونون کے ساتھ عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب تھے
و نیز عقبہ بن عامر الجہنی و بقیہ امرائے صحابہ صاحبان اعلام جو کہ ہمرکاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معرکۂ غزوات

[ا] علی یعنے ابن فضل ۱۲

مین حاضر تھے اور عبد اللہ بن زید نے ابو امامہ سے جو صاحبان رایات مین سے تھے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جس وقت
ہم لوگ مصروف بترتیب لشکر تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ لشکر مسلمین کے نشان کھلے اور نیزے انکے ظاہر ہوئے اور انکی
زینت زرق و برق کی نظر آئی اور انکے صلیب بلند ہوئے اور انکے کلمات کفر کی آوازین آنے لگین یعنے جن الفاظ سے
وہ استمداد بغیر خدا کرتے تھے گوش زد ہونے لگے اور انکے فیلان جنگی آگے بڑھے اور سوار و پیادے انکے قتال کے
لیے پیش قدمی کرنے لگے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا تو اپنی نیتون کو خالصًا لوجہ اللہ خالص کیا اور جو کچھ
انھون نے ساز و سامان لشکر عدو کا دیکھا اُس سے انکو مطلق ہول و ہراس نہوا اور اپنے خالق سے تضرع و دعا
کرتے تھے اور اپنے مالک سے استغاثہ و استعانت مین مشغول تھے اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے
درود و سلام بھیجتے تھے اور اسی شان سے چلے جاتے تھے یہانتک کہ قوم مشرکین سے قریب ہوئے اور انکو اپنے
پیش نگاہ معاینہ کیا پھر جب مشرکین سے سامنا ہوا اور دونون طرف سے دیکھا دیکھی ہوئی تو یکبارگی مشرکون نے
اپنے گھوڑون کی باگین روک لین اور ہاتھیون کی زنجیرین تھام لین اسلیے کہ حق تعالے نے انکے دلون مین ہیبت
ڈالدی کہ وہ رعب مین آگئے بعدازان ایک بطریق عظماے بطارقہ سے یعنے ایک رئیس انکے بڑے رئیسون مین
پرے سے باہر نکلا اور وہ نادری مین گویا کہ ایک برج استوار تھا اور زینت و آرایش مین مغرق بزر تار تھا اسطرح
کہ اُسکے بدن سے سواے گرداگرد حلقہ چشم کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اور اُسکی ہمراہی مین عرب متنصر تھے یعنے وہ عرب
جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا پھر وہ بطریق اپنا اسپ دوڑا کرکے پکارنے لگا اے معاشر عرب تم کسیکو اپنے مین سے
براے گفتگو ہمارے بادشاہ کے پاس بھیجو تب یہ سنکر مسلمانون نے خالد اور عمرو کو اس بات کی خبر دی تب خالد نے چاہا
کہ وہ آپ جاوین مگر امرا نے انکو اس ارادے سے منع کیا اُسوقت مقداد بن اسود اُٹھ کھڑے ہوئے اور قسم کھائی
کہ سواے میرے اور کوئی نجاوے تب خالد اور عمرو نے کہا کہ اے ابا عبد اللہ جاؤ دیکھو اُن بیدینون کو کیا کہتے ہین
اور تم انکو دعوت و طلب کرو طرف اُس کلمۂ اخلاص کے جو رستگاری دینے والا ہے روز قصاص کے یعنے
انکو تم شہادت وحدانیت خدا اور رسالت مصطفے کی طرف بلاؤ کہ موجب نجات روز قیامت ہے پس اگر وہ قبول
اسلام سے انکار کرین تو وہ کمترین فرمان بردارون کی طرح اپنے ہاتھون سے جزیہ گذرانین یعنے بطریق نذر پیش
کرین اور وہ اس امر سے سرتابی کرین تو ہم اُنسے قتال و مقاتلہ کرینگے یہانتک کہ حق تعالی درمیان ہمارے انکے حکم کرے
کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے غرض کہ مقداد اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہوئے یہانتک کہ اُس بطریق کے پاس
پہونچے اور اُسکا نام بولص اور وہ مالک شہر غور تھا اور وہ طاغی لطلیوس بادشاہ کے خاصگان مین سے تھا
اور اذن بادشاہی اور اجازت رئیسون سے آیا تھا پھر جسوقت اُسنے مقداد کو دیکھا تو بزبان عربی کلام کرنے لگا
اور کہنے لگا اے بدوی یعنے اے مرد صحرائی تو ہی اپنی قوم کا امیر ہے مقداد نے کہا نہین مین امیر نہین ہون تو اُس بطریق نے کہا

جانا مقداد کا پاس بطریق

پھر مین طلب نہین کرتا ہون مگر امیر قوم کو تا کہ جو کچھ میرے تئین اُس سے پوچھنا ہی دریافت کرون بلکہ امید ہی کہ تو ہی
درمیان ہمارے اور اُنکے مصلح ہو یہ سُنکے مقداد نے کہا تجھے جو کچھ پوچھنا ہو مجھسے پوچھ لے اور جو تیرا ارادہ ہو مجھسے ظاہر کر
کیونکہ ہم وہ قوم ہین کہ جب ہم مین سے کوئی شخص کوئی امر کرتا ہی اور اُسمین خیر خواہی دین کی اور اصلاح مسلمین کی
ہوتی ہی تو کوئی مسلمانون مین سے اُسکا انکار نہین کرتا ہی اور اُس امر کو جسکا وہ قول کرتا ہی امیر بھی اُسی کو پذیرا ہوتا ہی
کرتا ہی سو چاہیے کہ تو اپنے امر اور اپنے ارادے سے مجھے مُطّلع کر اُسنے کہا مجھسے کوئی شخص کلام نہ کرے سواے
امیر کے اور اگر وہ مجھسے خوف کرتا ہو تو مین اپنا ہتھیار رکھدون تب مقداد اُسکی ایسی باتون سے ہنس پڑے اور کہنے لگے
اے دشمن خدا اگر تو اور تجھ ایسے بہت سے لوگ ہتھیار بند ہون تو ہمکو اُنسے فکر و اندیشہ نہین ہی کیونکہ اگر ہم مین کا ایک
بھی تمھارے ہزار مین ہو تو وہ بے باکانہ اپنے تئین تم مین ڈال دیگا اور اُسکو اس بات کی کچھ خطر و پروا نہو گی اسلیے
کہ معونت منجانب اللہ ہی اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ موت پر جان لڑاتے ہین اور مرنے پر دل رکھتے ہین اور خوب
جانتے ہین کہ یہ دُنیا فانی ہی اور وجہ اللہ یعنے جہت خدا شناسی و رضامندی اُسکی ہمیشہ باقی ہی پس تجکو جو کچھ کہنا منظور
ہو بیان کر اُسنے جواب دیا کہ سواے امیر قوم کے اور کسی سے مین کلام نہ کرونگا یعنے اپنا مکنون ضمیر کو بخاطر دوسرے
سے بیان نکرونگا زیادہ برین طول کلامی و فضول گوئی سے درگذر تب مقداد نے کہا اے شخص ہمارے یہان دو امیر
ہین ایک تو متوفی الامر یعنے مالک امور ہی اور دوسرا سردار فوج کش یعنے مقدم الجیوش ہی پس تو ان دونون مین
کسکی نسبت ارادہ کرتا ہی اُسنے کہا تم ان دونون کے نام مجھے بتاؤ مقداد نے کہا اما وہ شخص جو مالک امور ہی
اُسکا نام تو عمرو بن العاص ہی اور سالار فوج کا نام خالد بن الولید ہی اُسنے کہا مین خالد کا طلبگار ہون کیونکہ
مین نے اُسکے اکثر امور خیر سُنے ہین اور برادران زمانہ اہل روم اُسکے عجائب کثیرہ بیان کرتے ہین اور راوی
کہتا ہی کہ اِس لعین نے ذکر خالد کا سُنا تھا کہ وہ سردار ہی تو وہ اپنے دل مین یہ آرزو رکھتا تھا کہ مین خالد کو بحیلہ طلب
کرکے اُس سے عہد شکنی کرون تو کیا عجب ہی کہ مین اُسکو قتل کرون اور اُسمین دو فائدے ہین ایک تو میرے لیے تمام
روم پر فخر ہوگا دوسرے عرب کا غرہ ٹوٹ جائیگا اور جمعیت اُنکی پریشان ہو جاوے گی اور اگر مجکو اس امر پر قدرت
نہوئی تو اُسکا خطاب سنونگا کہ وہ کیا کہتا ہی اور کیا چاہتا ہی آخر کار مقداد نے وہانسے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری
اور خالد رض کی طرف پھرے اُسوقت خالد نے اصحاب سے کہا دیکھو آخر مقداد پھرے آتے ہین کیونکہ اُس دشمن خدا
کا قصد کسیکی نسبت نہین ہی مگر مجھسے لے اور وہ جو مجھی کو طلب کرتا ہی تو مین اُسکے پاس جاتا ہون اگر مین اُس سے غدر و مکر
دیکھونگا تو مین اُسکی روح اُسکے بین کتفین سے نکالونگا یعنے اُسکی جان لونگا اور اِس امر پر مین استعانت بخداے
عز و جل کرتا ہون چنانچہ جسوقت خالد یہ باتین کہ رہے تھے بناگاہ مقداد آ پہونچے اور خالد و عمرو سے جو امر گذرا تھا
بیان کیا تب اُسیوقت خالد رض بسرعت تمام اُٹھ کھڑے ہوئے اور نکل پڑے اور اُسیدم وہ زرہ حربی پہنے ہوے

تھے آخر اُنکے اصحاب مین سے جو بزرگوار تھے وہ دامنگیر ہوئے مگر خالد نے قسم کھائی کہ جانا میرا اُسکے پاس لابد و ناگزیر ہی
یہ کہکے بتابی تمامتر روانہ ہوگئے تا آنکہ اُسکے روبرو اور مقابل جا پہونچے پھر جب اُسنے خالدؓ کو دیکھا کہ وہ اُسکے سر پر جا پہونچے
تو اولًا اُسنے اپنی جان کی نگہداری کی یعنے اپنے بچاؤ کی فکر کی بعد ازان اُسنے ارادہ کیا کہ کچھ کید و مکر کرکے خالد پر حملہ کرے
چنانچہ خالد نے اُس سے خطاب کیا کہ ای بطریق مین خالد موجود ہون تو اپنی حاجت اور جو غرض لایا ہی بیان
کر اور زنہار خیال خدع و غدر کا اپنے دل سے دور رکھ کیونکہ ہم خداع کے اصل تجربہ کار ہین یہ سنکے بطریق نے
کہا ای خالد جو کچھ تیرے ارادے مین ہو ظاہر کر اور درمیان ہمارے اور اپنے نزدیکی کر یعنے اصلاح کر اور آدمیون
کی خونریزی سے پرہیز رکھ اور خوب جان لے کہ تو اِس بات سے سوال کیا جائیگا یعنے اِس خونریزی کی بازپرس تجھ سے
اور فرداے قیامت پیش خداے عز و جل تو کھڑا کیا جائیگا پس اگر تو کچھ مال دنیا سے خواہش رکھتا ہی تو ہمکو اُس سے
کچھ بخل نہین ہی کہ ہم صدقہ و خیرات اپنا اور اپنے اصحاب کا تجکو البتہ دیوینگے اسلیے کہ ہمارے نزدیک خوب ثابت
ہی کہ جہان مین کوئی گروہ خلائق تمسے زیادہ تر عاجز و خستہ حال نہین ہی اور ہمکو خوب معلوم ہی کہ تم لوگ اپنے بلاد مین
قبل اِس سے کہ تمنے فتح بلاد کی ہو قحط مین مبتلا تھے اور بھوکون مرتے تھے اور لاغری سے دم توڑتے تھے اور اب تم مالک
بلاد ہوئے اور گوشت کھاتے کھاتے تمھارے پیٹ بھر گئے موٹے ہوئے اور تم سوار ہوئے اُن گھوڑون پر جو زین
زرین سے آراستہ ہین اور تلوارین جوہردار پرتلون مین لٹکائین اور بعد فقر و فاقون کے سیر و آسودہ ہوگئے
سو اگر تم ہمسے کچھ مانگتے ہو تو ہم تمکو بخوشی خاطر دیتے ہین بشرطیکہ تم ہمارے بلاد مین کچھ طمع نہ کرو جیسا کہ تمنے دیگر
بلاد مین طمع کی ہی پس اگر ہمسے کسیقدر پر قناعت کرو تو خیر چنانچہ جسوقت خالدؓ نے اُسکے مقالات سے ایسی باتین
شوخی و بیہودہ گوئی کی سُنین تو طیش مین آکر کہنے لگے او سگ نصرانی نجس ترین اُن لوگون سے جو با معمودیہ یعنے
جو آب پاشیدہ سے غوطہ دیے اور تر کیے جاتے ہین (یہ کنایہ ہی عمل نصاری سے کہ جب کسیکو نصرانی بناتے تھے
تو اُسپر پانی چھڑک کر تر کرتے تھے اور اُس عمل کو فرہ بپتسما کہتے ہین) آگاہ ہو کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے ہمارے
لیے اپنے نبیؐ کو بھیجا اُسنے ہمکو گمراہی سے رہنمائی کی اور ہمکو جہالت سے نکالکر خداشناسی بتائی اور ہمکو حق تعالی
نے اسقدر دسترس بخشی ہی اور ہمارے تئین ایسا غنی کر دیا ہی کہ ہم تمھارے صدقات سے مستغنی ہین بلکہ ہمارے لیے تمہارا
سارا مال و منال اور تمھاری زنان اور تمھارے فرزندان کو حلال و مباح کر دیا ہی ہمکو تمسے کچھ حاجت نہین ہی
مگر یہ کہ تم کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنے سواے اُس خدا کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی اور محمدؐ رسول فرستادہ
اُسی خدا کا ہی غرضکہ تم لوگ وحدانیت خدا کا اقرار اور رسالت مصطفےؐ کا اعتراف کرو تو تمھارے حق مین آرزوے
دنیا و دین کے بہتر ہی اور اگر تم اقبال اِس امر سے انکار کرو تو پھر تم اپنے ہاتھون سے کمترینون کی طرح جزیہ پیش کرو اور
اگر اداے جزیہ سے سرتابی کرو تو پھر ہمارے تمھارے درمیان مین تلوار حکم قاطع ہی تا وقتیکہ حق تعالی کوئی حکم نازل

ذکر شوخی و زبان درازی بطریق و جواب اہل اسلام

جواب بلیغ خالدؓ

کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہی اور حکم اُسکا یہ ہی کہ وہ جسکو چاہے فتح و نصرت عطا کرے اور حال یہ ہی کہ ہمکو تو حرب و قتال
محبوب تر ہی اور صلح سے زیادہ تر ہمکو جنگ و جہاد مرغوب ہی اور یہ جو تیرا گمان فاسد ہی کہ کوئی گروہ خالق تیرے
نزدیک ہمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہی تو ہمارے نزدیک تو اور تیرے اصحاب بمنزلہ گان ذلیل و خوار
کے ہین اسوجہ سے کہ دیکھو ہم مین سے تن تنہا تم ہزارون سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا ہی اور یہ طرز کلام تیرا اور یہ طریقہ خطاب
جو تو کرتا ہی شایان اُس شخص کے نہین ہی جو طلبگار صلح کا ہو یعنے طالب صلح کی ایسی گفتگو نہین ہوتی ہی اور اگر تیری
یہ آرزو تھی کہ جس حالت مین اپنے اصحاب سے مین جدا و تنہا ہون اُسوقت تو میری ملاقات کرے تو یہ طمع تجھسے
بعید ہی یعنے اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہی تو یہ خیال تیرا خام ہی اور یہ تمنا تیری تجھسے بہت دور ہی
اور ہان اگر میری تنہائی مین تیرے تئین مجھسے ارادہ قتال ہی تو یہ ابھی تیرے نزدیک ہی یعنے مین تیرے پاس تن
و تنہا موجود ہون اور حال یہ ہی کہ مین اکیلا تیرے لیے اور تیرے اصحاب کو کافی ہون انشاء اللہ تعالی بالآخر جسوقت
بولص نے یہ کلام خالد کا سُنا تو غصّے سے زین پر اپنے سُرین سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرے پاس تیرا جواب سوا
اِس تیغ کے نہین ہی یہ کہا اور اپنی تلوار میان سے کھینچ خالد پر آیا اور تیز دستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن زرہ اور
اُن کے کمر پٹکے مین ڈال دیا اور اُسکے ہمراہیون مین سے بھی بعضون نے دامن اور پٹکہ مضبوط تھام لیا پھر وہ بطریق
بطریق استغاثہ و استعانت کے اپنے اصحاب کو پکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اسکو کہ صلیب نے تمکو اس امیر عرب
پر قدرت دی ہی یہ فریاد و صدا اُسکی لشکر بطارقہ اُسکے اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے اور ایک گروہ عظیم انبوہ
جو دو سو سوار سے زیادہ تھے نکل آئے پھر وہ سب تلوارین گھسیٹ کر خالدؓ پر ٹوٹ پڑے اور جب خالدؓ نے اُن سبکو
اپنی جانب آتے دیکھا تو دفعۃً اپنے گھوڑے کو ڈپٹ کر اور شیر نر کی طرح جھپٹ کر ایسی جست ماری کہ اپنے تئین اُس بطریق
کے قبضے سے چھوڑا لیا پھر اسکے بعد رومنے آکر ہر طرف سے گھیرا اور ایک غول آپہونچا تو اُس عالم مین خالد تیغ زنی چپ و
راست کر رہے تھے اور وہ دشمن خدا بولص اپنے لوگون کو للکار رہا تھا کہ وائے ہو تمپر اسکو جلد پکڑو پیشتر ازانکہ وہ تمھارے ہاتھ
سے جاتا رہے اور قبل اسکے کہ وہ تمکو ہلاک کرے اور راوی کہتا ہی جسوقت خالد سرگرم قتال تھے تو اُسدم ضرار و فضل
بن عباس و علی بن عقیل و عبد اللہ بن جعفر و عبد اللہ بن عمرو بن العاص و عبد اللہ بن طلحہ و عبد اللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد
رضی اللہ عنہم یہ سب امرا و امرازادگان الگ ایک تودہ یعنے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم کھڑے تھے جب انھون نے
رومیون کو دیکھا کہ انکے ہاتھون مین تلوارین ہین اور خالد کو گھیرے ہین تو گھوڑون کو مہمیز کرتے اور تیز دوڑاتے ہوئے آپہونچے
اور اون مین جو شخص گھوڑا سرپٹ پھینکتا ہوا پہونچکر سرگرم دغا ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور اُسوقت یہ اشعار دعائیہ پڑھتے تھے

عَلَيْكَ رَبِّي فِي الأُمُورِ مُتَّكَلِي ++
وَارْحَمْ عَنِّي سَيِّدِي كُلَّ الزَّلَلِ +

اِغْفِرْ ذُنُوبِي إِنْ دَنَى مِنِّي الأَجَلُ
أَنَا ضِرَارُ الْفَارِسُ الْقَرْمُ الْبَطَلُ

رَبِّ وَفِّقْنِي إِلَى خَيْرِ الْعَمَلِ ++
بَاغِي عَلَى الأَعْدَاءِ أَضْحَى مُتَّصِلُ

قمع بسیفی الرّوم حتی یضمحل ٭ ما لی سواک فی الامور من لعل ٭ یعنے اے میرے پروردگار تجھی پر مین اعتماد وتکیہ کرنے والا ہون میرے گناہون کو بخشدے کہ ہر آئینہ اجل مجھسے قریب ہے اور اے میرے پروردگار مجھے عمل نیک کی توفیق دے اور اے میرے سید و مالک میرے لغزش قدم یعنے گناہون کو مجھسے درگذر کر اور رشاد دے مین ضرار شہسوار و عظیم دلیر کارزار ہون جست مارنے والا ہون عدا پر اور طالع متصل ہون یعنے بار بار مقابلے پر آنے والا ہون مین اپنی تلوار سے روم کا اِستیصال کرون یہانتک کہ وہ مضمحل و عاجز ہوجاوین (مترجم کہتا ہے یہ تین مصرعے بر سبیل رجز ہین چنانچہ مصرعہ چہارم مین پھر رجوع بدعا ہے) الہی میرے تئین سواے تیرے کسی سے کچھ اُمید نہین ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ طرق اپنے رواۃ کے نافع بن علقمہ تابعی سے **روایت** بیان کی وہ کہتے ہین کہ مین روز جنگ روم درمیان میدان دمشق کے لشکر عمرو بن العاص مین حاضر تھا تو جسوقت ہماری نگاہ روم کے لشکرون پر تھی ناگاہ ہمنے دیکھا کہ تلوارین چلتی ہین اور خالد کو رومی گھیرے ہین تو دفعۃً مردمان شجاعان میمنہ والون مین سے ہم ایک گروہ اُنکی طرف دوڑ پڑے اور جا ملے اتفاقاً اُسوقت وہ شخص جسکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہین یعنے ضرار بن الازور اُس گروہ غدار پر سبقت کر چکے تھے پس اول جس شخص نے روم پر اقدام کیا وہ ضرار تھے اور وہ تیغ بکف و عریان تن یعنے بے زرہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے پھر جب قوم انکے پیچھے جا پہونچے اور وہ آگے آگے تھے اور اپنے گھوڑے پر شیر کی طرح جھومتے اور جھپٹتے ہوئے چلے جاتے تھے اور تلوار تولے ہوئے بولص پر حملہ آور ہوئے اُس وقت خوف کے مارے بولص کی رگ گردن اُبھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے فریاد کرنے لگا اے خالد اِس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر ہے کہ تو ہی مجکو قتل کر پر اسکو چھوڑ کہ وہ مجھے قتل کرے یعنے اسکو مجھسے باز رکھ کہ مین اِسکی صورت دیکھنے سے پریشان حال ہوتا ہون تب خالدؓ نے کہا لا محالہ یہی تیرا قاتل ہے یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسرونکا اور قتل کرنے والا وردان ملک ترکمان کا ہے اور نیست و نابود کرنے والا صلیب پرستون اور کافرون کا ہے یہ باتین ہو رہی تہین کہ دفعۃً ضرار آگے بڑھ آئے اور تلوار کو تکان دیکر نعرہ مارا کہ او دشمنِ خدا تیرے خدع و مکر نے تجکو کچھ نہ بچایا کہ تو نے صحابۂ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کی یعنے حیلے سے بلوا کر دغا کی بعد ازان ضرار چاہتے تھے کہ اُس پر تلوار کا وار کرین ناگاہ خالدؓ نے پکار کر کہا اے ضرار اندکے تامل کرو یہانتک کہ مین اُسکے قتل کا تمکو حکم کرون اور اسی عرصے مین دیگر فحول صحابہ کا آپہونچا وہ سب اُسکے قتل پر جھک پڑے تو خالد نے اُنکو منع کیا اور کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ **راوی** کہتا ہے اور بولص نے دیکھا اور اُسکو یقین ہو گیا کہ اُسپر بلا نازل ہو گئی چنانچہ ضرار نے اُسکو قربوس یعنے زین کے ہرنے سے جکڑ کر باندھ لیا پھر اُسکو اُٹھا کر زمین پر دے مارا کہ اُسپر غشی طاری ہو گئی پھر اُسنے اپنے ہاتھون کے اِشارے سے امان مانگی کہ الامان الامان تب خالد نے کہا اے سگِ نصرانی امان نہین ہوتی مگر واسطے اہلِ ایمان کے اور تو وہ شخص ہے کہ تو نے غدر و مکر کیا آخر جب ضرار نے خالد سے یہ کلام سنا تو بے درنگ اُسکے داہنے شانے پر ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکے بائین شانے سے نکلکر نوکِ تلوار چمکنے لگی

پھر وہ دشمن خدا زمین پر گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا آخر کار خدا نے بہت جلد اُسکی روح کو واصل جہنم کیا پھر اُسکے اصحاب کو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا شروع کیا اور روم نے جب اپنے دیہہ بلا نازل ہوتی دیکھی تو اُن سب نے ملکر حملہ کیا اور اصحاب الفیل آگے بڑھے اور اُن ہاتھیون پر بہت سے لوگ سوار تھے اور وہ لوگ چاروں طرف سے گھیرتے اور دونون فریق لڑ گئے قتال شدید برپا ہوا جنگ عظیم واقع ہوئی بعضین جمع کہین ہزارون گم ہو گئے قریب تھا کہ قتال موقوف ہو جائین ملت ہوئین سر کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاورون کے جھرمٹ قتال کی شدت ہوئی بلائین عظیم واقع ہوئین غبار بلند ہوا آسمان تاریک ہو گیا گھوڑون کی ٹاپون سے شرارے اُڑنے لگے گروہ حبشیون کے کلمات کفر غل مچاتے تھے ایک طرف گبرون کی چیخ تھی ایکطرف ترسایونکا خروش تھا اور اُسوقت اصحاب فیل قتال شدید کر رہے تھے اور فیل والون کے چار غول ہو گئے تھے ایک گروہ میمنہ والون کے متصل تھا اور ایک گروہ میسرہ والون سے قریب تھا اور ایک فرقہ قلب کے نزدیک تھا اور ایک جماعت جمیعت لشکر کی شریک تھی اور اہل توبہ و نجات مردم بالکل یکسو ہو کر صبح واقعہ زاری کرتے تھے فالله درّ خالد بن الولید یعنی حق تعالے خالد کو تئین جزاے خیر عطا کرے کہ اُسوقت عجیب اسلوب سے قتال شدید کر رہے تھے کہ کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی میسرہ پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر جا گرے اور یہی حال امیر عمرو بن العاص کا تھا کہ وہ بھی ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر نکل آتے تھے لیکن فضل بن عباس الہاشمی و قعقاع بن تمیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ اُسوقت ساق لشکر یعنی بائین پرہ واسطے حراست و حفاظت سواد و صبیان اور زراری و عواری کے مامور تھے و اما عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر و ہاشم بن مرقال یہ لوگ اپنے لشکر سے منقطع و جدا ہو کر ایک گروہ روم و حبش سے جنگ کرتے تھے اور وہ غول تقریباً ہزار سوار کا تھا چنانچہ یہ سب بہادر انکے درمیان گھس گئے تو اُس جگہ ایک بطریق پر اُحاطہ رہتا اُسکا نام غربان بن نجائیل تھا جب اُسنے اپنے تئین اور اپنے اصحاب کو مبتلا اس بلا کا دیکھا تو وہ دوڑ کر اپنے صلیب کے قریب گیا تا کہ اُسکو بوسہ دیوے اور اُسکی زیارت کرے بعد ازان اُسنے رومیون کی زبان مین شور و غوغا کیا تو انھون نے صحابہ کو گھیر لیا اور ارادہ کیا کہ انکو گرفتار کر لیوین ناگاہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے بشتابی و جالاکی تمام تر اُس بطریق پر حملہ کیا اور اُسوقت اُس بطریق پر خلعت دیباے زرد رنگ بالاے زرہ آراستہ تھا اور اُسکے سر پر خود درخشان گویا کوکب تابان تھا اور کمر مین پٹکا جواہر نگار رکھتا پھر اُن دونون مین کچھ دیر معرکہ رہا اور دونون باہدیگر چالش و کاوش کرتے رہے آخر عبد الرحمن نے اُسکو ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اُسکا دھڑ سے جدا جا پڑا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اُن سب نے یکبارگی عبد الرحمن اور اُنکے اصحاب پر حملہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُنکے حملے پر صبر و تحمل کیا و بر جاے خود مستقل اور ہر ایک اپنے صاحب دیار کی نصرت و مدد پر مشغول ہے اور ہلاک ہونے پر یقین رکھتے تھے چنانچہ عبد الرحمن کے دست راست پر جراحت شدید پہونچی کہ اس سے خون اُنکی زرہ پر بہتا تھا تب انھون نے تلوار کو دست چپ مین لیا اور قتال کرنے لگے اور ہاشم بن مرقال کے دست و عارض پر گیارہ زخم

لگے تھے اور وہ بار بار اپنا خون پونچھتے ہوئے لڑتے جاتے تھے و ابا فضل بن عباس اور انکے برادران عمر اور یہ سب بھی
لڑتے ہوئے کبھی میمنہ پر جا پہونچتے تھے اور کبھی میسرہ پر نکل جاتے تھے پھر سامنے والوں سے مقاتلہ کرتے کرتے اُس غول پر جا پڑے
جسمین عبدالرحمن و عبداللہ بن عمر و ہاشم بن عمر قال تھے اور فضل وغیرہ نے دیکھا کہ عبدالرحمن کو رومی اپنے نرغے میں گھیرے ہوئے
اور انکے گھوڑے کو انکے زیر ران پکڑ لیا ہے اور انکے اصحاب دشمنوں کو انسے ہٹکاتے ہیں اور عبداللہ بن عمر کبھی تو نیزہ سے
دشمن مشرکوں کو انسے ہٹاتے ہیں اور کبھی نیزہ سے دفع کرتے ہیں اور انکے زخموں سے بھی خون جاری ہے اور عبداللہ
بن عمر کے ہاتھ پر چھہ زخم کاری لگے تھے پھر جبکہ فضل نے یہ حال دیکھا تو انھوں نے اور انکے اصحاب نے کہ یہ سب بیس سوار تھے
سب نے یکبارگی حملہ علیہ کر دیا اور انکی صفوں کو چیر کر اندر گھس گئے اور ان لوگوں میں سے جو عبدالرحمن کو گھیرے تھے
ایک سوار کے سر پر ایک تلوار ایسی ماری کہ خود کو کاٹ کر اسکے دندان دریچہ دندان تک تر آئی آخر وہ فوراً کر زین پر سے
گرا اور اپنے خون میں لوٹنے لگا پھر حق تعالی نے بہت جلد اسکی روح کو جہنم میں پہونچایا اور جب وہ اپنے گھوڑے
سے زمین پر گرا تو عبدالرحمن جھٹ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہو بیٹھے اور یہ سب بالاتفاق مقاتلہ کرنے لگے یہانتک کے دشمنوں کو
متفرق اور اپنے اصحاب سے دور کر دیا اور انکے جناح الیمن یعنے انکے لشکر کے بازوے داہنے پر جو جماعت قبیلہ اوس اور
ہمدان سے تھی سو ایک گروہ روم و حبش نے ان دونوں قوم کی طرف باگ پھیری تو وہ دونوں قوم اپنی جایگاہ سے
ہٹ گئے اور اپنی پایگاہ کو چھوڑ کر اپنے سامنے بھاگے تب ابوہریرہ اور انکے پیچھے عبداللہ اور مالک اشتر نے انسبکو
للکارا کہ اے قوم منھ نہ پھیرو و پیٹھ نہ دو موت سے نہ بھاگو کیا تم چاہتے ہو کہ عار عرب اور ننگ عرب ہو گے اور پیش رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تم کیا عذر کروگے کیا تمنے قول اللہ عزوجل نہیں سنا ہے فلا تولوہم الادبار ومن یولہم یومئذ دبرہ
الآیہ یعنے کافروں سے اپنی پشت نہ پھیرو اور جو کوئی آج انسے اپنا پیچھا پھیریگا سواے پیچھا پھیرنا بقصد پھر لڑنے کے
یا واسطے ملجانے دوسری جماعت اسلامیہ سے تو وہ مستوجب غضب خدا و سزاوار عذاب جہنم ہے اللہ اللہ جنت تو زیر
سایہ شمشیر ہے اور مژدہ جنت و موعد شفاعت نزدیک قبر مصطفی ہے راوی کہتا ہے آخر ان فراریوں نے ان لوگوں
کے کہنے پر کچھ التفات نہ کی اور انکا کلام اصلا نہ سنا پھر یہ سب فراری نزدیک غانم بن عیاض الاشعری اور انکے اصحاب
اور نسوان اور صبیان کے پہونچے تو عورتیں انپر شور کرنے لگیں اور انکے منھ پر پتھری و پھٹکار کرتی تھیں اور ان مفروروں
نے ایسا ہی کچھ روز معرکہ یرموک کے بھی کیا تھا اور اصحاب نے انکے گھوڑوں کے منھ پر چھڑیاں ماریں اور اسوقت
خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی کفار سے قتال شدید کر رہی تھی پھر جب غانم نے ان لوگوں کا بھاگ آنا اور خولہ کا لڑنا
دیکھا اور غانم کے ہمراہ قیس بن الحارث و رفاعہ بن زہیر المخزومی بھی تھے اور اہل نجدہ سے آزمودہ کار پانسو سوار تھے تب
غانم نے اہل نجدہ کو آواز دی کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھو و بصدق نیت و ثبات قدم سب ملکے
یکبارگی کفار پر حملہ کرو آخر جب کافروں نے ایسا دیکھا تو منہزم ہوئے راوی نے کہا اور اسیطرح اول صبح سے

عصر تک علی الاتصال بیان فریقین تیغ زنی ہوتی رہی وبالآخر حق تعالیٰ نے صحابہ پر نصرت نازل کی اور حال یہ ہوا کہ
جس وقت اصحاب الفیل اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہ تیر اندازی کر رہے تھے تو مفرج بن عیینہ الفزاری اس
فیل کی طرف بڑھے جو چار سو فیل پہ مقدم تھا اور آگے آگے رہتا تھا اور اسکی ایک آنکھ میں بھالا مارا تو بھالے کی انی اسکی
آنکھ میں ایسی پیوست ہوگئی کہ اسکو وہ کھینچ نسکے تب وہ ہاتھی چنگھارتا ہوا بھاگا اور جو لوگ اسپر سوار تھے انکو اپنی پشت پر
سے زمین پر گرا کر پاؤن سے کچل ڈالا اور جب وہ ہاتھی بھاگا اور سب ہاتھی اسکے پیچھے بھاگے اور اپنے اوپر کے
سواروں کو زمین پر ڈالکر پیرون سے روند ڈالا اور مفرج نے اپنی قوم اور اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان ہاتھیون
کے بیچون اور دانتون کو اور انکی سونڈون کو کاٹ ڈالو کہ یہی انکے ہتھیار ہیں تب بنی فزارہ و بنی الفزاد و بنو عبس ہاتھیون
کے بیچون اور دانتون کو اور انکی سونڈون پر تلوارین مار کر ہلاک کر ڈالا یہانتک کہ ایک سو ساٹھ ہاتھی مار ڈالے اور جو لوگ انپر سوار
تھے انکو بھی قتل کیا پھر اسیطرح قوم مین علی الاتصال قتال شدید برپا رہی اور حملے پر حملے برابر ہوتے رہے یہانتک کہ رات
ہوگئی اور تاریکی شب درمیان فریقین حائل ہوئی اور رومی وحبشی اپنے لشکرگاہ کی طرف پھر گئے پھر مسلمانون نے اپنے
مقتولون کو تفحص کیا تو وہ دو سو چالیس مرد تھے کہ حق تعالے نے انکے تئین شہادت نصیب کی اور مشرکون نے جو اپنے
یہان کے کشتون کا شمار کیا تو وہ پانچ ہزار آدمی تھے اہل نوبہ و بجات اور روم سے چنانچہ اہل اسلام اپنے مقام پر شب باش
ہوکر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور قرآن خوانی مین مشغول رہے اور راتون رات شہیدون کو دفن کیا پھر جب صبح ہوئی
تو اٹھے اور اپنی تیاری کرنے لگے ناگہان رومی اور زنگی اپنے ساز و سامان سے آگے بڑھے اور اپنی زرق و برق ظاہر کرنے
لگے اور انھون نے اپنی جمعیت کی پانچ صفین کین اور ہر ایک صف چالیس چالیس ہزار سوار کی تھی اور پیدل کا شمار
ہزار آدمی تھے قیس بن علقمہ کہتے تھے کہ مین معرکہ عراق مین شریک تھا اور مین نے جنود کسریٰ اور جرمق اور یرموک اور اجنادین
کو معائنہ کیا اور جنگ مصر و قبط بھی دیکھی اور فتح اسکندریہ و دمیاط مین حاضر تھا مگر کثرت وہان کے لشکرون کی ایسی نہ تھی جیسی
کہ دیار دہشو رمین وفور فوجون کی تھی غرض کہ جب ہمنے فوج رومیون کی آتے دیکھی تو اسوقت خالد درمیان صفوف کے
پھر کر لوگون سے خطاب کرتے تھے کہ مثل آج کے دیار مصر و صعید مین پھر کبھی ایسی کثرت فوجون کی نہ دیکھوگے اگر انکو تم
توڑ دو اور شکست دیدو تو پھر کبھی کوئی یہان تمہاری مقاومت کے لیے نہ ٹھہریگا بس چاہیے کہ اپنی نیتون کو جہاد
مین خالص کرو اور صبر و استقلال کو اپنے اوپر لازم کرلو اور زنہار کہ پشت پھیرو کہ مستوجب نار جہنم ہوگے اور شانون
سے شانے ملائے رہو یعنے صف باندھے رہو اور متفرق نہو اور حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو جب تک کہ مین تمکو حکم دون
راوی نے کہا پھر جب بطریقون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آمادۂ جنگ مین تو ہر ایک دوسرے
کو اغوائے شجاعت و دلاوری کرنے لگا چنانچہ بولص مقتول کا بھائی بطرس ان بطریقون سے کہنے لگا تم خوب جانو کہ
اگر تم اس مرتبہ جمعیت مسلمانون کی توڑ دوگے تو بعد اسکے کبھی کوئی تمسے مقاومت کے لیے قائم نہو گا اور اگر اسوقت

تم ایسا نہ کرو گے تو یہ سب تمھارے بلاد کے مالک ہو جاوینگے اور تمھارے مردون کو قتل کرینگے اور تمھاری عورتون کو اور تمھارے
لڑکون کو بندے بناوینگے اے جماعت عرب استقامت لازم ہے اور چاہیے کہ حملہ تمھارا یکبارگی ہو اور تم پراگندہ ہو جاؤ اور نیزیان جنگ کا
کو آگے کرو اور پیدلون کو اپنی پشت پر رکھو اور صلیب سے استعانت و استمداد کرو کہ وہ تمھاری نصرت و مدد کریگا راوی نے کہا
اسوقت عمرو بن عاص اور خالد بن ولید کہنے لگے ہم دیکھتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کون ہمارے سامنے آتا ہے کہ وہ دشمن کے مقابلے
پر جاوے یہ سنتے ہی فضل بن عباس آگے آئے اور کہنے لگے مین جاتا ہون یہ کہکر وہ چلے یہانتک کہ اس قوم سے قریب ہو گئے
اور انکے ساز و سامان کو دیکھا کہ شعاعین تلوارون اور نیزون کی آنکھون کو خیرہ کرتی تھین اور لنبانون کے پھریرے گویا کہ کرگس
پر و بال کھولے ہوئے تھے پھر جب ان لوگون نے فضل کو دیکھا تو بولے کہ یہ سوار مسلمانون مین سے جو آیا ہے تو شک نہین کہ وہ
طالب مبارزت ہے پس تم مین سے کون اسکی طرف مبادرت کرتا ہے اور اسکو گرفتار کر لاتا ہے یہ سنکر تیس سوار دوڑ پڑے اور فضل
نے جب انکو اپنی طرف آتے دیکھا تو پھرے گویا بھاگے جاتے تھے اور تھوڑی دور گھوڑا بھگا لیگئے یہانتک کہ کچھ بعید ہو گیا
تو قدم بقدم چلے جب وہ لوگ نزدیک آئے تو یکبارگی اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور پہلا سوار جو مقدم تھا اسکو قتل
کر کے تیسرے سوار کو بھی مار لیا تب ان لوگون کے دلون مین اس طرز کی جنگ سے فضل کا خوف و رعب سما گیا اور
بھاگے تب انھون نے انکا پیچھا کیا پھر تو سوار پر سوار مارتے گراتے چلے جاتے تھے تا آنکہ انمین سے بیس سوار قتل
کیے اور باقی دس سوار جب اپنے لشکر کے نزدیک پہونچے تو فضل وہان سے پھر کر اپنے لشکر مین آئے اور مسلمانون کو
اس کیفیت سے خبر دی تب سب نے کہا اے پسر عم رسول اللہ تمنے اپنے تئین بڑے مہلکے و مخاطرے مین ڈالدیا
تھا انھون نے کہا جب قوم نے مجھپر قصد کیا تو مین نے خوف اس بات کا کیا کہ مبادا خدا میرے تئین میرا بھاگنا دیکھے
تو مین نے بخلوص نیت و باخلاص درست جہاد کیا تو آخر حق تعالے نے مجھکو انپر فتح و نصرت بخشی اور یقین جانو کہ وہ
لوگ ہمارے لیے غنیمت اور ہمارے حصے مین ہین انشاء اللہ تعالی اور راوی کہتا ہے کہ بعد ازان خالد و عمرو ترتیب
لشکر مین متوجہ ہوئے اور میمنہ و میسرہ و جناحین سے آراستہ کیا جیسا کہ حال صف آرائی روز اول کا ابھی آگے بیان
ہو چکا و بعد ازان عمرو نے زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو پایین و موخر لشکر مین گرد اگرد نسوان و صبیان و مال و اسباب
کے از برای حراست و حفاظت مقرر و مامور کر دیا اور انکے ساتھ ہزار سوار تعینات کر دیے اور ان مستورات مین وہ
عورتین بھی تھین جنکا ذکر سابق بذکر جنگ اجنادین و یرموک کے ہو چکا ہے اور وہ یہ تھین مثل عفیرہ بنت غفار و ام ابان
بنت عتبہ اخت ہند و خولہ دختر ازور و مزروعہ دختر عملاق و سلمہ دختر زراع و لبنا دختر سوار و سلمی دختر نعمان و ہند
بنت عمرو و زینب انصاریہ اور یہ سب وہ عورتین ہین جو شجاعت مین معروف تھین تب انسے خالد نے کہا اے دختران
عرب البتہ تمنے وہ کام کیے ہین کہ خدا اور رسول و مسلمانون کو رضامند کیا ہے اور البتہ ذکر تمھارے باقی و یادگار رہینگے کہ دختران
ترک و روم ہمیشہ ابدالابدین و وقتاً فوقتاً تمھارا چرچا کرین گی اور یہ دیکھو کہ دروازے جنان کے تمھارے لیے کھلے ہین اور

دریاے جہنم تمھارے اعداکے واسطے کھلے ہین اور مین تمکو اس بات پر تاکید کرتا ہون کہ جب روم و زنگی تمھاری طرف آوین تو تم اپنی جانب سے ایسی قتال کرو جیسی تم نے روز معرکۂ اجنادین و روز ہنگامۂ یرموک کے جنگ کی تھی اور اگر کسی کو تم اپنے یہان سے بھاگتے دیکھو تو اُسکے تئین چھُریان مارو اور اُسکے فرزند کو اُسکے سامنے پیش کرو اور اُس سے کہو کہ تو اپنے اہل و اطفال کو چھوڑکر کہان جاتا ہی اور سائر مسلمانون کو اپنے کلمات سے جنگ پر آمادہ و برانگیختہ کرو یہ سنکر اُن عورتون نے جواب دیا کہ اے امیر ہماری خوشی نہین ہی مگر اُسوقت کہ ہم تمھارے سامنے مرین اے ابو سلیمان ضرور ضرور ہم رومیون اور زنگیون کو یہانتک مارینگے کہ پھر ہمارے لیے کوئی عذر باقی نہ رہجاوے یہ سُنکے خالد اُنکے مشکور ہوئے اور پھر صفوف مسلمانون مین آئے اور اپنے گھوڑے پر سوار اُنکے درمیان پھرنے لگے اور لوگون کو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے کہ اے یارو تم اپنی قوم کی نصرت کرو اور دشمنون کو قتل کرو اور راہ خدا مین اپنے تئین قایم رہو اور مستقل رکھو اور دشمنان خدا کی قتال پر صبر و استقامت کرو اور اپنے ننگ و ناموس کی طرف سے جنگ کرو اور جبتک مین تمکو حکم کرون تم حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو اور چاہیے کہ تیر تمھاری کمان واحد سے نکلین یعنے سبھون کے تیر ایک ساتھ چلین کیونکہ جب تیر مجتمع ہوکر چلینگے تو اُس سے خالی نہین ہی کہ اُسمین اکثر سہم صایب ضرور ہونگے یعنے اس صورت مین کوئی تو نشانے اور زد پر پہونچا کریگا اور چاہیے کہ تم صابر و ثابت رہو اور اورون کو بھی امر بصبر و استقلال کرو اور باخود ہا ربط و اتفاق رکھو تا فلاح پاؤ اور خوب جان لو کہ کبھی تمنے اپنے سامنے مثل اس جماعت کے مقابلہ و مقاتلہ نہین کیا ہی کیونکہ یہ سب اپنی قوم کے سردار و امرا و ملوک ہین یہ سُنکے لوگون نے جواب دیا سمعًا و طاعۃً یعنے ہمنے ارشاد آپ کا بگوش جان سُنا اور بسر و چشم بجا لائے و بعد ازان خالد آگے بڑھے اور جماعت قلب لشکر مین جہان عمرو بن عاص تھے وہین جاکر ٹھہرے اور عمرو بن عاص کے پاس یہ لوگ مجتمع تھے مثل عبدالرحمن بن ابی بکر و قیس بن ہبیرہ و رافع بن عمیرۃ الطائی و مسیب بن نجبیۃ الفزاری و ذوالکلاع الحمیری و ربیعۃ بن عباس و مالک اشتر و عباس بن مرداس السلمی و مثل انکے بقیہ امرا جو تھے بعد ازان یہ سب بطمانیت خاطر و برفتار با وقار آگے بڑھے پھر جب رومیون اور زنگیون نے دیکھا کہ عرب بڑھے آتے ہین تو وہ بھی چلے اور حال یہ تھا کہ اُنکی کثرت سے وہ سرزمین طولًا و عرضًا تمام بھر گئی تھی پھر جب دونون گروہ باہم دوچار ہوئے اور دونون جماعتین بھڑ گئین اور رومیون نے آرائش اپنے صلیبون اور نمائش اپنے نشانون کی ظاہر کی اور آوازین اپنی بکلمات کفر و شرک بلند کین اُسوقت ایک راہب کبیر یعنے ایک بڑا دیرانی جبہ سیاہ پہنے ہوئے اور کلاہ کلان بر سر و زنار در بر سامنے نکلا اور بزبان عربی گویا ہوا کہ اَیُّکُم اَمِیْرُ الْقَوْمِ فَیَجِیْئُ اِلَیَّ یعنے تم مین سردار قوم کون ہی کہ وہ مجھسے کلام کرے یہ سُنکے خالد اُسکے روبرو آئے تو اُسنے کہا اَنْتَ اَمِیْرُ الْقَوْمِ یعنے کیا تو ہی رئیس قوم ہی خالد نے کہا کَذَالِکَ یَزْعُمُوْنَ مَا دُمْتُ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ کہ ہان یون ہی لوگ گمان کرتے ہین اُسوقت تک کہ مین طاعت خدا و سنت نبی پر قائم ہون پھر جسوقت مین اس سے بدل جاؤن یا ورسنت رسول کو بدل ڈالون تو پھر اُنپر میری اطاعت و سرداری نہین ہی یہ سُنکے راہب نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم اکثر بلاد و ملک

مکالمہ راہب

متصرف ہوئے ہو اور اب تمنے عزم کیا ہو ان بلاد کی طرف جسپر کسی ملک نے ملوک مین سے کبھی جرأت وجسارت
نہین کی ہو کہ ان دیار مین معارضہ ومداخلت کرے اور اکثر ملوک نے ارادہ اس بار کا کیا مگر محروم و نامراد پھر گئے اور اپنی
جانین انھین بلاد مین کھپا گئے اور ایسا نہین ہو کہ ہمیشہ تمھارے ہی لیے نصرت ہو سو ہمارے ملوک نے مجھے تمھارے پاس
بھیجا ہو کہ اگر تم تامل کرو تو ہم تمھارے لیے کچھ مال جمع کرین اور تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک چادر اور عمامہ اور
ایک ایک دینار دینگے اور خاص تیرے لیے سو چادر و عمامہ اور سو دینار دینگے اور ہر ایک کے لیے ایک ایک بار
شتر گندم وجو کا اور خاص تیرے لیے دس دس بار گندم وجو سے اور تمھارے صاحب یعنی عمرؓ کے واسطے
دس ہزار دینار اور اسی قدر عمامے اور کپڑے اور بار ہاے شتر بار گندم وجو بھیجینگے سب کچھ تم ہم سے لو اور یہانسے چلے جاؤ
اور اپنی جانون کو بچاؤ کیونکہ ہم لوگ ملخ شمار ٹیڑی دل ہین اور تم ہمکو مثل ان لوگون کے نہ سمجھو جنکا تمنے مقابلہ کیا ہو اہل فرس
و روم اور اہل شام و قبط سے کیونکہ اس لشکر مین اہل نوبہ و بجاوہ اور روم وحبش سے موجود ہین اور تیرے بڑے بطارقہ
بقیہ رؤساے نصاریٰ اور بڑے بڑے اساقفہ یعنی پیشوایان ترسا شریک ہین اور ہم بلاد روم وحبش سے اس کثرت سے
جمع سقف ۱۲
فراہم کرینگے جنکی تاب نہ لا سکوگے اور تم بالفعل انھین چند بچند جوان مردون سے دوچار ہوئے ہو جو ہمارے دست ہمارے پاس
وارد ہوئے ہین وحال آنکہ بقیہ روم ابھی تمھارے لیے نہین آئے ہین صرف اسیقدر لوگ بھیجے گئے ہین جو تمسے جنگ کرنے
کو کفایت کرتے ہین یہ سنکے خالد نے جواب دیا کہ واللہ ہم تمھارے یہانسے نہ پھر جاوینگے مگر تین صورتون مین ایک صورت
سے کہ یا تو تم ہمارے دین مین داخل ہو یا جزیہ دو یا لڑو اور جو کہ تو نے ذکر اپنے لشکر کا بشمار ملخ کیا ہو تو حال یہ ہو کہ حق تعالیٰ
نے ہمسے وعدہ فتح کیا ہو زبان سے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اپنی کتاب مجید مین بھی وعدہ ظفر ہمارے لیے
ارشاد فرمایا ہو اور جو کہ تو نے لباس عمامہ وغیرہ دینے کا ذکر کیا تو عنقریب ہو کہ ہم خود تمھارے لباس عمامے لینگے اور
تمھارے تمام بلاد کے مالک ہونگے جیسا کہ ہم مالک ملک شام ومصر وعراق و یمن وحجاز و روم کے ہوئے ہین یہ
سنکے راہب نے کہا مین پھر کر جاتا ہون اور اپنے اصحاب کو اس کلام کی خبر کرتا ہون کیونکہ مین بنگاہ بلاد بین الی
بعضا سے بھیجا ہوا پاس ح الی اسہاس کے آیا تھا سو یہان جملہ ملوک و بطریقون نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہو اب مین
انکے پاس جا کر تمھارا جواب انسے بیان کرتا ہون بعد ازان وہ راہب جہانسے آیا تھا وہان چلا گیا پھر جب اسنے
جا کر بطریقون سے جواب خالد بیان کیا تو انھون نے اپنے ملوک کو لکھ بھیجا اور جواب خالد مشتمل بہ قتال مندرج کیا
پھر جسوقت یہ جواب پاس ان ملوک کے پہونچا تب لشکر روم وحبش روانہ ہوئے اور قطار ہاتھیون کی اپنے سامنے
مقدم کی اور ہاتھیون کے آگے پیادونکا کیا انکے ہاتھون مین تلوارین اور تیر وکمان اور بھالے و ہم پہنچے
اسوقت فضل بن عباس و رفاعہ بن زہیر المحاربی و قعقاع بن عمرو التمیمی و شرحبیل بن حسنہ و مقداد بن اسود الکندی
و معاذ بن جبل وغیرہ نے پکار کر مسلمین سے خطاب کیا کہ اے مسلمانو یقین رکھو اس بات پر کہ دروازے جنت

کے کھلے ہین اور ملائکہ تمھاری طرف دیکھ رہے ہین اور حورین با زینت و آرائش غرفات جنت سے جھانکتی ہین بعد
ازان وہ آیت پڑھنے لگے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنی حق تعالی نے اہل ایمان سے
انکی جانون اور انکے مالون کو مول لیا ہے اس بدلے مین کہ انکے لیے جنت ہے یعنی انکی جان اور انکے مال کے بدلے مین بہشت
انکے لیے مقرر کی ہے بعد ازان ان لوگون نے صفین آراستہ کین اور رضا اپنے نفس سے خوف کھڑے ہو کر کہا کہ ہر ایک جماعت
باہم ملکر کھڑے رہو اور مستقل و ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جمعیت اعدا کتنے وہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو
تو چاہیے کہ جنگ کو اتنا طول دو کہ وقت عصر آجاوے کیونکہ وہ ساعت نصرت الہی ہے پھر دو رکعت نماز پڑھ
اور رو رو کر دعا الہی کرو اور برکات و اعانت خدا پر تکیہ کر کے سبقت کرو راوی نے کہا ہے پھر دشمنون نے زنگیون اور
بربری اور نوبیون اور اہل بجارت نے ہجوم و غلغلہ کیا یہانتک کہ جب دونون طرف کی جماعتین باہم ملکر نزدیک
ہوگئین تو اصحاب فیل نے تیر اندازی شروع کر دی اور اس کثرت سے تیر برسائے کہ [illegible] یہانتک کہ
انمین اکثر مردان کار کام آئے اور بہت سے جوانمرد زخمی ہوگئے اور اسوقت حال [illegible] تھا کہ وہ تیغ زنی کرتے
ہوئے کبھی تو میمنہ اعدا پر جاتے تھے اور کبھی میسرہ پر آتے تھے اور اصحاب الفیل [illegible] ایک گروہ زنگیون
اور بربریون کا ایسا تھا کہ وہ ایک جا ساکن و مقیم رہتے تھے انکو قواد کہتے تھے انکے اوپر کے لبون مین [illegible]
ہوتا تھا انمین کتنے مستی سے بھی پرے ہوئے تھے اور [illegible] شروع جنگ مین وہ قواد اپنی جا سے حرکت نہ کرتے تھے
مگر جبکہ ہنگامہ حرب گرم ہوتا تھا اور شدت رزم ہوتی تھی تب وہ نکلتے تھے اور وہ زنگی جنگلی [illegible] ایسے قد آور
تھے کہ ہر ایک انمین کا بلندی قامت مین دس گز کا تھا جسوقت مستعد جنگ ہوتے تھے تو انکے حلق مین [illegible]
زنجیر ڈالی جاتی تھی اور زنجیر کے دونون سرے الگ الگ بربری کے ہاتھ مین ہوتے تھے اگر درمیان تفریق
صلح ہوگئی تو خیر نہین تو وہ بربری زنجیرین زنگیون کی کھینچے ہوئے رزمگاہ مین لیجا کر چھوڑ دیتے تھے اور انکے ہاتھ
مین [illegible] گرز آہنی دیدیتے تھے تو وہ سوار کو مع گھوڑے کے [illegible] قتل کر ڈالتے تھے [illegible] انھین حبشیون مین
وہ حبشی تھے جو فیل سوار تھے اور ہاتھی کے اوپر سے قتال کرتے تھے جسوقت دونون جماعتین طرفین سے مقابل
ہوئین تو وہ قواد لائے گئے اور انکے بدن پر شانے سے تا سینہ شیر کی کھال مضبوط بندش سے لپٹی تھی اور اسیطرح
انکی کمر مین بھی رسیون اور زنجیرون سے محکم بندھی تھین اور باقی جسم انکا برہنہ اور سر انکے ننگے تھے اور انکے ہاتھون
مین گرز تھے اور بربری انکی زنجیرین پکڑے ہوئے کھینچتے ہوئے میدان مین لائے اور لشکر اسلام منتظر تھے کہ
اب انکو حکم حملہ کرنے کا ہوتا ہے پھر جسوقت مسلمانون نے یہ حال ان قواد اور فیلان فیل سوار کا دیکھا تو مردان بہادر
ثابت قدم اور قوی دل رہے اور مسلمانون مین سے بعضے خوف مین آئے اور گھبرا گئے ناگاہ لشکر مخالف سے ایک
بطریق جسکا نام بطرس بن جبر اور بعض مقتول کا تھا میدان مین نکلا اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اس گھوڑے پر ہاتھی کی

الحال کی باگھر بڑی تھی سواس حال سے بطریق سرگرم قتال ہوا راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی خالد بن اسلم نے طریف بن طارق الازدی سے اسنے کہا جب اُس بطریق نے ایسا کیا تو قبیلۂ ازد آسکے سامنے سے بھاگ نکلے اُسوقت ایک سوار لشکر اسلام سے نکل کر گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ برہنہ تن تھا نہ زرہ پوش تھا جب قوم مخالف سے قریب ہوا تو یہ اشعار رجز پڑھنے لگا اشعار

وَاَتْرُكُهُمْ شِبْهَ الْخَوَاصِمِ اِذَا مَشٰى +	لَقَدْ عَلِمَتْ بِيْضُ الظِّبَاءِ وَصِعَادُنَا +	اَنَا قَاتِلُ الْعَدُوِّ اِنْ جِئْتُ قَادِمًا +
وَاَصْبَحَ مَوْلَاهَا عَنِ السَّعْيِ نَاعِمًا	عَلَيْهِ شُجَاعُ الْمُصْطَفٰى اِذَا شَاعِمًا +	وَلَا كَالْخَاصِمِ مُضِيْنَ بِقَفْرَةٍ + +
	وَقَدْ تَرَكَ اللَّيْثُ الْغَضَنْفَرُ تَابِعًا	وَاَرْتَعَ فِيْهَا بِالْمَخَالِبِ حَاطِمًا +

یعنے مین مالک ہون سنان وشمشیر کا ذلیل وخوار کرتا ہون دشمنون کو جسوقت میدان مین سامنے آتا ہون اور انکو تن سنگ گستردہ اپنے بچھے ہوئے پتھر کی طرح زمین پر افتادہ چھوڑتا ہون جسطرح کہ اُسپر مردان شجاع روندتے چلتے ہین اور مرد شجاع وہ جو فریاد رس آزاد و بزرگ منش ہین اور نہ ان بھیڑون کی طرح ہون جنکا گذر دشت وبیابان مین ہوا اور انکا مالک انکی سعی حراست سے خواب غفلت مین ہو اور اسوقت اُن بھیڑون پر شیر حملہ آور قابو پاکر انمین جاگھسا اور انکو ناخون پنجون سے پھاڑ ڈالا (مترجم کہتا ہے دونون شعر اخیر کے مضمون سے غرض اُس سوار رجز خوان کی یہ ہے کہ اگرچہ مین اس میدان مین تنہا ہون مگر امیر ہمارا اور ہمارے مددگار ہمسے غافل نہین ہین) راوی کہتا ہے کہ پھر اس سوار نے یہ اشعار پڑھکر ایک نعرہ مارا کہ مین ضرار بن ازور ہون مین قاتل ملوک شام ہون مین ناصر دین اسلام ہون اور مین تسلط وغلبہ پہنچانے والا ان لوگون پر ہون جو خدا کے ساتھ کفر وشرک کرتے ہین اور مین قاتل ہون بولس کا جو سگ نصرانیان تھا جسوقت رومیون نے کلام ضرار کا سنا تو جو لوگ مقابلے پر تھے وہ اپنے پیچھے ہٹے اسوقت ضرار کو انہون نے بطریق پر حملہ کرتے دیکھا کہ ناگاہ انکے سامنے آگیا یہ دیکھکر بطریق بولا یہ کون ہے جو برابر لڑرہا ہے اور وہ برہنہ تن ہے یعنے زرہ وغیرہ سے اور کبھی تیغ زنی کرتا ہے اور کبھی نیزہ بازی کرتا ہے اُسکے لوگون نے کہا یہ ضرار بن ازور ہے یہ سنکر وہ لعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہی شخص میرے بھائی بولس کا قاتل ہے مین خواہش رکھتا ہون کہ آج اپنے بھائی کے خون کا بدلا لون پھر جب اُسنے قصد خروج کیا تو ایک اور بطریق نے جو بطریقون کا سردار اور اُسکا نام بھی بولص تھا بطریق پر سبقت کر کے کہنے لگا مین تیرے بھائی کے خون کا عوض لونگا یہ کہکر اُسنے ضرار پر حملہ کیا پھر تھوڑی دیر ان دونون مین آویزش وکاوش رہی اور دونون آپسمین ذیت جھپٹ کرتے رہے پھر ایک ساعت سے زیادہ دیر نہوئی تھی کہ ضرار نے اُسکے سینے پر ایک نیزہ مارا کہ اُسکی زرہ توڑکر نوک سنان پشت سے باہر نکل آئی اور کشتہ اسکا زمین پر گرا اور واصل جہنم ہوا یہ دیکھکر بطریق کہنے لگا یہ شخص مگر جن ہے اور لازم نہین ہر انسان کو کہ جن سے مقابلہ کرے بعد ازان اُسنے اپنی زرہ حربی پہنی اور اپنے سر کو سر پیچ سے مضبوط باندھا اور بالاے زرہ حربی کے زرہ زیبائشی پہنکر بقصد ضرار برآمد ہوا اسوقت ان بطریقان

[1] له طغیان یعنی بغاوت کنایہ اسکی دونون رانون اور اسکے دونون بازوؤن سے مراد ہے ۱۲

جوارہین سے ایک اور بطریق نے جسکا نام شدطورس تھا بطریقون سبقت کرکے کہا کہ میرے سوا کوئی غیر اُس
سوار سے لڑنے نجاوے یہ کہکر اُسنے ضرار پر حملہ کیا اور بولا دُونَکَ وَالْقِتَالَ یعنے تو بیدار رہ اور لے اس قتال کو یا تو کون
کہتا ہی کہ ضرار نے یہ کلام اُسکا نہین سمجھا کہ وہ کیا کہتا ہی پھر اُس بطریق سے پوچھا کیا اسنے ... ایک صلیب طلائی
جو اپنے گلے مین لٹکائے تھا اُسکو نکالا اور اُس سے استمداد کی تب ضرار ہنسنے لگے اور بولے تو اس صلیب سے استعانت کرتا ہی
اور ہم ملک دیان رب الناس و جان سے استعانت کرتے ہین بعد ازان اُن دونون نے ایسے ایسے اپنے سپاہگری کے دکھلائے
جسے دیکھکر آدمی ڈرجاے اُسوقت خالد اور دیگر امرا نے پکار کر آواز دی کہ اے ضرار اسقدر سستی و تاخیر کیون ہی
کہ تیرے لیے درجنت مفتوح ہی اور تیرے دشمن کے واسطے دروازہ جہنم وا ہی یہ سنکر ضرار ہوشیار ہوگئے
اور اُس بطریق پر حملہ کیا اور وہ جو سب روم تھے اپنے صاحب کو آواز دی پھر اُنمین حرب عظیم واقع ہوئی اور
آفتاب نے اپنی تابش ڈالی اور جنگ برابر ہو رہی یہانتک کہ اُن دونون کے بازو شل ہوگئے اور زیر ران اُن
دونون کے گھوڑے پسینے پسینے ہوگئے تب بطریق نے ضرار سے اشارہ کیا کہ پیدل ہو جاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے
سے اُترپڑا اسلیے کہ اُسکو دونون گھوڑون پر ترس و رحم آیا ناگاہ بطارقون کے لشکر سے ایک گھوڑا سپید جو باگ چھڑا کے
ٹپہری تھی اُس بطریق کی سواری کے لیے بھیجا یعنے اُسکا گھوڑا بدل دیا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا تو اپنے
گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا اے گھوڑے اسوقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہین تو مین تیری شکایت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کرونگا تب گھوڑے کی آنکھون سے آنسو رواں ہوئے اور ہنہنانے لگا پھر اُسنے اپنی معتاد کی
رفتار سے بہت زیادہ تیزروی کی اور ضرار نے اُس بطریق پر حملہ کیا آخرکار اُسکو نیزہ مارکر زمین پر گرا دیا اور اُسکا
گھوڑا لے لیا اور ارادہ اُسکے قتل کا کیا کہ ناگاہ رومیون کا ایک غول نکلا اور اُنکے ساتھ اُنکا ایک بزرگ سگ تھا
اُسکا نام شاؤل اور وہ زمرہ بطارقان شمونین سے ایک بطریق تھا پھر ان سب نے آخر ضرار کو گھیر لیا اور شاؤل کے
سر پر سونے کا تاج تھا پھر جب صحابہ نے اِس گروہ کو دیکھا کہ ضرار کے اوپر نکلا ہی اور شاؤل کے سر پر تاج چمک رہا ہی
تو وہ سب خالد سے کہنے لگے کیا سبب ہی جو ہم اپنے صاحب کی نصرت سے تقاعد و تہاون کرتے ہین و حال آنکہ رومیون
نے اُسکو گھیر لیا ہی یہ سنکے خالد نکل پڑے اور دس مرد خیار قوم سے چنکر اپنے ہمراہ لیے کہ وہ فضل بن عباس بن
عبد المطلب تھے اور ان اور اُنکے بھائی اور عبد اللہ بن جعفر اور مسلم و علی اولاد عقیل اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
اور عبد الرحمان بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن المقداد پھر ان دلاورون نے اپنے بھالے
سنبھالے اور گھوڑونکی لگامین چھوڑ دین یعنے باگین لین اور ضرار روم کے مقابل بصبر و ثبات قائم رہے یہانتک کہ خالد
مع امرا مومنین کے اُن تک پہونچے اور آواز دی کہ اے ضرار نصرت و فتح تیرے پاس آپہونچی اور خوف و ہراس
تجھسے دور ہو اسواب تو ان کافرون سے اندیشہ نکر اور حق تعالے سے استعانت کر ضرار نے کہا مین منجانب اللہ

کشاکش اور ہنگامہ رہی ہے کیا ہی قریب تھا ہوا ہون چنانچہ یہ لوگ اُن لوگون سے باہم ملاقی و متقابل ہوئے اور ضرار اُسوقت دشمنون کے ساتھ مشغول تھے اور خالد الطالب تلاش صاحب تاج و دستار کے مصروف ہوئے اور شاذل نے جو دیکھا کہ گروہ مسلمانوان نے ضرار کو حلقے مین کر لیا اور اپنی جماعت کو متفرق دیکھا اسوقت شاذل مدہوش ہو گیا اور اُسکے ہوش و حواس پراگندہ ہو گیا اور ضرار اپنے خصم کے ساتھ مشغول جنگ تھے آخر اُسنے ارادہ گریز کا کیا تب ضرار نے اپنے گھوڑے سے اُتر کر اُسکا پیچھا کیا یہانتک کہ اُس سے لاحق ہو گئے پھر نیزہ اپنے ہاتھ سے ڈالدیا اور لپٹ گئے اور دونون نے ایک دوسرے کا بازو پکڑ لیا اور باہم کشتی ہوئی اور وہ دشمن خدا جسامت مین گویا ایک پارۂ کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم تھے مگر یہ کہ حق تعالے نے انکو توانائی اور قوت عطا کی تھی پھر جب اُن دونون آویزش تا دیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھ اُسکی کمر مین ڈالکر اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا اُسوقت وہ لعین اپنے یلدارون کو پکارنے لگا اور مدد کو بلاتا تھا یہ دیکھکر رومیون اور زنگیون مین شور و غوغا پڑ گیا اور صحابہ مین واہ واہ کی دھوم ہوئی اور اُس حالت مین ضرار نے اُسکو مہلت نہ دی کہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور وہ نیچے سے اونٹ کی طرح بلبلاتا تھا اُسوقت ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع پاکر اُسکو نحر کیا یعنے اُسکے سینے مین بھونک دی اور قتل کیا اور اُسنے ہنگام نحر ایسی چیخ ماری تھی کہ لشکرون نے سنی تب رومیون اور زنگیون نے دھاوا کیا اور جب ضرار نے یہ دیکھا تو فوراً اُسکا سر کاٹ کر اُسکے سینے سے اُتر آئے اور اُس سر بریدہ سے خون ٹپکتا تھا اور مسلمانون میں صدائے تکبیر بلند تھی پھر دونون فریق باہم متقابل ہوئے اور زور آورون مین کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم برپا ہوئی قتال بہت ... پکڑا بدنون سے عرق بہنے لگے پتلیان آنکھون کی پھر گئین آنکھین ڈگڈگاتی تھین مصیبتین عظیم نازل ہوئین جہان تاریک ہو گیا چکی اس لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی نیزہ بازی و شمشیر زنی کو بڑی قوت ہوئی سینے تنگ تھے شدائد امور سے لوگ دنگ تھے راہین بند تھین شانے کٹے پڑے تھے تہ تیغ تھے پرزے بند بند جدا تھے اور سوائے انکے اور کچھ نظر نہین آتا تھا کہ فوارے خون کے اُڑتے تھے یا دار کرنیکے ہاتھ کھنچے تھے یا گھوڑے دوڑ رہے تھے غرض کہ زنگیون اور زنجیر والون نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے یکبارگی نرغہ کیا اور گرز آہنی مارنے لگے اور وہ روز بہت سخت تھا کہ اہل شجاعت کو یاس تھی اور اہل جبن گریزان تھے اور باقی مردم حیران تھے اور ادھر لشکر اسلام مین عمرو بن العاص لوگونکو قتال پر ترغیب دیتے تھے اور کہتے تھے اے اصحاب پیغمبر اے حاملان قرآن یاد کرو غرف جنان کو اور اہل ایمان اُنکا یہ کلام سنکر خوش ہوتے تھے اور باہم اظہار نشاط و سرور کرتے تھے اور حال زنگیونکا یہ تھا کہ وہ گرز گران سے سوارون اور گھوڑونکو یکبارگی قتل کرتے تھے اور اصحاب فیل سوار تیر و نیزے مارتے تھے یہانتک کہ وقت عصر داخل ہوا اور اُسوقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہو چکی تھی پھر اُسوقت خالد نے اپنے خصم شاذل پر قابو پاکر نیزہ اُسکے سینے مین مارا کہ نوک سنان اُسکی پشت سے

ہمارا

پارہ ہو کر چنگھاڑنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور **راوی** نے کہا جسوقت بلائے
عظیم و قتال شدید برپا تھی تو رفاعہ المحاربی نے پانسو مرد میدان قبیلہ بنی محارب ولبید و مالک سے انتخاب کرکے
قصد فیلونکا کیا پھر اُن سب دلیرون سے کہنے لگا اے بہادران عرب تم قریب قریب رہو مین جاکر انکو دیکھ لیتا ہون
یہ کہکر رفاعہ قریب فیل ابیض کے گئے کہ وہ قائد و راہبر سب ہاتھیونکا تھا اور وہ سب ہاتھی پانسو تھے چنانچہ
رفاعہ تیغ بکف اُس سفید ہاتھی کیطرف بڑھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے **اشعار** یا مالک من جثة کبیرة

لقیت کل کبیرة خطیرة	الیوم قد لاقیت بک الحضیرة	[illegible] ملاقی [illegible] الصغیرة

ترجمہ یا حرف ندا و منادی محذوف کہ مراد شخص ہے و خطاب بنفسہ ہے یعنے شاعر اپنے تئین کہتا ہے اے شخص
تیرے لیئے آمد بزرگ ہے یعنے تیری بڑی آمد ہے کہ تو نے بڑے بڑے معرکے [illegible] مین اور بڑون بڑون سے
مقابلہ و مقاتلہ کیا ہے آج کے روز تجھے رزمگاہ تنگ ہے یہانتک کہ تو گھوڑونکو لب گور اور کنارے غار کے پڑے
ہوئے دیکھتا ہے **راوی** کہتا ہے کہ بعد ازان رفاعہ نے اُس سفید ہاتھی کو ایسی تلوار ماری کہ وہ بھاگ نکلا اور
پھر تیورا کر بیٹھ گیا اور اُسپر عماری چرمی مین چند زنگی سوار تھے سو جسوقت وہ ہاتھی زمین پر گرا تو ایک ملعون حبشی
پشت فیل سے کود کر سامنے آیا اور اُسکے ہاتھ مین گرز تھا اُسنے اُس سے رفاعہ کو مارا اتفاقاً وہ گرز خالی گیا
پھر رفاعہ نے اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ جھلک تلوار کی بائین شانے سے نظر آئی اور وہ دشمن خدا
تڑپ کر خون مین لوٹنے لگا اور فی الفور واصل جہنم ہوا بعد ازان صحابہ دوڑ کر اصحاب فیل سے بھڑ گئے اور ہاتھیونکی
آنکھون مین بھالونکی انی مارنے لگے جیساکہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہے آخر وہ ہاتھی بھاگ گئے وبعد ازان خالد اور مقداد
[illegible] نے قصد اُن قوادکا کیا جنکا ابھی مذکور ہو چکا ہے (یعنے زنگی زنجیرون والے) اور لشکر [illegible] سے قتال
طلب کرتے تھے اور [illegible] جنگ انکا طول کھینچا کہ [illegible] سوار داہنی طرف سے اور کچھ سوار بائین سے آنے لگے اور اُن
سر پر [illegible] انکی زنجیر [illegible] دونون طرف سے تھے قتل کرنا شروع کیا اور زنجیر [illegible] تھا [illegible]
[illegible] تھے اور وہ زنگی مانند شتران شمار دور میدہ کے قابو مین ہو گئے پھر مسلمانون نے انکے
ہاتھون سے [illegible] کرکے سخت ترین طور سے قتل کرنے لگے اور یونہی درمیان فریقین کے قتال و نزال برابر ہوتی
رہی یہانتک کہ رات آئی درمیان دونون فریق کے حائل ہوئی اور دونون طرف سے خلق کثیر قتل ہوئی تھی چنانچہ
مسلمانون نے بارہ ہزار جماعت ملوک و بطارقہ روم سے قتل کیا اور بیلدہ ہزار جمعیت ملوک و بطریقان [illegible]
وغیرہ سے تہ تیغ کیا اور مسلمانون نے وہان شب گذاری کی اسطرح کہ ساری رات حراست و نگہبانی مین [illegible]
اور **راوی** کہتا ہے کہ اور ایسا ہوا کہ اُس روز اکثر مسلمانونکو زخمون نے بہت سست و سخت رنجور کر دیا تھا پھر جب
رات ہوئی تو ایک جماعت مسلمانونکی واسطے مداواے و علاج مجروحونکے مقرر ہوئی اور ایک گروہ اُن کا واسطے دفن

شہید ونکے مامور ہوئے اور کچھ لوگ تمام شب تلاوت قرآن مین مشغول رہے اور کچھ لوگ نماز و نیز مین مصروف تھے اور
کتنے باعث کثرت تعب کشتی کے سو گئے اور خالد بن الولید و زبیر بن العوام و مقداد بن الاسود اور عبد الرحمن بن
ابی بکر یہ سب رات بھر گرداگرد لشکر دورو گردش کرتے رہے پھر جب صبح نمود ہوئی تو موذن نے اذان دی اور عمرو بن العاص
نے سورہ فتح کے ساتھ لوگونکو نماز پڑہائی اور جناب اقدس آلہی مین دعا کی کہ حق تعالیٰ لشکر کو ظفر روزی کرے بعد ازان
اپنے گھوڑونکے پاس گئے اور اُنپر سوار ہوا اپنے لشکر کی صف آرائی کی جسطرح ہمنے دیروز گذشتہ کی صف بندی و ترتیب
جیوش کا ذکر کیا ہے پھر جب تعبیہ عساکر سے فارغ ہوئے تو افسران فوج اپنی اپنی جماعت کے آگے بڑہ بڑھکے لوگونکو
قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور موخر لشکر پر رافع بن عمیرۃ الطائی و حارث بن قیس و رفاعہ بن زبیر وغیرہم
مقرر ہوئے اور اُنکے ساتھ پانسو سوار تعینات ہوئے راوی نے کہا کہ عبادۃ بن رافع نے سالم بن مالک سے روایت
کی اور اُنھون نے عبد اللہ بن بلال سے روایت کی کہ یہ عبد اللہ جماعت رافع مین تھے سو اُنھون نے بیان کیا
کہ جب صفین مرتب ہوگئین اور دونون فریق طرفین سے مقابل ہوئے اور قتال کی شدت ہوئی اور ہر ایک بذاتہا خود
مشغول تھا تو مین اُسوقت عورتون اور بچون سے دشمنون کو دور کرتا تھا اور وہ عورتین جنکا حال سابقاً مذکور
ہوا ہے بڑی شدت سے قتال کرتی تھین کہ ناگاہ ایک گروہ عظیم بطارقون اور زنگیون اور اہل بجاوت کا آپہونچا
اور اُنکے ساتھ چھ سو ہاتھی سے زائد تھے اور ہمکو اپنی طرف سے اُنھون نے غافل پایا اسلیے کہ ہم لوگ اور سمت
مشغول القتال تھے پس اُنھون نے آکر اُس بڑی جماعت کو گھیر لیا جسمین تمام گلہ اونٹونکا تھا اور اُسمین ساری عورتین
تھین اور سب لڑکے تھے اور بہت سے مرد بھی تھے اور اونٹ دو ہزار سے زیادہ تھے اور دو سو عورتین تھین اور انھین مین
زائد بن ریاح البکری و عباد بن عاصم الغنوی بھی تھے اور ان دونونکے ساتھ دو سو سوار بھی تھے اُنھون نے
اُسوقت قتال موت کی قتال کی یہانتک کہ وہ سب کثرت و شدت زخمون سے سست و مضمحل ہوگئے اور اس
ہنگامے مین عورتون نے بکمال جرأت مردانہ وار گرزون اور تلوارون خنجر لیسے خوب مقاتلہ کیا نَفَلَهُنَّ اللہ دَرُّ عُفَيْرَةَ
بِنْتَ غِفَارٍ وَسَلْمیٰ بِنْتَ زَاہِرٍ وَنُظَرَائِہِمِنَّ یعنی حق تعالیٰ جزائے نیکو دے عفیرہ دختر غفار و سلمی دختر زاہر کی اور جو اُنکے
مثل مین تھین اُن سبکی نیکیان خدا زیادہ کرے کہ البتہ انسبھی خوب قتال کی یہانتک کہ دشمنون نے اُنکے
سرون پہ تلوارین مارین کہ خون اُنکے سرون سے اُنکے منھ پہ بہتا تھا اور وہ آپس مین کہتی تھین کہ اے زنان
عرب خوب مقاتلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کے لیے ورنہ ہاتھ سے ان حبشیون وغیرہ بیدینون نامختونکے ماری
جاؤگی چنانچہ اُن سب نے قتال موت کی قتال کی اور مومنین سے پندرہ مسلمان کام آئے جنکے واسطے حق تعالیٰ
نے درجہ شہادت نصیب کیا تھا و بعد ازان وہ دشمن خدا اُن عورتون اور لڑکون کو ہانک لے گئے پھر
ایک سوار نے اُنکے ساتھ سے پھر کر پاس خالد بن ولید اور عمرو بن عاص کے پہونچکر اس حال سے خبر دی اور

دونوں اور طرف اسوقت قتال شدید مین مصروف تھے [illegible] تھے بہت شور وغوغا کیا اور ایک گروہ
امیرون [illegible] میان معرکہ سے نکل آیا [illegible] فضل بن عباس [illegible] عبداللہ [illegible] و عبد الرحمن بن ابی بکر
[illegible] بن ابی سفیان و عبداللہ بن ابی [illegible] [illegible] تھی اُنکے چھ سو سوار
[illegible] صنادید عرب واشرف القوم [illegible] اول جبل [illegible]
کو دیکھے اور وہ لوگ [illegible] لیجانے [illegible] بن عباس نے [illegible]
آور [illegible] دشمنان خدا کہان جاتے ہو [illegible] وہ لوگ [illegible] قتال شدید مقاتلہ
کرنے لگے اور اسی حال مین [illegible] نیزہ [illegible] سینہ پر برچھا مارا کہ [illegible] اسکی پشت سے چمکنے لگی
اور اسیطرح فضل بن عباس نے کیا کہ ایک بطریق عظیم [illegible] اسکی پشت سے
پار نکل آئی اور زمین پر گر کر [illegible] لوٹنے اور دم توڑنے لگا [illegible] جہنم [illegible] پھر اسیطرح برابر بڑی
شدت سے مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک قتل عظیم قتل کیا پھر جب دشمنون نے [illegible] جنگ سخت دیکھی اور دیکھے
تحمل سے عاجز تھے تو جو کچھ مال غنیمت سے [illegible] تھا وہ سب [illegible] ڈال دیا اور [illegible] اور اہل اسلام اپنے
اسیرونکو مع اُنکے زر و زیور کے پھیر لائے اور ایسا ہوا کہ اُن عورتون نے [illegible] کہ گرزون اور
تلوارون اور خنجرون سے حربہ کرتی تھین اور دشمنونکے گھوڑونکے [illegible] تھین کہ وہ گر پڑتے تھے تب
اُن سوارونکو لپٹ کر زمین پر دے مارتی تھین پھر خنجر سے اُنکو قتل کر ڈالتی تھین یہانتک کہ اُنھون نے ایک جماعت کو
رومیون اور زنگیون اور ابن بحارۃ وغیرہ سے قتل کیا آخر جب اُن [illegible] نے یہ حال دیکھا تو سامنے سے بھاگ نکلے
تب مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا کہ تلوارونکے آگے اُنکو دھر لیا پھر بہتونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا یہانتک کہ ایک
مقتل عظیم قتل کیا اور قریب چھ سو کے رومیون اور زنگیون سے اسیر کیا اور اُنکے اسباب اور گھوڑے غنیمت مین لیے
راوی نے کہا یہ ماجرا تو یہانکا تھا واما حال لشکر کا یہ ہوا کہ وہ لوگ بدستور قتال شدید و مہم عظیم و تیغ زنی و نیزہ بازی
و قتل مردم و مقاتلہ زور آوران و مقابلہ شہسواران مین مشغول تھے اور حرب و جنگ برابر قائم و برپا رہی کہ گردنین
ماری جاتی تھین اور مردمان شجاع حملہ کر رہے تھے اور بودے بھاگے جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی تھی اور ضرب
شمشیر و سنان کی شدت تھی زرہ کا کٹ گئے تھے [illegible] تھین پریشان ہوگئین طیور اجل سرون پر گرم پرواز تھین
مصیبتون پر مصیبتین نازل تھین و زحمتہاے عظیم و مہم اہم واقع تھین سینے تنگ تھے کارہاے دشوار سے لوگ
دنگ تھے گرد وغبار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی قلت تھی اور امرا اپنی رایات سے جنگ کر رہے تھے اور زنگی اپنی
لغات مین شور کرتے تھے اور رومی غل مچاتے تھے اور نرسنگے بجاتے تھے اور نیزے مارتے تھے تیر چلاتے
تھے فکر مین گم تھین بصارت کم تھی گرد و غبار کی وہ شدت تھی کہ دن تاریک تھا اور شعار[1] مسلمین کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل

[1] شعار وہ کلمہ ہے کہ وقت اختلاط مردم واسطے شناخت باہم دیگر کے بولتے ہین ۱۲

یعنے اگر نصرت خدا تعالی ہو تو وہ مسلمانون کی تعبیر ہو گرامر جو انہ رونکا تھا فقد قتل الزبیر بن العوام
والنعمان بن مقرن والقعقاع بن عمرو عاصم بن عمرو والمسیب بن نجبۃ الفزاری ولطائفہم من الاحد کے یعنے
قتل ہوئے زبیر و نعمان و عقبہ و مسیب وغیرہ امراکو جزائے نیک زیادہ کرے کہ یہ لوگ قتال شدید میں ثابت قدم تھے
اور بلاد دشمن کو مدتون میں کار آزمارہے اور جو انہ رونکا سا صبر و استقلال کیا و اما خالد و عمرو قعقاع بن عمرو و سعید
بن زید اللنون نے قتال موت کی قتال کی کہ ہاتھیون کو اور اس گروہ کو جو انپر سوار تھے ہلاک کیا اور بہت سے اور
انکے بہادرونکو اور زنگیون اور انکے فیلبانونکو قتل کیا اور حال ہاتھیونکا یہ تھا کہ وہ بوجہ گھوڑون پر حملے کرتے تھے
اور اونپر جو سوار تھے وہ تیرونکی بوچھار کرتے تھے کہ ان تیرونکا ہجوم مانند مینہ کے آتا تھا یہانتک کہ اس روز
بہتونکی آنکھیں نکل پڑین اور ہر سمت سے یہی آواز آتی تھی واعیناہ یعنی ہائے میری آنکھیں اور کوئی کہتا تھا وا کبداہ
یعنے واے رے میرے ہاتھ اور اس حالت میں ہاتھیونکا یورش تھا اور ہلا اور وان پر زنگیونکی تیرونکی مار تھی ناگاہ قاعہ
بن زہیر المحاربی لشکر دی تمام پاس خالد وعمرو کے آئے اور کہنے لگے اے امیرو اگر یہ امر یونہی برپا رہیگا تو ہم سب ہلاک
ہو جاوینگے یہ سنکے دونون امیرون نے کہا پھر اس امر مین کیا رائے ہے رفاعہ نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہم ہر دم جمع کرین
اور اسکو روغن زیت سے چرب کرین اور تیرونکی نوکون پر باندھین اور آگ سے روشن کرین اور قیصوم یعنے خس خاشاک
فراہم کرین اور اسکا پشتارہ بناکر اونٹونکی پشت برہنہ پر لادین اور دشمنونکے قتال مین مشغول کرین بعد ازان
ہمارے سوار پیچھے سے اونٹونکو ہنکاوین اور ان سواونکے پشتارونمین آگ لگادین تاکہ پھر کنگی تو اونٹ بھاگینگے اور
لوگونکو روند ڈالینگے اس صورت مین وہ لوگ تاب نلاسکینگے یہ تدبیر ہے اور خداوند قدیر کی جانب سے معونت و امداد ہے
چنانچہ سبھون نے اس رائے کو پسند کیا اور کچھ لوگونکو اس کام پر مامور کیا اور باقی لوگون نے دشمنون کو قتال پر لگایا
پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ وہ سب سامان بکیدہ و خدع کا مہیا ہوگیا اور ہزار سوارون نے ملکر ہر دم جمع کرکے روغن
زیت وغیرہ سے اسکو تر کیا اور نیزونکی نوکون پر مضبوط باندھا اور قیصوم اقسام خس و خاشاک کو غرارون تھیلیون مین بھر کر
اونٹونکی پیٹھون پر رکھا اور نیزونکے مٹھونکو مشتعل کرکے ان پشتارون مین آگ لگادی پھر جب اسمین آگ بھڑکی اور
اونٹونکی پیٹھونکو سوزش پہونچی تو وہ رومیون اور زنگیون پر دوڑ پڑے پھر جب ہاتھیون نے وہ شعلے اور اونٹونکے
دوڑنے والے دیکھے تو اپنے لنگر اور اپنی زنجیرین توڑ کر بھاگے اور اپنے فیلبانونکو زمین پر گراکر روند ڈالا اور جو مردم
جنگی انپر سوار تھے انکو نیچے ڈال کر پامال کیا اور جو سامنے پڑا کچل ڈالا اور روم کے گھوڑے اور خچر بھی منہ پھیر کر
بھاگے اور سوارون اور پیادون کے دل ہل گئے اور ادھر شہسواران اسلام نے دشمنونکو اپنی تلوارونکے آگے دھر لیا
اور نیزون اور تیرون سے چھیدنے لگے اور مسیب بن نجبہ کہتے تھے ہمنے طائرون کو دیکھا کہ وہ ہمپر سایہ کیے ہوئے تھے
اور ہمنے کچھ طائر ایسے دیکھے کہ وہ کافرونکے سرون پر رفرف کرتے تھے یعنے پر مارتے اور اوڑتے تھے بعد ازان اپنے

دونوں فوجوں سے آگ نکلی [illegible] زمین پر پھینک دیتے تھے اور اس بات کو بعد نماز عصر کے تھوڑی دیر [illegible]
لگا دی تھی کہ رومی شکست کھا کر [illegible] اور [illegible] تب گئے ہوئے انکو قتل و اسیر کرتے جاتے تھے
یہانتک کہ دن تمام ہوا اور رات ہو گئی اور وہ لوگ بھاگ گئے پھر تو اس قدر [illegible]
کچھ لوگ [illegible] لشکر اسلام تمام رات صبح تک [illegible]
آ [illegible] انکی جماعت متفرق اور [illegible] پریشان ہو گئی اور انمین سے [illegible] ہزار [illegible]
جنکا شمار [illegible] رافع بن [illegible] بیان کیا کہ جب ہم لوگ تعاقب [illegible] سے طرف تمام معرکہ کے پھر [illegible]
وہ ساری زمین کشتگان روم و زنگ و [illegible] وغیرہ سے پر دیکھی اور اکثر مقتولان مسلمین [illegible] مخلوط تھے [illegible]
تن پر سر تھے تو وہ پہچانے جاتے تھے مگر اسقدر انکی شناخت تھی کہ رومیوں وغیرہ کے ہاتھ [illegible] اور
مسلمان اس سے خالی تھے چنانچہ ہمنے انکی تمیز اسطرح کی تھی بعد ازان ہمنے جو [illegible] قرآن کی
شاخین جمع کین اور اسی مقام معرکہ مین ایک [illegible] بعد ازان [illegible] جمع کرکے
شمار جو کیا تو کشتگان کفار نو ہزار تھے اور جو [illegible] دریا [illegible] گئے انکا اسمین شمار نہین لیتے
وہ نوے ہزار سے علاوہ تھے اور مقتولان مسلمین کا جو شمار ہوا تو وہ پانسو تیس مرد تھے بعد ازان مسلمانون نے
اموال غنائم فراہم کیا اور تقسیم کیا گیا اور عمرو بن عاص نے اسمین سے خمس نکالا اور ایک نامہ مشتمل بر فتح و ظفر تحریر کیا
اور اسمین فہرست خمس کی مندرج کی اور ابو ہاشم بن مرقال کو بلوا کر نامہ و مال خمس انکے سپرد کیا اور تیس سوار
سیاہ لشکر سے انکے ہمراہ کرے اور انکو حکم روانگی مدینہ کا دیا اور بعد اس جنگ کے مسلمانون نے پانچ روز تک
صحراے زرمگاہ مین مقام کیا یہانتک کہ وہان استراحت کی اور جو لوگ پیچھے مفرور ہو گئے تھے وہ بھی اس عرصہ مین
واپس آئے بعد ازان وہ سارے اہل اسلام پاس عمرو بن عاص کے مجتمع ہوئے اور درخواست کوچ اور استدعا کے جانے کی
کرنے لگے تب عمرو نے انکو اجازت دی اور وداع کیا اور انکے لیے دعاے خیر کی اور کہا تم لوگونکی فراق مجھپر بہت
شاق ہے اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے میرے تئین حکم کوچ کرانے کا نکیا ہوتا تو ہرگز مین تمسے مفارقت نکرتا
غرض کہ عمرو بن عاص کے ساتھ تین ہزار ایک سو بیس آدمی نے مراجعت کی اور وہ سب جو اس معرکہ مین کام آے
آٹھ سو اسی مرد تھے جنکے لیے حق تعالے نے شہادت نصیب کی تھی اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگ ایک ہزار تھے اور
بعض کہتے ہین کہ نو سو چالیس تھے بنا بر اختلاف رواۃ کے راوی نے کہا ہے کہ مین نے اس کتاب مین ہی
روایتین لی ہین جو موافق قاعدہ صدق کے ہین اور اسمین استعانت حق تعالے سے کی ہے پھر کہتا ہے کہ اہل
اسلام جو کہ مالک ان بلاد کے ہوئے اور ذلت و خواری واسطے اہل شرک و فساد کے ہوئی تو محض محنت و برکت صحابہ رضی اللہ
عنہم اجمعین کہ وہ مردان دلاور و بزرگان اخیار جملہ مہاجرین و انصار اصحاب محمد مختار تھے اور وہ ایسے بہادر

اور کہا اپنے ساز و سامان سنبھالو اور اپنے ننگ و ناموس اور مال و ملک کے لیئے لڑو اور نہین تو عرب کی قید مین جاؤ اور اونکے عبید و خدم ہو جاؤ کہ جیسا چاہین تمھارے ساتھ کرین اور اگر تم چاہتے ہو تو ہم اون سے صلح کر لیتے ہو اونکا کہ ہم صلح ایسا کہ بطریقہ اون سے کچھ نہین ہو سکتا ہے یہ سنکے اون لوگون نے جواب دیا اور کہنے لگے ہم اپنے بلاد کو ہاتھ سے نہ دینگے اور جبتک ہم بالکل مغلوب و عاجز ہو جاوینگے اونکے حوالے نکرینگے اور ہم سب سامان اپنا اور مال و اسباب اپنا اس شہر مین جو قلعہ محکم ہے جمع کرکے بیرون حصار اونسے مقاتلہ کرینگے پھر جب ہم دیکھینگے کہ وہ لوگ ہمپر غالب ہوتے ہین تو بالاے حصار چڑھ جاوینگے غرض کہ رائے اون سب کی اسی بات پر متفق ہوئی پھر جنھون نے انمین سے اس امر کو منظور کیا وہ اپنی جان و مال سے آمادہ و حاضر ہو گئے اور جنھون نے اس بات کو قبول نکیا وہ بجائے خود مقیم رہے اور اسیطرح بطریقان بنسائی بھی کیا کہ بعضے انمین اپنی جان و اولاد اپنے مال سے وہان حاضر ہوے اور بعضے اونمین سے اپنی جاپر قائم رہے اور مدائن والونمین سے بھی وہ تھے جو واسطے اقامۂ جنگ کے حاضر حصار ہوے **راوی** کہتا ہے پھر جب خالد اپنا لشکر لیکر چلے اور آگے آئے اونسے کچھ فاصلے پر طلایۂ اور امرا کا غول جاتا تھا اور یہ لوگ قریات و بلاد اور کنارہائے دریا پر تاخت و تاراج کرتے جاتے تھے پھر جو لوگ اپنے امان کے لیے بطلب صلح نکلتے تھے اور پیام صلح کرتے تھے تو اہل اسلام اونسے صلح پذیرا کرتے تھے اور علوفہ و ضیافت سے اونکی استمالت کرتے تھے اور جو لوگ ایسا نہین کرتے تھے اونکو اسلام کیطرف دعوت و طلب کرتے تھے اگر وہ اس سے انکار کرتے تھے تو اونسے جزیہ لیتے تھے اور اگر وہ جزیہ دینے سے سرتابی کرتے تھے تو اونکو غارت و تاراج کرتے تھے یہانتک کہ متصل اہناس کے پہونچے اور والی اہناس کو یہ خبر پہونچی تو اوسکو باور ہوا کہ لابد اونسے مقابلہ و مقاتلہ ہوگا اور منتظر ہوا کہ دیکھیے ان لوگونکی جانب سے کیا امر ظہور مین آتا ہے چنانچہ وہ بیرون شہر بر آمد ہوا اور شہر پناہ سے قریب قریب ٹھرا اور وہانسے دور نگیا اور اسکے جو چار پھاٹک تھے تو تین دروازے بند کروا دیئے اور ایک باب شرقی جدھر وہ آپ تھا کھلا رکھا اور اودھر سے خیام و سراپردے اور اکثر ساز و سامان اپنا باہر نکلوایا اور مشورہ کیا کہ اگر قبل از قتال مید و جنگ شہر کے اندر جاوین تو عرب کو ہماری جانب طمع ہوگی یعنے ہمکو خائف سمجھکر اونکو حوصلہ داخلۂ شہر کا ہوگا بعد ازان اسنے یہ تدبیر کی کہ بطریقونکو متفرق کر دیا اور لشکر کو پھیلا دیا تاکہ کثرت اونکی زیادہ نظر آوے اور تعداد اوس کے فوج کی پچاس ہزار تھے بعد ازان وہ اپنے لشکریون سے کہنے لگا کہ خبردار ثابت قدم اور اپنے ناموس کے لئے قتال کرو اور فشکر خوار و بد اطوار نہو جاؤ کہ گرفتار ہو جاؤ چنانچہ اون لوگون نے استقلال کیا اور اپنے ساز و سلاح سے چست کر مستعد قتال ہوئے اور انتظار آمد صحابہ کا کرنے لگے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا واما خالد جسوقت اہناس سے قریب ہوے تو زبیر بن العوام کو طلب کیا اور اونکے ہمراہ ہزار سوار مقرر کر دے کہ انمین اکثر ام تھے اور اونکو حکم کیا کہ آگے بڑھو بعد ازان فضل بن عباس کو بلایا اور ہزار سوار اونکے بھی ساتھ مامور کیے تو وہ پیچھے زبیر کے روانہ ہوے بعد ازان

بسیرۃ بن مسروق بلاد تھے اونکے ہمراہ بھی ہزار سوار دیے اور وہ عقب فضل کے چلے وابعد ازان زیاد بن ابی سفیان
طلب ہوئے اونکے ساتھ بھی ہزار سوار کیے اور وہ میسرہ کے پیچھے ہوئے وابعد ازان مالک اشتر کو یاد کیا اُنکو بھی ہزار
سوار دیکر بعد زیاد رخصت کیا اور سب کے عقب پر خود خالد مع بقیۂ لشکر پشت پناہ ہوئے اور **عول بن سعید** نے
بواسطۂ ہاشم بن نافع کے رافع بن مالک العلوی سے **روایت** کی وہ کہتے تھے مین گروہ زبیر بن عوام مین تھا جب
جب ہم درمیان بلاد پہونچے اور ہر ایک شہر کے باشندونسے تعرض کرتے تھے اور سواد دلنواح پر دوڑ مارتے تھے
تو وہان ایک عرصہ دشت مین ایک گلہ بھیڑ ون کا دیکھا اُسکے ساتھ چوپان تھے جب اُن چرواہون نے ہمکو دیکھا
تو بھیڑونکو چھوڑ بھاگ گئے تب ہم اُن بھیڑونکو ہانک لیچلے جب وہانسے تھوڑی دور چلے تھے کہ کچھ عورتین اور کچھ لڑکے
اور ایک غول نصاریٰ کا اہل قبط وغیرہ سے ایک ٹیکرے پر نظر آیا جب اُنھون نے ہمین دیکھا تو بھاگ گئے اور انکے
ساتھ ایک طرف کو بیس سوار بھی تھے اور وہ عرب متنصرہ تھے قبیلہ جذام سے اور اُنکے ساتھ ایک بطریق یا دری بھی
خلعت فاخرہ پہنے ہوئے تھا آخر اُنکی بھی نگاہ ہم پر پڑی تو وہ بھی بھاگ گئے تب ہمنے اُنپر دوڑ ماری اور تھوڑے
عرصہ مین ہمنے اُنکو پکڑ لیا اور قید کر لائے اور اُنسے ہمنے پوچھا کہ تم کون اور کہاں کے اور کس قبیلے سے ہو اُنھون نے
جواب دیا کہ ہم لوگ قریات مختلف کے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ ارادہ اہناس جانے کا رکھتے تھے تب ہم نے
اُنکے تئین اسلام پیش کیا انھون نے انکار کیا ہمنے ارادہ اُنکے قتل کا کیا مگر زبیر نے ہمکو قتل سے منع کیا اور کہا
یہ قیدی پاس خالد کے حاضر کیے جاوین وہ جو چاہین کرین غرض کہ ہم لوگ جاتے جاتے متصل اہناس کے پہونچے اور
ہمنے وہان خیمے برپا اور سراپردے دیکھے یعنے قناتین کھینچی تھین اُسوقت زبیر نے باواز بلند تکبیر و تہلیل کی اور مسلمانون نے
بھی صدا ہین تکبیر کی اس زور شور سے بلند کین کہ زمین ہل گئی اور رومی اپنے خیمون سے باہر نکلکر ہمکو دیکھنے لگے
اور وہ دشمن خدا مارنوس بن میخائیل والی اہناس بھی دیکھتا تھا اور اُسکے ساتھ ایک غول تھا کہ وہ سب حجاب
دلواب یعنے اہل خدمات و اہل مہمات و ارباب دولت و پیران مملکت تھے اور یہ سب اُسکے گرد بگرد داہنے بائین سے
حلقہ باندھے تھے پھر جب ہملوگ اُنکے سامنے بڑھے تو وہ آپس مین شور و غوغا کرنے لگے اور اپنی زبان مین بول چال
کرتے تھے و بالا علان کلمات کفر سے استعانت بغیر خدا کرتے تھے اور اپنی نگاہ ہو نہین ہماری جماعت کو کمتر دیکھتے تھے
چنانچہ جب زبیر اُن کے قریب گئے فہزرایتہ یعنے اپنے علم کو تکان دیکر یہ اشعار رجز پڑھنے لگے **اشعار**

یا اہل اہناس الطغاۃ الکوافر	ویا عصبۃ الشیطان من کل غادر	اتتکم لیوث الحرب سادات قومہا
علی کل مشکول من کل ضامر	فان لم تجیبوا اسوق تلقون ذلۃ	وتقتل منکم کل کلب فاجر

یعنے اے اہل اہناس اے سرکشو کافرو اور اے گروہ شیطان سب کے سب دغاباز آپہونچے ہین تمھارے پاس
شیران جنگ جو اپنی قوم مین سردار ہین اور وہ سب اسپان مشکول اور ناقون پر سوار ہین اگر تم قبول اطاعت نکروگے

تو ذلت و خواری مین پڑوگے اور تم مین کا ہر ایک سگ تازی کا مارا جائیگا وبعد ازآن **راوی** رافع بن مالک نے کہا کہ پھر ہم اور بھی قریب اُس قوم کے نازل ہوئے تو فضل بن عباس آگے بڑھے اور پیرامون اُنکے سرداران بزرگوار تھے پھر جب اونھون نے تکبیر کی تو اُنکے ہمراہیون نے بھی صدائے تکبیر بلند کی اور فضل نے اپنا نشان بلا کر یہ شعر رجز پڑھنا شروع کیا **شعر**

یا اہل اہناس لکلاب الطواغیا　　الا تردوا امرا عظیما مدا نیا
انکم لیوث العرب فاصغوا مقالیا　　وقروا بان اللہ ارسل احمدا
وقروا بان اللہ لا رب غیرہ　　نبیا کریما للخلائق ہادیا

یعنے اے اہل اہناس سگان سرکش تمھارے پاس شیران جنگ آپہونچے ہین تم قول ومقال اُنکے بگوش دل سنو اور اقرار اس بات کا کرو کہ ہر آئینہ اللہ وہ ہے جسکے سوائے کوئی پروردگار دوسرا نہین ہے اور اگر اقرار اس امر کا نکروگے تو آفت عظیم عنقریب دیکھوگے اور اقرار اس امر کا کرو کہ حق تعالے نے احمد کو نبی صاحب کرم بھیجا ہے اور اُنکو خلائق کا ہادی کیا ہے یعنے یہ اقرار کرو کہ محمدؐ رسول اللہ و نبیؐ خدا کے اور رہنما ہر دو سرا کے ہین اور **راوی** نے کہا کہ بعد ازان فضل اپنے اصحاب کے نزدیک آکر ٹھہرے اور کچھ دیر نگذری تھی کہ امیر میسرۃ بن مسروق العبسے آگے بڑھے اور اونھون نے اور اون کے ساتھ والے مسلمانون نے اعلان تکبیر کا کیا اور باتفاق اُنکے دیگر مسلمانون نے بھی جواب تکبیر دیا یعنے وہ سب بھی تکبیر گویان ہوئے پھر میسرۃ اپنا نشان چمکاتے ہوئے یہ اشعار رجز پڑھنے لگے **اشعار**

اتینا لاہناس من کل غضنفر　　والا ابدنا ہم بکل مہند
علے کل صہال من الخیل اجرد　　وخرب اہناسا ونقتل اہلہا
فان ہم اطاعونا شکرنا فعالہم　　اذا خالفوا دین النبی محمد

یعنے ہم اہناس کے لیے آئے ہین سب شیر نر کہ وہ اوپر صہیل وشور کرنے والے کے یعنے ہنہنانے گھوڑون اجرد پر سوار (مترجم کہتا ہے اجرد وہ گھوڑا ہے جسکے چھوٹے چھوٹے بال اور روئین گھنے ہون تو وہ مطبوع و پسند عرب ہوتا ہے) پس اگر وہ اہل اہناس ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اُنکے کردار سے مشکور ہونگے اور اُنکی قدردانی و شکرگزاری کرینگے ورنہ اگر وہ اطاعت سے انحراف کرین گے تو ہم اُنکو ہلاک کرین گے شمشیر ہندی سے (مترجم کہتا ہے مہندہ یعنی سیف ہندی کہ ہندی آہن و ولایتی ساخت ہو یعنے جسکا لوہا ہندی اور ساخت اُسکی ولایتی ہو) اور ہم خراب و ویران کرینگے اہناس کو اور قتل کرینگے اُسکے باشندون کو جبکہ وہ مخالفت کرینگے دین نبیؐ کی جو محمدؐ ہے **راوی** نے کہا پھر میسرۃ بھی بعد رجز خوانی کے متصل فضل سے جاکر قیام پذیر ہوئے اور بعد اُن کے قریب بغروب آفتاب کے زیاد بن ابی سفیان بھی مع اپنے اصحاب کے آگے بڑھے اور اونھون نے اور اُن سب مسلمانون نے غل مچاکر تکبیر کہی اور زیاد نشان جنبان ان اشعار سے رجز خوان ہوئے **اشعار**

ہلموا لے اہناس یا آل ہاشم　　تقطع روس منہم فلق جماجم
ویا عصبۃ المختار نسل الاکارم　　لننصر دینا للنبی محمد
ونکم ضرب السہام لشدۃ　　نبی الہدی المبعوث من آل ہاشم

له آل ہاشم سے مراد بزرگان فارس و [illegible] خود بین کہ وہ اولاد ہاشم سے ہین ۱۲

یعنے اے اولاد ہاشم طرف اہناس کے عزم کرو اور اے قرابت داران احمد مختار نسل بزرگواران بزرگ نسل ابو ضرب حسام یعنے رنا نیزہ کا شروع کرو یکبارگی حملہ کرکے دشمن کاٹے سرون اور پراگندہ کرتے جمعیتونکے اور البتہ ہم نصرت کرینگے دین نبی کی وہ نبی کہ محمد ہین وہ محمود نبی ہین ایسے نبی جو ہادی و رہنما ہین اور وہ مبعوث و فرستادۂ خدا ہین اور آل ہاشم ہین اور راوی نے کہا کہ بعد رجزخوانی زیاد کے جبکہ شام ہوگئی تو مسلمانون نے بجاے خود شب باشی کی اور رات کو تلاوت قرآن کرتے رہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا کیے اور رات بھر فجر تک اپنے لشکر کی حراست بھی کی جب صبح ہوئی تو مقداد رضی اللہ عنہ اصحاب خود پیش قدمی کی اور وہ مع اپنے اصحاب کے سرگرم نعرۂ تکبیر ہوئے پھر اُنہون نے آگے بڑھکر علم ہلاتے ہوئے ان ابیات فخریہ کو زبان زد کیا اشعار

أنا الفارس المشهور في كل موطن فأنزمهم أضحى نزيل المقابر	وناصر دينا للنبي محمد ولقتل عباد الصليب جميعهم	لعل تنال الفوز عند الهنا بأسمر خطي وعضب مهند

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ مدوح ہون ہر مقام مین اور ناصر ہون دین نبی کا کہ وہ محمد ہین سو کیا عجب ہے کہ ہم اپنے پروردگار کے نزدیک فیروزی و رستگاری کو پہونچین پس مین فیروز مندی کو پہونچون بہت جلد اور صبح نازل ہونے والا اور مدد پانے والا ہم قتل کرین سب صلیب پرستونکو سیف خطی اور شمشیر ہندی سے اور راوی نے کہا کہ پھر مقداد بھی بعد انشاء اشعار کے بمحاذی برابر فضل کے جاکر قیام گزین ہوئے اور درمیان ان امراے متقدم الذکر کے مکالمہ ہونے لگا پھر جب دشمنون نے ہمکو دیکھا کہ ہم چند مین ہزار بہ نسبت اُن کے شمار کے کمتر تھے تو اُنکو گمان ہوا کہ ہمارے پیچھے اور کچھ لوگ نہین ہین چنانچہ اُس روز تو ہم خاموش بیٹھے رہے نہ ہمنے کچھ کلام کیا نہ وہ بولے جب دوسرا روز ہوا تو نزدیک بطلوع آفتاب ناگاہ ایک گرد اوٹھی اور گھوڑونکی ڈور سے غبار نمودار ہوا پھر دیکھا تو اُن گھوڑون پر سواران حجازی سوار تھے اور قریب آنکر اونھون نے بصداے تکبیر نعرہ کیا تو باتفاق اُنکے سب مسلمانون نے بھی پکارکر تکبیر کہی پھر رایات اسلامیہ و اعلام محمدیہ بلند ہوئے اور اُن صحابہ نے جو ہمراہ زبیر وغیرہ کے بطور طلیعہ آئے تھے صدائے تکبیر پہچم سنین اور زبیر و فضل وغیرہ اُنکی ملاقات کو نکلے تو دیکھا کہ اوائل لشکر مین تو خالد بن الولید ہین اور اون کے پہلو بپہلو غانم بن عیاض الاشعری اور ابو ذر الغفاری و ابو ہریرۃ الدوسی کہ اُنکا نام عبد الرحمن تھا و دیگر اُمراے مہاجرین و انصاریہ سب ساتھ تھے پھر جسوقت رومیون نے یہ حال نزدیک سے دیکھا تو رعب اُنکے دلونمین غالب ہوا پھر لشکر صحابؓ متصل اہناس کے جا اُترا اور ہر گروہ اپنے اپنے مرکز و زمرے مین فروکش ہوے اور اُس روز مقام کیا جب دوسرا دن ہوا تو سب اُمرا و صاحبان نشان پاس خالد کے جمع ہوکر مشورے کرنے لگے کہ والی اہناس کے پاس کسکو بھیجنا چاہیے

لے غلط ہے بجا ے مقام [illegible] و پہنچون بجاے اور نیزہ [illegible] شمشیر ہندی [illegible] یعنے آہن ہندی [illegible]

ایلچی

اور کون جاوے کا یہ سنکر مقداد نے کہا مین جانے کو موجود ہون خالد نے کہا تمہین لایق اس امر کے ہو
بسم اللہ جاؤ اور جس جس کو چاہو اپنے ساتھ لو تب مقداد نے ضرار بن الازور اور مسیرۃ بن مسروق
العبسی کو اپنے ہمراہ لیا اور بر وقت انکی روانگی کے خالد نے انسے فہمایش کی کہ تم جاکر پہلے اُسکو دعوت
اسلام کرو جب نمانے تو اُس سے طلب جزیہ کرو اگر اس سے بھی انکار کرے تو پیام قتال دو اور چاہیے کہ
اپنی جانون کو حراست و حفاظت مین رکھو یعنے اُسکی شر سے ہوشیار رہو راوی کہتا ہی پھر یہ لوگ
روانہ ہوئے اور اُسکے لشکر کے قریب پہونچے اُسوقت سوار اُسکے میخین گاڑ رہے تھے اور طنابین خیمونکی
کھینچے تھے اور قناتین لگاتے تھے تب مقداد وغیرہ کو اُنکے حجاب و نگہبانون نے دیکھکر پکارا تم لوگ کون ہو
کدھر آتے ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم ایلچی ہین یہ سنکے حجاب نے اپنے بطریق کو خبر دی اُسنے حکم احضار کا دیا
جب یہ لوگ روبرو اُسکے حاضر ہوئے تو اُسکے ملازمون نے ڈانٹ کر کہا کہ دیکھو یہ ملک مالک ملک ہی بیٹھے
آداب شاہی کا لحاظ رکھو مگر ان لوگون نے اس بات کی کچھ پروا نکی اپنے گھوڑون سے نہ اُترے مگر عین دروازۂ
سراپردۂ شاہی پر اور دروازے پر ٹھہرے رہے یہانتک کہ اُنکے تئین حکم اندر داخل ہونے کا ہوا تب یہ لوگ اندر
داخل ہوئے مگر اپنے گھوڑونکی لگام اپنے ہاتھون مین تھامے رہے ہر چند غلامون نے چاہا لگا مین گھوڑونکی پکڑ لیوین
پر اُنھون نے نمانا اور اُنکے ہاتھون مین باگین ندین آخر بطریق نے خدام کو اشارہ کیا کہ چھوڑ دو انکو یونہین
آنے دو پھر جسوقت یہ داخل ہوئے تو وہ بطریق اپنے تخت زرین پر جو مرصع بدر و جواہر تھا بیٹھا تھا اور
اُسکے گرداگرد تمام رئیس و نواب و ارباب دولت و ارکان سلطنت بھی بیٹھے تھے اور اُن سب کے ہاتھون مین
تلوارین اور گرز و تبر تھے پھر جب ملک نے ایلچیونکو دیکھا تو اُسکا رنگ متغیر ہوگیا اور وحشت مین آگیا اور اُنکو
اذن بیٹھنے کا دیا ان لوگون نے کہا ہم ایسے فرشون پر نہین بیٹھتے ہین کہ یہ ہمپر حرام ہی آخر اُسنے حکم کیا تو وہ فرش
اُٹھاکر فرش سوتی بچھایا گیا بعد ازان اُسنے اشارہ کیا کہ اب بیٹھ جاو اُن لوگون نے کہا ہم نہ بیٹھینگے جب تک کہ
تو اپنے تخت سے نیچے اُتر نہ آوے چنانچہ اس بات پر مردم روم غوغا کرنے لگے تب ملک نے اُنکو اشارے
سے منع کیا کہ وہ خاموش ہو رہے پھر لوگون نے چاہا کہ اُن ایلچیون کے ساتھ سے تلوارین وغیرہ
چھین لیوین مگر بادشاہ نے اُنکو اس ارادے سے بھی منع کیا آخر وہ لوگ ہر گونہ تعرض و مزاحمت سے
باز رہے تب بادشاہ نے اُنسے قصد مکالمہ کیا اُنھون نے انکار کیا کہ جب تک اپنے تخت سے نیچے
نہ آوے گا ہم کچھ کلام نکرینگے بالآخر وہ تخت سے اُتر آیا اور عربی زبان مین کلام کرنے لگا اور
اُنکے احوال سے سوال کیا کہ تم لوگ یہان کس ارادے سے آئے ہو ان لوگون نے جواب دیا کہ
ہم تمکو نہ چھوڑینگے اور اس دربار سے نجاوینگے جبتک کہ تو اور تیری قوم اسلام لاوے یا جزیہ دیوے

یا قتال کرے پسنکے ملک نے انکار کیا اور کہا فردا روز وعدہ قتال ہی تب یہ لوگ اُسکے پاس سے باہر نکلے
اور جواب لیکر خالد کے پاس آگئے اور اس امر سے خبر دی اُسوقت سائر امرا نے تیاری جنگ کی کر دی جب
صبح ہوئی تو خالد نے نماز صبح اصحاب کو پڑھائی اور بعزم رزم آگے بڑھے اور ندا دی النفیر النفیر یا خیل اللہ
ارکبو و للجنۃ اطلبو یعنے نکلو اور چلو اے لشکر خدا سوار ہوا اور جنت کے طلبگار ہو یہ سنکے اہل اسلام اپنے
گھوڑون پر سوار ہوے اور نشان کھولے اور میمنہ و میسرہ کے ترتیب دے اور قلب جیش اور
جناحین کی صف آرائی کی اور خالد وسط لشکر مین تھے اور موخر لشکر یعنے پشت لشکر پہ میسرۃ بن مسروق
العبسی و مالک اشتر تھے اُنکے ساتھ پانسو سوار تھے مہاجرین و انصار سے **راوی** نے کہا بعد ازان تھوڑی دیر
گذری تھی کہ روم سامنے نکل پڑے اور اپنے صلیبون کو روبرو کیا اور **راوی** نے بواسطہ رافع بن مالک
اور عباد بن مازن کے محمد بن مسلمۃ انصاری سے **روایت** کی اُنھون نے بیان کیا جب نشان اُس
قوم کے آگے بڑھائے گئے تو ہمنے اُن نشانونکا شمار کیا کہ وہ پچاس صلیب تھے اور زیر ہر صلیب ہزار ہزار
سوار تھے چنانچہ پہلے جسنے اُن مین سے آغاز حرب کیا وہ ایک بطریق تھا اُسکا لباس دیبائے سرخ
تھا اُس کے سر پہ خود اور اُس پہ دستار پیچ زرتار جواہر نگار بندھا تھا پھر جسوقت اُسنے مبارز طلبی
کی تو لشکر اسلام سے ایک سوار جرار قبیلہ خثعم سے جسکا نام زید بن ہلال تھا اُس سے لڑنے کو نکلا سو اُس
بطریق نے زید کو قتل کیا اور دوسرا مبارز طلب کیا تب اُسنے مقابلے کو عبد اللہ بن عمر بن الخطاب برآمد
ہوئے اور کچھ دیر نہوئی کہ اُسکے داہنے شانہ پر ایسی تلوار ماری جو اُسکے بائین شانے سے باہر نکل آئی
اور وہ گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور اُسیدم واصل جہنم ہوا تب عبد اللہ نے دوسرا مبارز طلب کیا پھر
ایک رومی سوار نکلا تو اُسکو بھی قتل کیا پھر ایک اور نکلا تو اُسکو بھی مار لیا پھر عبد اللہ اُنکے میمنہ لشکر پر جا پڑے
تو صفونکو الٹ دیا اور بڑے بڑے دلیرونکو تہ تیغ کیا پھر اپنے قلب لشکر مین پھر آئے پھر اُنکے بعد شرجیل بن
حسنہ نکلے انھون نے بھی مثل عبد اللہ کے قتل و قتال کی پھر انکے بعد فضل بن عباس نے حملہ کیا اور
بعد اُنکے عباس بن مرداس نے اور بعد اُنکے ابو ذر غفاری نے پھر جملہ مسلمانون نے حملہ کیا آخر جب
رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے تئین اپنی جمعیت اور ساز و سامان سے چست کرکے زرہین پہنکر اور
تلوارین پکڑ کر نرغہ کر دیا کہ ہنگامہ قتال علی الاتصال سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب وسط آسمان پر آیا اُسوقت
خالد بن الولید نے حملہ کیا اور لشکر دشمن مین گھس گئے تو میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر الٹ دیا اور
مقاتلہ شدید کیا یہانتک کہ رات ہو گئی اور درمیان فریقین کے حائل ہوئی تب اہل اسلام شب باش ہو کر
حراست و نگہبانی کرتے رہے اور اپنے قتیلونکا تفحص جو کیا تو انمین سے چہل و دو مرد شہید ہوئے تھے

۵ میمنہ و میسرہ جو قول کے دستہ کو راست و چپ خاطر ... اور قلب یعنی لشکر کا بیچ اور جناحین لشکر کے دونو بازو دہنا و بایاں جو لشکر کے میمنہ و میسرہ سے کہتے ہیں ۱۲

اُنمین شہید و نمین ربیعہ بن عامر الدودی و زید بن ربیعۃ المحاربی و غانم بن نوفل المحاربی و صفوان بن مرۃ الیربوعی و دیگر مردم مختلط تھے اور لشکر عدو سے ایک ہزار و زائد از سہ صد مارے گئے اور اُن دشمنان خدا نے انکو اپنے اصحاب مین تخلیہ کیا تو جو کچھ اُنپر ہنگامۂ حرب مین سختی گذری تھی باخود با تذکرہ سننے لگے اور صعوبت جنگ اُنپر دشوار ہوئی اور بطریقون کو عجز و انکسار ہوا و بالآخر آمادۂ ستیز ہوئے پھر جسوقت صبح ہوئی اور سپیدۂ فجر نمودار ہوا تو مسلمانون نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑون پر سوار ہوکر صف آرائی کی اور ادھر روم نے بھی صفین باندھین اور بطریقون نے اپنی تیاری کی اُنمین سے ایک بطریق عظیم حاکم طنسا کا میدان مین نکلا اور زرہ حریر پہنے تھا پھر اُسنے مبارزطلبی کی تب ادھر سے فضل بن عباس برآمد ہوئے اور اُن دونون مین معارکہ و محاربہ ہونے لگا اور دونون کی وارین خالی گئین آخرکار فضل بن عباس کی ضربت نے سبقت کی کہ اُس بطریق کے سر پر تلوار ماری تو اُسکے کلے داڑھ تک اتر آئے وہ تیوراکر زمین پر گرا اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اسکا دم فی النار ہوا تب دوسرا بطریق نکلا اُسکو بھی مار لیا اور اسیطرح علی الاتصال قتال کرتے رہے یہانتک کہ انکے چیار رجرار کو قتل کیا پھر جملہ روم نے یکبارگی حملہ کردیا اور ادھر مسلمانون نے یورش کی چنانچہ ضرار بن ازور اور مدعور بن غانم الاشعری و فضل بن عباس و محمد بن عقبۃ بن ابی معیط و مسلم جعفر و علی پسران عقیل و عبداللہ بن جعفر و سلیمان بن خالد و عبدالرحمن بن ابی بکر ان سب نے حملہ شدید اور نیزہ بازی و تیغ زنی کی شدت کی اور چالیس مردم و کاوش اسپان سے گرد و غبار تا بآسمان بلند ہوا یہانتک کہ دن کی رات ہوگئی اور تیرون کی بوچھاڑ نیزون کی مار ہونے لگی جا ہائے پناہ منقطع ہوئین اور پرے پراگندہ ہوگئے اور سوائے گھوڑونکی دوڑ اور تلوار نیزے کی وار اور فوارے خون و سیلان عرق کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور حال خالد کا یہ تھا کہ وہ مانند شیر کے جولانی کرتے تھے اور گونج رہے تھے اُسوقت غانم بن عیاض نے آسمان کیطرف نظر کی اور دعا کرنے لگے یا عظیم العطا انزل علینا نصرک کما انزلتہ علینا فی مواطن کثیرۃ و انصرنا علی القوم الکافرین یعنے اے عظیم العطا ہمپر فتح و نصرت نازل کر جسطرح تونے اکثر معرکون مین ہماری امداد کی ہے اور ہمکو غالب و ظفرمند کر قوم کفار پر پس تھوڑی دیر نگذری کہ ہمنے دیکھا اُن کفار مین سے کشتہ پر کشتہ گرے جاتے ہین مگر ہم نہین جانتے تھے کہ یہ لوگ کیونکر مارے جاتے ہین پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو دروازۂ شہر کی طرف بھاگے اور مسلمانون نے تعاقب کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے پیچھا کیے جاتے تھے اور شہر پناہ کی فصیل پر سے لوگ مسلمانونکو پتھر مارتے تھے مگر یہ لوگ اُسکی کچھ پروا نکرتے تھے اور باب شہر تک پہونچے اور وہ لعین والی ابناس اندر شہر کے داخل ہوگیا اور اُسکے تین خالد و دیگر امرا ہمراہی وہان تک ہانک لائے تھے اور اُسی جگہ ایک جماعت روم بجمعیت پانچ ہزار سوار کے جو وہان رکے تھے

اُن سے قریب پھاٹک شہر کے خوب تلوار چلی اور فصیل حصار سے پتھر چلے تاآنکہ مسلمانوں نے اُنہیں سے قریب
تین ہزار کے قتل کیا اور باقی سب اندرون شہر داخل ہو گئے اور دروازہ مضبوط بند کر لیا اور فصیل شہر پناہ پر
چڑھ گئے اور تیر و پتھر مارنے لگے یہانتک کہ رات درمیان میں حائل ہوئی **راوی** نے کہا کہ آخر مسلمانوں
نے حصار اہناس پر تین مہینے قیام کیا اور محاصرہ رکھا اور ہر روز پیہم اُنکے درپے جنگ ہوتے تھے اور حال
یہ تھا کہ فصیلیں بہت بلند تھیں اور پھاٹک بہت محکم و استوار تھا اور اہل اسلام ہر روز اطراف شہرستان پر تاخت و
تاراج کرتے تھے **راوی** نے کہا بالآخر نوبت یہ پہونچی کہ اہل اہناس سے مردم توانا ناتوان ہو گئے اور
ناتوان مر مر گئے اور آمد و رفت منقطع ہو گئی اور نفوس اُنکے تنگ آئے اور صحابہ کو انہیں بڑی آرزو تھی
پس خالد نے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کہ فتح باب پہ تھکا دیا ہے اتفاقاً ہمراہ صحابہؓ کے ایک مرزبان
تھا کہ وہ مرزبانان کسریٰ سے تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور جہاد کو نکلا تھا و بالآخر اُسنے اپنی جان راہ خدا میں
فدا کی کہ وہ بصنا میں قریب باب شرقی لب بحر یوسفی جنگ میں صاحب ملی کی جو مبتسا نزادہ ہے شہید ہوا اور ذکر اُسکا
عنقریب اپنے محل پر آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ غرض کہ اُس مرزبان نے بعد المشورہ کے خالد سے کہا
کہ ہم جب بلاد فارس میں کسی شہر کا محاصرہ کرتے تھے اور اُس کے فتح پر قدرت نپاتے تھے اور عاجز
ہو جاتے تھے تو ہم لوگ روغن زیت اور گوگرد جمع کر کے لکڑی کے صندوقوں یعنی پیپوں میں بھر دیتے
تھے اور اُن میں کڑے اور رسّے لگے ہوتے تھے تا لوگ اُٹھائے رہیں اور اُس سے بچے رہیں اور وہ
اُن پیپوں کو دروازے سے ملا دیتے تھے اور اُن میں آگ لگا دیتے تھے اور اُسکا رخ پھیر دیتے تھے تا آنکہ
روغن اُسکا دروازے میں چسپیدہ اور شعلہ اس کا درگرفتہ ہوکر لوہے کو گداختہ کر دیتا تھا اور لکڑیوں کو جلا دیتا
تھا اور پتھر چٹخنے لگتے تھے پس دروازہ منہدم ہوکر کھل جاتا تھا یہ سنکے خالد نے کہا ہم بھی یوں ہی کرتے ہیں
انشاء اللہ تعالیٰ پھر جب صبح ہوئی تو ایسا ہی کیا کہ روغن زیت و گوگرد جمع کیا اور پیپوں میں بھرا اور اُنمیں
لمبے لمبے رسّے اور حلقے لگا دئے اور اُسکو لوگوں نے اُٹھا لیا اور اُنکے پیچھے پیچھے سواروں کا
قتال کرتا ہوا چلا اور وہ مرزبان آگے آگے تھا تا حاملان پیپوں کو تدبیر بتا دے کہ اس کو کیونکر عمل میں لانا چاہیے
اور سوار وہ لوگ اپنی سپروں میں اور زرہوں کی نقابوں میں چھپے تھے کیونکہ بالائے فصیل سے اُنپر پتھروں
اور تیروں کی بوچھار تھی یہانتک کہ دروازہ ہائے شہر کے اول دروازے پر پہونچے اور وہ دروازہ شرقی تھا
اور بڑا پھاٹک یعنے صدر دروازہ تھا پھر جب اُس پھاٹک سے ملصق ہوئے تو پیپوں کو بلند کیا اور اُن میں
آگ ڈالدی و نفط زیت و گوگرد مشتعل ہوئے پھر اُسکا رخ پھاٹک کیطرف پھیر دیا اور دروازے سے لگا دیا کہ
ایک لحظہ میں آگ دروازے کو لگ گئی پتھر چٹخنے لگے لکڑیاں جلنے لگیں لوہے پگھل گئے شعلوں کی بھڑک فصیل تک

پہونچی برج مین آگ لگ گئی تو برج گر پڑا لوگ رومی جو اُسپر تھے دبکر مر گئے اور جماعت کثیرا نہین سے ہلاک ہو گئی اور مسلمانون نے دروازے پہ قبضہ و دخل کر لیا اور مشکون مین پانی بھر بھر کر آگ بجھائی اور داخل ہوئے اور قصد قصر شاہی کا کیا اور وہ قصر بھی ایک حصن مستحکم سنگہائے تراشیدہ کے ستونون پہ قایم تھا اور دربانون نے اُسکا دروازہ بھی مضبوط بند کر لیا تھا چنانچہ مسلمانون نے وہان بھی وہی عمل کیا جیسا دروازہ شہر پہ کیا کہ اُسمین زیت و کبریت سے آگ لگا کر ہدم کر دیا آخر جب اُس لعین والی اہناس نے یہ حال دیکھا تو اُسکو یاراے صبر و قرار باقی نہ رہا دیگر دروازے بھی کھلوا دئے اور خود مع اپنی جماعت خدم و حشم و باتفاق اپنے بطریقون کے الامان الامان پکارنے لگا اُسوقت مسلمانون نے دعوت اسلام پیش کی اُنھون نے انکار کیا تب خالد نے حکم اُنکے قتل کا کیا پھر جسنے اسلام قبول کر لیا اُسکو امان دی اور جسنے انحراف کیا اُسکو قتل کیا بعد ازان بازاریون اور رعیتون نے استغاثہ کرنا شروع کیا کہ ہم لوگ زیردست و مغلوب ہین چنانچہ اُنہین سے جو اسلام لایا اُسکو چھوڑ دیا اور جو اپنے دین پہ باقی رہا اُسپر جزیہ محصول مقرر کیا و بعد ازان وہان کے محلات و مکانات کھدوا کر ڈھیلہ کر دیا اور مسلمانون نے وہان سے اموال غنائم سے علاوہ نقد کے ظروف طلائی و نقرئی و خلعتہاے فاخرہ و فرشہاے مکلف وغیرہ بہت کچھ حاصل کیا اور اُس شہر پر عبادۃ بن قیس کو حاکم مقرر کیا کہ وہ وہین مقیم رہے اور اُنکے ساتھ تین سو جوان تعینات کر دئے و بعد ازان لشکر اسلام نے بیرون شہر نکلکر صحرا مین خیمے کیے اور باشندگان شہر مین سے کوئی باقی نہ رہا مگر وہ لوگ جو اسلام لائے یا وہ جنھون پہ جزیہ مقرر ہوا اور وہان ایک مسجد بنائی اور خالد بن الولید جب امور انتظام سے فارغ ہوئے تو جمیع غنائم سے خمس نکال کر پاس عمرو بن العاص کے بھیجدیا تاکہ وہ اُسکو بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بطرف مدینہ روانہ کرین اور حصہ عمرو بن العاص کا بھی اور اُن لوگون کا جو مصر اور نواحی مصر مین مقیم تھے روانہ کیا اور بعد اسکے خالد نے باتفاق جماعت امراکے اہناس مین چالیس مقام کیے و بعد ازان خالد نے عدی بن حاتم الطائی کو اپنے پاس بلایا اور اُنکے ساتھ میمون بن مہران کو شریک کیا اور ہزار سوار اُنکے ہمراہ کر دئے اور اُنکو حکم کر دیا کہ اولا تم لوگ جب بلاد مین لبطلوس کے نازل ہوا اور باشندگان شہرستان بھی وہین پہونچین اور جسوقت وہان تم ملاقات قیس بن الحارث کی کرو تو اُسکو بھی حکم روانگی کا طرف بہنسا کے پہونچاؤ اور تم سبکے لیئے یہ حکم ہے کہ جو شخص مقاتلہ کرے تم بھی اُسی سے مقاتلہ کرو اور جو کوئی تمسے آشتی کرے تم بھی اُس سے آشتی کرو اور جو تم سے صلح رکھے تم بھی اُسکے ساتھ صلح رکھو یہانتک کہ تمہارے پاس ہمارے نزدیک سے مدد پہونچے چنانچہ بعد روانگی عدی بن حاتم کے پھر خالد نے اُنکے پیچھے غانم بن عیاض اشعری کو بسرکردگی ہزار سوار کے رخصت کیا اور اُنھین کے ساتھ فضل بن عباس و مسیب بن نجیۃ الفزاری و ابو ذر الغفاری و مرزبان فارسی و جعفر و مسلم و عقیل پسران عقیل

قیس بن الحارث چہار ہزار سوار ... بعد دو روانگی بہنسا ... جنگ بہنسا

ومقتبہ والمسعد بن المقداد و سلیمان بن خالد ومحمد بن طلحہ وعمرو بن سعد بن ابی وقاص و شرحبیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلعم تھے اور خالد نے ان سب سے کہدیا کہ تم لوگ روانہ ہو چلے جاؤ یہانتک کہ شہر بھنسا کو پہونچو اور ہم بھی تمھارے پیچھے آتے ہیں بشرطیکہ مجھے اور میرے اصحاب کو کوئی امر مانع نہوا ور تم لوگ وہان جاکر قوم کو اسلام کی طرف دعوت وطلب کرو اگر وہ لوگ قبول کرین تو جو امور ہمارے لیے واجب ہین وہی انکے لیے واجب ہین اور جو ہمپر حرام ہین وہی اُنپر بھی حرام ہوجاوینگے اور جو اسلام سے انکار کرین اُنپر جزیہ ہی اور جو جزیہ دینے سے انحراف کرین او اُنسے حرب و قتال ہی اور جب حدود مدائن مین پہونچو تو جملہ جماعات قریب قریب رکھنا اور کوچ نکرنا مگر ایک ساتھ اور ہر ایک جماعت کو جدا جدا رکھنا یعنے جھنڈے اور پھیلے رہنا مگر نزدیک نزدیک نہ دور دور اسلیے کہ اگر کسی جماعت پر کوئی ایسی واردات پڑے جسکی وہ متحمل نہو تو دوسری جماعت اُسکی کمک کو بہت جلد پہونچ سکے اور چاہیے کہ ثابت ہمت وثابت قدم رہو اور نیتون کو خالصاً لوجہ اللہ اور عزم کو بالجزم رکھو پھر جسوقت تم لوگ خاص بھنسا تک پہونچو کہ وہ اُس قوم کی دار السلطنت ومحل ولایت ہی تو وہانکے بادشاہ کے پاس اپنے ایلچی بھیجو اور اُسکو پیام دو بطلب دعوت اسلام کے اگر وہ قبول کرے تو اُسکو بدستور اُسکے ملک مین چھوڑ دو یعنے اُس سے اور اُسکے ملک سے کچھ تعرض وغرض نہین ہی اور اگر وہ انکار کرین مثل کمترین مردم کے اپنے ہاتھون سے جزیہ پیش کرین اور اگر ادائے جزیہ سے سرتابی کرین تو حکم بالسیف ہی اور مجھ تک یہ خبر پہونچی ہی کہ وہ بہت بڑا شہر ہی اور وہان کے باشندے بکثرت ہین اور اُسمین خیل کثیر ہی یعنے جمعیت سوارونکی بہت ہی اور اُسکے حوالی ومضافات مین بہتسے شہر وقصبات وبازار وقریات ہین پھر جو لوگ تم سے آشتی ومصالحہ چاہین تو تم اُنسے صلح کرو اور جو تم سے مقابلہ کرین تو تم بھی اُنسے قتال کرو اور تمکو استواری وہوشیاری اپنے امور کی لازم ہی اور خلوص نیت وصدق عزیمت ضرور ہی جیساکہ حق تعالے نے اپنی کتاب محفوظ مین فرمایا ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنے اے مومنو صبر وقرار پکڑو اور آپسمین امر بصبر کرو اور باخود باہم ارتباط واتفاق رکھو اور خداسے ڈرتے رہو تو کیا عجب ہی کہ رستگار ہو اور بعد روانگی عدی بن حاتم وغیرہ امراکے خالد نے میغرہ بن شعبہ کو بلوایا اور اُنکے ساتھ زیاد اکبر ابو المغیرہ جد زیاد بھی رہتے تھے اور وہ قریہ دریوط مین قریب طنبدی کے تھے اور قریب ہی کہ ذکر زیاد بن مغیرہ اور اُنکے اصحاب کا بیچ جنگ دیرمین آوے گا انشاء اللہ تعالے وبعد ازان سعید بن زید کو بلوایا اور یہ ایک عشرہ مبشرہ[۱] رضی اللہ عنہم مین سے ہین وزیاد بن عثمان کو بلایا اور ان لوگون سے بھی تجدید وصیت کرکے وداع کیا راوی نے کہا کہ عدی بن حاتم طائی ومیمون جو روانہ ہوئے اور چلتے چلتے حدود میدوم مین جب پہونچے تو وہان قیس بن حارث سے ملاقات ہوئی اتفاقاً وہ وہان باشندگان اُس دیار سے مصالحہ

[۱] عشرہ مبشرہ وہ دس صحابی ہیں جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہو کہ یہ دسون قطعی یقینی جنتی ہین ۱۲

کر چکے تھے اور صلحنامہ لکھ چکے تھے اور اُنسے جزیہ مقرر کرا لیا تھا جسقدر کہ جماعت نے تجویز کیا تھا اور اہل
بر ثلث سے بھی بعد قتل اُنکے بطریق و رئیس کے یہی معاملہ کیا گیا اور اسیطرح اُسطرف سائر بلاد کے
باشندگان سے شہر ہشمونین تک یہی معاملہ یعنے مصالحہ ہوا اور جزیہ مقرر کیا گیا اور اُس اقلیم مین ندائے
امان دی گئی اور وہان والون نے صلح کی تقریب مین علاوہ جزیہ کے اموال کثیر پیشکش کیا بعد ازان
اہل اسلام نے ایک جماعت مسلمین کی مرتب کرکے طرف بر شرقی کے روانہ کیا اور وہ یہ لوگ تھے مثل
رفاعۃ بن زہیر المحاربی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذوالکلاع الحمیری و دیگر ایک ہزار صحابہ تھے پھر ان
سبھون نے حدود عقبہ مین جو متصل حلوان ہے جاکر اُن قریون اور بلاد پر تاخت و تاراج کرنے لگے
اور جنھون نے مسلمانون سے مصالحہ چاہا تو انھون نے بھی اُنسے صلح کر لیا اور جسنے انکار کیا
اُس سے قتال کی و بعد ازان جب یہ لوگ طرف شہر اخمیم و منبل کے پہونچے وہان ایک بطریق تھا
اور وہ معروف بنام صول تھا چنانچہ وہان کے باشندے بھی صلح پر حاضر ہوئے اور جزیہ قبول کیا
و بعد ازان مسلمانون نے وہان سے تیاری کوچ کی کی پھر عدی بن حاتم وہان سے چلے
تو قیس بن الحارث سے قریب اُس قریہ کے ملاقات ہوگئی جو معروف بہ قن تھا اور سبھون جاکر اُس
قریہ مین اُترے جو وہ بھی معروف [illegible] تھا تب قیس بن الحارث نے سبھون سے کہا تم یہان مقام کرو
جب تک اس نواح کے بلاد و جوار سے [illegible] تمکو امیر [illegible] کے پاس سے کچھ خبر نہ آوے
خواہ اُس زمانے تک کہ وہ اپنے ارادہ کے موافق تمکو کچھ اجازت دیوین اور عدی مع اپنی اولاد کے
اُس قریہ مین اُترے جو معروف بہ بنی عدی ہے و بعد ازان عدی نے اپنے پسر حاتم اور اپنے بھائیون کو وہین
چھوڑ کر کوچ کیا اور حاتم وغیرہ اس قریہ کو گھیرے رہے اور قیس بن الحارث جو مع اپنے اصحاب کے
چلے تو اُس قریہ پر وارد ہوئے جو معروف [illegible] ہے اور اُس شہر [illegible] پہونچے جو معروف بہ بلاص ہے
تب وہان کے باشندے بعد قتل ہوجانے اپنے بطارقہ کے حاضر ہوئے اور مصالحہ ہوا و بعد ازان درمیان
حدود بلاد اور ترائیون مین دریا کی جانب پہونچ کر [illegible] شہر بہ الکبری پر نازل ہوئے اور اُنکے عقب
غنم بن عیاض بھی مع اپنے اصحاب کے روان تھے اور اُس شہر مین ایک بہت بڑا دیر معروف بہ دیر ابی جرجا
تھا وہان ایک بڑی عید ہوتی تھی کہ مردم سائر بلاد اُس عید کو وہان مجتمع ہوتے تھے اتفاقاً پہونچنا صحابہ کا
وہان قریب اُنکی عید کے ہوا چنانچہ ایک شخص قبطیون مین سے صحابہ پاس آیا اور اُسنے اجتماع مردم روز
عید سے خبر دی یہ سُنکے قیس بن الحارث مع پانسو اپنے اصحاب کے فوراً تیار ہوگئے اور رفاعۃ بن زہیر المحاربی
اُنپر افسر تھے تا آنکہ اُس دیر پر دوڑ ماری اور یہ حال یہ تھا کہ ایک جماعت رئیسان شہرستان روم و قبط کی اور ایک

ذکر جنگ دیر ابی جرجا

جمعیت سواران مسلح و زرہ پوش تھی گرداگرد دیر کے حراست و حفاظت کرتے تھے اور وہ ساری خلائق اُس روز
اپنے خورد و نوش و خرید و فروخت و زینت و آرایش میں مشغول تھی سو اُنھوں نے اپنے اشغال میں کچھ خیال کیا مگر
یہ کہ خیل مسلمانوں کا اُنکے سر پر جا پہونچا اور تھوڑی دیر لڑائی ہوئی کہ مردمان بیرون دیر بھاگ نکلے پھر صحابہ نے
تمام جو کچھ بازار میں مال و اسباب تھا لوٹ لیا اور چارپایوں کو اُنکے اونٹ گھوڑے بیل بکری سب ہانک لے گئے اور دیر کو
گھیرے ہوئے اور مردمان دیر بالاے دیر سے قتال کرنے لگے تب مسلمانوں نے زنجیریں اور قفل دروازے کا توڑ ڈالا
اور ایک جماعت دیوار پر چڑھ کر اندرون دیر داخل ہو گئی اور وہاں سے مال و متاع اور ظروف طلائی و نقرئی بہت
کچھ لیا اور بہت آدمی گرفتار کر لیے اور کچھ قتل ہوئے باقی بھاگ گئے بعد ازاں اندرون شہر داخل ہوئے اور شہر
بیاالکبری [illegible] قریات قصبات تھے اور درمیان اُن دیہات کے ایک
شہر تھا معروف [illegible] ہرقلیوس بادشاہ کے عمائد میں سے تھا جب اُسکو
خبر [illegible] شہر [illegible] مصطا و بیسانون و نشابہ وغیرہ میں جمع کیا
اور خیل روم [illegible] ہزار لشکر جمع کیا اور اُن سب کو لیکر صحابہ کے مقابلہ میں نکلا اور ایسا ہوا
کہ اہل بیاالکبری [illegible] والے اور [illegible] اہل [illegible] سب پاس قیس بن الحارث کے
[illegible] صلح کر چکے تھے [illegible] لشکر مسلمانوں کا روانہ ہوا جب قریب ایک قریہ کے پہونچے جو معروف بہ [illegible]
[illegible] تھا اور [illegible] ایک غبار بلند ہوا پھر جب وہ چھٹا تو چھ صلیب نظر آئے اور ہر صلیب
کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور جب مسلمانوں نے اُنکے تئیں دیکھا تو اُنکو اتنا وقفہ اور اتنی مہلت نہ دی
کہ وہ [illegible] حملہ آوری میں سبقت کریں تا آنکہ قتال شدید برپا ہوئی اور گرد رزمگاہ کی افق پر چھا گئی اور سم
اسپان [illegible] و قتل سے شرارے اُڑنے لگے اور دونوں وقت کی ساعتیں دو چار ہوئیں اور دونوں فریق میں
[illegible] سرگرم ہوا [illegible] الزبیر المحاربی و عقبہ بن عامر الجہنی و عمار بن یاسر العبسی و میسرۃ بن مسروق
العبسی نے حق [illegible] و عمار و میسرہ کو کہ ان سب نے کیا داد مردانگی دی
اور [illegible] جوان مرد نکلا اور وہ
بطریق عدو اللہ جسکا نام لاوس بن ارمیا تھا اور وہ عالم شہسوار اور مرد میدان کارزار تھا جنگگاہ میں
آکر مبارز طلب ہوا اور جالش و حملہ کرنے لگا اور مردمان نامدار اسنے قتل کیے اُسوقت لشکر اسلام سے سنان
بن نوفل الاوسی اُسکے مقابل میں آئے مگر اُسنے سنان کو شہید کیا تب اُس سے لڑنے کو عمار بن یاسر العبسی
برآمد ہوئے پھر دونوں نے باہم جالش گری و معرکہ آرائی اور تیغ زنی و نیزہ بازی کی اور اُن دونوں میں
از روے قوت کے عمار سابق و بہادر زبردست تھے آخر اُنھوں نے اُسکے سینے میں ایک ایسا بھالا مارا کہ اُس کی

انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خاک و خون مین لوٹنے لگا اور اسیدم مر گیا یہ حال دیکھکر رومی طیش مین آئے اور اپنے صاحب کے مارے جانے سے غضبناک ہوکر انمین سے سوارونکی ایک جماعت نے عامر پر حملہ کیا اور انکے گھوڑے کو پے کیا اور سب نے ہجوم کرکے انکو شہید کیا رحمۃ اللہ چنانچہ مسلمین مین سے پندرہ آدمی شہید ہوئے اور راوی نے بواسطہ سنان بن نوفل و مالک کے عامر الیربوعی سے کہ وہ خیل مین قاعد بن زہیر المحاربی کے تھے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا جب ہم لوگ مشغول قتال تھے اور جنگ شدید بپا تھی اور ہم اپنے دلونکو مرگ پر آمادہ کئے تھے اسوقت رفاعہ مسلمانون کو حرب و ضرب پر برانگیختہ کرتے تھے اور یہ اشعار انشا کرتے تھے

یا معشر الناس والسادات والہمم ۔ وکملوا الضرب فی الہامات والقمم
ویا اہل الصفا یا معدن الکرم ۔ واتکوا العوم فی البیداء مطرحۃ
فاصدقوا العزم لا تبقوا بہ خللا ۔ علی الثری خشنا بالذل والنقم

یعنے ای گروہ مردم ای جماعت بزرگوار ای اہل ہمت اور ای صدق و صفا اور ای معدن کرم چاہیے کہ اپنے عزم کو راست و استوار کرو اور اسکو فاسد نکرو اور اودے ہونے سے اور قوت پکڑ و ضرب لگانے کی سرون مین اور انکے بدنون یعنے انکے سر کاٹنے مین چستی و چابکدستی کرو اور قوم کو بلاکی مین چھوڑو کہ وہ زمین پر خراشیدہ و زخمی ہوکر بذلت و خواری تمام پڑے ہون اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا چنانچہ رفاعہ رضی اللہ عنہ لوگون کو آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور کہتے تھے یا معشر السادات و اقبال یعنے ای سوار و پیش قدمی کرنے والونکو مژدہ ہو کہ اب رومیون سے کوئی کبھی تمسے مقاومت نکریگا اور خوشی کرو صحبت حوران اور خدمت غلمان سے غرفات جنت مین وہ آئیہ جنت تمھاری تلوارونکی سایہ مین ہی رفاعہ نے کہا پھر جس عرصے مین کہ ہم سرگرم اشتد قتال تھے ایک غبار نمایان ہوا اور پھیل گیا پھر جب وہ غبار ہٹا تو ایک ہزار سوار غرق باہن نظر آئے کہ اپنے زرہین داؤدیہ زیب تن کئے اور انکے سرون پر خود ہاے عادیہ درخشان تھے اور نیزے انکے نیزان دیتے تھے اور عربی گھوڑون پر وہ سوار تھے آخر ہمنے جو انکو غور سے دیکھا تو ناگاہ وہ سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد و عتبہ بن ابی طلحہ اور انکے بھائی محمد اور زیاد بن المغیرہ اور ولید و محمد بن عتبہ و محمد بن ابی ہریرہ تھے و باقی دیگر صحابہ وامرا تھے رضی اللہ عنہم اور یہ وہ لوگ تھے کہ غانم بن عیاض نے اپنے آگے انکو بطور طلیعہ کے روانہ کیا تھا غرض اس جماعت نے جب ہم لوگونکو دیکھا تو باواز بلند تکبیر کی پھر ہمنے بھی انکی تکبیر سنکر تکبیر کہی تا آنکہ وہ لوگ آکر ہم مین شامل ہوگئے اور ان لوگونمین سے ہر ایک نے بطریقون سے مبارزطلبی کی پھر جو سامنے آیا اسکو قتل کیا بالآخر جب قوم نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوکر بھاگے اور فرار کیطرف قرار پکڑا اور صحابہ نے انکا تعاقب کیا کہ لوٹتے مارتے قید کرتے ہوئے حوالی و حدود شہر سیزا و نیساقون تک پہونچے اور فراریون مین سے قریب پانسو آدمی کے اسیر کیے اور قریب تین ہزار کے انمین سے قتل ہوئے اور باقی طرف قریات و بلاد کے بھاگ گئے اور بعد قتل بطارق سیزا کے باشندے وہان کے قوم

نصاریٰ اور اہل بازار سے مسلمانون کے پاس گئے اور اونسے استحکام صلح کا کیا اور ادائے جزیہ پر سب متفق ہوئے
اور اسیطرح وہ لوگ جو اُس شہر کے گرد نواح کی بستیوں میں بستے تھے حاضر ہوئے اور ادای جزیہ پر صلح پذیر ہوے اور عمرو بن الزبیر
با جماعت مسلمین وہان مقیم رہے اور قیس بن الحارث آگے آگے اوس قدیم ذمی کی روانہ ہوکر قریب شہر طنبدی و شہر اسنا کے
جا ٹھہرے اور اُسمین ایک بطریق رہتا تھا اُسکا نام بولیاص بن بطرس اور وہ بڑا سرکش تھا چنانچہ وہ مع جماعت مسلمانونکی
ملاقات کو نکلا اور اُسکے ہمراہ سامان ضیافت تھا اور یہ اُسکا مکر و زور تھا پھر اُسنے مسلمانونسے عقد صلح محکم کیا اور ادائے
جزیہ لپنے شہر کیطرف اور جانب اسنا سے قبول کیا کیونکہ اسنا بھی اُسکے تحت حکومت تھا و بعد ازان قیس بن الحارث نے
اپنے اصحاب کے کوچ کیا اور زیاد بن المغیرہ وہین متوقف رہے آخر قیس روانہ ہوکر قریہ دربوطہ مین وارد ہوئی اور وہانکے
باشندونسے عقد مصالحہ مستحکم کیا اور سلیمان بن خالد اور عبد اللہ بن مقداد مع اپنی جماعت کے قریب شہر اسنا مقیم تھے اور اُنمین سے
بعضے قریہ الکلینہ مین اُترے تھے اور ایک جماعت رات کو شہر مین جاکر پھر آتے تھے اسلیے کہ بولیاص کے مکید سی اندیشہ رکھتی تھی
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ جو لوگ لشکر سے پیچھے رہگئے تھے وہ پانسو سوار تھے سو وہ دریا کے کنارے کنارے
چلے آتے تھے اور اہل سواد و نواح پر تاخت و تاراج کرتے تھے پھر جو لوگ طلبگار صلح ہوتے تھے اونسے مصالحہ کرتی تھے
اور جو اسلام لاتے تھے اُنکو چھوڑ دیتے تھے و بعد ازان قیس بن الحارث نے کوچ کیا اور راُس شہر مین وارد ہوئے
جو اب معروف بنام قس ہے اور وہ اسلیے قیس کے نام سے قس مشہور ہوا اور اُس شہر مین ایک بطریق تھا اور وہ بطلیوس
بادشاہ کے امرا مین سے اور اُسکے بنی اعمام سے تھا اور اُسکا نام شکور بن میخائیل تھا تا آنکہ تمام اہل سواد و نواح اُسکے پاس
درمیان شہر کے مجتمع ہوئے اور قیس نے دو مہینے تک اُسکا محاصرہ رکھا و بعد ازان دروازہ جلا کر کھول لیا اور اُس کے
اندر داخل ہوے اور اس سے پہلے ایک لڑائی درمیان انکے اور مسلمانونکے بمقام کوم الانصار ہو چکی تھی کہ وہان سے
شکست پاکر حصار قس مین آکر متحصن ہوئے تھے کہ بالآخر مسلمانون نے بعد محاصرہ کے اس شہر کو فتح کیا اور اُسکے بطریق کو
قتل کیا اور مال اُسکا لوٹ لیا اور جو کچھ اس شہر مین تھا وہ سب لے لیا بعد ازان لوگون کو طرف اسلام کے دعوت
و طلب کیا مگر وہ لوگ اس سے باز رہے تو اُنپر جزیہ مقرر ہوا و بعد ازان حوالی و اطراف مین شہر قس کے جو بلاد
آباد تھے اور اُسی نواحی مین شہر ماطی بھی واقع تھا تو اُن سب پر تاخت و تاراج کرتے تھے بعد ازان طرف شہر
کفور کے دوڑ ماری تو وہان سے ایک بطریق نکلا اور وہ برادر عمزاد والی دمنشور کا تھا جو مقتول ہوا اور اُسکا بھائی
بطرس تھا آخر اُس بطریق نے آکر مسلمانون سے مصالحہ کیا اور ادائے جزیہ پر راضی ہوا پھر اہل عرب وہانسے چلکر قریب
شہر دیر سماوط اور اُسکے گرد نواح کے قریات مین وارد ہوے اور زبیر مع ایک جماعت عرب بمقام زبرہ اُترے ہوئے
تھے اور باقی اہل سواد جو بہنسا کی حوالی شرقی و غربی مین رہتے تھے جب اُنھون نے آمد عرب سُنی تو وہ اپنا مال و اسباب
اور اپنی عورتون اور اولاد کو لیکر شہر بہنسا مین داخل ہو گئے اور اپنے شہرونکو خالی چھوڑ دیا اور بطلیوس بادشاہ نے

جنگ بولیاص و شہادت سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد

اپنے بطریقونکو بھیجا تو انھون نے اُن لوگونکو جو بہنسا مین گرد نواح سے بھاگ آئے تھے حصار مین مقرر کیا اور یہ تا
حصار جو تا مدت محاصرہ کفایت کرے جمع کر دیا واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ ماجرا وہان بہنسا والونکا تھا و ابولیاص حاکم
طلبندی جسنے کید سے صلح کی تھی سو اُسکے بطلیوس کو یہ لکھ بھیجا کہ مین نے عربون سے بکید و مکر مصالحہ کیا ہے اور ارادہ میرا
اُنسے غدر و عہد شکنی کا ہے چاہیے کہ تم میرے لیے ایک لشکر بطریقونکا تیار و مہیا کرو شاید کہ مین جماعت دلیران مسلمین پر
ظفریاب ہون اور عنقریب تمھارے مقتولونکے خون کا عوض لون اور حال یہ تھا کہ اُس دشمن خدا کے پاس ہر روز خبرین پہنچا
عربان تعفرہ کے پہونچتی تھین یعنے جن عربون نے تعفر اختیار کیا تھا وہ خبرین پہونچاتے تھے اور سوائے اُنکے اہل بلاد و سواد
اخبار فیروزمندی عرب اور خبرین مقتولان بطارقہ کی آتی تھین اور ماجرا فتح بلاد و نہب اموال کا سنکر اُسکے تئین ہم و غم
عظیم ہوتا تھا اور یہ احوال اپنے بطریقونمین سے کسی پر ظاہر نکرتا تھا بلکہ اُنکے دلونکو یہ کہکر خوش کرتا تھا کہ ہمارا قلعہ بہت
مستحکم ہے اگر عرب ہمسے لڑینگے تو ہم بھی اُنسے خوب لڑینگے اگر وہ ہم پر غالب ہونے لگینگے تو ہم اپنے قلعے کے اندر ہو جاوینگے اسوقت
اگر تمام اہل حجاز جمع ہو کر ہمپر آوینگے تو ہرگز ہم تک نہ پہونچینگے اگر بیس برس تک یہان پڑے رہین گے تو بھی دخل نہ پاوینگے
و حالانکہ وہ اس بات سے غافل تھا کہ حق تعالی اپنے امر پر غالب ہے یعنے اُسکا امر غالب ہے اور وہ ناصر دین اسلام ہے اور
ذلیل و خوار کرنیوالا اکفار لئام کا ہے چنانچہ جسوقت مکاتبہ بولیاص کا پاس بطلیوس کے پہونچا تو اُسکو پڑھکر بہت شاد ہوا
اور اپنے بطریقونمین سے ایک بطریق کو جسکا نام روماس تھا بلوا کر پانچ ہزار سوار روم نصاری وغیرہ اہل قریات سے اُسکے
ہمراہ کیا اور اُنکو حکم کیا کہ تاریکی شب مین روانہ ہون پھر جسوقت آدھی رات ہوئی تو یہ لوگ ملکی شہر طلبندی مین پہونچے
اور پاس بولیاص کے حاضر ہوئے وہ ان لوگونکے آنے سے بہت خوش ہوا اور مسلمانان پر عزم یورش کیا اور ادھر
اہل اسلام نماز صبح ادا کر چکے تھے کہ دفعۃً غول بولیاص کا سامنے نمودار ہوا اُسوقت مسلمانونمین ندا ہوئی کہ النفیر
النفیر کوچ کرو یعنے تیار و ہشیار ہو جاؤ دیکھو کہ دشمنون نے ہمپر ہجوم کیا اور عہد شکنی و دغا کی تب صحابہ اپنے گھوڑون پر
سوار ہوئے اور آگے بڑھے اور جسوقت قریب دیر پہونچے تو دیکھا کہ فوج روم دس ہزار سوار سامنے ہے اور یہ
دشمنان خدا ایک کمینگاہ سے نکل پڑے تھے کہ وہین قریب بلونکی آڑ مین چھپے بیٹھے تھے اور وہان ایک نہر عمیق رود نیل کے
اُس زمانے مین دیر سے مغرب رویہ قریب شہر جاری تھی پھر جسوقت مسلمانون نے تابش سنان اور خودونکی چمک
اور جنبش علمونکی اور چمک صلیبون چاندی سونونکی نظر آئی تو فوراً اپنے گھوڑون کیطرف دوڑکر سوار ہوئے
و بالاعلان تہلیل و تکبیر کرنے لگے اور درود و سلام بشیر و نذیر پر بھیجتے تھے اور شتابی دی سے اُنکی طرف آگے بڑھے
اور کثرت سے کچھ اندیشہ و اضطراب نکرتے تھے اور ہر ایک دوسریکو قتال پر برانگیختہ کرتا تھا اور پہلے ان غدارون نے
یہ کام کیا کہ ایک چھوٹی جماعت پر جو تھوڑے سے مسلمان قریب دیر اُترے تھے جا پڑے اور اُنپر وار تلوارونکے کرنے لگے
اور ادھر تو اُنکو سب طرف سے گھیر لیا اور ادھر قریب دریوط تک جولانی کرتے ہوئے تمام پھیل گئے اسوقت سلیمان بن خالد

وعبد اللہ بن مقداد و دعا بن عقبہ بن عامر و شداد بن اوس اور ایک گروہ صحابہ کا اپنے لشکر سے مقابلہ پر نکلے اور قتال
شدید و جنگ عظیم ہونے لگی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا گھوڑے جو طرارے بھرتے تھے انکی ٹاپون سے شرارے اڑتے تھے
سمت سنانونکی چمک تھی یا بجلیاں کہ سوارونکی ٹوٹ گئیں ہاتھونسے لگامیں چھوٹ گئیں تھیں دہشت سے دیکھنے والے بیہوش تھے
اور بیگم ... بیہوش باختہ تھے ناگاہ ان نابکارون نے ہر جانب سے صحابہ کو گھیر لیا تھا لیکن سلیمان بن خالد و عبد اللہ
بن المقداد لیعنی حق تعالیٰ سے جزاے خیر دے سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد کو زیادہ کرے کہ ان دونوں نے
قتال شدت کی ... میدان امتحان ہوے اور اسیطرح زیاد بن المغیرہ بھی جنگ عظیم کر رہے تھے کہ کبھی آگے بڑھتے
جاتے تھے اور کبھی ہارتے ہوے پیچھے کو ہٹ جاتے تھے ... قلب لشکر میں گھس جاتے تھے اور دشمنون نے ان مردونکو ہر جانب
سے گھیر لیا تھا جسطرح ... سفید یا سفید گل لکھا ... شتران سیاہ کے یا جیسے تلوار صاف درمیان سیاہ میں اسوقت
مسلمانوں نے صبر و قرار پکڑا تھا صبر و قرار جوانمردونکا اور اکثر اہل اسلام کثرت زخموں سے سست ہوگئے تھے اور کفار سخت
لیعنی سخنی وسرکشی پر تھے اور مسلمانون نے انکے دلیرونکو ہٹا کر انکے پس پشت کر دیا تھا اور قتال شدید کر رہے تھے اور موت پر جان لڑا رہے
تھے اور ایک دوسرے کو شجاعت دلاتا تھا اور اسوقت سلیمان بن خالد کہتے تھے اے مسلمانو اللہ جنت تلوارون کے سایہ میں ہے اور وعدہ
گاہ نزدیک حوض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پیچھے بڑے زورونکی لڑائی لڑے یہانتک کہ زخمہاے کاری سے سست ہوگئے اور اسیروز
لشکر اسلام سے قریب دو سو بیس مرد ... متصل ایک ٹیلے کے جو بجانب غرب شہر دریلو طے ہو شہید ہوے اور مسلمانونمیں سے کوئی اسوقت
قتل نہوا جبتک اسنے دشمنون میں خلق کثیر کو قتل نکرلیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا جب مسلمانونپے اور سلیمان بن خالد نے دیکھا کہ انکے
اصحاب پر کیا گذری تو سلیمان کبھی ... ہوے میسرہ پر جاتے تھے اور کبھی حملہ کرتے ہوے میمنہ پر آتے تھے اور عبد اللہ
بن مقداد و بقیہ صحابہ حملہ کرتے ... تقدم سلیمان بن خالد وطعن بطریق اسنا طعنۃ صادقۃ انفذہ
من جانبہ و غاص فی اللباب یعنے بعد ازان سلیمان آگے بڑھے اور بطریق اسنا کو کہ وہی بولیا میں تھا نیزہ کاری
مار کر اسکو گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور انکے قلب لشکر میں گھس گئے ... پھر دیکر کہ سلیمان آگے بڑھے تو بطریق اسنا
یعنے بولیا میں نے نیزہ کاری مار کر انکو نیچے گرا دیا اور ... لیعنی قلب لشکر کے گھس گیا ... ہم کہتا ہے کہ ترجمہ ثانی بنابر
سیاق عبارت کے صادق آتا ہے چنانچہ راوی نے بواسطہ اوس بن شداد و علقمہ بن سنان کے یزید بن رافع سے روایت
کی ہے انھون نے کہا میں تھا بیچ اصحاب سلیمان بن خالد کے موجود تھا کہ ہمنے مشرکون کو اپنے سے باز رکھا اور
دور کر دیا تھا مگر پھر وہ ہمارے سامنے الٹے پھرے اور ہمکو یہ خبر نتھی کہ وہ ہماری گھات تاک میں پوشیدہ
بیٹھے تھے دفعتہً وہ اپنی کمینگاہ سے ہمپر نکل پڑے آخر ہمنے انسے مقابلہ موت کیا یعنے موت کی لڑائی لڑے
اور انمیں سے ایک جماعت قریب دو ہزار آدمی کے قتل ہوئے اور سلیمان بن خالد نے انکے بڑے بڑے
سرداران ... و قار اور انکے بطریقان اخیار کو قریب تیس شہسوارونکے قتل کیا اور اسیطرح عبد اللہ

کے یہ عبارت ... صفحہ

بن مقداد نے بھی انبوہ کثیر انکے دلیران کارزار سے قتل کیا ناگاہ ایک گروہ دشمنوں سے جو قریب دو ہزار
سوار کے تھا سلیمان بن خالد کو گھیر لیا اور انکے گھوڑے کو جو انکی سواری مین تھا ہلاک کیا اور سلیمان نے
تلوارین ماریں یہانتک کہ انکا دست راست قطع ہو گیا تو انھون نے تلوار اپنے دست چپ مین لی
آخر اُس ہاتھ پر بھی ایک ہاتھ تلوار کا پڑا کہ بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تب دشمنون نے انکو ہر طرف سے گھیر لیا پھر
جب انکو اپنے قتل ہونے کا یقین ہو گیا تو اپنے والد کو سامنے تصور کرکے اس مقال سے گویا ہوئے کہ یعز علیک
یا خالد ما حل بولدک ولکن ہذا فی رضاء اللہ عز و جل یعنی اے خالد والد ماجد آپ پر سخت دشوار گذریگا وہ واقعہ
جو آپکے فرزند پر گذرا ہے ولیکن یہ سانحہ عین رضا مے خدا ے عز و جل مین واقع ہوا ہے اور حال یہ تھا کہ انکے سینے پر
قریب بیس زخم سنان کے لگے تھے یہانتک کہ انکی قوت نے بہت کمی کی آخر زمین پر گر پڑے وبعد ازان ہنسنے لگے
اور کہتے تھے اسوقت ہم ملاقات اپنے احباب شہدا کی کرتے ہین رحمہم اللہ اور جسوقت عبداللہ بن مقداد نے انکو اس حال
سے قتلگاہ مین پڑا ہوا دیکھا تو آہ مار کر بولے لا حیاۃ بعدک یا ابا محمد الملتقی فی جنات عدن یعنے اے محمد بہشت میں
آنے والے جنت عدن کے بعد تمھارے لطف زندگی نہین ہے یہ کہکر لشکر اعدا مین گھسکر مقاتلہ کرنے لگے ناگاہ
دشمنون نے انکو اسوقت گھیر کر بھالونکی انی سے چھید لیا اور انکے منھ پر بہت سے زخم لگے اور وہ نیزونکو
توڑ ڈالتے تھے اور اپنے چہرے سے لہو پونچھتے تھے تا انکہ گھوڑے نے انکو زمین پر گرا دیا یعنے وہ اپنے گھوڑے سے
زمین پر گرے اور آواز دی واشوقاہ الیک یا بن مقداد یعنے اے ابن مقداد مین اسوقت تمھارا کمال مشتاق
ہون بعد ازان ہنسے اور کہا مرحبا اور مر گئے رحمہ اللہ تعالی پھر یہ حال دیکھکر ہمکو یقین ہوا کہ ہم سب اسی مکان موت کی
ملاقات کرینگے اور یہین قیامت بپا ہو گی بعد ازان یکایک ایک غبار نمودار ہوا جب وہ ہٹا تو نشانہائے لشکر
اسلام نظر آئے اور جماعت مسلمانون کی ظاہر ہوئی اور آگے آگے اُس قوم کے قعقاع بن عمرو التیمی جرار تھے
اور انکے ہمراہ مسیب بن نجیبۃ الفزاری وسمرۃ بن جندب وفضل بن عباس وزیاد بن ابی سفیان با دیگر اولاد ہاشم
وا اولاد عبد المطلب و دیگر سرداران قبیلہ اوس وخزرج ونیز غانم بن عیاض الاشعری مع اپنے ہمراہیان امرا
واکابر کے موجود تھے چنانچہ ان لوگون نے دشمنونکو ذری مہلت نہ دی کہ آتے ہی فوراً انپر یکبارگی حملہ کر دیا
یہانتک کہ انپر غالب آئے اور بولیاص مارا گیا اور بہت سے بطریقان لطلیوس جو بولیاص کیہمراہ تھے وہ سب بھاگ گئے
اور رومی بھاگ نکلے اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے جاتے تھے
یہانتک کہ وہ اہل ہزیمت لب بحر یوسفی پہونچے تو انھون نے اپنے تئین مضطربانہ دریا مین ڈال دیا کہ مردمان کثیر اسمین سے
ڈوب گئے اور اُس معرکہ مین وہ لوگ تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوئے اور قریب بارہ سو کے گرفتار ہوئے اور باقی
لطلیوس کیطرف بھاگے رات کو تو جا بجا چھپے رہے پھر لطلیوس کے پاس پہونچے اور اُسکو اس شکست وتباہی کی خبر دی

یہ سنکر زمانہ اُسپر تنگ ہو گیا اور اُسکے سینے سے تنگی کی اور اپنے امر مین متفکر ہو کر تیاری فرار کی اور سامان جنگ کا ارادہ
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا یہ ماجرا تو یہان ان لوگونکا تھا اور وہان اہل طلبندی داراا کا یہ حال تھا کہ اُنہوں نے نقض عہد
کیا تھا اور قتال کی سعی اسلیے کہ اُنکو وہ ساری خبرین پہونچین تھین اور اُنکے ساتھ اکثر بطارقہ و امراء تھے وہ سبقی
بطریق رئیس سے سوال قتال کرتے تھے اور وہ رئیس نصرانی تھا رومی نہ تھا اور اُسکا نام لوص تھا اور اُسی کا وہ شہر تھا کہ جسمین
وہ رہتا تھا چنانچہ اُسنے قتال سے انکار کیا پھر جسوقت اُسکو خبر اہل ہزیمت کی پہونچی تو لوص اپنے شہر سے نکلا اور اُسکے
ساتھ اہل شہر سے ایک جماعت تھی پہلوان مع اپنے ہمراہونکے پاس مسلمانونکے آیا اور صلح کی درخواست کی تب مسلمانون نے
صلح منظور کی و بعد ازان باشندگان شہر طلبندی و شہر استا کے جتنے لوگ بازاری و رعایا تھے وہ سب اپنے عیال و
اطفال کو لیکر نکلے اور مسلمانونکے پاس آکر اُنکے آگے زار و نالہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ قوم رعیت ہین اور اپنے
امور مین مغلوب و زیر دست ہین پس اب ہم تمہارے ذمی اور تمہاری رعیت ہین مسلمانون نے کہا ہم تمکو امان دیتے ہین
بشرطیکہ تم اُن لوگون کو بتا دو جو تمہارے یہان بھاگے ہوئے چھپے ہون یعنے ہمراہیان بولیاص سعر کہ قتل سلیمان
بن خالد مین شریک تھے تب اُن رعایاے طلبندی و استا نے اس شرط کو قبول کیا اور اہل اسلام اُن لوگون کی
گرفتاری کو شہر طلبندی و استا مین گئے آخر اُن رعایا نے گھر و نمین گھس گھس کر رومیونکو پکڑکے مسلمانون کے
حوالہ کیا پھر اسیطرح ہر ایک نصرانی رومی کو پکڑ پکڑ کر مسلمانونکے سپرد کرتے تھے یہانتک کہ تہہ خانون اور غارون سے
جہان مسلمان قید ہوتا وہ لوگ نہ رکھتے تھے اور دیگر مکانات سے وہ سب قریب پانسو آدمی کے گرفتار ہوئے پھر
جسوقت یہ سب قیدی روم کے نصرانی فراہم کیے گئے اُسوقت غانم بن عیاض نے حکم اُنکے قتل کا کیا اُس ٹیلہ پر
جو وہان معروف بکوم تھا بعد ازان مسلمانون نے قتل گاہ کیطرف مراجعت کی پھر وہان جب سلیمان بن خالد
و عبد اللہ بن مقداد و جبیر بن الدار کی لاشونکو دیکھا تو سب بہت روئے اور وہ امرا جو اُنکے ساتھ مین شہید ہوئے
تھے اُنکے لاشے بھی دیکھکر بہت محزون و مغموم ہوئے چنانچہ عمرو بن یاسر نے تعزیت مین سلیمان بن خالد و عبد اللہ
بن مقداد کی اور اُنکے ہمراہیون کی سوگوارے مین ان اشعار سے مرثیہ پڑھا اشعار یا عین جودی بالدمار الصبیب

ثم اندبی یا عین فقد الحبیب
وابکی سلیمان لا تنفی
ان سل من غمدہ القضیب
فیا حمام الایک نوحی اذا
تسل ان تبکی بدمع سکیب
وابکی الامراء من بعدہم

والفی المقتول غداً فی الفلا
فامرہ واللہ امر عجیب
وتختشی الاعداہ من باسہ
علی فتی قد کان غصنا رطیب
وانجرے المقداد من بعدہ
وکل قوم فی المقامع مصیب

مجندلا وسطا الفیافی غریب
قد کان لا یفکر بجل العدا
لو انہم اعداد رمل الکثیب
واعلے خالدہما قد جرے
بان عبد اللہ اضحی سلیب
لا التقی البطاوس خیرا ولا

أجنادُ دُ الأبدالُ أهلُ الصليبِ
وحقِّ من أعطى لنا نصرةً
جهراً و نطفي جمرةَ اللّهيبِ

قد كمنوا لنا جيشاً ما عددا
في كلِّ وادٍ ثمّ فتحٌ قريبُ

يومَ الوغا من كلِّ كلبٍ مريبِ
لنأخذ الثأر من جمعهم

اے آنکھ بارش کر اشک خون نابہ کی اور نوحہ کر اے آنکھ کم ہونے یعنی مرجانے حلیب کا اور ماتم داری و ماتم پرسی کر ان مقتولوں کی جو کل کے روز یعنی کل سے صحرا مین پڑے ہوئے ہین درمیان میدان کے بیوطن آور پکار کہ سلیمان بن خالد پر آور دور ہو یعنی کمی و کوتاہی نکر گریہ کرنے مین کیونکہ وقعہ اُسکا واقعہ عجیب ہو وہ ایسا تھا کہ اندیشہ نکرتا تھا سارے دشمنون سے اگر کھینچ لیتا تھا اپنے نیام سے اپنی تلوار کو اور ہیبت میں آجاتے تھے تمام اُسکے رعب سے اگرچہ وہ لوگ بشمار ریگ تودہ کے ہوتے تھے اے طائران شاخ اب نوحہ کرو اُس جوان پر جو شاخ تازہ تھا اور اے حمام کبوتر خالد کو خبر کر اس سرگذشت کی شاید کہ وہ بہاکرے اشک خون چکان سے و بعد ازان خبر دے متعدد کو اس بات سے کہ عبداللہ مسلوب و بیجان ہوگیا اور اے آنکھ بعد انکے نوحہ کر اُن امرا کے لیے کہ وہ سائر بزرگوار سختیون مین مبتلا ہے مصیبت ہوے نہ ملاقات کرے گا یعنی نہ پہونچے گا بطلوس خبر کو آور نہ اُسکی فوجین فرمایا جو اہل صلیب ہین کمینگاہ مین پوشیدہ رکھا لشکر کو بقصد روز وغا کے کہ وہ سب سگان بشکل درافتادہ تھے آور قسم ہے اُس خدا کی جسنے ہمین نصرت عطا کی ہی ہر ایک وادی و ہر مواقع مین اور فتح قریب نزدیک والی بخشی ہی البتہ ہم اُن سب سے لیتا کینہ اور عوض خون کا آشکارا لیوین گے آور حرارت آتش سوزان کو بجھاوینگے یعنی اپنی دلکی آگ بھڑکی ہوئی کو ٹھنڈا کرین گے اور **واقدی** علیہ الرحمتہ نے کہا کہ غانم رضی اللہ عنہ نے اُس قتلگاہ مین لاشین شہدا کی جمع کرا کے اُنھین کے لباس ہاے خون آغشتہ اور لہو بھری زرہون مین دفن کر دین اور کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی فرماتے تھے کہ وہ شہدا جو راہ خدا یعنی جہاد مین مارے گئے ہین وہ روز حشر اسطرح محشور ہون گے کہ اُنکے زخمون سے خون ٹپکتا ہوگا اور رنگ مثل رنگ خون تازہ کے ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی اور **واقدی** نے کہا کہ پھر غانم بن عیاض بعد دفن شہدا کے نزدیک ایک ٹیکرے کے قیام پذیر ہوے اور امراے لشکر دریا کے کنارے کنارے ترائی کی بستیون تاخت و تاراج کرتے تھے اور عدی بن جابر بن عبداللہ الانصاری و ابوایوب و مسیب بن نجبۃ الفزاری نے باجمعیت ہزار سوار کے اہل شہر و نیپرد و ٹہمار ہی اُسوقت انکی طرف ایک بطریق راس الجاہل کا اور ایک بطریق اہریتا کا پانچ ہزار سوار سے نکلا اور نزدیک دامن کوہ کے قتال شدید بپا ہوئی اور یہ خبر غانم بن عیاض کو پہونچی تو اُنھون نے ایک دوسری جماعت ہزار سوار کی ہمراہ ابن المنذر اور فضل بن العباس اور مرزبان کے اُنکی طرف روانہ کی پھر جب یہ حال دیکھا تو اُنکے دلون پر رعب غالب ہوا کیونکہ اُنکے درمیان یعنی اُن لوگونسے حرب عظیم ہو چکی تھی بعد ازان فضل بن عباس نے قصد بطریق جاہل کا کیا آخر ایک ضربت ہاشمیہ اُسکے سر پہ ایسی ماری کہ اُسکے خود تک کاٹ گئی اور گلے تک اُتر آئی کہ خشخشہ شمشیر یعنی کرکرانا تلوار کا اُسکے دانتون سے سنائی دیتا تھا اُسوقت فضل نے تکبیر کی اور لشکر

تکبیر سنکر سب مسلمانون نے آواز تکبیر بلند کی اور وہ بطریق زمین پر گر کر خاک و خون مین تڑپنے لگا اور مر گیا فضل بن عباس

اور دس سوار بہادر و ... اور دلاور تھے تو درمیان گروہ مشرکون کے گھس گئے اور انہون بڑی دلیری سے مقابلہ کیا اور

مرزبان نے بطریق شرد... پر حملہ کرکے اسکو قتل کیا اور ابن المنذر اور بطریق اہریت کے حملہ آور ہوئے تا آنکہ اسکو قتل کیا

آخر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے پس پشت پسپا ہوئے اور فرار کو قرار دیا اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا

کہ قتل کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے ہوئے مقام دیبرا اور اہریت تک چلے گئے اور انہین سے اکثر دریا مین

گر کر ڈوب گئے اور ایک ہزار پانسو سوار مارے گئے اور پندرہ سو گرفتار ہوئے اور ایک جماعت رومیون اور نصرانیون کی

شہر جارل مین پناہ گزین ہوئی اور اُس شہر کا حصار بہت استوار تھا تا آنکہ مسلمانون نے سات روز تک اسکا محاصرہ

کیا بعد ازان پھاٹک اُسکا جلا دیا اور اندرون شہر داخل ہوئے اور دیوارونکو گرا کر مکانونکے اندر سے لوگونکو نکالا

اور اُس شہر کو کھود کر مسمار کر دیا کہ اب تک وہ ویرانہ ہی بعد ازان نصارے شہر وند واہریت اپنے گھرونسے نکلکر

مسلمانونکے پاس آئے اور صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کیا اور مرۃ الکلبی کو مع اُنکے دو سو اصحاب کے

اپنے یہان اُتارا اور ابن خالد بن ابی عمرو بن العاص مع دو سو سوار کے اسمقام مین قیام کیا جو بنام دربنائے خالد معروف ہی

اور اکثر مسلمانون نے دریا کیطرف گذر کیا اور عامر مع دو سو سوار کے مقام عبریتا مین فروکش ہوئے جو قریب بلندی

اور راستہ کے اور نزدیک بیا القریہ یعنے قریہ بات سے نزدیک ہی اور غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ نے بالبقیہ لشکر وہانسے

کوچ کیا اور **راوی** نے کہا پھر جسوقت جمعیت مسلمانونکی مکمل ہوئی تو غانم نے اپنے سامنے آگے آگے مسیب بن نجیبہ

الفزاری و عباس بن مرداس السلمی و فضل بن عباس الہاشمی و عامر بن عقبہ الجہنی و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو باجماعت

پندرہ سو سوار کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ جاتے جاتے اُس مقام تک پہونچے جو بنام جبر نوش معروف ہی اور وہان ایک

قلعہ و دشت بطلوس کا تھا اور یہ معمول تھا کہ زمانہ ربیع یعنے موسم بہار مین وہان گرد اُس قلعے کے خیمے ڈیرے بطلوس کے

بپا ہوا کرتے تھے اور وہین اُسکے پاس بطارقہ و رؤسا بلاد مجتمع ہوتے تھے اور وہین چند ماہ مقیم رہتے تھے پھر وہانسے

اپنی اقلیم قلمرو مین دورہ کرتے ہوئے طرف بیت الخلافت بھنسا کے مراجعت کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ

لوص نے اپنا ایلچی پاس بطلوس بادشاہ کے بھیجکر مدد لشکر بسر کردگی ایک بطریق کے طلب کی یعنے جب مسیب وغیرہ مع جیش

بمقام جبر نوش اردہوئے تھے اُسی زمانہ مین لوص نے بطلوس سے درخواست فوج کمکی کی تھی اور یہ لوص وہ ہی جسکا ذکر

ابھی اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ اُسنے مسلمانون سے مصالحہ کر لیا تھا غرض کہ بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام شلقم تھا مع لشکر

پاس لوص کے روانہ کیا اور اُسی شلقم کے نام سے ایک شہر بھی اُسی کا بسایا ہوا قریب بھنسا کے واقع ہی کہ وہ وہین کا

بطریق مالک تھا اور یہ فوج جو اُسکے ہمراہ ہوئی تو دس ہزار سوار کی جمعیت تھی **راوی کہتا ہی** مجھسے

روایت کی مسلم بن سالم الیربوعی نے بواسطہ شداد بن مازن کے طارق بن ہلال سے اور طارق شریک خیل عباس

بن مروزن اسلمی تھے تو انھون نے کہا جس عرصے مین ہم لوگ قریب جدفوس چلے جاتے تھے کہ ایک ہفت آیت گرد اڑتی دیکھی اور اسوقت پھر دن چڑھا تھا آخر ہمنے تامل و غور جو کیا تو دس نشان لشکر کے اور دس صلیب سونے کے نظر آئے اور ہر ایک صلیب مانند تارے کے چمکتا تھا اسوقت ہم لوگون نے بقصد حملہ اپنے ہتھیار سنبھالے اور وہ لوگ بھی ہمارے مقابلہ پہ مستعد ہوگئے اور بیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوئے پھر ہمنے بھی اُنپر حملہ کیا اور ان لوگون نے ہمین گھیر لیا کیونکہ وہ دس ہزار تھے اور ہم ہمگی پندرہ سو تھے چنانچہ رومیون نے قتال شدید برپا کی اور اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے اور اپنے کلمات کفر کا اعلان کرتے تھے اسوقت ہمپر نہایت صبر جوانمردانہ کیا اور اس ہنگامہ مین ہمنے قتال مرگ کا مقابلہ کیا یعنے موت کا سامنا کیا فللہ در غازم بن عقبۃ والمسیب بن نجبۃ الفزاری والفضل بن العباس وزیاد بن ابی سفیان یعنے حق تعالیٰ حسنات انکے زیادہ کرے کہ انھون نے اس معرکہ مین بڑی شدت دلاوری کی قتال کی اور فضل اپنے سرپر عصابہ یعنے سرپیچ باندھے تھے اور اسیطرح کی دستار زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بھی باندھے تھے جسطرح ان دونون کے عم بزرگوار حمزہ باندھا کرتے تھے پھر ان دونون نے اُسروز قتال بخوبی قتال کی اور دونون مرگ سے دوچار ہوئے اور ایک ساعت نگذری تھی کہ عین شدت گرمی و ہنگامہ حرب مین غانم بن عیاض الاشعری مع جیش ہمراہی کے ہمارے برسر وقت آپہونچے اسدم ہمارے دل قوی ہوگئے تب ہم تکبیر کہنے لگے اور انھون نے بھی ہماری تکبیر کے جواب مین تہلیل و تکبیر کی اُس آن فضل بن عباس بطریق شلقم کی طرف آگے بڑھے اور شلقم بڑا شہسوار و سخت حملہ آور تھا اور اسوقت اُسکے تن پر خلعت دیباج زربافتہ کا اور کمر پہ منطقہ زرین مرصع بجواہر بندھا تھا اور اُسکے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ جواہر نگار لپٹا تھا اور اُسکے ہاتھ مین سونے کی سانگ تھی کہ وہ تیس بالشت سے درازتر تھی اور وہ کبھی تو تلوار کا وار کرتا تھا اور کبھی اُس برچھی سے حرب کرتا تھا پھر جب فضل نے اُسکی ایسی چالاکی دیکھی اور انکو گمان ہوا کہ وہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہی تو انھون نے اپنی چابکدستی سے خود اُسپر بحملہ سبقت کی اور یہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے یا ایہا الکلب اللعین الطاغیا

ومن اتی بجیشنا معادیا
کان له الرب العظیم داریا
ابشر لقد داناک اسد ضاریا
من کل کلب کافر طاغیا
یحد سیف من عداۃ ناهیا

یعنے ای سگ لعین سرکش اور ای وہ شخص جسنے ہمارے لشکر مین بکر رعود کیا ہی یا یہ کہ وہ کون ایسا شخص ہی جو ہمارے لشکر مین دوبارہ عود کرنے والا ہی خوش ہو کہ تجھپر مسرت ہوا ہی شیر ژیان بکمال تیزی شمشیر کے اپنی عداوت گذشتہ مین اُس شیر کا ایک پروردگار عظیم الشان نگہبان ہی ہر ایک سگ کافر نافرمان سے اور راوی کہتا ہی کہ ابیات فضل کے تئین شلقم کچھ نہین سمجھا اور حملہ کیا پھر وہ دونون باہم آویزش و چالش کرنے لگے

پھر آتے جو ضرب لگایا فضل اسکو بچا لیئے اور جو وار کیا خالی دیا آخر فضل نے ڈر کر اسکے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اسنے ایک ایسا وار دشنہ کیا اور ایسی ضرب ہاشمیہ ماری کہ سر دھڑ سے جدا جا پڑا اور اسکو جو دیکھا تو وہ گھوڑے سے نگرا تھا تب اسکے قریب پہونچکر دیکھا تو تن بے سر تھا اسگھڑی ایک اور سوار مسلمانوں میں سے جسکا نام زہیر تھا آکے پاس آکر دیکھنے لگا تو چہرہ منکشف پایا نکلا لیب فی سر جم یعنے زہیر کو معلوم ہوا کہ وہ مثین آہنی یعنے کیلین مشکل پنجہ جو زرین میں جڑین تھیں تھی وہ جیسے مرکب و مکبل یعنے مربوط اور بندھا تھا پھر جب زہیر نے ان کلابین یعنے کیلو نکو کھینچ لیا تو فوراً جیسے سر مانند ایکبرج کی زمین گر پڑا اور تاج زرین منطقہ لاجوردی اسکا جو خون آلودہ پڑا تھا تو فضل نے زہیر سے کہا کہ سلب زرنت مقتول کا جو ہے لیے وہ تو لے اسنے کہا لا احد منا للسید کاد یکم یا بنی ہاشم یعنے میں آپکی عطا کو واپس نہیں کرتا ہوں ای اولاد ہاشم تمھاری نیکوئیان و کرم بخشیان خدا ہی کے لیے ہین و بعد ازان فضل نے لوص پر باگ پھیری تو اسکو بھی قتل کیا اور اسطرح ہر ایک لشکر اسلام نے ایکایک بطریق جنود کفر کو قتل کیا اور جملہ مسلمانون نے یکبار کی حملہ کر کے جمعیت اعداکو پراگندہ کر دیا آخر وہ سامنے سے بھاگ نکلے اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوے بحر لوسفی تک پہونچے اور انکو اس مقام میں جاڈالا جو قریہ بتاولہ قریب تھا اور ایک جماعت انمین سے اندرون ایک قلعہ کے جا گھسی جو وہان دشت میں واقع تھا اور مسلمانون نے اسکا محاصرہ کیا دبالاخر بھاٹک جلاکر اندر داخل ہوے اور مکانونکی دیوارین گرا کر جو کچھ مال و اسباب تھا نکال لیا اور رومیونسے ایک جم غفیر قتل ہوے جو قریب تین ہزار کے تھے اور تقریباً ایک ہزار آدمی اسیر ہوے اور مسلمانون سے ہشتاد و ہشت مرد شہید ہوے اور ان کا شہدا مین سے ایک سیف الاقصای تھے کہ وہ مع اپنے اصحاب کے اسی جنگاہ مین دفن ہوے و بعد ازان زیاد بن المغیرہ جو مع اپنی جماعت کے اپنے فرودگاہ میں متصل شہر طلبندی حوالی مین شہر دربودا کے فروکش تھے اور یہ زیاد بڑے دو ستدار سلیمان بن خالد بن الولید رحمۃ اللہ کے تھے تو انھون نے خالد بن الولید کو برسم تعزیت سلیمان انکے فرزند کے ایک نامہ لکھا اسمین ان ابیات کو مندرج کیا اشعار

مجندل الفرس فی الهیجا اذا جمعت
وناالهم منه تنکیسا وارغاما
کانه اللیث وسط الغاب اذا وردت
واندبی فارسا قد کان ضرغاما
بکل الفتی المقدام خیر فتے
یا خالدان تجذا اکر الهم مجتمعت
وللصناديد يوم الحرب حضاما
لا يملك الصند من ابطالنا املا
له الهدا وعلی الاشبال [illegible] ما
والسید اللبیب عبدالله قد حکمت
قد کان فی ملتقی الاعداء محا ماتجا
نعی سید کان یوم الحرب مقداما
یا طول ما هدم الاعدا لعمارمه
ان حاز ساعده القصا مع صمصاما
یا عین جودی بفیض الدمع منکسبا
به المنایا وحکم الله قد داما

یعنے ای خالد ہر آئینہ اس ماننے نے دردمند کیا مصیبت مین اس سید و سردار کے جو روز معرکہ مقدام جیش تھا غلبہ و حملہ کرنے والا فوج فارس و روم کا جنگ مین جسوقت وہ سب مجتمع ہون اور انکے صنادید و سردارونکے لیے روز حرب حصام و جنگ آور تھا ای غالب زیر دست کیا ہی ہلاک کیا دشمنونکو اپنی تلوار سے کہ پہونچی انکو اس سے سرنگونساری و فرسودگی یعنی نجاک کوئی سردار جوانمرد

ہمارے ڈالا اور وہ مین سے کسی اپنی امید پر مالک وقادر نہوگا اگر وہ اپنے بازو کو قصاص مین تلوار سے روکے گا اور وہ گویا کہ شیر تھا درمیان بیشہ نہر کے جسوقت وارد ہوتی تھی اُسکے پاس جماعت دشمنونکی اور بچون ویتیمون پر حمایت و مہربانی کرنے والا تھا ای آنکھ خونباری کر اپنے چشمہ سار اشک سے اور نوحہ کر اُس شہسوار پر جو شیر جرار تھا اور ای آنکھ گریہ کر سردار دانشمند عبد اللہ کے لیے جسکو موت نے اپنے تحت حکم کر لیا اور حال یہ ہی کہ حکم الٰہی ہمیشہ جاری ہی اور یہ برترین جو تم دیکھ مقدار ہی کہ جسکا پسر بہترین نوجوانان تھا مقابلہ دشمن مین اُنپر ہجوم و شرغہ لانے والا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ کہا جسوقت نامہ زیاد بن المغیرہ کا پاس خالد بن الولید رضہ کے پہونچا تھا تو اُسوقت وہ اسیر ونکو رہا کر رہے تھے اور اہل بلاد اُنکے پاس حاضر آئے تھے اور جسقدر مال وغیرہ پر اُنھون نے مصالحہ کیا وہ سب حاضر لائے تھے اور تیاری روانگی عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و عقبۃ بن نافع النہری و زبیر وغیرہ کی ہزار سوار سے کرتے تھے بارادہ ایک سرزمین مصر کے جو بنام فیوم کے معروف ہی اور ذکر اسکا اپنے محل و مقام پر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ جسوقت وہ نامہ خالد کے مطالعہ مین آیا تو وہ بیہوش ہو کر بے اختیار زمین پر گر پڑے اور غش کر گئے پھر جب ہوش مین آئے تو استرجاع کیا یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ کلمات زبان پر جاری کیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ سُلَیْمَانَ اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ فَرَطًا وَذُخْرًا وَاَعْقِبْنِیْ عَلَیْہِ خَیْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ بِذَالِکَ اَجْرًا وَلَا تَحْرِمْنِیْ الثَّوَابَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ترجمہ یعنے توانائی و قوت طاعت و تقوی کی حاصل نہین ہوتی مگر بتوفیق خداے برتر و عظیم الشان کے اور ہم خدا ہی کے عبد و مملوک ہین یعنے اُسی کے ہین اُسی کیطرف رجوع و بازگشت کرینگے ای ہمارے پروردگار مین چشمداشت اجر و ثواب کی باعث سلیمان کے تیری طرف رکھتا ہون اور اے ہمارے پروردگار اُسکو ہمارے لیے اجر و ذخیرہ آگے بھیجا ہوا مقرر کر اور مجھے اسکے پیچھے اُسپر صبر کرنیوالا رکھ اور میرے لیے اس مین اجر عظیم عطا کر اور مجکو ثواب سے محروم نرکھ بسبب اپنی رحمت کے ای بڑے رحم کرنیوالے زیادہ تر تمام رحم کرنیوالوں سے اور خالد نے جوش غم مین یہ کہا کہ مین اُسکے بارہ مین یعنے سلیمان کے عوض خونہین صنادید کفار سے ہزار سردار کے ساتھ مواخذہ و مکافات کرونگا اور اُنکے نام آورون و شہسوارون کو قتل کرونگا اور مین حقتعالیٰ سے امیدوار ہون کہ بدلہ اس خون کا لون انشاء اللہ تعالیٰ اور بطلوس کو مین ضرور ضرور قتل کرونگا بدتر بن کشتی یعنے برے طور کے قتل سے تو اس صورت مین شاید مین اپنے سینہ سوزان کو تسکین دون و حرارت جگر کو بجھاؤن اور کیا عجب ہی کہ میرے ہاتھ سے اسکا دیار خراب و ویران ہو اور اسکے لشکر و نکو شکست اور اُسکی مملکت کو زوال ہو اور اُسکی تیغ سوزان گرم تر آتش سے اُسکے عارض پر پانی روان ہون و بعد ازان استرجاع کرنے لگے اور یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری ہوئے اشعار

جری مدمعی فوق المحاجر مسبل	وحر فوادی من جری البین مشعل	وہام فوادی حین اخبرت نعیہ
فلیت بشیر البین لاکان قد وصل	ما یکی علیہ کل ما امسی المسا	وما ابتسم الصبح المنیر وما ابتہل
فقد کان بدرا ذا احسن طالعا	فاصبح بعد العز وا لزہر قد افل	وکان کریم العم دا انحال سیدا

اذا قام سوق الحرب لا يوف الوجل	اذا مالت به خيل اللئام باسرهم	وقد كنت مشتهيا و الاصل
وحيثك تلقاهم صراعي على الثرى	عليهم ليسوق الطير والوحش يحتفل	وذا اسعفا لو انني كنت حاضرا
بانيص ماضي الحد اتى الحرب يستقل	وحق الذي حجت قريش ببيته	دا رسل طه المصطفى غاية الامل
لا تقتل منهم في الوغا الف سيد	اذا اسلم الرحمن و التسع لا ابل	ترجمہ قوله منع منهل اشک روان

یعنے جاری ہوے میرے اشک روان اوپر رخساروں کے اور حرارت میرے جگر کی سوزش غم جدائی سے مشتعل ہے
اور دل میرا سرگشتہ ہی جیسے مینے اسکی خبر مرگ سنی ہی کاش کہ خبر دینے والا میرے پاس نہ پہونچتا اور قریب ہی کہ میں
ہمیشہ اسپر رویا کرونگا جسوقت شام ہوگی اور جب شگفتہ ہوگی صبح تابان اور جب خندان ہوگی یا جب وقت اسکا دعا
وزاری کا ہوتا ہی وہ تحقیق کہ وہ بدر منیر زائد حسن و جمال طالع تھا سو وہ بعد تابندگی و درخشندگی کے غروب ہوگیا اور وہ
کریم العم تھا یعنے جسکا عم بزرگ ہوا اور کریم الخال تھا جسکا خال یعنے برادر مادر جسکا بزرگ تھا اور وہ خود سیر و تشفی
اور جسوقت شدت جنگ برپا ہوتی تھی تو وہ ہراسان نہوتا تھا اور جب کہ گھیر لیا اسکو خیل لئام نے سب ملکر تو یہ قتل ...
مالک ہوئے اسکی شمشیر و سنان کے یعنے اسوقت جو صلہ بغزنی کا ہوا اور اسی مخالب قسم ہی تیزی زندگانی کی کہ انسے
کشتے کے پشتے زمین پر ڈال دیے تھے تو انپر ہجوم کرتے تھے طائران ہوا پرست کے پرت اور وحشیان صحرا انتظار قطار کے
افسوس کاش میں وہان موجود ہوتا تو میں دست دراز ہوتا یعنے میں انکا قاتل ہوتا بشمشیر بران جو حد تیزی سے گذرجانے
والی ہی حرب میں اور قسم ہی اس خدا کی جسکے خانہ کعبہ کی قریش حج و طواف کرتے ہیں اور جسنے بھیجا ہی طہ کو یعنے مصطفے کو
جو غایب مرام ہی یا یہ کہ جسنے طہ بھیجی ہی مصطفے کو جو منتہائے مقاصد ہی البتہ میں قتل کرونگا ان دشمنو نسے ہزار سردار کو
اگر خدا مجھے زندہ و سالم رکھیگا اور اجل مجکو مہلت دیگی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ سپہ امرا و رکا بر یابین خالد کے آگے
یعنے بعد ورود نامہ زیاد کے اعیان مسلمین انکے پاس آتے تھے اور پرسا سلیمان کا دیتے تھے اور انکی انکھوں سے
اشک جاری تھے یہ کلمات تعزیت کہتے تھے اَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ اَجْرًا وَاَعْقَبَکَ عَلَیْہِ صَبْرًا وَجَعَلَہٗ لَکَ ذُخْرًا فِی الْمَعَادِ ذُخْرًا یعنے حق تعالی
تمھارے اجر کو عظیم اور زیادہ کرے اور اسکے پیچھے تمکو اسپر صبر کرنے والا رکھے اور اسکو تمھارے لیے فردائے قیامت کو
روز حشر ذخیرہ حسنات کا کرے اور پھر کہنے لگے کہ ہمسے وہ قوم معدوم و مفقود ہوگئے ہیں جنکے باعث ہمارے دل ہماری
وحشت سے رمیدہ اور جراحت رسیدہ ہیں اور ہم انکے قتل ہونے سے نعزان و خاطر پریشان ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ اور اسیطرح لوگ پاس مقداد کے گئے اور انکے فرزند عبداللہ کی تعزیت کی اور یہ خبر مصر میں عمرو
بن عاص کو بھی پہونچی کہ وہ وہین مقیم تھے تو انھون نے خالد اور مقداد کو ماتم پرسی کے خطوط لکھے اور خبر شہادت
سلیمان و عبداللہ کی مدینے میں پیشگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بھی گئی تو انھون نے اور سائر اصحاب مثل علی بن
ابی طالب و عثمان بن عفان و طلحہ بن عبداللہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو مدینہ میں حاضر و موجود تھے ان سبنے استرجاع کی

یعنے عالم حزن و الم مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور صحابہ نے بھی خطوط ماتم پری کے خالد و مقداد کو لکھے تو جو کچھ اُنمین کلمات صبر لکھے تھے اور جو ثواب و اجر اُنکے حق مین مرقوم تھے اُس سے خالد و مقداد کے دلکو طمانیت اُنکے حاصل ہوئی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہاں کا ماجرا اہل اسلام کا تو یہ تھا اور اُدھر بطلوس کو جب خبر عرب کی طرف مدینہ بھیجنے کے محقق ہوئی تو اُسنے دروازہ خزانے کا کھلوا دیا اور زر و خلعت و ساز و سلاح و زرہ و خود وغیرہ دنیا و بانٹنا شروع کیا اور بطریقون وغیرہ اُمرا پر تقسیم و تفریق جماعات عساکر کی کرنے لگا یعنے ہر ایک بطریق کو جنہیں کو افسر و سالار ایک ایک جماعت کا مقرر کیا اور وہان پر ایک مکان مقفول تھا اُسمین کتبے تھے جنمین صفات و اسماے عرب لکھے تھے سو بطلوس نے دروازہ کھولے جانیکا حکم کیا کیونکہ اُسکو گمان تھا کہ اندر اس مکان کے ذخیرۂ مال ہے مگر اُسکے کھولنے سے قسیسین و رہبان یعنے علماے نصارٰی و یہود نے بادشاہ کو منع کیا مگر اُسنے اُنکے امتناع پر التفات نکی اور اُسکو کھلوایا تو اُسمین سواے صفت و اسماے عرب کے اور کچھہ نپایا جیسا کہ ہمنے اوائل کتاب مین ذکر کیا ہے و بعد ازان بطلوس کنیسہ مین گیا اور اپنے تخت پر جلوس کیا اور گرد و پیش اُسکے جماعت بطریقونکی حاضر تھی تب اُسنے اپنے امر مین مشورہ اور استشارہ کیا اُسوقت اُنمین سے ایک شیخ بزرگ راہب اُٹھہ کھڑا ہوا اور وہ اُن لوگونمین مطاع و مسموع الکلام تھا یعنے وے اُسکی اطاعت کرتے تھے اور اُسکا کہنا مانتے تھے اور وہ بزرگ سن تھا کہ عمر اُسکی ایکسو بیس برس کی تھی اور اُسوقت وہ جبہ سیاہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان گوشہ دار اور ہاتھ مین عصاے آبنوس مکلل بعاج و زر یعنی جسمین ہاتھی دانت اور سونا جڑا تھا اس نہی و زینت سے وہ قریب ہیکل کے آیا (ہیکل بناے بلند عبادت گاہ ترسایان) اور ایسے الفاظ سے کچھہ کلمات اپنی زبان پر لایا جو مفہوم نہوتا تھا و بعد ازان وہ کہنے لگا کہ اے اہل دین نصرانیہ اور اے بنی ماء المعمودیہ یعنے اولاد قوم آب پاشیدہ و آب ترشدہ (یہ کنایہ ہے عمل نصارٰی سے کہ جب جسکو کرسٹین بناتے ہین تو اُسپر عمل آبپاشی کا کرتے ہین اور اُس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) پھر یہ خطاب کرکے اُسنے کہا کہ دولت و سلطنت تمہاری اُس ماتے تک قائم تھی اور کلمہ کلام تمہارا عند اللہ و عند الناس مسموع و پذیرا رہا جبتک کہ تم نیک کامون کا حکم کرتے رہے اور بُرے کامونسے منع کرتے تھے اور رعیت مین رعایت عدالت رکھتے تھے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتے تھے اور اُس سے اُسکی داد دلاتے تھے اور درمیان ناتوان و توانا کے انصاف کرتے تھے اور نادار و بینوا کیلیے انس و مواسات رکھتے تھے اور مال مردم پر دست درازی نکرتے تھے اور زناکاری سے خوف و پرہیزگاری رکھتے تھے تو اُسوقت تک دولت و حکومت تمہارے لیے تھی اور قلوب رعایا کے تمہاری طرف مائل تھے اور وہ تمہارے حقمین دعا گو تھے کہ بادشاہت تمہین تھی اور اب تم نیک کامونکا حکم نہین کرتے اور بُرے کامون سے باز نہین رکھتے اور نہ خود باز رہتے ہو اور رعیت پر ظلم اور احکام مین تعدی اور حکم برخلاف حق کے کرتے ہو اور حق ضعیف و عاجز کا قوی و زبردست سے نہین دلاتے ہو اور مال رعایا پر دست اندازی کرتے ہو اور فسق و فجور تم مین فاش و بالا علان ہوگیا ان وجوہ سے دل رعایا کے

تھے پھر گئے اور اُنھون نے دست بدعا وزاری بہ پیش خدا دراز کیا اور حال یہ ہی کہ دعا مظلوم کی مستجاب ہوتی ہی
اور کثرت ظلم کی خراب کرتی ہی پس قریب ہی کہ یہ نعمتین تمھارے ہاتھونسے بعض جاوینگی اور غیرونکے ہاتھ لگین گی اور
بسبب کثرت تمھارے گناہونکے اور باعث شامت تمھاری نافرمانیونکے اور مظلومونکی بددعا سے یہ لوگ عرب تمپر مسلط
ہوئے اور تمھارے بلاد کے مالک ہو گئے اور تمھارے لوگونکو قتل کیا اور تمھارا مال لوٹ لیا اور تمھارے گھرونمین
نازل اور تمھاری جاے پناہ پر قابض ہوے لاجرم تمکو لازم ہی کہ اپنی غفلت سے اب بھی ہوشیار ہو اور اپنے خانمان اور مال و
ملک سے ان لوگونکو دفع کرو اور اُنکو اپنی جانب مجال دخل نہ دو یہ میرا قول و کلام تم سب کے حق مین بہبودی ہی آخر جب
بطلوس نے کلام و بیان اُس راہب کا سنا تو بطرف اپنے بطریقون اور جماعت و بجانب ارکان و اعیان دولت کے
متوجہ ہو کر کہنے لگا تمنے سنا کہ تمھارے باپ یعنے تمھارے بزرگ دار نے کیا کہا وہ سب بولے ہان ہمنے خوب سنا تب
بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہی اور تمھارے نزدیک کیا مصلحت ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم آپکے ساتھ اور
حضور مین حاضر ہین اور ہم عرب سے مقابلہ کرنے کو مستعد ہین اور ہم اپنے درمیان اُنکو مداخلت نہ دینگے جیساکہ اُنھون نے
اور لوگونمین دخل کیا ہی اگر وہ ہم پر غالب آنے لگین گے تو ہم اپنے حصار قلعہ پر چڑھ جاوینگے کیونکہ ہمارے پاس رسد غلہ
وغیرہ اُسقدر ہی کہ ہمارے تئین دس برس تک بلکہ مزید سے برآن کفایت کریگی اور ہمارا یہ شہر بھی بہت مستحکم ہی اور ہم
اپنے تئین اُنکے اختیار مین نہ دینگے اور پیش ملوک یہ ننگ و عار ہم اپنے اوپر گوارا نکرینگے یہ جواب سنکر بطلوس بہت مسرور
اور اُنکا کمال مشکور ہوا اور اُسوقت ایک دوسرا راہب جو معرفت امور مین اُس پہلے راہب کا نظیر و ہمسر تھا یہ جسارت اُٹھ
کھڑا ہوا فَاسْتَخْرَجَ کِتَابًا مُعَلَّقًا عِنْدَہُ فِی صُنْدُوْقٍ مِنَ الْاَبْنُوْسِ مُقْفُوْلًا بِاَقْفَالٍ مِنَ الْفُوْلَادِ یعنے پھر اُسنے ایک صندوقچہ
آبنوسی مقفل بقفل فولادی سے جو اُسکے گلے مین لٹکا تھا ایک کتاب نکالی اور کہنے لگا اے دین نصرانیہ والے اور معمودیہ
یعنے اے اولاد قوم آب پاشیدہ و باب تر شدہ سنو مجھے جو کچھ تمھارے حقین علماے ماضیین و حکماے سابقین نے کہا ہی
کہ ہر آینہ آخر زمانہ مین ایک نبی مبعوث ہوگا جسکا نام محمد بن عبد اللہ اور بنی عدنان سے مبعوث ہوگا اور اُسکے باپ ماں
مر گئے ہون گے تو اُسکے جد و عم پرورش و کفالت اُسکی کرین گے تا آنکہ حق تعالے اُسکو جمیع خلائق و کافہ انام
پر نبی مبعوث کریگا اور مولد اُسکا مکہ اور مقام اُسکی ہجرت کا مدینہ ہوگا اور وہ چند روز قائم بحیات رہکر پھر جب
حق تعالی اُسکو فائز بوفات کرے گا تو مالک و متولی امر خلافت کا ایک شخص بنام ابوبکر ہوگا اور عرب بسبب اُسکے
بہت فخر و مباہات کرینگے اور وہ فوجین تیار و آراستہ کریگا اور حدود شام مین بھیجے گا اور وہ بہت تھوڑے
زمانے تک قائم رہے گا پھر جب حقتعالے اُسکو موت دیگا تو بعد اُسکے متولی اس امر کا ایک شخص اصلع ہوگا جسکے مونچھین
سر ریختہ ہونگے و احور یعنے سخت سیاہ چشم ہوگا اُسکا نام عمر ہوگا اور صاحب فتوحات اور صبح کرنے والا دشمنون کا
بشامت ترین حالات کے ہوگا اُسکے ہاتھ پر بہت سے امصار و دیار فتح ہونگے اور وہ اپنے لشکرون کو سالم

اقطار مین بھیجیگا اور مین کتب قدیمہ مین پاتا ہون کہ فتح اس شہر کی ہاتھہ پر ایک شخص کے ہوگی جو گندم گون
شیر شجاع شہسوار حملہ آور سردار دلاور و مسمی بخالد بن الولید ہوگا اگر تم میرا کلام سنو اور میری بات مانو تو عرب کے
ساتھہ صلح کرلو اسلیے کہ آج انکا اقبال ہے اور دولت بکام انکے ہے اور دین انکا حق ہے اگر تمام اہل مشرق و اہل مغرب
اُنسے مقاتلہ کرینگے تو برکات خدا اور اپنے نبی کی برکت سے وہی غالب رہینگے پھر جب بطریقون نے اُسکا یہ کلام
سُنا تو برہم و برآشفتہ خاطر ہوکر ارادہ اُسکے قتل کا کیا مگر بطلوس بادشاہ نے اُنکو اس بات سے منع کیا اور باز
رکھا اور اُس راہب سے کہا مگر تو عرب کی تلوار سے ڈر گیا اور مین خوب جانتا ہون کہ رہبان و قسیس ایسے نہین
ہوتے اور کچھہ جان نہین رکھتے اسلیے کہ انکی خورش سوائے عدس اور تیل زیت او لیمون وغیرہ اشیاء ردیہ کے کوئی
چیز مقویات سے نہین ہوتی ہے اور وہ گوشت سے واقف نہین ہین اس سبب سے انکے دل بودے ہوتے ہین اگر تیری
قدر و منزلت قدیم الایام سے نہوتی اور تو قدماء ملوک کی رویت و صحبت سے فائز نہوا ہوتا تو مین تیرے ساتھہ
بدرشتی پیش آتا اور اگر تو پھر اپنے اس کلام کا اعادہ کریگا تو مین تجکو بیشبہہ قتل کرونگا برے طور کے قتل سے
یہ سُنکے وہ راہب خاموش ہو رہا اور بطلوس وہانسے اُسیوقت چلا گیا اور اپنے قصر رفیع مین جاکر بیٹھا اور بطریقون کو
بلواکر اُنکو خلعت و نشان دیا اور تبرکاً اُنکو ایک ایک صلیب بھی عطا کیا پھر اپنی فوجون کا جائزہ کیا اور ملاحظہ
فہرست طبلق کا کیا تو ہشتاد ہزار کی جمعیت تھی سوائے کثرت پیادون اور بھیڑ بازاری کے پس اس سامان سے وہ بہت
محظوظ و خوشوقت ہوا و بعد ازان اُن بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام قابیل تھا طلب کیا اور وہ منجملہ
اُن ہمجلیسون کے تھا جو پایہ تخت کے بیٹھنے والے تھے اور بغیر اُسکے نفاذ کسی امر کا نکرتا تھا چنانچہ اُسکو خلعت دیا
اور سی ہزار سوار اُسکے حوالہ کرکے حکم دیا کہ جاکر عرب سے مقابلہ کرے و بعد ازان اُسنے اپنے خواص و اعیان
سلطنت سے استشارہ کیا کہ خود بنفسہ اندرون شہر اقامت گزین رہے یا بیرون شہر برآمد ہو یہ سُنکے بطریقون مین سے
جو ذی ہوش و دانشمند تھے وہ کہنے لگے اے بادشاہ ہرگاہ آپ اندرون شہر قیام رکھینگے تو لوگ ہماری رائے
ضعیف اور ہمارے امر کو خفیف سمجھین گے اور جبکہ آپ بھی شہر کے باہر ایک جانب متمکن رہینگے تو عرب ہماری طرف
نہین پہونچ سکتے ہین اور شہر کو ہم اپنی پشت پر رکھین گے اور بیرون باب سے ہم مقاتلہ کرینگے اور یہ جو لوگ شہرپناہ
کے فصیلون اور برجون پر ہونگے وہ ہمارے مساعد و پشت پناہ رہین گے پھر جسوقت امر ہمارا دشوار
ہو جاویگا تو ہرچہ بادا باد اور جب تک ایسا امر عظیم نہوگا تو ہم اندرون شہر داخل نہون گے چنانچہ بادشاہ نے
اُنکی رائے کو پسند و پذیرا کیا بعد ازان فراشون کو حکم ہوا کہ خیمے و سراپردے اور شامیانے و قناتین بیرون
شہر لیجاکر بپا کرین تب اُن لوگون نے شادروان خاص خیمہ شاہی و قبہ عظیم بارگاہی جسکی وسعت و رفعت
ہفتاد ذراع کی تھی باہر لیجاکر چوبہائے نقرئی طلاکار پر ایستادہ کردئے اور وہ سائر خیام حریر و دیبائے رنگ

برنگ کے تھے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی سرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی نیل گون تھے اور اُنکے اکثر ایستادے سیم و زر سے مرصع بدر و جواہر تھے اور اُن خیموں کے داخل مین تصویرین انسانکی لگی تھین اور خارج مین بیکلے و عوسج وطیور اور شبیہ کواکب بنی تھی اور اُسمین فرش دیباے بوقلمون و بساط حریر گوناگون بچھے تھے اور اُنمین بہا اندازہ وقالین پڑے تھے اور مسندین لگین اور گاؤ تکیے لگے تھے اور اُسکی طنابین ریشمی رنگین جو میخہاے عاج آبنوس اور چاندی کی طرف کھینچی تھین اور اُن طنابون مین زنجیرین زرین و سیمین لٹکتی ہوئی اُنمین قندیلین لاجوردی آویزان تھین اور بالاے فرش تخت سلطانی چوب ساج و صندل کا مذہب و مفضض اوپر قوائم یعنے پایہاے ضبت بذہب و فضہ کے آراستہ رکھا تھا اور طول و عرض اُسکا سات سات ذرع تھا اور ارتفاع بھی مثل اُسکے تھی اور زینہ اُسکا چوبی سونے چاندی کا پتر چڑھا ہوا اور اُسکے عرشے پر فرش حریر بچھا ہوا اور اُسپر مسند بچھی ہوئی اور تکیہ لگا ہوا اور پہلو کے تکیے دھرے ہوئے تھے اور اُسکے گرد ہشتاد کرسیاں آبنوسی جڑاؤ برابر سجی ہوئی تھین اُنپر ارباب دولت و اصحاب صولت بیٹھتے تھے اور گرد اُس شادروان کے جسمین تخت تھا بہت سے بچھے و سراپردے با آرایش و زیبایش تمام جسکا وصف نہین ہو سکتا بپا تھے

راوی کہتا ہی مجھے روایت پہونچی ہی ایک جماعت صحابہ سے جو حاضر فتح اور دیکھنے والے اُن خیام کے تھے اُنھون نے بیان کیا کہ جب بطلوس بھاگا اور داخل شہر ہوا تھا تو ہمنے دیکھا وہ تمام خیام و سرادقات مقابل باب البحری جو بنام باب لفندوس معروف تھا ایستادہ نصب تھے اور اُسنے ایک بطریق کو بطریقون سے جسکا نام سمعان تھا حکم کیا تھا کہ وہ اپنا خیمہ جو اُسکو ملا تھا نزدیک باب توما کے نصب کرے اور وہ سامنے کا دروازہ تھا اور ایک بطریق کو جسکا نام اصطافین تھا حکم دیا تھا کہ وہ مع اپنے لشکر کے بجانب شرقی قریب پل کے اُترے اور وہ پل نہر سایاطہ پر سنگی ستونوں کے اوپر قایم تھا سو وہ وہین گرد قلعہ کے دس ہزار سوار سے اُترا تھا چنانچہ ہبار بن ابی سفیان و سلمہ بن ہاشم المخزومی نے بیان کیا کہ ہم مدائن کے شہرون مین سے کسی ایسے شہر مین وارد نہین ہوے اور ہمنے نہین دیکھا جو بھنسا سے ساز و سامان مین فزون تر ہو اور وہان والونسے کہین اور جگہ آدمی بھی زیادہ تر قوی دل و تہمتن تھے اور انھون نے صلیب بکثرت قائم کیے تھے اور بہت سے سرادقات و خیام برپا کیے تھے اور منجنیق یعنے فلاخن شہر پناہ کی دیوارون پر اور بہت سے تیر جلد فیل کے فولادی تیر چڑھے ہوے فصیلون پر نصب کیے تھے اور گروہ سنگ اندازون اور فلاخن اندازون کا اور غول نیزہ دارون اور تیر اندازون کا باہتمام تمام ترتیب دیا تھا

راوی نے کہا کہ یہ ماجرا تو ان قوم کا تھا اور یہان امیر غانم بن عیاض جب قریب بھنسا پہونچے تو اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور وہ اصحاب مثل ان اکابر کے تھے جیسے ابو ذر غفاری و ابو ہریرہ دوسی و معاذ بن جبل و سلمہ بن ہاشم المخزومی و مالک اشتر النخعی و ذو الکلاع الحمیری وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور سب اُنکے اصحاب دس ہزار تھے چنانچہ امیر غانم نے ان سبکو حکم دیا کہ شرقی جانب کو اُترو اور اگر وہ قتال کرین تو تم بھی مقاتلہ کرو اور اس قلعہ پر

نازل ہوکر ایسی جنگ کرو کہ قاعدہ لیاوا اور یہ کہکر خود امیر عنہم جہتہ بحریہ کی دوسری جانب گئے اور انکے ہمراہ اصحاب
رایات وامرا و سادات تھے اور انکے آگے آگے طلیعہ تھا یعنے جماعت مقدم کہ جسمین بڑے بڑے امرا تھے مثل
فضل بن عباس رض اور انکے برادر عبداللہ بن عباس اور شقران حبیب اور مسلم وجعفر پسران عقیل بن ابی طالب رض
اور عبداللہ بن جعفر وزیاد بن ابی سفیان اور انکے عقب پر دیگر امراء ذیشان وصاحبان نشان پشت پناہ صحیح
مثل نعیم بن ہاشم بن العاص و وہبار بن ابی سفیان وعبداللہ بن عمر والدوسی وسعید بن زبیر الدوسی وحسان
بن النضر الطائی وجریر بن نعیم الحمیری وسالم بن فرقد الیربوعی وسیف بن اسلم الطائی ومعمر بن خویلد السکسکی
وسنان بن اوس الانصاری ومخلد بن عون الکندی وابن زید الخیل اور مانند انکے دیگر اکابر رضی اللہ عنہم اجمعین اور
انکے پیچھے دیگر جماعتین یکے بعد دیگرے بجانب غربی چلے جاتے تھے ناگاہ وہ دشمن خدا قابیل جسکا ذکر مقدم ہوچکا ہے
مع اپنی جماعت بطریقون کے سامنے آیا چنانچہ جسوقت جماعت فریقین نزدیک دامن کوہ کے مقابل ہوئین تو قابیل نے
اپنے لشکر کو آگے جانے سے روک لیا اور کہا یہین ٹھہر اور خود بطرف ایک نشان عالیشان کے بڑھ کر ایک شخص
متنصر یعنے عرب نصرانی کو جو اُس نشان کے پہلو مین کھڑا تھا حکم کیا کہ مسلمانونکی طرف آواز بلند پکار کر کہدے تا وہ
اپنے زمرہ سے کسی مرد زیرک کو جو وہ خود بھی اپنے مغز سخن سے ماہر ہو پاس بطریق کے بھیجدین چنانچہ جب اُسنے یہ
ندا دی تو فوراً جریر الحمیری پاس خالد کے آکر کہنے لگے ای امیر مجکو اذن دیجیے تا مین اس سے کلام کرون اُنھون نے کہا
اچھا اگر وہ طالب صلح وخواہان رفع قتال ہون تو ہم اُنسے مصالحہ کرینگے اُس زمانے تک کہ امیر خالد بن الولید تشریف
لاوین اور وہ اپنا حکم جاری کرین والا اگر ان لوگونکا ارادہ قتال ہو تو ہم اُنسے مقاتلہ کرینگے اور حقتعالی سے
اُنپر استعانت واستمداد کرینگے کہ وہ ہمارے لیے کافی اور ہمین مددگار ہو واقدی رح نے کہا کہ اُسوقت
جریر یہ حکم سنکر روانہ ہوے تا آنکہ بطریق قابیل کے سامنے جا کھڑے ہوے اور اُس سے کہا تیری کیا حاجت ہے
بیان کر اُسنے کہا کیا امیر قوم تو ہی ہو جریر نے کہا نہین بلکہ مین امیر کیجانب سے مجاز سوال جواب کا ہون تب قابیل
کہنے لگا کہ بلاد شام اور وہانکے نعماے عظام کو چھوڑکر تم لوگ ان بلاد مین کیون آئے ہو اور حال یہ ہی کہ تم لوگ بلاد
حجاز مین مارے بھوکھونکے لاغر اندام دکوزہ پشت تھے اور افلاس سے برہنہ تن رہتے تھے وبعد ازان تمنے فواکہ شام
کے اور میوے حجاز کے چکھے اور خیرات یمن کی کھائی تو کیا یہ تمکو کافی نہوا یہان تک کہ تم ملک مصر مین آئے اور اہل
قبط کو مقہور کیا پھر تم بلاد فارس وروم پر آئے تو وہانکے ملوک پر مسلط ہوے مگر یہ بھی تمکو کافی نہوا یہانتک
کہ اب تم ہمارے بلاد مین ہمپر ہجوم کرکے آئے اور ہمارے ابطال یعنے جوانمردونکو قتل کیا اور ہمارے اموال لوٹ لیے
اور ہم لوگ تمھاری طرف سے غافل تھے اور اپنے امور مین ہم اہمال کرتے رہے حتی غلظت شوکتکم یعنے آخر کار تمھارا
سخت ہوگیا یعنے تم زور پکڑ گئے اور شوکت وسطوت تمھاری بڑھگئی کہ تمنے ہمارے شہر پر عزم کیا اور تم ہمارے

مکالمہ قابیل

کہ آفتاب غروب ہوا اور دونون جماعت فریقین از یکدیگر جدا ہوگئین چنانچہ مسلمانون مین سے قریب پانسو کے شہید ہوے
اور رومیون مین سے قریب دو ہزار نفر کے مقتول ہوے اور بقیہ لشکر روم پاس قابیل کے جمع ہو کر سب کے سب بھاگ گئے تا آنکہ بطلوس کے
پاس پہونچے پھر جب بطلوس نے ان شہر و دیوان مقہورونکو دیکھا تو انکو بہت سی سرزنش و ملامت کی اور کہا کیا وجہ ہی
کہ تم لوگ عرب سے اسطرح بھاگ گئے ہو اور انکے سامنے ٹھہر نہین سکتے ہو اور تم اسقدر بودے ہو گئے اور گھبرا گئے
کہ وہ تم پر غالب آئے تب قابیل نے جواب دیا کہ اے بادشاہ خبر اور معاینہ مین اور سننے اور دیکھنے مین بڑا فرق ہی
شنیدہ کے بود مانند دیدہ حال یہ ہی کہ یہ لوگ انسان نہین ہین بلکہ جن ہین اور جنگ مین جنونکے برابر ہین اگر اجل
معین و استوار نہوتی یعنے اگر مدت حیات ہماری باقی نہوتی تو ہم پھر کر آپکے پاس آتے یہ سنکے بادشاہ غیظ و غضب مین
آکر بولا خاموش ہو تحقیق کہ رعب عرب کا تیرے دل پر غالب ہو گیا اور عنقریب تو دیکھ لیگا کہ انجام کار انکا کیا
ہوتا ہی غرضکہ بطلوس نے سخت قلق و اندوہ مین شب بسر کی جب صبح ہوئی تو اسنے اپنی قوم کو حکم تیار ہونیکا اور فوج کو
اذن سوار ہونیکا دیا اور کہا ابھی توقف کرو اور دیکھو کہ انکا امر کیونکر ہوتا ہی یعنے انتظار کرو کہ اب وہ کیا کرتے ہین +

ذکر فتوح قلعہ بہنسا اور اسپر نزول صحابہ رضی اللہ عنہ کا اور قتل کرنا بطریق کو

واقدی رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو جماعت مسلمانونکی نماز صبح پڑھکر اپنے گھوڑون کیطرف متوجہ
ہوئی اور زین باندھکر سوار ہوے مگر دشمنونکا اسوقت کچھ پتہ و نشان نملا تو یقین ہوا کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اپنے
شہر کے اندر جا پہونچے تب اہل اسلام آگے بڑھے یہان تک کہ بہنسا سے قریب ہوے اور خیمے و شامیانے اور رایات نظر آنے لگے
راوی نے کہا کہ مجھسے روایت بیان کی قیس بن منہال نے بواسطہ عامر بن بلال کے ابن زید الخیل سے انھون نے
کہا جب ہم شہر بہنسا کے سامنے پہونچے اور خیام نظر آئے اسوقت عاصم بن عیاض باین کلمات گویا ہوے اَللّٰھُمَّ اَخْذُلْھُمْ
وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ اَحْصِرْھُمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا وَاَخْذُھُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے اے پروردگار
ان کافرون کو خوار کر اور ہمکو انپر فتح و نصرت دے اور انکی جمعیت کو گھیر لے اور انکو پراگندہ کرکے ہلاک کر
اور انمین سے کسیکو باقی نرکھ اور انکو اپنے غضب مین گرفتار کر وَاٰمَنَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی دُعَائِہٖ اور اہل اسلام انکی
دعا پر آمین کہتے تھے پھر جب ہم شہر بہنسا پر جا پہونچے اور ہم لوگ باواز بلند تکبیر و تہلیل کرتے تھے اسوقت
وہ لوگ اپنے خیمونسے باہر نکلے اور انکے ہاتھونمین تلوارین اور کمانین تھین اور تیر و نیزے تھے اور ہمنے دیکھا کہ قوم
کثیر برجون و فصیلون پر چڑھے ہین اسدم ایک جماعت عرب نے انپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر امیر غنم اور سائر امرا نے
انکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا لَا حَمْلَۃَ اِلَّا بَعْدَ الْاِنْذَارِ یعنے حملہ کرنا نچاہیے مگر بعد انذار و حجت استوار کے چنانچہ
وہ ہماری طرف نہ بڑھے اور نہ قتال پر دست درازی کی اور ہم لوگ انکی نگاہون مین قلیل نظر آئے اور واقدی نے
کہا کہ پھر مسلمانون نے بجانب کوہستان شہر عبور کیا اور نزدیک ایک تل کوچک قریب دامن نشیب کے نازل ہوے یہ احوال

ان مسلمانونکا تھا وا آبا ابوذر غفاری وا ابو ہریرۃ الدوسی ومعاذ بن جبل وسلمہ بن ہاشم و مالک الاشتر و ذوالکلاع الحمیری
یہ لوگ جاتے جاتے قریب قوم کے مع جماعت پہونچگئے اور وہ شب اُسجگہ لیکی جب صبح ہوئی تو لشکر عدو انکے مقابلہ پر آمادہ ہوا
اُسوقت مالکنا شتر نے کہا اے قوم دیکھو کہ دشمنان خدا نکتے لڑنے نکلے ہین سو تم ان لوگونکو تو مشغول قتال رکھو اور ایک جماعت کو
بھیجکر جسر پر یعنے ساباط کے پل پر قبضہ کرلو اور حقتعالے سے استعانت واستمداد کرو چنانچہ وہ شخص مع ہر بان مع سو سوار کے
روانہ ہو کر پل پر جا پہونچا اور اُسکو اپنے دخل مین کرلیا اور حال یہ تھا کہ اُس گھڑی اُوپر بالاے برج و حصار سے پتھرونکی
بوچھار اور تیر و نکی مار تھی مگر یہ لوگ اُس پل پر مستقل و مستقر ہوگئے اور اُس جگہ جہان یہان جاے محفوظ تھی وہان
حارسوں اور دیدبانون نے تیغ بکف آڑ پکڑی اور اُدھر مسلمانون اور مشرکونمین قتال شدید برپا تھی اور اسیطرح
سات روز گذر گئے اور جب وہ لوگ کسی جاے امن کیطرف جاتے تھے تو وہان مسلمانونسے گھرا ہوا پاتے تھے اور ایسا ہوا
کہ ہر شب ایک ایک جماعت رومیونکی بھاگ جاتی تھی اور خود ماندگی و نامردی انکے چہرون پر چھائی تھی چنانچہ وہ مغرور
جس رات کو اندھیرے مین بارادہ بلد صیدہ کے چپکے چلے جاتے تھے ناگاہ نزدیک بلد اندقار کے رافع بن عمیرہ الطائی سے
ملاقات ہوگئی اور انکے ہمراہ ایک جماعت تھی اصحاب قیس بن الحارث سے اور یہ لوگ حوالی ہجر یو منغی مین انکے سواحل
پر تاخت و تاراج کرتے تھے اس عرصے مین کہ وہ مغرور چلے جاتے تھے اور وہ چھ سو سوار تھے یکایک صداے سم اسپان
سنکر جماعت رافع نے جانا کہ گروہ مسلمانونکا ہو یہ سمجھکر اُنسے کلام کیا تو اُنھون نے کچھ جواب نہ دیا تب مسلمانون نے اُنپر
حملہ کیا اور وہ لوگ سامنے سے بھاگے چنانچہ اُنمین سے قریب دو سو آدمی کے مارے گئے اور باقی نکل گئے اور اُن
مسلمانون مین سے تین شخص کام آئے اور وہ رومی جو بھاگ نکلے تھے وہ ایک غار پُر آب کیطرف جو گئے تو اُنمین سے
سو آدمی ڈوب گئے اور دو سو رومی اسیر ہوے اور باقی فرار ہوگئے اور اُن اسیرون سے جو سبب اُنکے نکل آنے کا پوچھا
تو اُنھون نے بیان کیا کہ ہم بطلب آب و علف کے نکلے تھے آخر اُنکی مشکین باندھین اور سب نفر مسلمانون نے اُنکو اسیطرح
باندھے ہوے عامر بن عیاض کے پاس پہونچایا اُسوقت سارے مسلمانون نے اعلان تہلیل و تکبیر کا کیا اور بشیر و نذیر پر
درود و سلام بھیجا اور اُن قیدیونکے پاس آئے اور دیکھکر بہت خوش ہوے پھر سب قیدی روبروے امیر لشکر و دیگر امراکے
پیش کیے گئے اُنھون نے اُنکے سامنے اسلام پیش کیا اُنھون نے انکار کیا تب اُنکی گردنین ماری گئین اور لشکریان روم
یہ حال اپنے لشکر کا بالاے حصار سے دیکھ رہے تھے بعد ازان اُنمین صلیب باندھے ہوے اور معرکہ شدید و ہنگامہ ضرب
گرم ہوا اور طلوع آفتاب سے تا وقت سحر بڑے زور شور سے زد و ضرب ہوئی اور رومیونمین قتل فاش تھی پھر رومیون نے
جب یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کر پسپا ہوے اور قلعہ پر چڑھ گئے اور پھاٹک بند کرلیا اور بالاے حصار مستعد ہوے اور سازو سامان
جنگ کا مہیا کیا راوی نے کہا یہ ماجرا تو رومیونکا تھا اور اما صحابہ رضی اللہ عنہم جاکر دامن کوہ کے ایسے وادی وسیع
و دشت فراخ مین اُترے جو جہت بحریہ و جہت مغربیہ مین واقع تھا پھر جب رات آئی تو جا بجا آگ روشن کی اور ہر ایک

معرکہ دوم جسر ساباط ۱۲

معرکہ سوم با مغروران ۱۲

معرکہ چہارم حصار

قوم و قبیلہ نے اپنے اپنے بنی اعمام کو جمع کرکے قرآن پڑھنا اور محمد اشرف اولاد عدنان پر درود بھیجنا شروع کیا اور کوئی اُنمین ایسا نتھا مگر یہ کیا وہ رکوع و سجود مین یا بدرگاہ خداوند عزوجل مصروف دعا تھا بامید آنکہ حق تعالے انکو دشمنون پہ فتحیاب کرے اور حال روم یہ تھا کہ اُن لوگون نے اندرون شہر و بالائے حصار تمام رات شراب خواری اور اعلان کلمات کفر مین بسر کی یہانتک کہ سرزمین بھنسا نے پیش پروردگار فریاد و فغان کی اُسوقت زبان قدرت سے اُسکو ندا آئی کہ اے بھنسا سکوت کر اور سکون رکھہ قسم ہے مجکو اپنی عزت و جلالت کی کہ ضرور ضرور مین ان قومونکو ہلاک کرنے والا ہون اور تجکو آباد کرونگا اون قومون سے جو میری توحید کرینگے اور وہ میرے برگزیدگان خلق سے ہونگے اور بالضرور ان بیعہ یعنے عبادتگاہ ترسا کو واسطے جماعت نماز کے مساجد مقرر کرونگا پھر جب اُس زمین نے یہ مژدۂ خطاب پیشگاہ رب الارباب سے سُنا تو بفرح و طرب تمام مستبشر ہوئی اور منتظر وعدۂ کردگار اور اپنے دفع کرب کے لیئے امیدوار رہی آخر تھوڑا عرصہ بھی نگذرا تھا کہ حقتعالے نے اہل کفر طغیان اور پرستندگان اصنام و اوثان کو دفع کر دیا اور اُس سرزمین کو بہترین امت برگزیدہ مہاجرین و انصار اور اصحاب محمد مختار سے آباد ان کیا کہ وہ لوگ باوقات پنجگانہ دادائل و اواخر روز بانماز مین پڑھا کرتے تھے اور وہانکے دشت نواحی کو مقابر شہداء اکابر کا کیا اور اُس سرزمین کو بظلمت کے منور کر دیا اور اُسکی زیارت سے خطا و گناہونکو دور کیا **واقدی** رحمہ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو اہل اسلام نماز صبح پڑھکر اس انتظار مین بیٹھے کہ امور مخالفین سے کیا ظہور مین آتا ہے ناگاہ ایک قس یعنے پادری عالم نصاری استر پر سوار سامنے آیا اور وہ پیراہن اُونی پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان اور اُسکی کمر مین زنار[1] بندھا تھا تا نگہ وہ قریب لشکر اسلام آکر بزبان عربی گویا ہوا یا مسلمین اُریدُ اَمیرَ العرب کہ اے مسلمانو مین سردار عرب کی ملاقات چاہتا ہون **راوی** نے کہا مجھ سے نقل روایت کی قیس بن شماس نے بواسطہ کعب بن ہمام کے شداد بن اوس سے کہ وہ صحابی راویات مین سے تھے اُنھون نے کہا جسوقت ہم لوگ بیٹھے ہوئے امیر غانم سے باتین کر رہے تھے کہ یکبیک عبداللہ بن عاصم روبرو آیا اور حال قس کا بیان کیا تو امیر غانم نے اُسکے حاضر ہونے کی پروانگی دی چنانچہ جب وہ داخل ہوا تو اُسنے امیر کو دیکھا جا لساً علیٰ فِرَاشٍ اَدَمٍ وَ حَشْوُہٗ مِنْ لِیْفٍ کہ وہ فرش زمین پر جسپر پوست شاخ خرما بچھا تھا بیٹھے تھے و نیز ادم جمع ادیم یعنے کھال کا فرش تھا جسکے اندر چھال بھری تھی یا اُسپر چھال بچھی تھی اور فرشہائے ہکلف جو مشرکونکی غنیمت مین ملے تھے وہ ایک جانب لپیٹے ہوئے رکھے تھے اور گرد امیر کے دیگر امرا و سائر اکابر صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ بھی گویا ایک اُنھین مین سے مثل انکے تھے اور تلوارین اُنکے زانوون پر دھری تھین اور آثار شان فر و وقار کی عیان تھی پھر جب وہ قس روبرو آیا تو ڈر گیا اور رعب مین آکر دہنے بائین دیکھنے لگا اور بولا اے قوم تم مین امیر کون ہے تا مین اُس سے کلام کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون تو تم سب کار و امر یکسان ہو اور تم سب پر شان ہیبت و سطوت برابر ہے تب لوگون نے اشارہ بطرف امیر غانم کے کیا تب وہ اُنکی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا اے جوان تو ہی امیر قوم ہے[2]

[1] زنار ایک قسم پیٹی کا ہے جسکو ترسایان کمر پر باندھتے ہیں ۱۲

[2] بت یا بت پرست [illegible]

کہا ہان لوگ یونہی گمان رکھتے ہین جبتک کہ ہمین خداے عزوجل کی طاعت و فرمانبرداری پر قائم ہون تب اُس راہب نے
کہا کہ بادشاہ بطلوس نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور اُسنے تم مین سے ایک مرد زیرک و دانشمند کو طلب کیا ہی تاکہ اُس سے
تمھارے امر کا سوال کرے اس صورت مین کیا عجب ہی کہ درمیان آگلے اور تمھارے انسداد خونریزی کا ہو یہ سنکر امیر نے
اصحاب کیطرف التفات کی اور کہا کہ یہ راہب جو پیام تمھارے پاس لایا ہی اور جو کچھ بیان کرتا ہی اس امر مین تم لوگ کیا کہتے ہو
اور تم مین سے اسکے ساتھ کون جائیگا کہ بادشاہ سے ہمکلام ہو اور سمجھکر جیسے ظاہر کرے یہ سنتے ہی مغیرۃ بن شعبہ
برجستہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے مین اُسکے پاس جاتا ہون اور چاہتا ہون کہ منجملہ امراء کے دس مرد دیندار و دعبدار
میرے ہمراہ چلین امیر نے کہا تم خود جس جس کو چاہو انتخاب کرو حق تعالیٰ تجکو توفیق دے اور تیری تسدید و تقویت کرے اپنے
تیرا دل قوی رکھے اور تجکو مع تیرے ہمراہیونکے ہمارے پاس سالماً و غانماً پھونچا دے تب مغیرہ پس پشت دیکھکر کہنے لگے
کہ سعید رضی اللہ عنہ بن عبد القادر اور ابو ایوب الانصاری کہان ہین اور خالد بن زید الانصاری و زید بن ثابت الانصاری
کہان ہین اور ابن مسعود البدری و جبیر بن مطعم و ابو یزید العقیلی و معاویہ بن الحکم الثقفی و عمار بن حسین و زید بن ارقم
یہ سب کہان ہین چنانچہ ان سب نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین مغیرہ نے کہا اپنے ساز و سلاح اُٹھالو اور میرے ساتھ چلو
اور عون و برکت خدا پر نظر رکھو یہ سنتے ہی ان سب امراء اکابر نے بمبادرت تمام اپنے خیمونمین جاکر اپنی زرہین پہنین
اور سپرین لگائین اور تلوارین لٹکاے ہوے گھوڑون پر سوار اپنے نیزے رانون تلے دابے ہوے موجود ہوے
واقدی رحمہ اللہ علیہ نے کہا کہ اور اُسیوقت مغیرہ نے بھی اپنے خیمے مین جاکر اپنی زرہ پہنی اور اُسپر کمر تنکہ چرمی
کسکر باندھا اور اُس پٹکے مین دو خنجر داہنے بائین گھرسے تھے اور اپنی شمشیر پر جوہر گلے مین لٹکائی اور مشکی گھوڑے پر سوار
اور برچھا زیر ران دابے ہوے تیار ہوے اور ہر ایک نے ایک ایک اپنی خادم و غلام کو خچرون پر سوار کرکے اُنکو مطلق العنان
کیا اور اُسوقت امیر غانم بجانب مغیرہ متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ اَعْرِفْ یَا اَبَا شُعْبَۃَ مَا تَکَلَّمَ بِہٖ ہٰذَا الْمَلْعُوْنُ یعنے اے ابو شعبہ خوب
سمجھ بوجھ لو کہ وہ لعین کیا کہتا ہی اور مین تجکو مفلح و موضع الحجۃ جانتا ہون پس تو پہلے اُسکو اسلام کیطرف
دعوت کر اور اُن امرون پر طلب کر جو فرض ہین مثل نماز و زکوۃ و روزہ و حج و جہاد کے اور جو چیزین حلال ہین
اُنکو مباح اور جو حرام ہین انھین حرام جانین پھر اگر وہ لوگ ان امور سے انکار کرین تو ہر سال جزیہ ادا کرین اور
اگر اس سے بھی انحراف ہو تو ہماری تیغ سے جنگ کرین اور مین فضل خداوند ذی الاکرام سے بجاہ محمد خیر الانام کے
امیدوار فتح و نصرت کا ہون تب مغیرہ نے کہا مجکو اعانت و عنایت خداے وہاب سے امید ہی کہ بجواب با صواب پھیرونگا
غرضکہ وہ سب امراء روانہ ہوے اور وہ راہب ستر سلودہ آگے آگے چلا اور وہ خدام و غلام پیچھے پیچھے خچرون پر سوار تھے
اور ہر ایک خادم و غلام زرہ حربی پہنے تھے اور یہ سب تہلیل و تکبیر بالاعلان کہتے ہوے اور صلوۃ و سلام اوپر بشیر و نذیر
کے باواز بلند پڑھتے جاتے تھے زیاد بن ثابت کہتے ہین کہ جسوقت یہ لوگ سامنے امیر غانم کے آکر رخصت ہوے اُسوقت مین نے

ذکر روانگی مغیرہ بن شعبہ برائے ملاقات ملک بطلوس

امیر کیطرف دیکھا تو اُنکی آنکھوں سے اشک جاری تھے یہانتک کہ قطرات سرشک اُنکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ
تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر میں نے کہا اے امیر یہ بکا کیلیے ہے اُنھوں نے کہا اے ابن ثابت یہ لوگ واللہ انصار دین
اللہ ہیں اگر کوئی اُنمیں سے آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہ اور اُنکے اصحاب روانہ ہوے
یہانتک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ اُنکی کثرت سے وہ ساری زمین پر انبوہ ہے اور وہ سب گرداگرد
شہر بہنسا کے اُترے ہیں اُسوقت مغیرہ اور اُنکے اصحاب باآواز بلند کہنے لگے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقوں میں سے ایک بطریق آگے بڑھا اور اُسکے ہم پہلو ایک عرب متنصر یعنے
عرب نصرانی بھی سوار تھا اور قریب سو سوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہ وغیرہ اصحاب سے بطریق استقبال آکے ملے
اور اُنکے آگے آگے ہوکر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور بطلوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا
نظر آیا تو اُسوقت حجاب وسپاہ ول وندما و نواب و ارباب دولت وصولت سامنے آکر کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردہ سلطانی
کے قریب آ پہونچے ہو چاہیے کہ اپنے گھوڑوں سے اُتر پڑو اور اپنے ہتھیاروں کو رکھدو یہ سنکر مغیرہ نے جواب دیا کہ اچھا ہم
گھوڑوں سے تو اُتر پڑینگے مگر اپنے ہتھیار نرکھینگے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت وزینت ہے اور ہم ایسی
چیز کو نہ اُتار رکھینگے جس سے ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہیں یہ سنکے حجاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبر دی اُسنے کہا
اُنکو چھوڑدو کہ وہ اپنے ہتھیاروں سے داخل ہوں تب خادموں نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیاروں چلے آؤ راوی
کہتا ہے کہ آخر مغیرہ وغیرہ اصحاب پیادہ ہوے اور گھوڑے اپنے خادمونکو تھمادئے اور اپنی وقار وتبختر کی چال سے
آگے بڑھے اور بیر تلووں میں اُنکی تلواریں گھسٹتی جاتی تھیں اور کافرونکی صفیں چیرتے چلے جاتے تھے اور اُنسے
کچھ بیم وباک نکرتے تھے یہانتک کہ برابر پایہ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش دیباج مسند سے قریب ہوے اور بادشاہ
بدستور تخت نشین تھا پھر جسدم مسلمانوں نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خداوند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر وتہلیل
اُس بانگ مہیب سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اُس قوم کے رنگ متغیر اور ہیبت سے دنگ ہوگئے اُسوقت
اُن اصحاب سے خطاب کرکے حجاب پکارے الْاَرضُ لِلْمَلِک کہ روے زمین بادشاہ کا ہے یعنے مالک ملک کا ملک ہے
(اس کلمہ سے مراد اُنکی بجا آوری سجدۂ تعظیمی تھی) یہ سُنکے اصحاب نے کچھ التفات نکی اور مغیرہ نے جواب دیا لَا یَنْبَغِی
اَلسُّجُوْدُ اِلَّا لِلْمَلِکِ الْمَعْبُوْدِ وَلَعُمْرِیْ کَانَتْ ہٰذِہٖ تَحِیَّتُنَا قَبْلُ فَلَمَّا بَعَثَ اللہُ تَعَالٰی مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم نَہَانَا عَنْ ذٰلِکَ
فَلَا یَسْجُدُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ یعنے سجدہ کرنا سواے ملک معبود کے سزاوار نہیں ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی
یہ رسم سجدہ کرنیکی قبل اسلام ہمارا شیوۂ تعظیم تھا پھر جبکہ حقتعالے نے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو
مبعوث کیا تو اُنھوں نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنے کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نکرے
یہ کلام مغیرہ کا سنکر وہ سب خاموش ہورہے اور بموجب حکم ملک کے ان لوگوں کے لیے کرسیاں سونے چاندی کی

امیر کیطرف دیکھا تو اُنکی آنکھوں سے اشک جاری تھے یہانتک کہ قطرات سرشک اُنکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ
تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر مین نے کہا ای امیر یہ بکا کسلیے ہی انھون نے کہا ای ابن ثابت یہ لوگ واللہ انصار دین
اللہ مین اگر کوئی انمین سے آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہ اور اُنکے اصحاب روانہ ہو
یہانتک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ اُنکی کثرت سے وہ ساری زمین پر انبوہ ہی اور وہ سب گرداگرد
شہر سیفسا کے اُترے ہین اُسوقت مغیرہ اور اُنکے اصحاب با آواز بلند کہنے لگے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقون مین سے ایک بطریق آگے بڑھا اور اُسکے ہم پہلو ایک عرب متنصر یعنے
عرب نصرانی بھی سوار تھا اور قریب سو سوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہ وغیرہ اصحاب سے بطریق استقبال آکر ملے
اور اُنکے آگے آگے ہو کر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور ربطاوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا
نظر آیا تو اُسوقت حجاب ولیاول وندما و نواب ارباب دولت وصولت سامنے آکر کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردۂ سلطانی
کے قریب آ پہونچے ہو چاہیے کہ اپنے گھوڑون سے اُتر پڑو اور اپنے ہتھیارونکو رکھ دو یہ سنکر مغیرہ نے جواب دیا کہ اچھا ہم
گھوڑون سے تو اُتر پڑینگے مگر اپنے ہتھیار نرکھینگے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت وزینت ہی اور ہم ایسی
چیز کو نہ اُتار رکھینگے جس سے ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہین یہ سنکے حجاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبر دی اُسنے کہا
اُنکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے ہتھیارون سے داخل ہون تب خادمون نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیارون چلے آؤ راوی
کہتا ہی کہ آخر مغیرہ وغیرہ اصحاب پیدل ہوے اور گھوڑے اپنے خادمونکو تھما دئے اور اپنی وقار و بختری کی چال سے
آگے بڑھے اور بیرتاوق مین اُنکی تلوارین گھسٹتی جاتی تھین اور کافرونکی صفین چیرتے چلے جاتے تھے اور اُنسے
کچھ بیم وباک نکرتے تھے یہانتک کہ برابر پایہ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش دیباج مسند سے قریب ہوے اور بادشاہ
بدستور تخت نشین تھا پھر جسدم مسلمانون نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خداوند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر وتہلیل
اُس بانگ مہیب سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اُس قوم کے رنگ متغیر اور ہیبت سے دنگ ہوگئے اُسوقت
اُن اصحاب سے خطاب کرکے حجاب پکارے اَلْاَرْضُ لِلْمَلِکْ کہ روے زمین بادشاہ کا ہی یعنے مالک ملک کا ملک ہی
(اس کلمہ سے مراد اُنکی بجا آوری سجدۂ تعظیمی تھی) یہ سنکے اصحاب نے کچھ التفات نکی اور مغیرہ نے جواب دیا لَا یَنْبَغِیْ
اَلسُّجُوْدُ اِلَّا لِلْمَلِکِ الْمَعْبُوْدِ وَلَعَمْرِیْ کَانَتْ ہٰذِہٖ تَحِیَّتُنَا قَبْلُ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم نَہَانَا عَنْ ذٰلِکَ
فَلَا یَسْجُدُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ یعنے سجدہ کرنا سواے ملک معبود کے سزاوار نہین ہی اور قسم ہی اپنی زندگانی کی
یہ رسم سجدہ کرنیکی قبل از اسلام ہمارا شیوۂ تعظیم تھا پھر جبکہ حقتعالے نے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو
مبعوث کیا تو اُنھون نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنے کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نکرے
یہ کلام مغیرہ کا سنکر وہ سب خاموش ہو رہے اور بموجب حکم ملک کے ان لوگون کے لیے کرسیان سونے چاندی کی

فنحن خیر امۃ اخرجت للناس نؤمن بنبینا و نبیکم و بجمیع الانبیاء و جعل امیرنا الذی تولی
علینا کاحدنا لو زعم انه ملک و جار عزلناه عنا ولسنا نری ان له فضلا علینا الا بالتقوی
و قد جعلنا الله نامر بالمعروف و ننہی عن المنکر و نقر بالذنب و نستغفر منه و نعبد الله
وحده لا شریک له و لو اذنب الرجل منا ذنوبا تبلغ مثل الجبال فتاب منها قبلت توبته
و ان مات منا فله الجنة یعنی جمیع حمد و ثنا ثابت ہین اُس پروردگار کے لیے جسنے ہمکو اسلام کی ہدایت
کی اور بیان اسکے دین و آخرین مین ہمکو مخصوص کرلیا ہی بسبب مبعوث کرنے محمد صلعم کے اُنپر بہترین
درود و سلام پھر حق تعالی اُنھی کے باعث ہمکو راہ راست پر لایا گمراہی سے اور بطفیل آنھی کے ہمکو جہالت
سے نکالا اور ہمارے تئین راہ راست و استوار کی طرف ہدایت و رہنمائی کی سو ہم بقول خداوند عزوجل
کے بہترین امت ہین جو واسطے رہبری لوگون کے انتخاب کیئے گئے ہین اور ہم وہ ہین کہ ایمان لاتے
اور اقرار کرتے ہین اپنے نبی اور تمھارے نبی اور تمام انبیا کا اور حق تعالی نے ہمارے امیر کو مثل ہمارے
مقرر کیا یعنی گویا کہ وہ بھی ایک ہم ہی مین سے ہی و حال آنکہ وہ ہمپر متولی اور والی ہمارے امور کا ہی اگر وہ
اپنے زعم مین اپنے تئین بادشاہ سمجھکر جور و تعدی کرے تو ہم اُسکو اپنی تولیت سے معزول و خارج کرین کیونکہ
ہم اُسکے لیے کچھ فضیلت اپنے اوپر نہین دیکھتے ہین ہان بسبب تقوی کے (یعنی ہم مین کسی کو کسی پر فضیلت
نہین ہی اگر ہی تو جسمین تقوی و پرہیزگاری زیادہ ہو وہی افضل ہوتا ہی و بس) اور حق سبحانہ تعالی نے ہمکو مقرر
کیا ہی کہ ہم نیک افعال کا حکم کرین اور کردار بد سے مانع ہون اور ہم پیش خدا اپنے گناہون کا اقرار کرتے ہین اور
آمرزگار کی جناب مین اُن گناہون سے استغفار و طلب مغفرت کرتے ہین اور ہم اُسی معبود کی عبادت
کرتے ہین جسکا کوئی شریک و ہمسر نہین ہی اور اگر کوئی ہم مین سے اسقدر گناہ کرے کہ گناہ اُسکے برابر
پہاڑ کے ہون پھر وہ گناہگار اُس سے توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہی اور جو کوئی حالت اسلام مین
مسلم مرتا ہی اُسکے لیے بہشت ہی راوی کہتا ہی کہ یہ کلمات سنکر رنگ بطلوس کا متغیر ہو گیا اور
تھوڑی دیر سکوت کرکے کہنے لگا الحمد للہ الذی ابتلانا باحسن البلاء و اغنانا من الفقر و نصرنا علی الامم الماضیة یعنی
جمیع حمد و ثنا لائق ہین اُس خدا کے لیے جسنے بہترین آزمایش مین ہمکو آزمایا (یعنی ہمارے دین حق مین ہمارا امتحان کیا)
اور ہمکو فقر و محتاجگی سے غنی و مستغنی کیا (مترجم کہتا ہی یہ رمز و طنز ہی نسبت تنگی اہل عرب کے بعد ناداری کے)
اور ہمکو فیروزمند کیا ہی اُسی خدا نے سارا امتون گذشتہ پر و بعد از ان بطلوس یہ کلمات زبان پر لایا کہ پیش ازین تھین
مین سے جماعت عرب ہمارے بلاد مین آتی تھی اور وہ لوگ ہمارے یہان سے خوشہ ہاے گندم و جو وغیرہ چن لیجاتے تھے
اور ہم اُنسے باحسان پیش آتے تھے اور اس بات سے وہ ہماری شکر گذاری کرتے تھے اور بخلاف اُسکے تم لوگ جو ہمارے

گفتگوی بطلوس بجوانان عرب

یہان آئے تو ہمارے لوگون کو قتل کرتے ہو اور ہمارے یہان کی عورتون کو بندی مین لیتے ہو اور ہمارے مال کو غنیمت
جانتے ہو اور ہمارے شہرون اور گڑھیون اور قلعون مین لوٹ مچاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ہمارے تئین ہمارے بلاد و دیار سے
خارج کردو حالانکہ تم لوگ وہ ہو کہ ساری امتون مین سے کوئی امت تمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہے کیونکہ تم لوگ
اہل شعیر و دخن ہو یعنی جو اور کودون کے کھانے والے (مترجم کہتا ہے کہ شاید بجاے دخن عوض خا د معجمہ کے دخن بجا ر
دخنی ہے یعنی کلان شکم و دخن بوا و جسیم جامہ شوئی را اہا د جین یعنی گازر) و بعد ازان ہمارے بلاد مین آکر اب تم
نان گندم کھانے لگے اور ہمارا مال کھینچے ہو و حال آنکہ ہمارے یہان افواج کثیرہ ہے اور ہماری شوکت شدیدہ ہے
اور ہماری جمعیت عظیمہ ہے اور ہمارا دبدبہ بینہ ہوا تو تمہاری جرأت بہر اسوجہ سے ہے کہ تم لوگ ملک شام و
عراق و یمن و حجاز کے مالک ہو گئے ہو اور اب تم کوچ کرکے ہمارے بلاد مین آئے اور تمام فساد تمنے برپا کیا اور
تمنے شہرون کو خراب کیا اور قلعون کو منہدم کر ڈالا اور تمنے اپنے بدنون پر لباسہاے فاخرہ سجے اور تمنے دختران
ملوک و امرا سے تعرض کیا اور انکو اپنی خادمہ و کنیزین بنایا ہے اور تم اب وہ طعامہاے طیب و لذیذ کھانے لگے جس سے
کبھی واقف نہ تھے اور تمنے اپنے ہاتھون کو سونے چاندی و متاع فاخرہ و زر و جواہر سے بھر لیے یعنی تمہارے کیسے ان
چیزون سے پر ہو گئے اور تمہارے پاس وہ متاع ہماری اور وہ ہمارا مال ہے جو از آن ہماری قوم اور ہمارے اہل وطن کے ہے
اور ہم یہ سب کچھ تمہارے تئین چھوڑتے ہین اور ہم اسپر تمسے کچھ نزاع نہین کرتے ہین اور جو افعال تمسے ہمارے
لوگون کے قتل کرنے اور ہمارے اموال لوٹنے مین پیشتر سرزد ہوے ہین ہم اسکا بھی مواخذہ تمسے نہین کرتے ہین و لیکن
اب تم ہمارے یہان سے کوچ کر جاؤ اور ہمارے بلاد سے نکل جاؤ اور اگر اور کچھ چاہتے ہو تو ہم اپنا خزانہ کھول دیتے ہین
اور یہ حکم کرتے ہین کہ تم لوگون مین سے ہر ایک شخص کے واسطے سو سو دینار اور ایک ایک جوڑہ جامہ حریرہ و عمامہ مطرز
مذہب یعنی طلاکار دیا جاے اور تمہارے اس امیر یعنی افسر لشکر کے لیے ہزار دینار اور دس جوڑے لباس اور دس عمامے
زرتار دیے جاوینگے اور اسی طرح تم مین سے ہر ایک سردار کے لیے ہوگا اور جو تمہیں خلیفہ ہے اسکے لیے دس ہزار دینار اور
سو خلعت فاخرہ اور سو عمامے زرنگار ہین مگر یہ سب کچھ بعد اس توثیق کے ہے کہ ہم تمسے بخاطر مضبوطی اس بات کی کرلینگے تا پھر تم
ہمارے بلاد پر بغارتگری عود نہ کرو یہ ہماری ساری شرطین ہین غرضکہ جب تک بطلوس حرف زن رہا مغیرہ خاموش سنا کیے
پھر جب وہ اپنی لاف زنی سے فارغ ہوا تب مغیرہ نے جواب دیا کہ مینے سارا کلام تمہارا سنا اب تم ہمارا کلام سنو کہ الحمد للہ الواحد
الفرد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یعنی جمیع حمد و ثنا سزاوار ہین اُس کردگار کے لیے جو یکتا و
غالب و تنہا و بے ہمتا ہے اور وہ ایسا ہے کہ نہ کسی کا والد ہے اور نہ کسی کا مولود ہے اور نہ اسکا کوئی شریک و ہمسر ہے یہ سنکر
بطلوس نے کہا اے بدوی تو نے خوب کہا پھر مغیرہ نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا
عبدہ و رسولہ المرتضے و نبیہ المجتبے العربی یعنی مین اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی اور

الٰہ نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسی اللہ کا بندہ اور اُسیکا رسول پسندیدہ و نبی برگزیدہ ہی تب بطلوس بولا کہ مین محمد صلعم کو رسول اللہ نہین جانتا ہون بلکہ شاید وہ ایسا شخص ہو جیسا کہا گیا ہی حبیب الرجل دینہ یعنی وہ شخص ہی جسنے اپنا دین اچھا بنایا اور اپنے مذہب کو محبوب رکھتا ہی و لعدازان مغیرہ کی طرف مخاطب ہوکر سوال کیا کہ یا عربی ما ہی افضل الساعات یعنی کون سی ساعت بہترین ساعات ہی مغیرہ نے جواب دیا کہ یہ وہ ساعت ہی جسمین خدا کی نافرمانی نہ کیجاوے اُسنے کہا اے اخا العرب تُنے راست و درست کہا البتہ رجحان عقل و جودت طبع تمھاری تو مجھپر ثابت ہوئی بھلا کوئی اور بھی تمھاری قوم مین ایسا ہی جسکی راے و دانش مثل تمھاری راے کے ہو اور حزم و آگاہی اُسکی تمھاری سی ہو مغیرہ نے کہا ہان ہماری قوم اور ہمارے لشکرون مین اکثر زیادہ تر ہزار آدمی سے ایسے ہین جنکی راے و مشورت سے بے پروائی و بے اعتنائی نہین کیجاتی ہی یعنی اُنمین ہزارون ایسے ہین جنکی راے و مشورت پر لوگون کا اعتبار و اعتماد ہی اور ہمارے پیچھے بھی اسی طرح کے لوگ ہین جو عنقریب ہمارے پاس آنے والے ہین یہ سنکے بطلوس نے کہا ہم اس بات کا یقین نہین کرتے ہین کہ تم مین ایسے لوگ ہون کیونکہ ہمکو تمھارے میدان کی خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ ایک ایسی جماعت ہو جنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہی مغیرہ نے اسکے جواب مین کہا ہان ہملوگ ایسے ہی تھے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہم مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اُسنے ہمکو ہدایت کی اور ہمارے تئین ارشاد و رہ راہ کیا تب بطلوس نے کہا لقد اعجبنی کلامک فھل لک فی صحبتی یعنی تیرا کلام مجھکو بہت خوش آیا بھلا تجھکو منظور ہی کہ ہمارے ساتھ مصاحبت مین رہے مغیرہ نے کہا تیسر فی ذالک اذا فعلت ما اقول لک کہ یہ بات میرے مین خوشی کی ہی بشرطیکہ جو مین کہون تو اُسکو بجا لاوے اُسنے کہا وہ کیا بات ہی مغیرہ نے کہا تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ کہ تو اقرار کر اس امر کا کہ سواے اللہ کے کوئی لائق الوہیت نہین ہی و ہر آئنہ محمد اُسی اللہ کا بندہ اور اُسی کا رسول فرستادہ ہی بطلوس نے جواب دیا کہ اس امر کی کوئی سبیل نہین ہی یعنی یہ نہین ہوسکتا و لیکن میںنے یہ ارادہ کیا کہ درمیان اپنے اور تمھارے اصلاح امور کرون مغیرہ نے کہا ہر امر باختیار خدا ہی و اما قول تمھارا ہمارے حق مین کہ ہملوگ محتاج و مفلس و عاجز تھے تو سچ ہی کہ ہم یون ہی تھے اور ہم اہل جاہلیت تھے اور کوئی ہم مین سے ملکیت کسی چیز کی نہ رکھتا تھا سواے اپنے گھوڑے اور تیر و کمان اور اونٹون کے اور سواے ماہہاے حرام کے اور کسی شی کی عظمت و احترام نہین کرتے تھے یہان تک کہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس بھیجا اور ہم اُسکی اصل و نسل کو خوب پہچانتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ صادق اور امین اور ہر عیب و معصیت سے پاک ہی اور امام و رسول تھا اُسنے اسلام کو ظاہر کیا اور غلبہ دیا اور بتون کو توڑا اور نبیون کا اُسپر خاتمہ ہوا یعنی وہ خاتم الانبیا تھا اور اُسنے ہمکو عبودیت و عبادت رب العالمین کی معرفت دی پس ہم خدا ہی کی پرستش کرتے ہین اور کسی غیر کو نہین پوجتے ہین اور سواے اُسکے

ف ماہہای حرام لینے مہینے حرمت والے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم رجب ۱۲

ہم کسی اور کو اپنا الٰہ نہیں ٹھہراتے ہیں اور ہم بجز اُس خدا کے جسکا کوئی ہمتا و ہمسر نہیں ہے کسی اور کو سجدہ نہیں
کرتے ہیں اور ہم اقرار نبوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے ہیں اور ہم مامور بجہاد ہیں اُن لوگون سے جو کفر بخدا
کرتے ہیں اور بتون کو ساتھ خدا کے شریک کرتے ہیں وہ یہ ہین کہ وہ ہمارا پروردگار برتر و بالاتر ہے اور وہ واحد و تنہا ہے
نہ اُسکو کبھی غفلت و اونگھ ہوتی ہے نہ اُسکو کبھی نیند ستاتی ہے خدا ہے آگاہ ہے چنانچہ جو کوئی ہماری پیروی کرے وہ ہمارے
بھائیون مین سے ہے اور جو کچھ ہمارے لیے ہے واجبات و مباحات سے وہی اُسکے لیے ہے اور جو کچھ ہمپر ممنوع ہے
محرمات و منہیات سے وہی اُسپر بھی منع ہے اور جو کوئی اسلام سے انکار کرے تو اُسپر جزیہ ہے کہ اُسکو اپنے ہاتھون سے
ذلیلون اور کمترین قومون کی طرح ہمارے روبرو پیش کرے پھر جو کوئی جزیہ ادا کریگا تو حقتعالی نے اُسکا خون
بہانے اور اُسکا مال لوٹنے سے باز رکھا ہے اور جو کوئی اسلام لانے اور جزیہ دینے سے انحراف و سرتابی کرے تو درمیان
ہمارے اور اُسکے شمشیر حکم ہے اور وہ جزیہ یہ ہے کہ ہر ایک محتلم یعنی ہر شخص بالغ پر فی سال یعنی ہر سال ایک دینار مقرر ہے
اور نابالغ پر جزیہ نہین ہے اور نہ نسوان پر اور نہ راہب دیرانی پر جو قطع تعلقات کرکے صومعہ نشین ہے یہ بیان
سُنکے لطلوس نے کہا کہ کلام تمھارا در بارہ اسلام کے وہ تو مین نے سمجھا تھا قولک عن الجزیۃ عن ید وانتم صاغرون
یعنی لیا اور ہی تمھارے اس قول کی در باب دینے جزیہ کے ہاتھون سے اس حالت مین کہ تم یعنی ہم صاغرین مین سے
ہون یعنی ذلیلون اور کمترین قومون کی طرح سے لیس مین نہین جانتا ہون کہ مردم صغار تمھارے نزدیک کون ہین
تب مغیرہ نے کہا وہ تو ہی جبکہ قائم بجنگ ہو اور تلوار تیرے سر پر کھنچی ہو پھر جسوقت لطلوس نے یہ کلام مغیرہؓ کا سنا
تو غضب شدید طیش مین آیا اور دفعۃً اُٹھکر قائم بجنگ ہوا جیسا کہ مغیرہ نے کہا تھا کہ جبکہ تو قائم بجنگ ہو اور
تلوار تیرے سر پر ہو چنانچہ مغیرہؓ نے بھی جھٹ اپنے مقام سے اُٹھکر تلوار میان سے کھینچ لی اور اسی طرح جملہ اصحاب نے
مثل مغیرہؓ کے کیا اور اُنکی زبان پر برابر کلمہ طیبہ جاری تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ
نے بواسطہ مسلم بن عبد الحمید و طارق بن ہلال کے عبد اللہ بن رافع سے نقل روایت کی ہے اُنھون نے کہا ہم بھی مغیرہؓ
کے ساتھ تھے اور تلوار کھینچ کر دفعۃً اُس قوم پر دست افراز ہوے اور غیرت اسلام ہماری دامنگیر تھی کہ اُسوقت
فرط جوش سے جیوش لطلوس ہماری نگاہون مین کوئی چیز نہ تھے اور ہمکو یقین ہو گیا کہ بس محشر اسی مقام سے
برپا ہوا چاہتا ہے پھر جب لطلوس نے ہمسے یہ حال دیکھا اور اُسکو ہماری تیزی شمشیر سے یقین اپنی موت کا ہو گیا
اُسوقت لطلوس نے ندا دی مہلاً یا مغیرة لا تعجل فتہلک وانا اعلم انک رسول والرسول لا یقتل
وانما تکلمت بما تکلمت لاختبرکم وانظر ما عندکم والآن لا نواخذکم فاغمدوا سیوفکم کہ اے
مغیرہ تامل کر جلدی نہ کر نہین تو ہلاک ہو جائیگا اور مین خوب جانتا ہون کہ تو ایلچی ہے
و حال آنکہ ایلچی مارا نہین جاتا ہے اور تو نے کلام نہین کیا مگر ساتھ اون کلمات کے جو تجھسے کہا گیا تھا

ذکر کیفیت و مقدار جزیہ

یعنی تو نے وہی کلام کہا جسکی تصدیق ... اور میں تو ہر آئینہ تمکو آزماتا تھا اور میں دیکھتا تھا کہ تمہارے
پاس کیا کلام ہے ... اور اب ہم تمسے کچھ دریافت کرینگے تم اپنی تلوارین میان مین کرو
... اپنی ... میان مین ... اوس وقت مغیرہؓ آگے بڑھے اور بطلوس سے قریب
ہوکر بیٹھ گئے ... اور تلوار اپنی ہاتھ ... مغیرہؓ مرد جسیم وشاندار تھے
تو اسکے ... اور قریب تھا کہ ... بطلوس نے ...
اور مغیرہؓ کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ دربارہ مسیح بن مریم کے تمہارا قول کیا ہے مغیرہؓ نے کہا عبدہ ورسولہ یعنی
بندۂ خدا اور رسول فرستادہ اسکا ہے بطلوس نے کہا پھر بتاؤ کون ہے جسنے اسکو پیدا کیا مغیرہؓ نے کہا حق تعالی
نے اسکو پیدا کیا خاک سے کہ اس سے فرمایا ہو جا یعنی عدم سے کہا کُن یعنی ہستی میں آجا تو وہ آگیا اور مصداق قرآن
عظیم دلیل ہے قولہ تعالی اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ
یعنی مثل ومثال عیسی بن مریم کی بیشک خداوند عالم مثل ومثال آدم علیہ السلام کی ہے کہ اسکو خاک سے
پیدا کیا بنایا پھر اسسے کہا ہو جا یعنی ہستی میں آ تو وہ آگیا پھر اسنے کہا بھلا کیا دلیل ہے اس بات پر
کہ خدا واحد ویکتا ہے مغیرہؓ نے کہا دلیل عمدہ قرآن مجید ہے کہ خدا نے قول اپنا زبان نبی سے ارشاد فرمایا
ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنی وہ اللہ ایک ہی ہے اللہ بے نیاز ہے
کہ نہ کسی کا والد ہے نہ کسی کا مولود ہے اور نہ اسکے ساتھ کوئی شریک وہمسر ہے بطلوس نے کہا اے مرد اعور
یعنی احول چشم ہر آئینہ میں نے تیری سی حذاقت نہیں دیکھی اور تیرا سا جواب نہیں سنا اور حال یہ تھا
کہ مغیرہؓ کی ایک آنکھ میں روز جنگ یرموک کچھ صدمہ پہونچا تھا اسوجہ سے بطلوس نے اعور کہکر
خطاب کیا تب مغیرہؓ نے کہا یہ گزند چشم مجکو عیب دار نہیں کرتا ہے کہ ہر آئینہ میری آنکھ نے جہاد فی سبیل اللہ مین
ایک تجھ ایسے سگ سے صدمہ اٹھایا ہے مگر جسنے میرے ساتھ یہ کام کیا میں نے بھی اس سے اپنا بدلا لیا کہ مینے اسکو
قتل کر ڈالا اور ایک جماعت کو بھی انمین سے قتل کیا اور اس صدمۂ چشم سے ثواب اللہ عز وجل بہت عظیم ہے بطلوس نے
کہا کیا ہی تیرا حاذق جواب ہے بھلا تیری قوم میں ایسا اور بھی کوئی ہے مغیرہؓ نے کہا میں تجھسے پیشتر کہہ چکا کہ ہم میں ایسے
اہل علم واہل رای ہیں کہ میں انکے علم وعقل کی کچھ بھی برابری نہیں کر سکتا اور میں تو ایک مرد بدوی ہوں
فلو رأیت علی بن ابی طالب ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختار وقاتل الکفار مبید الفجار
واللیث الکرار والسیل المغوار یعنی کاش تو علی بن ابی طالب کو دیکھتا جو برادر عم زاد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور مختار وبرگزیدہ سید ابرار کے ہیں اور قاتل کفار اور ہلاک کرنے والے فاجران بدکار
کے ہیں اور شیر حملہ آور دلاور جوانمرد دلاور ہیں بطلوس نے کہا کیا وہ اس لشکر میں تمہارے ساتھ ہیں ...

ذکر علی علیہ السلام

اُنکی شجاعت و بہادری بہت سنی ہو تو مین چاہتا ہون کہ اُنکو دیکھون تب مغیرہؓ نے کہا تحقیق کہ علی کرم اللہ وجہہ
امام ہین قدر اُنکی برتر اور مرتبہ انکا بزرگتر اس سے ہو کہ وہ بنفس نفیس خود چلکر پاس ایک سگ تجھ ایسے کے آوینگا
پھر بطلیوس نے کہا بھلا اُنکے سواے اور بھی کوئی ویسا ہو مغیرہؓ نے کہا ہان مثل امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ جو ہمارا خلیفہ ہو و نیز عثمانؓ بن عفان و عبدالرحمن و سعید و سعد و ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم
اور وہ امرا جو جابجا متفرق ہین حجاز ہین اور یمین و شام و عراق و مصر مین اور وہ ہر ایک امیر و شجاعت و جرأت
و فضائل وغیرہ مین تجھ ایسے ہزار کے برابر ہین و اما سیف اللہ خالد بن الولید جو ہمارے امیر جیش ہین اور انکے ساتھ
ایک جماعت اُمرا کی ہو اور وہ لوگ گویا کہ تمھارے پاس ہین (یعنی عنقریب آپہونچتے ہین) اور وہ ہماری مدد کو
چل چکے ہین چنانچہ وہ سب مردان دلیر و سخت گیر و سادات ابرار و امراء کبار ہین دلبعد ازان بطلیوس نے
کہا مین چاہتا ہون کہ درمیان اپنے اور تمھارے اصلاح امر یعنی مصالحہ کرون اور منظور یہ ہو کہ پیش از جنگ
اُس جماعت کو بھی دیکھون جنکا تمنے ابھی ذکر کیا ہو راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حیلے سے ارادہ اُس
دشمن خدا کا یہ ہوا کہ اصحاب کے ساتھ غدر و عہد شکنی کرے اور اُسکی ان باتون کو مغیرہؓ سمجھ گئے اور کہا
غداۃ غد اتیک منہم رجال تنظر الیہم کہ کل کے کل کو یعنی پرسون وہ لوگ تمھارے پاس آوینگے تو اُنکو
دیکھ لیجیو یہ سنکر وہ دشمن خدا خوش ہوا اور وہ اپنے دل مین غدر و مکر نسبت اصحاب کے پوشیدہ رکھتا تھا
و حال آنکہ حقتعالی نے اُسکے کید کو اسی کے مکر و شر کی طرف پھیر دیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان
وہان سے مغیرہؓ نے برخاست کی اور بطلیوس کے پاس سے باہر نکلے اور کہا خوب اُسکے گزند سے نجات پائی تا آنکہ
اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور بطلیوس نے اپنے حجّاب و نواب کو حکم دیا کہ ہمراہ اصحاب کے قریب اُنکے لشکر تک
پہونچانے جاوین چنانچہ مغیرہؓ نے مع اپنے اصحاب کے پیش امیر غانم بن عیاض اشعری پہونچکر سارا ماجرا جو کچھ بطلیوس
کے یہان گذرا تھا اُنسے بیان کیا غانم نے کہا قسم ہو صاحب روضہ و منبر یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اُسنے تمھین
نہین چھوڑا مگر خوف سے تمھاری تلوار کے اور یہ شخص مرد حلیم و عقیل ہو الا یہ کہ شیطان نے اسکی عقل کو مغلوب
و مسلوب کر لیا ہو راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس شب کو سب صحابہ نہین سوے مگر یہ کہ اپنا ساز و سلاح
حرب لیے رہی اور مستعد و آمادہ تھی جب صبح ہوئی اور موذّن نے لشکر اسلام مین اذان دی تب مسلمان بعد
اسباغ وضو نماز صبح ادا کرکے اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور خوب جانتے تھے کہ عدو اُنکے منتظر ہین اور صبح اُنسے
جنگ کرنے والے ہین کہ وہ لوگ صفین اپنے لشکر کی تعبیہ کر چکے تھے اور جاسوسان عرب نصرانی اُنکے لشکر
مین جا کر اخبار گذرانتے تھے اور یہان جاسوسان امیر غانمؓ کے حاضر ہو کر وہان کی خبرین دیتے تھے اور ادھر روم
متاہب و مستعد قتال تھے اور ادھر امیر غنمؓ نے میمنہ و میسرہ اپنے لشکر کا مرتب کیا چنانچہ میمنہ فضل بن عباس کو مقرر کیا

ف یعنی وہ جماعت ہو کہ ان کا سامنا مستور ہین ... میمنہ اور میسرہ وہ ... جماعت ...

اور میسرہ پر ابو ایوب الانصاری کو اور قعقاع بن عمرو التمیمی کو قلب لشکر پر مامور کیا اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
بواسطہ قیس بن عبداللہ و مالک بن فارمہ کے سعید بن عمرو الغنوی سے نقل روایت کی انھون نے کہا کہ اسدن میں
بعضا مین ایسے دس ہزار اعیان حاضر ہوے تھے جو دیکھنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنی اُن سب نے
آنحضرت صلعم کو دیکھا تھا اور انمین ستبا و غیر بدری تھے وامرا و صاحبان نشان قریب چودہ سو کے تھے و مجملہ
صحابہ وسادات کے تقریباً پانچہزار زمین بعضا مین دفن ہوے اور ذکر اُسکا عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالیٰ
راوی نے کہا اور جماعت پیدل پر معاذ بن جبل افسر تھے اور ساقہ یعنی مُوخر لشکر پر جسکو پیر کہتے ہیں اور
نسوان وصبیان پر سعد بن عبدالقادر وضحاک بن قیس مامور ہوے اور امیر غانم صفون کے درمیان پر کہتے ہوے
گشت کرتے پھرتے تھے کہ اللہ اللہ جنت تمھاری تلوارون کے زیر سایہ ہے یعنی تلوارون کے سایہ مین ہے جنت کا کنا
یہ ہے کہ سایہ تلوارون کا جنت ہے اور سایہ ہوتا اُسکا تمھیں داخل ہوتا تمھارا جنت مین ہے اے مسلمانون خوب جان لو کہ
صبر و ثبات مفتاح بفرح و کشایش کار ہے اور حقتعالی صابرون کے ساتھ مددگار ہے اور صبر کرنے والے وہی غالب
رہتے ہین اور فشل و نامردی سبب ہے اسباب خذلان و نامرادی سے اور جو کوئی تیزی شمشیر پر صبر و استقامت کرتا ہوئی
جس وقت پیش خدا جائیگا تو وہ اُسکی منزلت و پایگاہ کی بزرگی اور اُسکی سعی و جانفشانی کی قدر افزائی کریگا اور حقتعالی
صابرون کو محبوب رکھتا ہے اور یہی کلمات اصحاب رایات یعنی صاحبان منصب نشان سے بھی کہتے تھے اور راوی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا کہ امیر غانم ہنوز تعبیہ و ترتیب صفوف سے فارغ نہوے تھے ناگاہ فوجین بطلوس رومی کی آگے بڑھین اور وہ سب

معرکہ بجنگ باملک بطلیوس

نصاری و فلاح یعنی مردم دہقان اور عرب متنصرہ تھے یعنی وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا اور انکے آگے آگے
صلیب طلائی تھے کہ ہر ایک صلیب کا سونا بوزن پانچ رطل کے تھا اور ہر ایک مین چارون طرف چار چار جواہر جڑے
تھے اور وہ مانند تارون کے تابان تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی ستان بن الحارث الہمدانی
نے شداد بن اوس سے اور شداد اُن لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے سو انھون نے کہا جب صلیبون کی
آمد ہوئی اُسوقت ہم صلیب بعد صلیب کی شمار کرنے لگے یہان تک کہ ہشتاد صلیب شمار کیے اور زیر ہر صلیب یعنی ہر صلیب
کے ساتھ ہزار ہزار کا غول تھا اور اُنکے ہمراہ قسیسین و رہبان یعنی علماے نصاری و یہود موجود تھے اور وہ تلاوت
انجیل کرتے تھے اور اُن لوگون نے اپنے لشکرون مین نیزے نشانون کے بکثرت بلند کیے تھے فبینما الناس کذلک
یعنی اسی ہنگام مین کہ مردم فریقین مشغول باہتمام تھے یک بیک ایک بطریق زرہ زرین اور اوپر زرہ حربی پہنے ہوے
پرے سے آگے بڑھا اور اُسنے اپنی زبان مین لاف زنی کرکے مبارز طلبی کی تب اُس سے لڑنے کو قعقاع قلب عسکر سے
برآمد ہوے پھر دونون باہم وار کرنے لگے آخر قعقاع نے اُسکے سینے پر ایسی سنان ماری کہ اُسکی پشت کے پار چمک نظر آتی تھی
بعد اُسکے ایک دوسرا بطریق نکلا اور اپنے یار کے قتل ہونے سے غضب مین سرشار تھا اور وہ ملک کا ہمنشین اور اُسکے ساتھ

زرہ زرین یعنی سونے کی زرہ وزرہ حربی یعنی زرہ آہنی اور اسے مطلا

تحریرت نشین تھا پھر میدان میں آکر مبارز طلب ہوا تب ایک شخص قبیلہ ازد سے اسکے مقابلہ کو نکلا اسکا نام غانم تھا اُسنے
منع کیا اور اپنی جگہ پر چلا جا کیونکہ تو اسکا ہمسر نہیں ہے لیکن وہ تجھ سے قوی و توانا تر ہوگا تا آنکہ سیاب بن کچھ اقربا کی
اُسکے مقابلہ کو گیا اور ایک ضرب شمشیر جو اسپر ماری تو اُسنے اُسکو اپنی سپر پر روکا اور وہ تلوار سپر کے
ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی پھر اُس ملعون نے سینہ پر تلوار کا وار کیا انھوں نے اُسکو ... روکا ... منتظر ہوئے
کہ کوئی شخص اُنکو تلوار دے مگر جب تلوار ہاتھ نہ آئی تو ... سے اور وہ ... کیا ... بلند ... ہوئے
کہ وہ آگے بڑھا سکے تھے ملاقات ہوئی آخر اُنکے ہاتھ میں جو تلوار تھی وہ سپر کو دیکر تو ... گھوڑے کی طرف
پھر گئے اور جاتے ہی اوس بطریق کے داہنے شانہ پر ایک ضرب لگائی کہ تلوار اُسکے بائیں شانہ سے نکل آئی اور وہ
زمین پر گر کر اپنے خون میں لوٹنے لگا اور اُسی وقت واصل جہنم ہوا پھر جب رومیوں نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی سب نے
مسلمانوں پر حملہ کیا اُسوقت جنگ عظیم و قتال شدید واقع ہوئی اور اُسگھڑی وہ دشمن خدا لطلیوس اپنے گھوڑے پر سوار
تھا اور گھوڑا وہ تھا جسکو والی عمان نے ... اور ہدیہ اُسکے لیے بھیجا تھا اور وہ گھوڑا پانسو دینار کا خریدا تھا اور
وہ گھوڑا روز جنگ حصار کے جب دار کے فصیل تک چڑھا ہوا آتا تھا اور اُسکا سوار اہل حصار یعنی دیدبانان شہر پناہ کی
دیوار پر بھالا مارتا تھا اور قریب اُسکا ذکر اپنے محل پر انشاء اللہ تعالیٰ آویگا اور لطلیوس زرہ زرین پہنے تھا اور اُسکی
کمر میں پٹکہ جواہر نگار بندھا تھا اور اُسکے سر پر تاج مرصع تھا کہ جواہر جو اُسمیں لگے تھے وہ مثل ستاروں کے درخشاں
تھے اور اُسکے سر پر صلیبان و نشان سایہ فگن و شفقت کستان تھے اور اُسوقت ... ایک غول ... مسلمین پر
حملہ آور ہوا مگر مسلمانوں نے اُنکے مقابلے میں صبر و استقلال جوانمردانہ کیا بعد ازان رومیوں کے دوسرے گروہ نے حملہ کیا
حقتعالیٰ جزائے خیر و اجر حسنات زیادہ کرے واسطے فضل بن عباس اور واسطے اُنکے پسر عم فضل اور انکے بھائی عبداللہ کے
واز برائے اولاد عقیل و عبداللہ بن جعفر و دیگر سادات بنی ہاشم کے کہ ان صاحبوں نے قتال شدید میں بڑی مردانگی
و بہادری کی اور بلائے حسنہ میں مرد میدان امتحان ہوئے چنانچہ فضل نے بڑھکر ایک حامل صلیب پر حملہ کیا اور اُسکے
سینے پر نیزہ مارا کہ اُسکی انی پشت سے پار نکل گئی اور وہ اوندھا گرا اور صلیب بھی زمین پر جا پڑا یہ حال جب لطلیوس نے
دیکھا تو اُسکو یقین ہلاکت و زوال کا ہوا پھر اُسنے قصد اُٹھانے صلیب کا کیا مگر اُسکی کوئی سبیل نہوئی کیونکہ مسلمانوں
نے اُس صلیب کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور فضل وغیرہ اکابر بنی ہاشم اُن لوگوں کو جو اُسطرف سے اور گرد و پیش آتے تھے
دفع کرتے تھے آخر رومی اُس صلیب سے مایوس ہو کر پھر گئے اور جس وقت فضل نے اُس صلیب کے لیے ہجوم نصاریٰ
و روم کا دیکھا تو اُنپر حملہ فاش کیا اور اُنکے بنی عم و دیگر امرا نے حملہ کرنے میں اُنکی سازواری کی آخر رومی مقہور و
منہزم ہوئے اور اُنمیں سے ایک جماعت مقتول ہوئی پھر مسلمانوں نے اُس صلیب پر ازدحام کیا اور ارادہ اُسکے لینے کا
رکھتے تھے تب فضل نے کہا یہ مخصوص میرے لیے ہے بدون شرکت تمہارے چنانچہ فضل نے گھوڑے کی باگ پھیری

اور رکاب پر جھک کر اُس صلیب کو اٹھا لیا اور لشکر کی طرف پھرے اور صلیب سپرد عبد اللہ نے غلام کے کیا کہ وہ
مسلمانون کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا اور فضل کی جانب خود پیشقدمی کر کے چلا آتا تھا آخر اُسنے اُس صلیب کو فضل سے
لیکر اُنکے خیمے مین پہونچایا اور فضل بن عباس نے پھر مکرر حملہ کیا اور دیگر امرا بھی حملہ آور ہوئے یہان تک کہ ہنگامۂ
کارزار شرربار و معرکۂ پیکار و لکار ہوا اور زمین پر سیلاب خون جاری ہوا اور بدنون سے سیلاب عرق روان ہوئے
آنکھون مین حلقے پڑ گئے پتلیان پھر گئین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب اوس دشمن خدا بطلوس نے یہ حال
دیکھا تو مسلمانون پر حملہ آور ہوا اور اسوقت اُس حملے مین اُسکے ہمراہ جمعیت بطارقون کی قریب پانچ ہزار کے تھی اور
یہ جماعت جانب یسار لشکر کے تھی چنانچہ اوس ہنگامہ مین مسلمانون مین سے ایک جماعت قتل ہوئی اور ایک جماعت زخمی ہوئی
وباہمہ ان دلاورون نے بڑا استقلال اور صبر جوانمردانہ کیا اور اُس آن مین مردانگی فضل بن عباس کی یہ تھی کہ کبھی وہ میمنہ
دشمن پر حملہ کرتے تھے کبھی اُنکے میسرہ پر مارتے چلے جاتے تھے اسی طرح دیگر امراے لشکر اسلام نے بھی بڑے بڑے حملے
کیے خصوصاً قعقاع بن عمرو تمیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری و براء بن عازب و معاذ بن جبل و زید بن الخیل کہ خدا اُنکے حسنات
زیادہ کرے اُنھون نے یورش شدید برپا کی کہ اُنکی زرہون پر خون کے تھکّے ایسے جمے تھے گویا لخت لخت کلیجے اونٹون کے تھے
اور ایک غول مسلمانون کا دشمنون کی اُس جماعت مین گھس گیا جو ساتھ ایک بطریق کے تھے اور وہ عظیم الخلقت و بزرگ
جسامت اور تنومندی مین گویا ایک برج تھا تو ابو سفینہ مولے غلام آزاد کردہ رسول خدا علیہ السلام نے حملہ کیا اور
دوڑ کر چاہتے تھے کہ اُسکو تلوار ماریں دفعتاً اوس بطریق کے عقب سے ایک وار نیزے کا ایسا آیا کہ گھوڑے سے اُسکو
نیچے گرا دیا اور انی نیزے کی اُسکے پسلی مین پیوستہ تھی اور اُسکے استخوان پشت صدمۂ ضرب سے چور چور ہو گئے تھے پھر
جب نیزہ کھینچا تو وہ اوندھا زمین پر پڑا تھا تب کچھ لوگون نے اُتر کر اُسکا رخت و ساز بدن سے اُتار لیا راوی رحمۃ اللہ
علیہ یعنی شداد بن اوس نے کہا کہ پھر ہمنے تامل و تفحص جو کیا کہ اس بطریق کو کسی نے قتل کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیاد بن
ابی سفیان تھے پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی حملۂ فاش یعنی سخت حملہ کیا تا آنکہ حرب عظیم برپا ہوئی گردنیں کٹنے لگین
آنکھیں چڑھ گئین تلوارون کے وار نیزون کی مار تیرون کی بوچھار کی شدت ہوئی رومیون کا اپنی زبان مین طنطنہ و غلغلہ تھا
اور معرکۂ جدال و قتال برابر سرگرم رہا یہان تک کہ آفتاب غروب ہوا اُسوقت دونون لشکر از ہم یکدیگر جدا ہوئے چنانچہ مسلمانون
مین سے تقریباً دو سو پچاس مرد کام آئے اور درجۂ شہادت و سعادت پر فائز ہوئے اور دونون فریق اپنے اپنے لشکرگاہ مین
شب باش ہوئے اور حراست و نگہبانی مین شب بیدار رہے اور اہل اسلام تلاوت قرآن مین اور درود و سلام مین
اوپر خیر الانام کے مشغول تھے اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ مسلمانون کا روشنی کر کے قتل گاہ مین آئے اور شہدا کی لاشون کو
چنکر ایک جا جمع کیا اور امرا نے اپنے اصحاب اور اُنکے اولاد کے حال پر بہت بکا کی اور کہتے تھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
یعنی ہمکو استطاعت و یاراے عمل خیر نہیں ہے مگر بتوفیق خداوند برتر و بزرگ شان کے اور راوی علیہ الرحمۃ نے کہا

کہ لشکر مشرکین سے تعداد دو ہزار پچاس نفر کے مارے گئے انمین سے اُنکے اکابر وعظما مین آدمی تھے اور یہ سب ارباب
دولت وارکان سلطنت واصحاب سریر یعنے تخت نشین اور بادشاہ کے ساتھ تخت نشین تھے الغرض جب بطلوس نے
یہ ماجرا مشاہدہ کیا تو اُسپر سخت دشوار وشاق گذرا اُسنے جب وہ اپنے خیمہ مین بیٹھا تھا اور گرد اُسکے تمام اکابر مملکت
وارباب عزت حاضر تھے اُسوقت اُسکے لیے خاصہ طعام وآب خاصہ وجام شراب آیا مگر اُسنے ان چیزون کی طرف
التفات نہ کی اور بطریقون سردارون کی طرف متوجہ ہوکر بہ جبر وقہر تمام توبیخ کرنے لگا اور کہا تم الیون کو مصاحبت و
لیاقت خدمات ملوک کی نہین ہے یہ کیسی ہیبت و نامردی تم لوگون کے دل مین سماگئی اور پھر تم چاہتے ہو کہ اپنے
ایسے کردار سے پیش ملوک کے عزت وہ باقی رہے یہ سُنکے اُن لوگون نے جواب دیا کہ ان کان ہذا الیوم اخذنا
فیہ اھبتنا یعنی ہر آئینہ آج کے دن ایسا ہوا کہ اُسمین ہمنے اپنا پورا ساز وسامان جنگ کا نہین کیا تھا
یا یہ کہ اگر ہم اس دن کو ایسا جانتے تو آج ہم اپنی تیاری جنگ کی نہ کرتے کیونکہ ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ عرب ایسے شجاع ہین
اور اُنمین ایسی شجاعت ہے تب بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا رائے ہے کیا تم ننگ عار گوارا اور ذلت ورسوائی کو پسند
کرتے ہو خصوص اس حالت مین کہ صلیب تمھارے ہاتھون سے چھن گیا اور تمنے اُسکو خوار کیا اُنھون نے کہا اے بادشاہ
عنقریب ہے کہ آپ ہمسے ایسا امر ملاحظہ فرماوینگے جو آپکو خوش آویگا اور وہ یہ ہے کہ کل صبح کو ہم مین سے کچھ لوگ کمین گاہ
مین پوشیدہ بیٹھینگے اور باقی ہم اُنکے مقابلہ مین مقاتلہ کرینگے اور اُسی ہنگامے مین ہم کمین گاہ سے نکل پڑینگے اور ایک
جماعت تیراندازون کو مامور رکھینگے کہ وہ اپنے تئین تیراندازی مین مستعد رکھین اور یہ موافق عادت روم کے ہے کہ وہ سب
یونہین کرتے ہین غرضکہ ہم اُنسے برابر قتال کرینگے اور ہرگز ہم اُنکو اپنے بلد پر دخل وتسلط نہ دینگے یہان تک کہ ہم سب مارے
نہ جاوین یہ سُنکے بادشاہ نے اُنسے عہد واقرار واثق لیا وبعدازان ایک نامہ لکھکر شبا شب پاس بطریق ملحاکے بھیجا کہ وہ
ایک قلعہ ذات الابراج تھا یعنی بہت برجون والا اور اس نامے مین فوج کمکی طلب کی تھی اور اُسکے زیر حکومت بہت سے
بطریق شداد وخشن رو تھے اور ان ہر ایک بطریق کے تابع ہزار ہزار مردان کارزار مسلح وآمادہ پیکار تھے پھر جب اُن
بطریقون کے پاس نامہ پہونچا تو اُنھون نے تیاری لشکر کی کردی اور اُنکا ساز وسلاح درست کیا اور قریب ہے
کہ ذکر اُسکا آویگا انشاء اللہ تعالے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو مسلمان نماز صبح کی پڑھکر
اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور صف آرائی وترتیب موافقت مین مصروف ہوئے اور امیر غانم لوگونکو وعظ وپند
آمادہ جنگ کرتے تھے پھر اپنی جگہ پر مغیرہ بن شعبہ کو واسطے ترغیب وتحریص مردم کے مقرر کرکے خود متوجہ بجانب
اصحاب رایات ہوئے اور اُنکو فہمائش کرنے لگے کہ اپنے گھوڑون کی باگین چھوڑدو یعنی گھوڑے دوڑاتے ہوئے
دشمنون پر جا پڑو اور بھالون کو سنبھالو اور جبکہ تم مقابل دشمن جا پہونچو تو یکبارگی حملہ کردو اور کچھ خوف وہراس کو اپنے
دل مین راہ نہ دو چنانچہ امراے لشکر مثل وزراون کے ترتیب وتعبیہ لشکر مین مشغول ہوئے اور قبل از سوار ہونے شہیدون کو اُنکے

لباس پر خون اپنے دشمن کر چکے تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب دشمنون کے جس گھڑی ہماری مصروف
صف بندی و لشکر آرائی تھے تو بعد اُنکی ہی ہنوئی گرد ناگاہ روم ہم پر ٹوٹ پڑے اور اپنی زبان مین ہم پر لطمہ غلغلہ کرتے تھے
(لاف زنی ۱۲)
اور انمین سے پانچ ہزار سوار آگے بڑھا اپنے گھوڑون سے اتر پڑے اور اپنے خدام و غلامون کو گھوڑے تھما دیے اور
وہ خود اپنے درمیان مین خندقین کھودنے لگے اور جب تیر اندازون کی آڑ کے لیے صندوقون سے حد
بنائی اور باہم صلیب کی قسم کھائی اور قسم دی کہ وہان سے نہ ہٹین اگرچہ سب کے سب مارے جاوین اور انکی تعداد بیس ہزار
تھین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسی حرکت مین کہ ایک ہتھیار لگا کر آمادہ حملہ تھے کہ ناگاہ رومیون نے
ہم پر یکبارگی حملہ کر دیا اُسوقت ہمارے میمنہ والون نے بھی حملہ کیا اور ہمارے قلب لشکر اُنکے قلب لشکر سے
بھڑ گئے اور انکے تیر اندازون کے تیر چلتے تھے اور دس ہزار تیر ایک ہاتھ گویا ایک کمان سے نکلتے تھے اور مانند ملخہا کے
پران و سیل باران کے آتے تھے اس سے بہت مردان غازی زخمی ہوئے اور بہت دلیران شجاعت شعار کام آئے اور
گھوڑے ہرب سے بھاگ گئے اور امراء اکثر لشکر اسلام سب ثابت قدم رہے استقلال قائم رہے اسوقت فضل بن
عباس اور اُنکے بھائی نے ہاتھ ٹوٹے تلوارون سے حملہ کیا اور اسی طرح زیاد بن ابی سفیان و مغیرہ بن
شعبہ و مسیب بن نجبۃ الفزاری اور جمیع امراء لشکر نے بھی پیشقدمی کی اور لشکر فریقین مین قتال شدید پیش آئی
اور مسلمانون مین قتل فاش ہوئی اور وہ لوگ اُسوقت مقابلہ مین ثابت و قائم برجا رہے اور وہ دشمن خدا
سطلوس مع اپنی جماعت ہمراہی کے کبھی میمنہ مسلمین پر حملہ کرتا تھا کبھی میسرہ پر مارتا ہوا آتا تھا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا اُسوقت صبر ہمارا صبر جوانمردون کا تھا اور ہم نے پر دل رکھتے تھے اور امیران لشکر علی الاتصال مسلمانون کو ترغیب
و تحریض قتال کی کرتے تھے اور فریقین سے طائفہ کثیر قتل ہوئے مگر یہ کہ درمیان مشرکین کے باعث اُنکی کثرت
شمار و انتشار انکے مقتولون کا ظاہر نہوتا تھا اور ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ یہ لوگ کمینگاہ مین مخفی ہین ناگاہ وہ سب کمینگاہون
سے ہمارے پیچھے نکل پڑے اور انکے آگے آ گئے ہمارے سامنے غول تیر اندازون کا تھا پھر اُنھون نے ہمکو گھیر لیا اور
ہم درمیان اُنکے اس طرح ہو گئے جیسے سفید بکریان بیچ مین گلہ شتران سیاہ کے ہوتی ہین اور اس ہنگامہ مین ایک گروہ
امراء و سرداران لشکر اسلام شہید ہوئے و نیز اکثر مردم مختلط مسلمانون مین سے کام آئے اسوقت سادات بنی ہاشم
و ابان بن عثمان بن عفان نے کیا کیا مردانگی کی اور اصحاب رایات نے اپنے نشانون کے نیزون سے کیا ہی قتال کی اور
جب وہ عدو اللہ سطلوس قلب لشکر مین جنگ کر رہا تھا اور اکثر مسلمانون کو زخمی کیا تھا اور اسی حالت مین اُسنے اور
اُسکی جماعت ہمراہی نے بہت سے مردان جانباز کو قتل کیا اور بہت سے دلیران سرباز کو زمین پر ڈالا اور جس وقت
کوئی شہسوار لشکر اسلام سے مبارز طلب ہو کر اُسکے طلب مین نکلتا تھا تو اُسکو نپاتا تھا اسلیے کہ وہ روم کے غول مین
روپوش ہو جاتا تھا پھر جبکہ یہ حال ہوا تو اسوقت قعقاع و مسیب آگے بڑھے اور کہنے لگے اے بہادران عرب و مومنون کو آگے گزر

پس منکر لوگون نے تمام گلہ اونٹون کا اپنے سامنے سمت امد نیرون کے ہانک دیا اور انکی آڑ سے گھوڑے اوڑا کر زغہ
کر دیا کہ وہ لوگ اونٹون کی تہیون اور گھوڑون کی ٹاپون سے کچل گئے اور اسی موقع مین گروہ پیدلون اور غول تیر اندازان
کا آگے بڑھکر مشرکون کو قتل کرنے لگے یہان تک کہ انمین سے ایک مقتل عظیم قتل کیا پس یہ ماجرا یون تھا اور رومی بھی
اپنے اسی حال مین مصروف تھے آخر جب اُس دشمن خدا نے دیکھا کہ مسلمانون کے ہاتھ سے اُسکی قوم پر کیا گذرا تو اُسکی
طغیانی و سرکشی زیادہ بڑھ گئی غرضکہ یہ شورش و سرگرمی طرفین سے برابر برپا رہی یہان تک کہ آفتاب غروب ہوا بعد ازان
حقتعالے نے نصرت اپنی مسلمانون پر نازل فرمائی کہ اُسوقت اُنھون نے مشرکون پر چڑھائی کر دی اور جعفر
بن عقیل بطرف ایک غول رومیون کے بڑھے اور اُنکے درمیان مین گھس گئے اور اوس بطریق کو جو اُس غول کا افسر تھا نیزہ مار کر
قتل کیا تب رومیون نے اُنپر ہجوم کر کے اُنکو شہید کیا رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اُنکے بھائی علی بن عقیل نے بھی کیا کہ انکی
ایک جماعت کو قتل کیا آخر رومیون نے نرغہ کر کے اُنکو بھی شہید کیا اور اسیطرح اُنکے زید بن زیاد بھی بعد قتل ایک جماعت
کے شہید ہوے رحمۃ اللہ علیہ اور اسوقت ہنگامہ جدال و قتال بڑی شدت پر تھا اور مسلمانون نے رومیون کو پیچھے
ہٹا دیا تھا پھر جب امراء اور سادات بنی ہاشم نے اپنا حال دیکھا کہ اُنپر کیا کیا واقع ہوا تو دفعۃً مثل شیر زیان کے رومیون
حملہ کیا اور انکو باب قلعہ تک ہٹا لے گئے اور قریب باب جبل و باب البحری کے سخت لڑائی لڑے اور رات جو ہو گئی تھی تو
صحابہ اپنے لوگون کو بھی نہ پہچانتے تھے مگر با اینہمہ اُنھون نے جمعیت مشرکین سے ہزارون کو قتل کیا اور ایک جماعت
زائد پانسو سے قریب شہر کے ماری گئی و بعد ازان مسلمانون نے اُنپر دھاوا کیا یہان تک کہ دیوار شہر تک ہٹا لے گئے
پھر وہان بھی بڑی لڑائی پڑی اور بطلوس اپنے اصحاب کو جمعیت و غیرت دلاتا تھا تو وہ بھی بڑے زور کی قتال کر رہے تھے
اور اُس شب کو شعار مسلمین یعنی کلمہ شناخت اُنکا یہ تھا کہ وہ باہم ندا کرتے تھے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل
یعنی اے نصرت خدا نازل ہو اور ایک جماعت مسلمانون کی متصل دروازون شہر کے قتل ہوئی اور اُسگھڑی بھی ایسی زور
کی لڑائی ہوئی کہ تلوارین جو ڈھالون پر پڑتی تھین تو وہ جیسے صداے رعد سنائی دیتی تھی اور تلوارونکی چمک جسطرح
بجلی کوندتی تھی اور سنان نیزون کی جھلک گویا تارے چمکتے تھے آخر اُسوقت مسلمانون نے رومیون کو گھیر لیا تھا اور
بطلوس اپنی قوم کو طیش و تہیہ دلاتا تھا اور کبھی تو وہ باب مقدس کے نزدیک جاتا تھا اور کبھی باب توما پر اپنی قوم کی
جماعت پاس پہونچتا تھا یہان تک کہ وہ سب بھی اندرون شہر داخل ہو گئے اور باہر کوئی باقی نہین رہا مگر جو کوئی کہ قوت
اپنی جماعت سے متفرق ہو گیا یا وہ جسکو اُسکے گھوڑے نے گرا دیا اور ساری رات مطلع فجر تک یہی نوبت رہی آخر وہ لوگ
شہر پناہ کی دیوارون اور فصیلون پر چڑھکر ناقوس و قرنے بجانے اور نرسنگے پھونکنے لگے اور پھاٹک مضبوطی سے بند کر دیے
اور قفل لگا دیے پھر جس وقت صبح ہو گئی تو مسلمانون نے پہلے نماز صبح ادا کی پھر جاے معرکہ پر آ کر تفحص کیا کہ ہم مین سے
کون کون اور کتنے کام آئے ہین آخر پانسو بیس نفس شہیدون کی شمار مین آئین رحمہم اللہ علیہم راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

شہادت جعفر بن عقیل و علی بن عقیل و زید بن زیاد و رفقاء السلام علیہم

شعار وہ کلمہ ہے جو وقت جنگ کے قوم اپنی پہچان کے واسطے قرار دیتی ہے

پھر جس گھڑی مسلمانوں نے یہ حال دیکھا بہت شدت سے بکا کرنے لگے اور امیر غانمؓ سب سے زیادہ تر محزون و
مغموم تھے خصوص اُن لوگوں کے لیے جو اُنکے زیرِ علم شہید ہوئے اور شہیدوں میں اکثر اعیان قریش و اولاد ہاشم
و اولاد مطلب اور اشراف بنی نوفل و بنی عبد شمس تھے اور جس وقت مسلم بن عقیل نے جعفر اور علی اپنے بھائیوں کا حال
دیکھا اور عبداللہ بن جعفر نے اپنے پدر بزرگوار کو اور فضل بن عباس و دیگر اولاد بنی ہاشم نے اپنے عم زادوں کو دیکھا
تو اپنے گھوڑوں سے اُتر کر اُنکو اپنی آغوش میں لیا اور خوب روئے اور اُنکے مصائب پر استرجاع کیا یعنی کہا انا للہ
و انا الیہ راجعون اور اُس وقت ہمام بن جبیر نے یہ اشعار پڑھے شعر یا عین ابکی الاحبۃ من البکاء ۔ و ... ۔ بدموع
مثل سکب الغمام ۔ و ابکی علی السادات من نسل ہاشم ۔ من عصبۃ المختار خیر الانام ۔ و ابکی علی لیث ہمام
بن عمہ ۔ جعفر المشکور لیث ہمام ۔ و ابکی علی الشہداء لا تغفلی ۔ ما لاح برق او ترنم حمام ۔ فلا لقی
ابطلیوس خیرًا و لا ۔ ابناء ... القلیب الایام ۔ لنأخذن الثار یا قومنا ۔
بالطعن بالخطی و حد الحسام ۔ یعنی اے آنکھ گریہ کر اور تا خبر ... گریہ کرنے میں آنسوؤں کی
کثرت میں مشابہ ابر کے اور گریہ کر اُن سادات پر جو نسل ہاشم اور نسب احمد مختار خیر الانام
صلعم سے تھے اور بکا کر اوپر اُس شہید بزرگ کے جو پسر عم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ
جعفر ہے جسکی سعی مشکور ہے بہشت خدا کی جو شہید بزرگ ہے اور اے آنکھ بکا کر شہیدوں پر اور اُن سے غفلت نہ کر
اور رو یہانتک کہ جب تک برق تابان ہو اور فاختہ و کبوتر شاخ نشیمن پر ترنم گو ہیں خیر و فلاح سے ملاقات
نصیب نہو بطلیوس کو اور اُسکے لشکریان صلیب پرست اور لئیم کو اے قوم ہماری یعنی ای غازیو البتہ
ہم ضرور عوض خون کا لینگے ضربات سنان خطی سے اور تیزی تیغ یعنی تیغ تیز سے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
بعد ازان مسلمانوں نے شہیدوں کو دفن کیا رحمہم اللہ و بعد ازان امیر غانمؓ نے سائر امرا کو ہر ایک باب پر متفرق کردیا
چنانچہ امیر غانمؓ مع سادات بنی ہاشم وغیرہ مثل زیاد بن ابی سفیان و ولید اور انکا بھائی محمد و اسامۃ بن زید
و ابو ایوب الانصاری و فضالۃ بن عبید و اوس بن حذیفۃ و عمرو بن حصین و رافع بن خدیج و ابو دجانہ و جابر بن عبد اللہ
اور دیگر امرا مقابلے میں نازل ہوئے اور قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری وغیرہ دیگر امرا مع دو ہزار
سوار کے باب الجبل پر اُترے اور مغیرہ بن شعبۃ و ابو لبابہ و مہلب الطائی و مثل انکے دیگر اکابر یا دو ہزار سوار باب
توما پر ٹھہرے اور اُدھر اُس قوم نے آلات حرب بالاے حصار تعبیہ کیا اور ساز و سامان جنگی کو فصیلوں پر ترتیب دیا
اور مدت قریب یکماہ طرفین سے جنگ میں توقف رہا کہ نہ وہ اُنسے لڑتے تھے نہ یہ اُنکو چھیڑتے تھے مگر بطلیوس
ہر روز اُس گھوڑے پر جسکا ذکر سابق گذرا ہے سوار ہوکر اور زرہ حربی پہنکر اُس گھوڑے کو بالاے سور یعنی فصیل
پر چڑھا لیجاتا تھا اور پھرا کرتا تھا اور اُسکے گرد آگے پیچھے جماعت پیادوں کی ہوتی تھی اور اُن سب کے ہاتھوں میں شمشیر برہنہ

حنظلہ نام شہر ۱۲

اوس بن ... ۱۲
وہ گھوڑا جسکا ذکر سابق گذرا وہ ... جلو والی ۱۲

وحربہ شنان و گرز گران اور تیر و کمان رہا کرتے تھے اور چوڑائی فصیل کی اتنی تھی کہ اسپ و گھوڑے [illegible]
[illegible] سوار برابر [illegible] جا سکتے تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو [illegible] قوم کا تھا اور وہاں [illegible]
[illegible] ابو سعید نے [illegible] عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر کو طرف [illegible] قیوم کے بھیجا تھا جسکا ذکر [illegible]
چنانچہ [illegible] درمیان اہل اسلام اور اہل قیوم کے جو وقعات [illegible] واقع ہوئے تھے اسکے ذکر کو یہان بخیال طول
[illegible] مختصر کر دیا چاہیے کہ وہ مقصود جو ہمارا اس کتاب [illegible] اس باب کا ہے وہ ذکر فتح بہنسا اور اسکے واقعات [illegible]
بعد ہزیمت اہل [illegible] قیوم کے جب عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر مع لشکر شہر قیوم [illegible] پہونچے تو وہاں [illegible]
ایام محاصرہ کیا یہاں تک کہ وہ بکثرت [illegible] فتح ہو گیا [illegible] وہاں سے اموال و غنائم [illegible] کے پاس [illegible] آئے
اور وہ نوبہ [illegible] تھے جیسا سابقاً ہم ذکر کر چکے ہیں راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ [illegible] ابو عبد الرحمن و عبداللہ
[illegible] قیوم کے [illegible] ابوذر غفاری و ابوہریرۃ الدوسی و ذوالکلاع الحمیری و مالک اشتر نخعی [illegible]
جب ایک قوم کی [illegible] جیسا ہم نے ذکر کیا ہے و بعد ازاں ایسے قتال شدید واقع ہوئی اور [illegible] محاصرہ
قلعہ کئے ہوئے ہیں جیسا ہم نے ابھی ذکر کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھے نقل روایت کی قیس بن [illegible]
[illegible] حال ہے جو صحاب مالک اشتر [illegible] سے تھے انھون نے [illegible] قلعہ [illegible] کا محاصرہ
کئے ہوئے تھے اور [illegible] وہ لوگ [illegible] کر چکے تھے ناگاہ ایک شب چہار دہ کو کہ چاندنی کھلی تھی وقت سحر ایک غبار نظر آیا
[illegible] گھوڑے دکھائی دیے اور [illegible] کی جھنکار سنائی دی تو فوراً ہم بھی اپنے گھوڑوں پر زین باندھ کر سوار ہوئے [illegible]
ہوئی اس وقت صبح ایک [illegible] نظر پڑے اور [illegible] ہزار ہزار سوار تھے [illegible] البطریق [illegible] ذات الاعمدہ
حصار ستونون والا و بطریق قلعہ ذات الابراج یعنی قلعہ بہت برجون والا جب انکے پاس نامہ بطلیوس کا پہونچا تو ان لوگون نے
بذات خود [illegible] واسطے امداد و کمک کے تیاری کی اور اپنا لشکر آراستہ کیا اور اپنے [illegible] گرد و نواح کے لوگون کو [illegible] روم
[illegible] سے جمع کرکے اول شب سے روانہ ہوئے اسلیے کہ عرب سے اندیشہ رکھتے تھے چنانچہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی
کہ [illegible] قلعہ آ پہونچے مگر دریائے نیل حائل تھا اور وہ اول زیادتی و طغیانی پر تھا یعنی شروع چڑھاؤ اور [illegible]
تھا اور یہ حال تھا کہ مسلمانون نے گھاٹ روک لیے تھے اور پلون پر بھی جو نہر [illegible] پر تھے قبضہ کر لیا تھا مگر وہ
لوگ انکو قطع کرکے اتر آئے یہان تک کہ قلعہ پر پہونچے اور مسلمانون کو کچھ خبر انکی نہ تھی مگر یہ کہ ان لوگون نے
پہونچکر ان پر ہجوم کیا اور طرف باب شرقی کے جو آئے تو وہان [illegible] زیاد اور انکے اصحاب کو پایا۔ اسوقت مالک
اشتر نے کہا اے بہادران عرب دریا کو اپنے پس پشت کرکے دشمنون سے مقابلہ کرو اور اپنے خالق سے استعانت و استمداد
کرو یہ حال تو مسلمانون کا تھا اور ادھر رومیون نے للکارنا شروع کیا اور اپنی زبان مین [illegible] غلغلہ اور بدزبانی
کرتے تھے اور اہل قلعہ طبل و دہل بجاتے تھے اور ناقوس و قرنے پھونکتے تھے اور ہر ایک اسی طرح مسلمانون کے مقابلے پر

آمادہ تھے ناگاہ وہ غول رومیون کا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے
اور امیر زیاد بتعداد قریب دو سو اصحاب کے تھے آخر اُنھون نے اُنکو اپنے نرغہ کیا اور انھون نے اُسوقت صبر جوانمردانہ
کیا آخر امیر زیاد اس معرکہ مین شہید ہوئے رحمہ اللہ اور اُنکے ساتھ ایک جماعت مسلمانون کی بھی درجہ شہادت پر
فائز ہوئی اور باقیون نے بقتال شدید صبر و استقلال مردون کا کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال اُن مسلمانون
نے سُنا جو والی شہر مین محاصرہ کیے ہوئے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی مین
اور نیزے و نشان بلند ہین اور ایک جماعت مسلمانون کی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہے اور وہ چالیس لاشین ہین اسوقت
مسلمانون نے ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب زیاد کو پکارا تو اُن لوگون نے کہ ارجب جانب شرقی سے
کہ وہین گھیرے ہوئے تھے جواب دیا کہ تم نہین جانتے ہمارے ساتھ ان دشمنون نے کیا کیا ہی اُسوقت قعقاع نے
اپنا گھوڑا بحر مین ڈال دیا اور یہ کلمات زبان پر جاری تھے بِسمِ اللّٰہِ وَعَلیٰ بَرَکۃِ رَسُولِ اللّٰہِ اللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعلَمُ اِنَّا اَفضَلُ
مِن بَنِی اِسرَائِیلَ عِندَکَ وَ قَد فَرَقتَ لَھُمُ البَحرَ یعنی مین ابتداء امر کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اے پروردگار تو بہتر جانتا ہی کہ ہم لوگ تیرے نزدیک بنی اسرائیل سے افضل ہین حال آنکہ
تو نے اُنکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنی اُسمین راہین بنا دین یہ کہکر اُنھون نے اپنے گھوڑے کو دریا مین بڑھایا تو اُنکے
ساتھ بھی تیرنے ہونے اور طرف قلعہ کے اُتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر اُنکے پیچھے دو ہزار سوارون نے اپنے گھوڑے
دریا مین ڈالدیے یہان تک تبر شرقی یعنی مشرق طرف خشکی مین جاکر قتال شدید برپا کی اور ہم جس وقت اسی شدت
قتال مین مشغول تھے کہ ناگاہ ایک غبار اُٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور افسر اُنکے رفاعہ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ لشکر اصحاب
قیس بن الحارث سے تھے اور یہ لوگ اُس بلد مین تھے جسکا نام بردوہ تھا اور وہان کے باشندون سے مصالحت تھا تب
اُنھین معاہدین مین سے ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل طحا ذات الاعمدہ و صاحب قلعہ ذات الابراج
از برائے قتال مسلمین روانہ ہوئے ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان اُنکے اور تمھارے اصحاب کے فقط دریا بیچ ہی یہ سنکے یہ
اصحاب پاس امیر قیس بن الحارث کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہوکر برائے امداد روانہ ہوئے یہان تک کہ عین ہنگامہ جنگ
مین جس وقت قعقاع قتال کر رہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب اِن لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کی اور
انھون نے بھی بعید آمد تہلیل و تکبیر و ندائے درود و سلام اوپر بشیر و نذیر کے جواب دیا بعد ازان سب نے ملکر دشمنون پر حملہ کیا
اسوقت مقاتلہ عظیم برپا ہوا اور اسگھڑی فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان و مسلم بن عقیل اُن لوگون کے ساتھ تھے
جنھون نے جانب دشت شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے اوپر بطریق ذات الابراج کے یورش کرکے اُسکو قتل کیا اور
فضل بن عباس نے بطریق طحا ذات الاعمدہ پر حملہ کرکے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی ایک بطریق عظیم کو دو ٹکڑے کر مار لیا
پھر جس وقت رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوئے اور فرار پر قرار پکڑا چنانچہ اُنکی ایک جماعت کثیر جو بھاگی اور مسلمانون نے پیچھا کیا

شہید ہونا امیر زیاد کا

کہ اُنکو دریا تک بھگا لے گئے تو اُن میں سے مردم کثیر ڈوب گئے اور قریب تین ہزار آدمی گرفتار ہوئے پھر اُنکو طرف سور
شہر پناہ قریب فصیل کے لا کر اُنکی گردنیں ماریں اور اُنکا راجا ابطلیوس اور اُسکے اصحاب دیکھ رہے تھے اور وہیں امیر زیاد
بھی جانب بحر زیر دیوار قلعہ دفن ہوئے و بعد ازان اہل اسلام وہاں سے پھرے اور ایک جسر چوبی یعنی کاٹھ کا
پُل اُس نہر پر قائم کیا اور اُسوقت بالائے حصار سے اُنکے سروں پر پتھروں کی مار تھی مگر وہ کچھ پروا نکرتے تھے یہانتک
کہ یہ سب مسلمان بجانب غربی دوڑ پڑے مگر حصار استوار تھا کہ اُسکے دروازے مضبوطی سے بند تھے اور کسی طرف سے رہگذر
نہ تھی تب مسلمانوں نے شہر بہنسا کے گرد قیام کیا یہانتک کہ دو مہینے اُسکا محاصرہ رہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور اُس
شہر کا ایک باب الستر یعنی ایک خفیہ دروازہ تھا اور وہ ایک لمبی راہ تھی زمین کے نیچے نیچے زیر باب الجبل ایک میل کے طول سے
بطور سُرنگ کے نکلی تھی جو کوئی اُسکو دیکھتا تھا تو یہ جانتا تھا کہ وہ ایک غار ہے یا پہاڑی کی کوئی گھاٹی یا کسی ندی کی
گھاٹی ہے اور اسی راہ سے جاسوس نکلا کرتے تھے اور اسی طرف سے لوگ رسد غلہ وغیرہ پوشیدہ طور پر شب میں لاتے تھے
اور وہ رستہ اتنا کشادہ تھا کہ سوار اپنے گھوڑے سے اُترکر باگ پکڑے ہوئے سُرنگ سے باہر نکل آتا تھا اور اسی کے
سبب اہل حصار محاصرے سے عاجز نہ تھے کیونکہ جب اُنکو کسی امر مہم کی احتیاج ہوتی تھی تو وہ شخص جسپر اُنکا وثوق و اعتماد
ہوتا تھا اسی درہ سے نکلتا تھا اور اُسمیں لوگوں کو وہ قوت اور تسکین پہنچتی تھی اور اس باب کا محافظ تھا
وہ اُدھر سے نکلا کرتا تھا اور بطلیوس نے اس درہ کو ... حصار ... واسطے ہنگام محاصرہ کے
بنایا تھا کہ اسی راہ سے آمد شد جاسوسوں کی رہتی تھی اور خبریں ... تمام دینا الوادی نے
ارض فیوم پر فتح پائی تھی تو وہاں سے غلہ وغیرہ اقسام انگور و عسل و مثل اسکے ... آیا کرتا تھا اور اسی طرح
وجہ البحری سے بھی یہ سب چیزیں آتی تھیں کیونکہ خالد نے یہاں لشکر اسلام میں خبر فتح فیوم و وجہ البحری کی کہلا بھیجی تھی
تو اہل اسلام بعد رفع خطر کے لوگوں کو بھیجکر جو فیوم وغیرہ سے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی تھی منگوایا کرتے تھے چنانچہ
امیر غانم نے مقام محاصرہ سے امیر میاس بن حازم کو باسو سوار سپاہی کا کیا اور دو سو وار اور شتران و اُشتران بار براری کے
واسطے غلہ وغیرہ لانے کے ہمراہ اُنکے کرکے روانہ کیا یہانتک کہ یہ لوگ فیوم میں پہونچے اور وہاں بجناب امیر خالد
کے مسمی بہ ... ازبرائے گفتگوے خرید و فروخت مقرر تھا پھر جب میاس مع اپنے ہمراہیوں کے وہاں داخل ہوے تو اونٹوں
اور خچروں کا بوجھ لدوا کر ارادہ مراجعت کا طرف ارض بہنسا کے کیا یعنی اپنے محاصرہ کی طرف پھرے یہانتک کہ قریب دیر کے
پہونچے جو پاس کوہ واقع تھا لیکن ماجرا تو ان لوگوں کا تھا اور اُدھر بطلیوس کے پاس جاسوسوں نے یہ خبر گذرانی کہ
اس تقریب سے گروہ مسلمانوں کا قریب دیر دار ہے یہ سنتے ہی بطلیوس نے ایک بطریق کو جو منجملہ اصحاب السریر کے یعنی
برابر تخت پر اُسکا ہمنشین تھا اور اُسکا نام میخائیل بن بطرس تھا اور وہ شجاعت و براعت میں مشہور تھا اُسکو طلب کرکے حکم کیا
کہ ہزار سوار رومی اپنے ہمراہ لیکر فیوم کے رستے پر جاوے اور دیر میں مسلمانوں کی گھات پر کمین نشین رہے بعد ازان

ذکر باب الستر

وقت موقع کمینگاہ سے نکل کر اُنپر چھاپہ مارے غرضکہ میخائیل اُسی سرنگ سے تاریکی شب مین باہر نکلا اور اُسکے ہمراہی
بھی ایک ایک کرکے آگے پیچھے ہوکر نکل آئے اور راہی ہوئے یہانتک کہ اوس دیر تک پہونچے اور وہان کمینگاہ
مین پوشیدہ بیٹھ رہے پھر جب مسلمانون کو دیکھا تو یکبارگی اُنپر نکل پڑے ناگاہ دونون جماعتین گتھ گئین
اور فریقین مین تلوارین چلنے لگین اُسوقت مسلمانون نے بڑی شدت سے قتال کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا مجھسے نقل روایت کی ابو محمد العبیدری نے بواسطہ ابو العلاء المحاربی کے شداد بن اوس سے کہ وہ ہمراہ سیاس کے
موجود تھے سو انھون نے کہا کہ جب دونون جماعت مقابل ہوئین اور دشمنون نے ہمین گھیر لیا اور ہمکو یقین ہوا کہ
یہان محشر بپا ہوا چاہتا ہے اور ہمنے اپنے تئین آمادہ مرگ کیا تو اُسوقت امیر سیاس نے اپنا علم اپنے فرزند مطیع کو
سپرد کرکے خود سرگرم قتال ہوئے یہانتک کہ شہید ہوے اور بعد اُسکے مازن نے قتال کی وہ بھی شہید ہوگئے
پھر تھوڑی دیر مین مسلمانون مین سے قریب سو سوار کے کام آئے اور باقی ہم سب اسیر ہوگئے اتفاقاً درمیان ہم لوگون
کے عبد اللہ بن قیس الجہنی بھی تھے اور وہ منجملہ سعاۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنی پیکون مین سے تھے سو انھون نے
جس وقت ایسا حال دیکھا تو اُس ہنگامہ مین وہ نکلے اور مانند باد تند کے وہان سے اُڑے اور باعث انکی تیزی و سرعت
سیر کا یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق مین اور عمرو بن اُمیۃ الضمری کے لیے دعاے برکت و قوت رفتار
کی تھی چنانچہ یہ دونون تیز گامی اور شتاب روی مین ایسے چالاک تھے کہ اسپان تیز رو و تازیان صبا رفتار ان دونون کی
چال کو نہ پہونچتے تھے الغرض عبد اللہ بن قیس فوراً وہان سے چلے اور جلد تر لشکر پر وارد ہوئے اور بصد فریاد پکار کر
کہا النفیر النفیر ارکبوا یا مسلمین یعنی اے مسلمانون کوچ کرو کوچ کرو سوار ہو یہ سنتے ہی سوارون نے جھپٹ کر اوس سے
استفسار حال کیا تو اُسنے سارا ماجرا بیان کیا اُسوقت فوراً مسلمان اپنے گھوڑون پہ زین باندھکر سوار ہو بیٹھے اور
ہر ایک یہی کہتا تھا کہ پہلے مین ہی جاتا ہون اُسوقت امیر غانم نے عبد اللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب کو بلایا اور ہزار سوار
صحابہ جرار سے انکے ہمراہ کرکے روانہ کیا اور یہ لوگ اول شب سے چلے اور ایک شخص معاہدین یعنی ذمیون مین سے راہبری
کے لیے انکے ہمراہ تھا تا آنکہ یہ لوگ قریب ایک قریہ کے پہونچے جو کنارے کوہ کے واقع تھا تو وہان یہ سب کمینگاہ مین
بیٹھے پھر جس وقت پہر رات گذری تو یکایک صداے سم اسپان گوش زد ہوئی یہ سنتے ہی گھوڑون پر سوار ہوئے اور
اُسیدم گروہ رومیون کا بھی سامنے نمودار ہوا اور اُنکے ساتھ وہ سب قیدی بھی رسیون مین جکڑے ہوئے گھوڑون کی
پیٹھون سے بندھے تھے اور چاندنی رات تھی اُسوقت مسلمانون نے صداے تہلیل و تکبیر و نداے صلوۃ و سلام اوپر بشیر و نذیر کے
بلند کی اور قتال شدید برپا کی اُسدم عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا اے مسلمانون کیا ہر ایک تم مین اپنے
خصم سے عاجز ہے یہ سنتے ہی سارے امراء اور اکابر دل توڑ کر سرگرم وغا ہوئے یہانتک کہ بہتون کو قتل کیا اور کتنون کو اسیر کر لیا
اور عبد اللہ بن جعفر اوس بطریق مقدم الجیش یعنی میخائیل پر حملہ آور ہوے اور وہ زرہ پوش و خود بسر تھا آخر اُسکے سینے پر نیزۂ خطی سے

ایک ایسی ضربت فرشتہ با شبیہ لگائی کہ سنان اسکی پشت پر سے نمایان ہوئی اور فوراً روح اسکی جہنم کو روان ہوئی پھر
جب باقی رومیون نے یہ حال دیکھا تو گریزان ہوئے اور اہل اسلام انکے تعاقب مین گرم عنان اور انکو قتل و اسیر
اور غارت کرتے ہوئے شتابان تھے تاانکہ صبح ہوتے ہوتے تقریباً پانسو رومیون کو قتل کر ڈالا اور باقیون کو گرفتار
کیا اور مسلمان قیدیون کو چھوڑا لیا اور رومیون کا مال اور انکے گھوڑے اور رخت و سلاح غنیمت مین لیا بعد ازان
عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے رومی قیدیون کو بحراست پانسو سوار صحابہ کے وہین قریب ایک قریہ کے
چھوڑکر حکم کیا کہ تم لوگ یہان سے حرکت نہ کرو جب تک کہ مین تمھارے پاس واپس آؤن اور اس جماعت پر عبد اللہ
بن معقل کو افسر کیا اور خود وہان سے مع ایک جماعت روانہ ہوکر اُس قتل گاہ مین آئے جہان امیر سیاس اور
انکے اصحاب شہید ہوئے تھے اور نعشین شہیدون کی دیکھین کہ انکے گرد نصارے ذمیون مین سے مجتمع اور روتے مین
اور بقسم بیان کرتے ہین کہ ہمکو اس امر کی خبر نہ تھی تب عبد اللہ بن جعفر مع اپنے اصحاب کے گھوڑون سے اُترے اور
ان شہداے شہدا کو دفن کیا بعد ازان اپنا زاد توشہ نکالکر ناشتا کیا اور وہان سے پھر اپنے اصحاب کے پاس پہونچے
تب عبد اللہ بن جعفر نے سر سنجابیل کا اور اسکے ہمراہی کے مقتولون کے سر تو اکر نیزون پر اپنے آگے آگے کیے اور انکے
گھوڑے کوتل کرلیے اور غلہ وغیرہ اقسام حس و روغنہاے زیت وکنجد لدوالیا اور قیدیون کو ہمراہ لیکر وہان سے روانہ
ہوئے یہانتک کہ اپنے لشکر مین آملے اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور غلغلہ درود و سلام کا اوپر خیر الانام کے بلند کیا اور
مسلمانان لشکر نے بھی جواب مین انھین کلمات طیبات کا اعلان کیا تا آنکہ جلد تر لشکر آپہونچا اور رومی بالاے
حصار سے دیکھتے تھے کہ کیا ماجرا ہے پھر جب اُنھون نے سرون کو نیزون کے سرون پر دیکھا اور سر سنجابیل کا
آگے آگے تھا تو انپر نہایت شاق و دشوار گذرا کہ اُن سب نے طمانچون سے اپنے مُنھ پیٹ لیے اور بطلوس کے
پاس جاکر اس سانحے کی خبر دی اُسکو کمال صدمہ و قلق ہوا پھر وہ اپنا گھوڑا طلب کرکے سوار ہوا اور فصیل پر چڑھا
لے کیا اور مسلمانون پر مشرف ہوا آخر جب یہ حال نظر آیا تو سخت غمگین و حزین ہوکر کہنے لگا کہ یہ بلا کے لوگ انہین
انسان نہین بلکہ جن ہین اور جب مسلمانون نے بطلوس کو سامنے دیکھا تو امیر غانم سے جاکر خبر دی وہ مع امرا اسوار
ہوے اور وہان جو ایک ٹیلا بلند مقابل باب فندوس کے واقع تھا اُسپر چڑھ گئے اور قیدیون کو بلوا کر انپر عرض
سلام کیا پھر جب اُنھون نے انکار کیا تو حکم انکی گردن زنی کا ہوا اور رومی یہ حال سامنے سے دیکھ رہے تھے
اُسوقت بطلوس بشدت سے غیظ و غضب مین آیا اور سخت مغموم و محزون ہوا و بعد ازان بطلوس نے اپنے اصحاب سے
مشورہ کیا کہ اس باب مین جو اہل اسلام کر رہے ہین اب کیا کرنا چاہیے اور خود اُسنے ارادہ کیا کہ بنفسہ خروج کرکے مسلمانون
پر حملہ کرے اسوقت اُسکے پاس ایک بطریق آیا اُسکا نام کراکر اور وہ بڑا شہسوار تھا اُسنے کہا اے بادشاہ
مین آپکے بدلے اس مہم کو کافی ہون اور مین ان لوگون پر حملہ کرونگا اور انکو خاک مین ملاؤن گا اور

اور کیا عجب ہے کہ مین اس مقصد کو پہونچون اور مین اپنے ساتھ ایک جماعت ولاوروں کی چاہتا ہون انطلوس نے کہا
جو کچھ اور جسکو تو چاہے ساتھ لے تب اُسنے دس بطریقون کو انتخاب کر لیا کہ ہر بطریق کے زیر حکم ہزار ہزار سوار تھے
پھر وہ سب بطریق اپنے کنیسہ عبادتگاہ مین گئے اور وہان سے انجیل کو اپنے سامنے کھولے ہوئے باب تھلو تک
آئے اور بطلوس سبکو تحریص و تاکید کرتا تھا کہ جس حال مین کہ وہ غافل مین تم اُنپر یورش و غرغہ کر کے جا پڑو بعد ازان
اُسنے نگہبانون اور دربانون کو حکم دیا کہ پھاٹک کھولدو اور وہ دروازہ فندوس تھا اور اُسپر ہزار آدمی چوکی دار
مقرر تھے اور اس باب کے تین برج تھے اور درمیان دو برجون کے ایک ایک پھاٹک تھا اور منظر و جھانکنیان
بنی تھین چنانچہ یہ لوگ مستعد ہو کر باہر نکلے اور اہل اسلام غفلت مین تھے اور جو کچھ اُس قوم نے تدبیر کی تھی اُس سے
غافل تھے اور نہین جانتے تھے کہ دشمنون کا کیا ارادہ ہے اور اس شب کو مسلمانون کی حراست بر جانب باب
فندوس کے زائد بن ثابت تھے اور عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن معقل و [illegible] بن عازب و مالک اشتر و
ذو الکلاع الحمیری تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی عوف بن سعد نے بواسطہ سعد بن طارق الثقفی
و ابو یزید کی مالک اشتر سے اُنھون نے کہا ایک رات جس وقت ہم بیدار تھے اور اکثر مردم اپنے بستر و خوابگاہ
مین شدت سرما سے جامہ پیچیدہ اوڑھے لیٹے غافل سو رہے تھے اور ہتھیار اُنکے کھولے ہوئے رکھے تھے اور مسلمانون مین سے
بعضے اپنا ورد و وظیفہ پڑھ رہے تھے اور بعضے نماز مین مشغول تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ دفعۃً دروازہ کھلا اور اندر سے
مردم قدآور و تنا ور باہر نکلے اور اُنکے ہاتھون مین شمعین و فانوسین روشن تھین اور اُنھون نے لشکر پر حملہ کیا
اُسوقت ہمکو جو یہ حال معلوم ہوا تو ہمنے شور کرنا اور چیخ مارنا شروع کیا کہ اے مسلمانون بیدار و ہوشیار ہو دیکھو دشمنون نے
غدر و غرغہ کیا ہے جب مسلمانون نے ہمارا غل سُنا تو خواب سے چونک پڑے اور اپنے بسترون سے اُٹھ دوڑے اور شیرون کی
طرح جست کر کے کوئی تو اپنی تلوار اُٹھانے لگا کوئی اپنا بھالا سنبھالنے لگا کوئی برہنہ تھا اُسکو کپڑا پہننا مشکل پڑ گیا کوئی
کمر چادر سے باندھتا تھا اور کوئی فقط ایک پیراہن پہنے ہوئے دوڑا غرضکہ یہ لوگ دشمنون میں [illegible] حالت سے گھس گئے
اور باقی اہل اسلام جو ہنوز ہوشیار نہوئے تھے اُنپر وہ بطریق کرا کر ایک غول لیکر مسلط ہو گیا اور وہ سب تلوار مارنے
لگے پھر جو مسلمان جاگا اُسنے اپنے سر پر تلوار دیکھی اور کسی کا ہاتھ اوڑ گیا کسی کے بازو کٹ گئے کسی کے سینے مین برچھی
لگی کسی کا سر جدا ہو گیا اُسوقت بڑا غل شور مچا اور بلاے عظیم کا سامنا ہوا اور کثرت سے لوگ قتل ہوئے اور اُس آن
وہ دشمن خدا اکبر پیراہن سرخ زرین زربافتہ پہنے تھا کہ وہ بالاے زرہ سے چمکتا ہوا نظر آتا تھا اور اُسکے سر پر خود تھا
اُسمین جواہر جڑے تھے کہ مانند تارون کے چمکتے تھے اور وہ اونٹ کی طرح بلبلاتا اور اپنی زبان مین لاف زنی کرتا تھا
اور اُسکے پیچھے ایک جماعت تھی اور جو لوگ فصیلون پر تھے وہ اوپر سے اپنی زبان اور اپنے شعار مین شور غل مچاتے تھے
اور طبل و دہل بجاتے تھے اور قرنے و نرسنگے پھونکتے تھے اور بالاے سور یعنی فصیلون پر اپنی مشغولی و شور [illegible]

[1] [illegible] جو کہ قوم اپنے درمیان بطور [illegible] قرار دے [illegible] اور وقت [illegible] مردم اُسکو زبان پر [illegible] تو وہ قوم کی پہچان [illegible]

کہ رات کا دن ہوگیا تھا یہ سامان تو دشمنون کا تھا اور ادھر امراء صاحبان صولت وشجاعت تیار و آمادہ ہوگئے اور شمشیر علم کیے ہوئے اپنے گھوڑون پر سوار ہو بیٹھے مگر یہ حال تھا کہ بعضے تو گھوڑون کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور بعضے زین پر بے لگام سوار ہوئے اور بعضے پاپیادہ دوڑ پڑے اسوقت فضل بن عباس اور اُنکے پسر عم فضل بن ابی لہب وعبد اللہ بن جعفر وزیاد بن ابی سفیان وقعقاع بن عمرو التمیمی مسیب بن نجبۃ الفزاری اور مغیرہ ومسلم وابو ذر الغفاری وابو دجانہ وابو امامہ وغفار بن عقبہ وابو زید العقیلی اور مثل ان ابرار بزرگوار کے حق تعالی انکے حسنات کو مضاعف کرے انھون نے بڑی جانفشانی وعرقریزی سے سخت معرکہ آرائی کی اور مبتلاے بلاے عظیم ہوے اور ایک جماعت مسلمانون کی کام آئی اور بہت سے زخمی ہوے اور وہ لوگ جنھون نے مسلمانون پر شروع جنگ مین ہجوم وزرغہ کیا تھا اُنمین سے ایک جماعت دو صد ہشتاد آدمی مارے گئے اور ہنگامہ قتال شدید گرم تھا اسوقت فضل بن عباس نے اُس بطریق کرار کی طرف بڑھکر ایسی ضرب سینہ اُسکے دہنے شانے پر ماری کہ نوک تلوار کی بائین شانے سے چمکتی نظر آئی تب وہ زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور بعد فضل بن عباس اُنکے پسر عم عبد اللہ بن جعفر نے ایک اور بطریق پر حملہ کر کے اُسکو قتل کیا اور اس ہنگامے کو تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ناگاہ دیگر امرا جرار جو دیگر دروازون پر محاصرہ رکھتے تھے بجاے خود ہاے اپنے معتمد کو مامور کر کے اپنی اپنی جماعت سے آپہونچے اور مشرکون پر حملہ منکر وزرغہ فاحش کر کے ایک مقتل عظیم قتل کیا جو وہ سب تین ہزار رومی ونصرانی تماس مین آئے تھے پھر جب رومیون نے یہ حال تباہ دیکھا تو بجانب باب لسپا ہوئے اور مسلمانون نے حتی الباب اُنکا تعاقب کیا اسوقت ایک اور جم غفیر رومیون کا براے حمایت فراریون کے اندر سے نکلے اور بچا لے گئے مگر اُن مقتولین سے مسلمانون نے ایک ہزار دو سو پچاس رومی اسیر کر لیے تھے آخر وہان سے جاے معرکہ پر واپس آئے اور تفحص کرنے لگے کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے چنانچہ شمار کیا تو چہار صد وہشتاد وپنج مرد شہید ہوئے تھے پھر جب مسلمانون نے یہ سانحہ دیکھا تو اُنپر نہایت شاق وگران گذرا اور شبا شب تعجیل کر کے نعشہاے شہدا کو جمع کیا اور انکے لباسہاے پر خون مین اُس جگہ دفن کر دیا جو بنام طحا معروف تھا اور وہ نزدیک سنگستان وسنگلاخ سیلان کے واقع تھا اور ایک ایک قبر مین دو دو تین تین اور کسی مین چار چار پانچ پانچ کو دفن کیا اور اُن شہدا مین جو اہل سابقہ وحفاظ قران تھے اُنکے تئین مدفن مین مقدم کیا اور وہ مقام وہان معروف مقابر شہدا ہے اور اُسجگہ دعا مستجاب ہوتی ہے یہ امر مجرب ہے کہ اسکو لوگون نے بارہا آزمایا ہے اور جو کوئی وہان بہت وجا بجا اور کثرت سے نفلین پڑھتا ہے اور اکثار استغفار کرتا ہے وہ اپنے گناہون سے رستگار ہو جاتا ہے راوی مصنف کتاب علیہ الرحمہ نے کہا کہ مین نے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق وموثق کہا ہے اور مین نے انھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے اور وہ بسند منقول مین ارباب تواریخ

اہل سابقہ وہ اصحاب ہین جنھون نے ہجرت سے پہلے بیعت نبی صلعم سے کی ہے

اور ان محدثون سے جو اصحاب سیر ہین اور اُنسے سماعت کلام بے سبیل دو بدو ہوئی کہ ایک دوسرے سے بسلسل حدیث
کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نظر کے سیر جو سالک ہوا لیکن فی نفسہا ہوا اور باعث زیارت اسکے اُنہین ہی
مگر ایسے صاحب بصیرت و علما و ملوک وصل نہین سکے کہ انھین لوگون سکے ... اور ایسے اُنکی اشعار
اور کشادگی خاطر ہوا اور بغیر اس سے کسی ہنے اہل تواریخ نے سیر مین ... الکبیر مین ... اسمین بہت سے
اشتال و آثار ہین اور بہت سے عجائب و غرائب ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقات محدثین سے اور اسمین نشاط
و فرحت ہی واسطے سامعین کے و بعد اس بیان کے رجوع کیجاتی ہی طرف سیاق روایات و بقیہ حکایات کے راوی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہی عبد اللہ بن عبد الواحد داری نے بواسطہ ابن عکرمۃ بن نوفل الخزرجی کے
ابو لبابۃ بن المنذر سے جو منجملہ اصحاب رایات حسینی وہ صاحبان نشان مین سے ہین سو انھون نے کہا جب ہم لوگ
کو دفن کر چکے اور اپنے لشکرگاہ اور خیمون کی طرف پھرے ہین تو اُسوقت بطلوس نے دروازے قلعے کے بند
کروائے تھے اور قفل ڈلوا دیے تھے اور لوگ اُسکے تمام ہوا ر قلعے کی فصیلون پر چڑھے تھے آخر جب وہ ہزیمت
یافتہ پھر کر بطلوس کے پاس گئے تو اُسپر سخت گران و ناگوار گذرا اور اُسکی آنکھون مین جہان تاریک ہوگیا اور جو لوگ
اُسکے بطریقون اور جماعتون مین سے قتل ہوئے اُنکے مارے جانے سے اُسکو اندوہ و قلق عظیم ہوا اور جو مصائب
و نوائب مسلمین پر واقع ہوئے تھے اُسکے سبب اُسنے اپنے دل کو شاد کیا ہوا تھا تو اس قوم کا تھا اور ادھر حال
صحابہ کا یہ ہوا کہ وہ سب پاس امیر غانم کے مجتمع ہوئے اور جو کچھ مصائب بطلوس نسبت مسلمانون کے گذرا انکا
تذکرہ ہوا وعند المشورہ رائے صحابہ اس بات پر متفق ہوئی کہ یہ حال امیر خالد بن الولید کے پاس لکھا جاوے
اور اُنسے استدعا کیجاوے کہ آپ بنفس نفیس آپ خود آوین اور اپنی جماعت کو ساتھ لاوین چنانچہ یہ نامہ
لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ غانم بن عیاض الی الامیر خالد بن الولید اعلم
ایہا الامیر انا فتحنا الشام والعراق والیمن والحجاز ولم نجد فی الترک والروم والفرس والدیلم
العن من ھذا الملعون لطریق البھنسا البطلوس ولا اکثر منہ عددا ولا مکرا ولا حیلۃ
وانھا مدینۃ ابیۃ بالخیل حصینۃ بالرجال وقد غدر بنا مرارا وقد قتل منا رجالا فانجد بنا
بنفسک ومن معک من المسلمین والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم یعنی بعد بسم اللہ کے یہ
نامہ ہی بندہ خدا غانم بن عیاض کا بخدمت امیر خالد بن الولید کے واضح ہو کہ اے امیر
ہم لوگون نے ملک شام فتح کیا و نیز عراق و یمن و حجاز ان سب کو فتح کیا مگر ہمنے تمام روم و ترک و
عجم و دیلم مین اس بطریق بہنسا بطلوس سے زیادہ تر لعین کسی کو نپایا اور نہ اس سے زیادہ کسی کو فریب و مکر و
حیلہ سازی مین دیکھا اور یہ ایک ایسا شہر ہی جو استوار ہی باعث کثرت گھوڑون اور سوار کے اور مستحکم ہی بسبب انبوہ عام مردم کے

اہل نفاق ہم گے اور پیروی دین اسلام کی نہ چھوڑینگے حمایت اسلام پر ہم اُس سگ باغی منافق کو قتل کرینگے اور ہم حامی دین نبی خدا کے کہ وہ دین حق ہے اور ہم اقرار کرتے ہیں جنہوں نے اقرار کرنے والے اور ایمان لانے والے ہیں اس امر پر کہ خداوند عرش کا ہمیشہ باقی ہے وہ ہر آینہ محمد بہترین خلائق ہے اور وہ محمد رسول خدا کا اور برتر دن کا بہتر ہے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیر مع اپنی جماعت کے وہان پہونچکر بعد تکبیر کے اشعار پڑھتے تھے اسوقت رومی فصیل ابواب پر چڑھے ہوئے ان لوگون کو دیکھتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ دفعۃً عبد الرحمان بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آپہونچے اور انھون نے تکبیر کی تو سارے مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد الرحمان بن ابی بکرؓ نے یہ اشعار پڑھے شعر اَنَا الفَارِسُ المَشْهُورُ فِی الوَغَا ۞ اُقَاتِلُ بِسَیْفِی کُلَّ بَاغٍ وَمُعْتَدٍ ۞ وَاَحْمِلُ فِی الاَبْطَالِ حَمْلَۃَ مَنْ دَعَا اِلَی الحَرْبِ وَاللّٰہُ العَظِیْمُ مُقْصَدِی ۞ اَنَا ابْنُ اَبِی بَکْرٍ الَّذِی شَاعَ ذِکْرُہٗ ۞ خَلِیْفَۃُ خَیْرِ المُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ ۞ فَیَا وَیْلَ مَنْ عَارَضَ حُسَامِی عُنُقَہٗ ۞ وَیَا وَیْلَ مَنْ عَاجَلَتْہُ مُہَنَّدِی یعنی مین وہ شہسوار ہون جسکی جنگ مشہور ہنگام وغا کے مین ذلیل و خوار کرونگا ہر ایک باغی اور حد سے گذرنے والے طاغی کو اور مین حملہ کرونگا انکے دلاورون مین حملہ کرنا ایسے شخص کا جسکو بزرگ ہی خدا سے ہے قصد مین پسر ابی بکر ہون وہ ایسا تھا جسکا ذکر شہرۂ آفاق ہے کہ وہ خلیفہ ہے خیر المرسلین محمد کا ویل ہلاکی ہے اُس شخص کے لیے جسکی گردن میری تلوار کاٹنے والی ہے اور واسطے اسیر جسکو میری تیغ ہندی ہلاک کر دیگی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد عبد الرحمان بن ابی بکر کے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آئے اور تکبیر کی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیا شعر اَتَیْنَا عَلٰی خَیْلٍ عِتَاقٍ وَضُمَّرٍ ۞ تَجُولُ بِنَا فِی صَیْقَلٍ وَاَسْمَرَ ۞ سَیَلْقٰی بَاغِی القَوْمِ مِنَّا یَرَی المَوْتَ فِی الہَیْجَاءِ اَحْمَرَ مُسْفِرًا ۞ نُذِلُّکُمْ بِالسَّیْفِ فِی الحَرْبِ وَالقَنَا ۞ وَنَقْتُلُ مِنْکُمْ کُلَّ بَاغٍ تَکَبَّرَا یعنی ہم آئے ہیں اسپان تیزگام و باریک اندام پر یا ناقہ سبکسار پر تمام شمشیر ہائی صاف و آبدار و سنان تابدار کے مترجم کہتا ہے کہ میرے نزدیک تیسرے مصرع میں بجائے کمیت کے کمی درست ہے یعنی مرد دلیر کہ مراد شاعر کی نفس خود ہے یا کماۃ ہے جمع کمی یعنی وہ شمشیر و سنان ہاتھ میں اُس مرد دلیر یا اُن مردان دلاور کے ہے کہ وہ یا ہر ایک انمین کا راہ خدا میں جانباز ہے وہ موت کو ہنگامہ جنگ میں دیکھکر اظہار فخر کرنے والا ہے فخر کرنے والون کا میں تمکو ذلیل و خوار کرونگا معرکہ جنگ مین اپنی تلوار اور سنان سے اور میں قتل کرونگا تم میں سے ہر ایک باغی عہدہ جو و خود پسند کو راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسی طرح ہر ایک امیر و افسر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے گروہ سے آکر نازل ہوئے یہانتک کہ جتنی جماعتیں امیر خالد نے آگے پیچھے بھیجی تھیں سب پوری ہوگئیں اور امیر خالد یا بقیہ امرا ہنوز متاخر تھے تا آنکہ رات ہوئی جمیع صحابہؓ باہوش رہے پھر جسوقت صبح ہوئی تو ضرار بن الازور و دیگر امرا نے امیر عاصمؓ سے کہا ہم گمان کرتے ہیں کہ تم لوگ اس قلعہ کا محاصرہ کیے ہوئے ہو و حال آنکہ دشمن تمھارے اپنے خورد و نوش میں مشغول ہیں یعنی سلطین بن ابی

پس جیسی کہ تفصیل سے لکھی جا چکی ہے ان سات صحابہ نے باتمام جماعات طرف ابواب قلعہ کے رجوع کی اسوقت عمرو نے
یہ ابیات پڑھنے لگے شعر سأضرب فی العلج بکل عضب ۞ شدید البأس ذو حد صقیل ۞ واضرم
فی علوج الباب نارا ۞ وارمی القوم فی الخطب الجلیل ۞ واترک دارهم سنخرابا ۞ ولم اترک
لهم ابدا مقیل ۞ فویل لهم ویل ثم ویل ۞ لهم منی اذا اشتد الصهیل ۞ ساقتل کل باغ کان منهم
بکل مثقف والباتر الطویل ۞ یعنی قریب ہو کہ میں بیدینوں کو قتل کرونگا تمام شہر کو وہ سخت تا
ضرب ہوا اور تیرو مدافع تر ہوا اور درو شر کرونگا میں بالائے ابواب کے تیلون اور مین ان لوگون
اس قوم کو ہمیشہ واسطے سے ان میں ایسی جو سخت کہ وہ ہیں اور مین انکے گھرون کو چھوڑونگا ایسے ویران
و خراب افتادہ اور چھوڑونگا انکے لیے بھی کچھ نہیں ... انکو چھوڑ دیا ہے ... اور واسطے ہے
انکے لیے میری جانب سے ... اور قریب ہے کہ انمین سے ہر ایک باغی کو
مین قتل کرونگا تیغ تیز ... اسی طرح وہ امرا ان ابیات و اشعار سے ترنم
... اور قتال شدید مین مشغول رہا اسوقت تمیث و ستون کی
جوش میں ... تب بطلیوس نے بطارقان شدید الحرب کو جمع کیا اور وہ خود بھی بڑا شہسوار و مرد کار زار تھا جیسا کہ
حال اسکا سابق مذکور ہوا غرض وہ بطلیوس باب ... کا پھاٹک کھلوایا اور اسی دروازہ سے مع جماعت کثیر کے نکلا اور وہ
شدت طیش و طیش میں گھوڑے کی پشت پر آگ کا شعلہ سا نظر آتا تھا اور تیر اندازون کا پرا اسکے آگے آگے تھا کہ وہ
تیر مارتے چلے آتے تھے اور جو لوگ برجون پر موجود تھے وہ اوپر سے فلاخن اندازی کرتے تھے چنانچہ اس ہنگامہ شدید مین بہت سے
اہل اسلام مجروح ہوئے اور ایک قتل عظیم ہوا اور بقیہ امرا جو ابواب متفرقہ پر تعینات تھے انکو اس حال سے اطلاع بھی نہ تھی
یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون مین سے کام آ گئے تھے اسوقت امرا و صاحبان نشان آ گئے اور ایک بیدین بطریق
عظیم بطلب مبارز آگے بڑھا تب اس سے لڑنے کو مغیرہ بن شعبہ اپنے پرے سے باہر آئے اس بطریق نے ان پر حملہ
کیا پھر ان دونون مین قتال شدید ہونے لگی اور مغیرہ نے جو اسکو ایک ہاتھ زور سے مارا تو انکی تلوار ٹوٹ کر ہاتھ
سے گر پڑی اور وہ بطریق انکی طرف دوڑا اور چاہا کہ وار کرے دفعتہ ایک سوار پیش آیا اسکے ہاتھ مین تلوار کھنچی ہوئی تھی
اسنے وہ تلوار مغیرہ کی طرف پھینک دی اور بڑھا سو وہ عبد الرحمن بن ابی بکرؓ تھے تب مغیرہ نے وہ تلوار انکے
ہاتھ سے لی اور اس بطریق کو ماری مگر وار خالی گیا اور وہ مغیرہ سے پھر گیا پھر دونون باہم چمٹ گئے ہرچند
مغیرہ نے چاہا کہ اسپر مسلط ہوں مگر وہ انکے داؤن پیچ کو اپنے اوپر سے دفع کرتا تھا اور بچا جاتا تھا جب ضرار بن الازور
نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر صفون کے درمیان سے پیدل دوڑتے ہوئے بطریق کے قریب آ پہونچے اور
ایک ضرب تلوار کا مارا کہ اسکی ناک کٹ گئی اور وہ مغیرہ کو پکڑے ہوئے زمین پر گرا اسوقت رومیون نے ضرار و مغیرہ پر

ہجوم کر کے چاہا کہ دونون کو قتل کرین ناگاہ تین سوار نفین جیرتے ہوئے آپڑے ایک تو عبدالرحمان بن ابی بکر
تھے اور دوسرے عبداللہ بن عمر اور تیسرے مقداد بن الاسود تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب ان لوگون نے اُن
اشقیا کو اُنکے مرکز و مقام سے ہٹا دیا اور اُن رومیون مین سے تین نفر کو قتل کیا اور اُنکے لشکر کو پراگندہ کر دیا پھر
اُسوقت ضرار نے اُس بطریق کو قتل کیا تب اُسجگہ سے عبدالرحمان بن ابی بکر اپنے لشکر کی طرف پھرے اور ضرار بھی
اُن تینون مقتول کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر پھر آئے اور مقتولون کا رخت و سلاح بھی لے آئے چنانچہ اُنکا تو یہ
ماجرا تھا اور اُدھر وہ دشمن خدا لطلوس کبھی تو میمنۂ لشکر اسلام پر حملہ آور ہوتا تھا کبھی مارتا ہوا میسرہ پر جاتا تھا آخر
سامنے آکر مبارز طلب ہوا تب اُس سے لڑنے کو مقداد بن اسود الکندی نکلے اُسوقت دونون مین خوب معرکہ آرائی
ہوئی اور دونون نے باہم خوب جولانی و نیزہ بازی کی چنانچہ مقداد کہتے تھے کہ مین نے بہت سے ملک سے مقابلہ کیا اور
اکثر قلعے فتح کیے اور حروب کثیرہ مین شریک ہا چہ با ایام جاہلیت وچہ بزمان اسلام مگر لطلوس سے زیادہ تر خداع و شجاع
مین نے کسی کو نہین دیکھا اور نہ دیکھا کسی کو سخت حرب سخت گیر پایا غرضکہ اُن دونون نے اس زور و شور سے اور سعد مقابلہ
کیا کہ دونون کے گھوڑے شل ہو گئے مقداد کہتے ہین کہ اُسوقت وہ لعین مجھسے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تو اس گھوڑے پر کیونکر
قتال کرتا ہو حال آنکہ وہ تین ٹانگ کا ہے تب مین نے باعث اپنی شفقت کے اپنے گھوڑے پر یعنی مجھے اپنے گھوڑے پر بڑی
شفقت تھی تو مین نے جھکایا تاکہ گھوڑے کے پاؤن کو دیکھون ناگاہ اُسنے ایک ضرب تلوار کی بڑے زور سے لگائی کہ
میرا خود و سپر بچہ کا مگر میرے سر تک اثر زخم کا پہونچا اور اُسنے جانا کہ مین قتل ہو چکا تب اُسنے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری
تا آنکہ مقداد ہوشیار ہوئے اور اُسکا پیچھا کیا اور اُسنے اپنے اُسی گھوڑے کو جسکا ذکر متقدم ہوا[1] تیز کر کے چلا اور
اُسکے اصحاب نے اُسکو اپنے حلقہ مین کر لیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جس وقت مردم فریقین اس
قتال شدید مین مشغول تھے کہ ناگاہ امیر خالد بن الولید مع اپنے امراء ہمراہی کے داخل ہوئے اُسوقت صدا ے
تہلیل و تکبیر کا نعرہ و شور پڑ گیا اور صلوٰۃ و سلام کا اوپر خیر الانام کے اعلان ہوا اور قوم کے آگے آگے
امیر خالد بن الولید یہ اشعار رجز مین پڑھتے آتے تھے شعر رعی اللّٰہ صَباً لِلّقا جاءَ لِیَسرعَ ؛ وَصَبَّ عَلَی الفُرسانِ
بالخَطِّ یَقرعُ ؛ وَمَن بَاعَ لِلّٰہِ المُہَیمِنِ نَفسَہُ ؛ وَکانَ اِلَی الہَیجاءِ بالامرِ الوَعُ ؛ فَوَیلَکَ یا لَطلوسُ مِن سَیفِ خالِدٍ
اِذا اِشتَدَّ الہَیجارُ وَالحَربُ یَرفَعُ ؛ فَلا رَحِمَ الرَّحمانُ لِطَلوسَ کافِراً ؛ وَالعَنہُ مِن کُلِّ قَومٍ وَمَجمَعٍ ؛ فَاِن قَدَّرَ
والمَولیٰ ساحَربَ دارَہُ ؛ وَاترُکُہا مِن بَعدِہِ وَہِیَ بَلقَعُ ؛ بِجَنَّۃِ یُمنٍ اِذا ما حَبَتہُ ؛ یُحُوی لَہُ کُلُّ العِبادَۃِ
وَتَخشَعُ ؛ یعنی جیسا ہی خدا نے ان گھوڑون کو آب و علف پرورش کی ہے اس گلۂ اسپان کی ہوا ے
حرب کہ وہ سریع السیر و گرم رو ہین اور عطا پاشی کی ہے خدا نے ان شہسوارون پر کہ وہ بہرہ وری و زور مندی
سے نیک فال ہین یا یہ کہ عطا پاشی کی ہے ان شہسوارون پر بہرہ مندی و زور وری سے کہ وہ بفال

[1] گھوڑا جسکا ذکر متقدم ہوا یعنی وہ گھوڑا جسکو والی حبشہ نے بخشا تھا

نیک عمال و نیکو کار ہوں اور لیے بہترین عمال تیرے دوستوں میں اور دشمنوں کی شکست و تیغ زنی کرنے ہیں اور جو شخص اپنی جان نثار
کرتا ہے یعنی جانبازی کرتا ہے واسطے رضائے خدائے مہیمن کے تو وہ جنگ کی طرف جانے اور آمادہ جنگ ہونے میں
بہ اسلیح امر ہوتا ہے لیس اے بطلوس تیری ہلاکی بہ سیف خالد ہے جس وقت کہ ہنگامہ جنگ گرم اور معرکہ حرب
برپا ہوا ور خدا رحم نہ کرے بطلوس کا فر پر اور ہر ایک قدم و ہر جماعت کی جانب سے اسکو لعنت کرے یعنی لعنت کرا دے
پھر اگر خدا نے مجکو مقدور دیا اور اسپر قدرت دی تو عنقریب اسکو خانہ خراب کرونگا بعد ازان اسکے خانمان کو ایسا
چھوڑونگا کہ وہ کوہ دیوا اور ویرانہ پڑا رہیگا اور باعث تیزی تیغ یمانی کے جسمین اسکو سیان سے کھینچونگا
تو اسکے سامنے نالہ و فریاد کرینگے سب دشمن اور الحاح وزاری کرینگے راوی رحمۃ اللہ نے کہا کہ بعد ازان
خالد نے اور انکے اصحاب نے بجد شدید مقاتلہ کیا اور بطلوس نے بھی سخت قتال کی کہ اسنے اور اسکے اصحاب نے
بہت سے لوگون کو قتل کیا اور بہت مردان کار کو زمین پر ڈالا پھر اسوقت امراے لشکر اسلام اور اصحاب رایات حملہ آور
ہوئے اور مابین باب و جبل قریب تل احمر کے جنگ عظیم برپا کی تا آنکہ امیر خالد دفعۃً بطلوس پر پھر پڑے اور اسپر حملہ کیا
اور جب وہ میسرہ کی طرف جاتا تھا تو خالد ادھر دوڑ مارتے تھے اور میسرہ سے میمنہ پر اسکو بھگا لیجاتے تھے پھر آسی
دار و گیر میں درمیان صفون کے اسکو گھیر کر اسپر وار کیا مگر وہ چالاکی کرکے درمیان سے نکل بھاگا اور اپنے قلب لشکر میں
گھس گیا کہ اسکے اصحاب نے اپنے حلقے میں کر لیا اسوقت امراے لشکر اسلام تو اس قوم میں تلوار کرنے لگے اور خالد نے
بطلوس کا تعاقب کیا تب اسنے اپنا گھوڑا طرف باب قلعہ کے بھگایا اور اندر گھس گیا اور اسکی قوم بھی اسی کے
پیچھے بھاگی جاتی تھی یہانتک کہ وہ بھی سب دروازہ تک جا پہونچے اور مسلمانون نے بھی پیچھا کیا اور پھاٹک پر بڑی
لڑائی ہوئی کہ رومیون میں سے تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوے اور باقی اندرون قلعہ گھس گئے اور پھاٹک مضبوط بند
کر لیا اور قفل لگا دیا اور بالاے سوار یعنی فصیلون پر چڑھ گئے تب اہل اسلام وہان سے پھرے اور درمیان معرکہ سے
پانسو نفر گرفتار کر لائے اور انکو سامنے امیر خالد کے پیش کیا اور انمین سے بڑے بطریق تھے آخر انپر عرض اسلام کیا گیا
یعنی انکو اسلام کی طرف دعوت و طلب کیا مگر جب انھون نے انکار کیا تو انکی گردنین ماری گئین و بعد ازان جب مسلمانون
نے اپنے قتلی کا تفحص جو کیا تو وہ سب دو صد و ہشتاد مرد شہید ہوئے تھے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ
احوال تو اہل اسلام کا تھا اور ادھر بطلوس سخت ہم و غم میں مبتلا ہوا اور اسقدر اسکو قلق و صدمہ ہوا کہ شرح و بیان سے
باہر ہے آخر اسنے دربارہ جمع کرنے بطارقون کے حکم کیا پھر جب وہ سب مجتمع ہوئے تو اسنے انکے سامنے امراء عرب اور انکے
معرکہ حرب کی شکایت پیش کی اور کہا اب تمھارے نزدیک راے صواب کیا ہے ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے
حضور میں حاضر ہیں جس وقت آپ ہمکو حکم قتال کرین تو ہم بالاے فصیل سے انکے ساتھ قتال کرین اسنے کہا اب میں تمکو ایک
امر کی تدبیر بتاتا ہون اور وہ تدبیر آزمودہ کاران و عارفان حرب کی ہے بعد ازان اسنے براے اجتماع مردم خاص و عام کے

حکم دیا تا آنکہ اعلیٰ و ادنیٰ سب حاضر آئے سوائے اُن لوگون کے جو ابواب قلعہ پر تعینات تھے پھر جب یہ سب مجتمع ہوئے تو
اُسنے کہا میرا عزم یہ ہے کہ آج ہی شب کو ہم سب ملکر اِس قوم پر ہجوم و نرغہ کردیوین اور اُنکے مکانون مین اُنکو جا لیوین
کیونکہ رات مصوب ہوتی ہے یعنی اُسوقت اُنکو معلوم بھی نہوگا کہ یہ کیا ہوا اور کون کدھر ہے اور تم اپنی راہین بلد کی غیر اُن
سے زیادہ تر جانتے ہو درین صورت تم مین سے کوئی باقی نہ رہے مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے سلاح و ساز حرب سے چست ہو کر اپنے
اپنے طرف کے باب سے میرے ساتھ ایک ہی دفعہ نکل پڑے تا ہم سب یکبارگی اُنپر جا پڑین اور مین بنفس خود مع اپنے
اصحاب خاص کے باب لبا سے نکلونگا اس صورت مین مجھے امید ہے کہ مین اپنی نہایت مراد کو پہونچونگا اور جسوقت ولدان شیخ دونگا
اور جب اول لیل ہم اُنکو ہلاک کر ڈالینگے اور بھگا دینگے تو کیا عجب ہے کہ ہم اُنکے اسیر تک جا پہونچین اور اُسکو اسیر کرکے اپنے مقصد پر فائز
ہون اُن لوگون نے جواب دیا کہ حُبًّا و کرامةً یعنی ہم اِس امر کو دوست رکھتے ہین اور بدل و جان قبول کرتے ہین تب بطلوس نے
ایک گروہ کو طرف باب جبل کے بھیجا اور ایک غول طرف باب فندوس کے اور ایک جماعت کو باب المشرق کیطرف بھیجا اور اپنے
قوم سے اور اُن لوگون مین سے جو صاحب شجاعت تھے اپنی ہمراہی کے لیے انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیا اور ایسا ہوا کہ قبل روانگی
گروہون کے سب سے کہدیا تھا کہ مین ناقوس والون سے حکم کرتا ہون تا وہ جسوقت باب سے نکلون وہ سب یکبارگی بجادین
تو تم اپنے اپنے باب سے سب ایکساتھ ایکدفعہ نکل پڑنا اور خبردار جس امر کا مین تمکو حکم کرتا ہون اُسکی بجا آوری مین فرق
نہ کرنا غرضکہ وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر جاکر منتظر اور گوش بر آواز رہے اور اُسنے ناقوس والون کو فصیلون اور برجون پر چڑھوا دیا
کہ وہ بانتظار اشارہ بادشاہ کے مستعد رہین تا آنکہ قوم نے خروج کیا یعنی قلعے سے باہر آئے اور بطلوس بھی بیست ہزار سوار
شجاعت شعار سے دروازہ سے برآمد ہوا اور سب کے تئین تاکید کی کہ تم اپنی روانگی و رفتار مین تعجیل کرو اور جب اِس قوم تک
جا پہونچو تو یکبارگی اُنپر نرغہ کردو اور اُنکی گردنون پر تلوارون اور خنجرون کو رکھدو اور جو کوئی اُنمین سے براے امان
فریاد و فغان کرے تو تم ہرگز نسنو اور کسی کو باقی نچھوڑو الا یہ کہ اگر امیر قوم ہو تو اُسکو زندہ اسیر کرلو اور تم مین سے
جس کسی کو وہ صلیب نظر آوے جو اُنھون نے ہمسے سلب کرلیا تھا تو وہ لے لیوے اور جو کوئی اُس صلیب کو میرے پاس
لاویگا مین اُسکے ساتھ بہت بخشش کرونگا بعد ازان بطلوس نے سارے ناقوس والون کو حکم کیا کہ سب ملکر ایکساتھ ہی
بجاوین جب اُنھون نے بجایا اور جملہ ابواب پر صدا پہونچی تو دربانون نے دروازے کھولدیے اور وہ سپاہ جو ہرایک باب پر
تعینات تھی اور وہ جماعت قوم جسکو بطلوس نے ہرایک باب پر بھیجا تھا وہ سب آواز ناقوس سنکر اپنی اپنی طرف سے نکل پڑے
اور بطلوس اپنی طرف سے چلا اور ادھر مسلمانون نے جب صداے ناقوس سُنی تو فوراً اپنی اپنی جا اور اپنے اپنے بسترون سے
اُٹھ اُٹھکر ہتھیاران پکڑ لیا اور بیدار و ہوشیار ہو رہے اور مانند شیران مست کے باشتیاق شکار انتظار مین بیٹھے اور ہنوز وہ قوم شقی پاس
نہ پہونچنے تھے کہ یہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست ہوگئے مگر یہ کہ اُسوقت ترتیب صفوف نہوئی تھی تا آنکہ وہ قوم
تاریکی شب مین آگے بڑھے اور امیر خالدؓ نے جسوقت وہ صدا سنی تھی اور ایسا امر دشوار دیکھا تو بجناب اقدس الٰہی فریاد کرتے تھے

وتحنی لک المقام کہ واخوتاہ واشوقاہ واسلاماہ التیہ قومی ورب الکعبۃ اللہم الطف العیشم بعینک محمد النصر ثم علی عدد وهم ولا تسلمهم الا انتر عفونک یعنی اے پروردگار فریاد ہے اسے محمد فریاد ہے اے اسلام فریاد ہے قسم ہے رب کعبہ کی میری قوم مبتلاے کید و فتنہ کفار ہے اسے پروردگار تو انکی طرف یعنی مسلمانوں کی طرف اپنی اُس چشم بیدار سے نظر کر جسکو کبھی خواب نہیں اور انکے تئیں انکے دشمنوں پر منصور و مظفر کر اور انکو اپنی خلق میں بدترین خلق کے حوالے نہ کر و بعد ازان خالد بن رافع ایسی جا سے حرکت کی اور یہ ہمہ صبر تھے کہ نہ اپنا خود پہنے تھے اور نہ شدت اضطراب سے ہتھیار لگائے تھے اور اسی حال سے اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے **شعر** فاض دمعی و اعتراني حزني : و حنت حسرتي وبرا في نحنی : رب سلم سلم من نزول المحن : وانصر الاسلام یا ذا المنن : بالنبي الهاشمي الصدقی : احمد المبعوث بالصدق ی : یعنی اشک میرے روان ہیں اور مجھے میرے حزن نے گھیر لیا ہے اور میرے سینے نے تنگی کی ہے اور سرشکستگی و سختی میرے تئیں پیش آئی ہے اور اے میرے پروردگار بچا تو بچا دے نزول اندوہ و بلا سے ہمکو بچا دو اور اے ذوالمنن[1] نصرت اسلام کر بطفیل و برکت نبی ہاشمی و عادق کے جو احمد مختار و طہ اور وہ مدنی ہیں **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان امیر خالد پیش از دخانہ عبادت مع ایک جماعت پانسو شہسوار ابرار آزمودہ کارزار کے باب توما تک پہونچے انمین مثل ان لوگون کے تھے یعنی فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث و عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب مقداد بن الاسود و زید بن ثابت و عبد اللہ بن زید و مسلم بن عقیل و ابوذر الغفاری و عبادہ بن الصامت و مجیر بن مسلم و عقبہ بن نافع و مغیرہ بن شعبہ و مسیب بن نجبۃ الفزاری رضی اللہ عنہم اجمعین اور جب وہان پہونچے تو مسلمانون نے نعرۂ تہلیل و تکبیر بلند کیا اور وہ قوم جو بالاے اسوار یعنی فصیلون پر چڑھے تھے وہ اپنی زبان میں لعطرو لات زنی کر رہے تھے اور وہ لوگ شور و غل مچاتے تھے اور اُسوقت کافۂ مسلمانان نہایت ہوشیاری و جراری مستعد و آمادہ تھے چنانچہ خالد نے اُس قوم پر جو قلعہ سے باہر آئی تھی حملہ کیا اور ندا دی کہ اے مسلمانون تمھارے پروردگار کی جانب سے مددگار تمھارے پاس پہونچا ہے اور وہ شہسوار جرار اور جوانمرد کرار یعنی خالد بن الولید یون یہ کہکر درمیان جماعت رومیون کے مع اپنے اصحاب کے گھس گئے مگر یا وصف اسکے مشغول و مشوش قلب تھے نسبت امیر غانم اور براے بقیہ امراء کے جو ابواب پر مامور تھے اور خالد اُن سب کا غل و تشویش رہے تھے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے نقل روایت کی ابن عبد اللہ بن عون نے بواسطہ جابر بن سنان کے عقبہ بن عامر سے انھون نے کہا حال یہ تھا کہ رومی و نصاری بالاے حصار سے پتھر مارتے تھے اور تیر چلاتے تھے چنانچہ مسلمانون نے اُس دشمن خدا لطلوس سے ایسے صدمات عظیم اٹھاے کہ مثل اسکے پہلے اس سے کبھی نہ دیکھا تھا اور اول جو شخص مع اصحاب کے مسلمانون پر حملہ آور ہوا وہ لیطوس تھا اُسوقت مسلمانون نے وہ صبر کیا ہے جو صبر جوانمردون کا ہے یعنی اُس گھڑی

[1] ذوالمنن صاحب منت و کرم ۱۲ ہاشمی و مدنی لقب نبی اولاد ... [illegible]

انکا استقبال و استقرار پرسے جوانمردون کا استقلال تھا پھر بطلوس بڑی سخت لڑائی لڑا اور اُسی ہنگامہ مین کہنے لگا
کہ مجھے اُس شخص کے تئین دکھا دو اور بتا دو جسنے کل کے روز ہمارا صلیب لیا ہے یہ آواز اسکی جب فضل بن عباس نے
سُنی تو اُسکی طرف قصد کیا اور اُسکے مقابلے پر آکر کہنے لگا ہان وہ مین ہون مین نے ہی اُسکو لیا ہے اور مین ہی تیرا
غریم یعنی مدیون و مدعا علیہ ہون اور مین تم سب کو ہلاک کرنے والا اور تمھارے صلیبون کو چھین لینے والا ہون
مین پسر عم رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سُنتے ہی بطلوس نے اُنپر حملہ کیا جس طرح شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہے
اور کہا مین تیری ہی تو تلاش مین تھا و بعد ازان اُسنے تنہا اُنپر وار کیا پھر اُن دونون مین ایسی تلوار چلی کہ لوگون نے
اس طول ایام مین اُس شب کی سی مار اُن دونون کی کبھی نہ دیکھی تھی اور فضل نے بھی اس سے ایسا کچھ دیکھا کہ اپنی
تمام عمر مین نہ دیکھا تھا غرضکہ وہ دونون اسی معرکہ آرائی و زور آزمائی مین یہانتک مستقل رہے کہ نصف شب گذر گئی اور
اسی طرح سائر اکابر اسلام اُسکی قوم جماعت کے ساتھ بیچ کرّ و فرّ یعنی حملہ کرنے و بھگا دینے مین اور ضرب و رد یعنی
مارنے اور وار خالی دینے مین مشغول تھے اور اسوقت استقلال فضل کا استقلال جوانمردون کا تھا آخر فضل نے
اس دشمن خدا کو ایک ضربت بڑے زور کی ماری مگر اُسنے اپنے سر پر لی اور تلوار فضل کی ٹوٹ گئی اسوقت بطلوس
کی آرزو برآئی اُسنے جانا کہ مین اُنکو گرفتار کر لونگا ناگاہ دو سوار جرار آگے بڑھ آئے اور اُن دونون کے پیچھے ایک
غول سوارون کا تھا پھر ان لوگون نے آکر رومیون پر ہجوم کیا اتفاقاً اُن سوارون کے غول مین خولہ دختر ازور
خواہر ضرار بن الازور بھی تھین انھون نے روم کے دو سوارون پر حملہ کیا اور اُنکو زخمی کر کے زمین پر ڈالدیا اور اُسنے
بڑے بڑے دلاورون اور شہسوارون کو مجروح کیا آخر اسکو رومیون نے گھیر لیا اُسوقت وہی دونون شہسوار
اسلام جنکے پیچھے غول سوارون کا تھا خولہ کے پاس پہونچے وہ عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن جعفر تھے رضی اللہ
عنہم اور اُنسے پیچھے ابان بن عثمان بن عفان بھی تھے رضی اللہ عنہ تب اُنھین جنھون نے اُم ابان یعنی خولہ کو
اُس نرغے سے چھوڑایا پھر ان لوگون نے بطلوس کیطرف باگ پھیری مگر وہ اپنے پیچھے مڑ کر رومیون کے غول مین
ہو رہا اور بعبسا کی طرف پھرا یہانتک کہ اندرون شہر داخل ہوگیا اور رومی بالاے اسوار یعنی فصیل حصار سے سرگرم
کارزار تھے اور حال امیر خالد کا یہ تھا کہ وہ کبھی تو حملہ کرتے اور مارتے ہوے باب جبل پر جاتے تھے اور کبھی باب توما پر
اور کبھی باب فندوس پر پہونچتے تھے اور اُسوقت غانم بن عیاض الاشعری باب جبل پر تھے کہ اپنے ہتھیار لگا کر اُس قوم
کے مقابلے پر گئے اور انکے ساتھ دیگر امرا بھی تھے مثل مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و شرجیل و مسلم بن عقیل و زیاد
و عبد اللہ بن العباس و عمر بن ابی ذئب و عبد الرحمن بن ابی ہریرہ و مسیب و حارث بن مسلم و زید بن الحارث و ابو ذر الغفاری
و محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم پھر یہ سب اُسی باب کی طرف جدھر معرکہ تھا پھر پڑے اور آگے امیر اور پیچھے قوم بصداے تکبیر
نعرہ کرتے تھے اسدم ایک بطریق عظیم جسکا نام یوحنا تھا دس ہزار سوار سے نکل آیا اور اُسنے قتال شدید برپا کی و بناگاہ

رومیوں نے عبد اللہ بن عبادۃ بن الصامت پر نرغہ کیا اسگھڑی عبد اللہ نے بڑے زور کی جنگ کرنا کی قضارا
بالا سے ایک کس نے ایک لمبا پتھر گرایا کہ عبد اللہ بن عبادہ اس سے شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور اس باب کی لڑائی میں
اہل اسلام سے تخمیناً دو سو امرا و سوار کام آئے رحمہم اللہ اور رومیوں میں ہزار آدمی مارے گئے اور جس وقت انکا [illegible]
و دیگر امرا دروازہ پر ہجوم پر حملہ آور ہوئے تو اوپر بالا حصار سے پتھروں کی بڑی مار اور تیروں کی بوچھار ہو رہی تھی مگر بہادر
اسلئے منھ نہ پھیرتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ انکو مارتے ہوئے باب تک پہونچ گئے اور انمیں خلط ملط ہو گئے اور انسے بھڑ گئے
اسوقت حصار والے رومیوں کو اندیشہ ہوا کہ ہمارے پتھروں اور تیروں سے ہمارے لوگ ہلاک ہو جاوینگے تب انھوں نے
اپنے ہاتھ روک لیے اور دروازے والے رومیوں میں سے ایک قتل عظیم مارے گئے اور اسی طرح اودھر خالد بالاتفاق اپنے
اصحاب کے نرغہ ہجوم قتال تھے انکی ہر ضرب میں ضرار بن الازور آگے بڑھے اور حال انکا یہ تھا کہ وہ خون میں ڈوبے تھے اور
[illegible] زخم انکے جسم بدن پر تھے یہ حال دیکھ کر خالد نے کہا اے ضرار تمہارے پیچھے کیا خبر ہے انھوں نے
کہا کہ اے امیر [illegible] انکو خبر دیتا ہوں اس بات کی کہ آج کی شب میں نے ایک سو ساٹھ دشمن کو قتل کیا ہے اور میرے ہاتھ قوم
[illegible] شعار معلوم نہیں ہوا اور میں نے ان دشمنوں کو ایسا روک دیا ہو گا کہ وہ باب جس سے نکلے نہیں
پاتے ہیں اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ رات اس آفت کی تھی کہ لوگوں نے ایسی رات کبھی دیکھی اور ایسا ہوا کہ امیر [illegible]
باب توما اپنے اصحاب کے نرغہ کرکے داخلہ باب میں داخل ہو گئے اور لوگ اسکے پیچھے تلے ہو چکے وہاں بڑے دھوم کی
لڑائی پڑی او اس باب سے آگے ایک اور دروازہ تھا سو درمیان دونوں دروازوں کے دشمنوں کو بند کرکے ایک
جماعت رومیوں کی اسی کے اندر قتل کی پھر اس باب کے برج پر چڑھ گئے اسپر پانسو رومی تھے انکو بھی قتل کیا غرضکہ اسی
رات کو وہاں ہزار آدمی رومی مارے گئے اور اودھر باب فندوس پر زبیر بن العوام و عقبہ بن عامر و عبد اللہ بن ابی لہب و
مغیرہ بن شعبہ وغیرہ دیگر امرا تھے ان لوگوں نے اس باب پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی لڑے اسجگہ ایک سو بیس مرد سوا رکے ان
کے کام آئے اور باب توما پر امیر خالد تھے اور اودھر ہی بطلوس اپنی فوج کثیر سے نکلا تھا اور فریقین میں قتال شدید ہوئی
کہ مسلمانوں میں دو صد پنجاہ مرد کام آئے اور وہ مقام مشہد معروف پر اغر ہی پھر وہ شقیا اندرون قلعہ گھس گئے اور دروازے
بند کرکے حصار پر مستعد پیکار رہے یہ اول فتح بہنسا تھی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ کے ابی امامہ سے
روایت کی ہے کہ خالد نے بعد اس جنگ و فتح اول کے چار مہینے وہاں اقامت کی کہ نہ قتال کرتے تھے نہ انکو کچھ چھیڑتے تھے
پھر جب اہل اسلام طول مکث و درنگ سے تنگ ہوئے اور گھبرائے تو سب خالد کے پاس آئے اور دربارہ جنگ مشورہ کیا آخر
خالد نے انکو اذن دے دیا اور اس قتال ابواب میں جملہ چھ سو سوار شہید ہوئے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جس وقت
صحابہ نے خالد سے رخصت جنگ طلب کی تو وہ منع نہ کر سکے پھر صبح کو انھوں نے وہ سخت مقاتلہ کیا کہ ویسا کبھی سننے میں
نہیں آیا بالآخر اہل بہنسا پر حصار دشوار ہو گیا تب ان لوگوں نے بطلوس بادشاہ سے کہا کہ ابتو ہمکو تاب پیکار نہیں تحمل تعب

اول فتح بہنسا

حصار ہی پہ نشستے بطلوس نے انکو فہمائش کی اور تسلی دی کہ صبر و استقامت رکھو کیا عجب ہو کہ میں اسی حیلے سے عرب کے ساتھ
کوئی کید و مکر کروں و نیز ایسا ہوا کہ باشندگان بہنسا پر حصار و محاصرہ بہت دشوار گذرا تو مرزبان بازاری و عوام تمہاری
اُس بطریق کے پاس گئے جو مالک باب توما کا تھا اور اُس بطریق کا نام بھی توما تھا پھر اُن سبھوں نے اُس سے بیان کیا کہ اب تو یہ
حصار ہم پر بہت شاق و دشوار ہو گیا ہی سو ہم اپنا سارا مال تمکو دیتے ہیں تم ہمارے لیے دروازہ کھول دو کہ ہم نکل جاویں
اور عرب سے امان پاویں چنانچہ توما بطریق نے اُن کی اس بات کو قبول کیا اور رات کو اُنکے لیے باب الستر کھول کر باہر کر دیا
اور وہ سب دو سو تجار باہر نکلے تھے آخر یہ لوگ باب الستر یعنی اُس خفیہ راہ سے نکلے جو بطور منارہ سرنگ کے بجانب جبل نکلی تھی
اور خدمت میں امیر خالد کی حاضر ہو کر اس بات پر مصالحہ کیا کہ ہم تمہارے لیے دروازہ قلعہ کا کھول دینگے اور اپنے امر کو پوشیدہ
مسلمانوں سے کہ واسطے عوض امان کی پانچ ہزار جو شہرائی اور سب متاع دینے پر باہم معاہدہ کیا اور مسلمانوں نے ان
لوگون کے نام لکھ لیے تب وہ سب وہاں سے شہر کو پھرے اتفاقاً جس وقت ان لوگوں نے بطریق توما سے سازش
کر کے نکلے تھے اسوقت اُس جگہ پسر توما کا [illegible] حاضر تھا اُسنے یہ حال دیکھکر بطلوس بادشاہ سے
جا کر خبر کی تب بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام [illegible] ہزار بطریق ہمراہ اُسکے اُس باب پر جسکے کھولدینے کا وعدہ تھا
بھیجا کہ کمینگاہ میں چھپے بیٹھے رہو اور اُن لوگون کی حیلہ سازی کی خبر میرے پاس لاؤ چنانچہ یہ اشقیا قریب باب توما آئے
اور متفرق ہو کر ٹہلتے رہے ناگاہ جب یہ سب [illegible] مسلمانوں کے پاس سے پھر کر قریب دروازہ آئے تو بطریقوں نے
انکو پہچان کر دروازہ کھولدیا جب یہ اندر داخل ہوئے تو اُن سب نے جھپٹ کر پکڑ لیا اور قید کیا اور کھینچتے ہوئے بطلوس
بادشاہ کے پاس لے گئے پھر جب اُسنے انکو دیکھا تو بڑے زجر و قہر سے پیش آیا اور اُسنے تازیانے کوڑے منگوائے اور خود
یعنی عمود و ستونہائے آہنی زمین میں گڑوائے اور اُسمیں اُن سبکو بندھوا کر بڑی سختی سے پٹوایا اور اُنکا تمام مال و اسباب
جلوا دیا بعد ازان بنا بر احضار بطریق توما کے حکم کیا جب وہ حاضر لایا گیا تو اُسکو اور اُسکے اعوان و اصحاب کو بالائے
حصار چڑھوایا اور وہاں سولی گڑوائی اور بعد ایک شبانہ روز کے اُن سبکو دار پر کھنچوا دیا اور اُن سب کے سر دار پر
آویزان مسلمانوں کو دکھلائے اسوقت امیر غانم نے امیر خالد سے کہا دیکھو یہ لوگ ہمارے ذمی ہیں جنکو بطلوس نے قتل
کیا ہی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و اما خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ہر گاہ مسلمانوں کے لیے قلق عظیم و صدمہ شدید
تھا تب انھوں نے عمرو بن عاص حاکم مصر کو نامہ لکھا اُسمیں یہ درج کیا مَا سَبَبُ انْقِطَاعِ كُتُبِكَ عَنِّي وَأَنَا فِي قَلَقٍ عَلَى
الْمُسْلِمِينَ وَعَلَى خَالِدٍ وَمَنْ مَعَهُ وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَا تُرْسِلُ لِي إِلَّا بِالْفَتْحِ وَالْغَنَائِمِ وَإِنِ احْتَاجَ خَالِدٌ إِلَى
نَجْدَةٍ فَأَرْسِلْ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَدْ كَاتَبْتُهُ بِأَنْ يُرْسِلَ لَهُ جُنُودًا مِنَ الشَّامِ وَالسَّلَامُ یعنی کیا سبب ہی
کہ تمہارے خطوط ہماری طرف سے منقطع ہیں و حال آنکہ میں واسطے جمیع مسلمین اور خالد و اصحاب
خالد کے بہت قلق و اندوہ میں ہوں اور تمکو واضح ہو کہ تم ہمیشہ میرے لیے فتوح و غنائم بھیجا کرتے ہو

سوا اگر خالدؓ کو احتیاج کمک لشکر کی ہو تو تم ابو عبیدہ کو لکھو کیونکہ مین نے بھی اُنکو لکھ بھیجا ہی کہ وہ شام سے فوجون کو
خالد کے لیے روانہ کرین زیادہ والسلام غرضکہ جب یہ نوشتہ پاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو اُنھون نے اُسکو خالد کی طرف
روانہ کیا پھر جب خالدؓ نے وہ نامہ پڑھا تو کہنے لگے مین کمک و مدد سوائے حق تعالی کے اور کسی سے طلب نہین کرتا ہون و بعد ازان
جب خالد پر امر دشوار ہوا اور محاصرہ حصار بہت گران و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ وہ ہر روز گرد شہر پھر کر مقابلہ کیا کرتے تھے
اور مسلمانون مین سے ایک گروہ کثیر اوپر کے پتھر اور تیر سے کام آئے اور اس عرصے مین لطلوس نے بھی بارہا مسلمانون پر یورش کیا
تب امیر خالدؓ نے امیر غانمؓ اور مسلمانون سے کہا کہ بلا اشتباہ ہمارے اصحاب کے لیے یعنی ہمارے اصحاب مین دشمنون کی طرف سے جاسوس
و خبر رسان ہونگے یہ کہکے خالد سوار ہوئے اور اُنکے ہمراہ فضل بن عباس و مقداد و زیاد بن سفیان و غانم بن عیاض بھی تھے اور یہ لوگ
اپنے لشکر کے گرد پھرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ ایک عرب منتشر لشکر سے باہر ایک گلیم پر بیٹھا ہوا ہی تب خالدؓ نے اُسکو اجنبی و انجان
جان کر اُس سے پوچھا تو کن عربون مین سے ہی اُسنے کچھ جواب نہ دیا پھر امیر غانمؓ نے اُس سے کہا سچ بتا تیرے اہل و قرابت
مین سے یہان کون ہی اسپر بھی وہ چپ رہا پھر اُسکو حکم کیا پانی لے وضو کر اُسنے پانی لیا مگر وضو درست نہ کیا آخر اس سے
کہا نماز پڑھ مگر اُسنے نماز صحیح ادا نہ کی تب لوگ اُسکو مارنے لگے تو اُسکے اقرار سے معلوم ہوا کہ تین سو مردم جاسوس باب السر
یعنی خفیہ دروازہ سے جو راہ نہفتہ شہر تک کی تھی نکلے تھے اور سب تو پھر گئے یہ تنہا اُنہین کا باقی رہ گیا تھا آخر اُسکی گردن
ماری گئی تا آنکہ جاسوسون کا سلسلہ قطع ہو گیا لیکن ازان محاربہ بدستور برپا رہا اور ایسا ہوا کہ خالدؓ کے خیمے مین ایک غلام تھا
اُسکا نام فلاح تھا وہ ہر روز دو روٹیان جَو کی پکایا کرتا تھا ایک خالدؓ کے لیے ایک اپنے لیے چنانچہ اُسی عرصے مین خالد تین روز
کھانے کو جو بیٹھے تو دستر خوان خالی پایا مگر غلام سے کچھ نہ کہا اور اُنکے پاس کچھ خرمے تھے کہ اُس سے قوت کر لیتے تھے جب
تیسرے روز وہ خرمے بھی ہو چکے تو غلام سے کہنے لگے ای فرزند ہر آئنہ حقتعالے نے فرمایا ہی وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا
لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ یعنی ہمنے جسد بنی آدم کا ایسا نہین بنایا ہے کہ وہ کھانا نہ کھاوین یعنی قوام جسم حیوان بدون غذا
غیر ممکن اور تجھے تین دن ہوئے کہ تو نے وہ ہماری نان جوین نہین پکائی اور دستر خوان مین نہین رکھی اُسنے کہا ای میرے
آقا مین نے کسی روز بھی ناغہ نہین کیا مین تو ہر روز آپکے لیے روٹی پکا کر دستر خوان مین لپیٹ کر طبق خیمہ یعنی خیمے کے ٹپ مین
لٹکا دیتا ہون اور پھر کچھ دستر خوان مین نہین پاتا ہون یعنی آپ بدستور نوش کر لیتے ہین مین دستر خوان خالی پاتا ہون یہ سنکے خالدؓ نے
کہا اسمین کچھ اسرار اور کوئی امر عظیم ہی تب غلام سے کہا تو اس خیمہ پھر کر اپنے تئین پنہان رکھ اور دیکھ تو کون شخص ایسا کام کرتا ہی بعد ازان
جب صبح ہوئی تو امیر خالد سوار ہو کر از برائے قتال برآمد ہوئے اور غلام نے وہ دونون روٹیان تیار کین ایک آپ کھائی اور دوسری
اپنے آقا کی اُسی معتاد سے اُٹھا رکھی و بدستور تہ خیمہ لٹکا دی ناگاہ ایک بڑا کالا کتا شہر کی طرف سے آیا اور خیمے کے اندر جا کر اور منھ مین روٹی دابکر
چلا اور اُسکے پیچھے پیچھے فلاح غلام بھی ہو لیا یہانتک کہ وہ قریب ایک نالی بدرر وکے پہونچا پھر اُسمین وہ گھس گیا اور اس نالی سے
پانی نکلتا تھا اور وہ پانی باب البحر کی طرف سے زمین کے تلے تلے زیر دیوار شہر پناہ ہو کر جانب قبلہ سے اندرون قلعہ جاتا تھا اور وہ

حکایت جاسوس

حکایت غلام خالد رضی اللہ عنہ

جنتہ بحریہ خارج سے آتا تھا جب فلاح نے یہ حال دیکھا تو وہان سے پھر آیا اور خالدؓ سے بیان کیا یہ سنکے خالدؓ خود اسکے ساتھ
گئے اور اُس مقام کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے بعدازان امراء لشکر اسلام کے پاس جاکر اُنسے یہ ماجرا بیان کیا اور کہا
مین تم مین سے سو مرد لیے چاہتا ہون جو راہ خدا مین سرباز و جان نثار ہون وہ میرے ہمراہ چلین اور ایک گروہ دلاور
سخت حریف مقابل باب مستعد رہین کہ جس وقت ہم پھاٹک کھول دیوین تو فوراً ہمارے پاس پہونچ جاوین سنتے ہی
سو مرد اخیار و ابرار قوم سب آمادہ ہوگئے انمین عبداللہ بن عمرؓ و عبدالرحمن بن ابی بکرؓ و زید بن ثابت و عقبہ بن عامر
و مسلم بن عقیل و زیاد بن ابی سفیان اور انکا بھائی عتبہ و مسیب بن نجبہ اور انکا بھائی اور مقداد بن اسود و رافع
و البوذر بن العقیلی اور مثل ان اکابر کے جنکے ذکر اسامی مین بہ اندیشہ طول مقال کے اقتصار کیا اور خالدؓ نے ترتیب جنگ
مین عبداللہ بن جعفر و زبیر بن العوام اور انکے بیٹے عبداللہ کو اور فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و ضرار بن الازور
وغیرہ مثل انکے دیگر امراء کو محاذی باب کے مامور کیا اور خالدؓ مع ان سو بہادرون کے تا غروب آفتاب بجائے خود
ٹھہرے رہے اور بعد غروب اُس شب نہر تک پہونچے اور اُس نہر کے اندر پانی مین گھسے اور ان مین ہر ایک کے
پاس صرف ایک ایک چادر اور ایک ایک اپنی سپر تلوار تھی ولیکن اور آگے آگے امیر خالدؓ تھے اور جو کوئی اُس
موری سے پار نکل جاتا تھا دوسرا ادھر سے اپنی تلوار و سپر اپنے ہمراہی کو تھما دیتا تھا جب آپ نکل جاتا تھا تو پھر آپ بھی اپنی
سپر تلوار لے لیتا تھا یہان تک کہ ہشتاد مرد اُسی راستے سے پار اندر ور نکل گئے اور بیست نفر انمین سے باہر رہ گئے جو نہ
کہ اس موری مین انکی گنجایش نہوئی اور اُسکی راہ انکے بدن پر تنگ ہوگئی تب بحالت حسرت و افسوس پھر آئے
اس لیے کہ شہادت و فتح سے محروم رہے اور وہان وہ سب امراء جب تھوڑی سی رات گئی تو زیر دیوار جیب برج
اور پھاٹک سے جا لپٹے اور زور کرنے لگے مگر اُسکو اندر سے مستحکم پایا تب قلابہ و قفل توڑکر اندرونی پھاٹک کھولکر دیکھا
رومیون کو کہ وہ سب اسی آدمی وہان تعینات تھے اور وہ سب اُسوقت مخمور و متوالے تھے اُن سبکو ذبح کیا و بالائے
سور یعنی دیوارون اور فصیلون پر چڑھ گئے اور ایک جماعت نے کنجیان لیکر بیرونی پھاٹک بھی کھولدیا پھر سب نے
رومیون پر شرغہ کیا اور ایک جماعت کو بالائے برج مع بطریق برج کے قتل کیا اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا و اعلان صلوۃ و سلام کا
اوپر تشہیر و منبر کے ہونے لگا اور ادھر باہر والے مسلمان اُسی طرح جواب تہلیل و تکبیر کا دیتے ہوئے اندرون باب داخل ہوئے
اور بازار تک مارتے چلے گئے اور ایک جماعت دلیران شجاعت وثار بطرف قصر شاہی کے دوڑے پھر جس وقت بطلوس نے
یہ احوال دیکھا کہ مسلمانون نے اُسپر فتح پائی اور ابواب قلعہ پر تسلط کر لیا تو رومال اپنے گلے مین باندھکر محل سے نکل آیا
اور الامان الامان پکارتا تھا اور اسی طرح ایک طائفہ بطریقون کا بھی الغیاث الغیاث چلاتے تھے مگر خالدؓ نے انکار کیا کہ ان
لوگون کی نسبت تو آمادہ قتل ہوئے اور بطلوس کو اسیر کر لیا اور اُس سے کہا اے عدو اللہ تیرے لیے میرے پاس امان نہین ہے
ہان مگر اُس صورت مین کہ تو اسلام لاوے و بعدازان بطریقون مین سے جو جو بڑے سرکش تھے انکے سر تیغ سے اتارے اور جنکو

اسامی بعض صحابہ

فتح قلعہ و حاضری بطلوس

سپاہ رومی سے اس معرکہ میں تقریباً تین ہزار آدمی مارے گئے اور مسلمانوں میں سے اُس شب کو اندرون شہر بیست
اور دروازوں پر اور برجوں پر قصر کے سب [illegible] موجود تھے اور چہار مرد کام آئے اور اُسوقت امیر غانم بن عیاض و دیگر
امرا جو آگے گئے تو اُنکے آگے رعایا کے ملید حاضر ہوکر بالحاح و زاری امان مانگنے لگے آخر امیر غانم نے اُنپر نرمی و رحمدلی
کی اور انہیں عالم میں لطلیوس بھی درپیش امرا بتملق و لجاجت تمام پیش آیا تو رائے امراء دربارہ امان وہی کے رائے امیر خالد
پر غالب ہوئی [illegible] کہ اسنے شرائط ذیل پر مصالحہ کیا اور وہ شروط یہ ہیں کہ ایک لاکھ مثقال ذہب احمر یعنی
زر سرخ ادا کیا اور [illegible] یعنی نقرۂ سفید اور دس ہزار وسق گندم و جو پس یہ جملہ اشیا سال آیندہ سے
جزیہ سالانہ مقرر کیا ولیکن امیر خالد ان چیزوں کی نسبت کسی بات میں راضی نہوئے اور چھوڑنا لطلیوس کا منظور نہ تھا
مگر یہ کہ امرا کی رائے نے انکی رائے پر غلبہ کیا کہ وہ سب امیر خالد کے پاس آئے اور کہنے لگے ما نراک الا اشفق
منا علینا یعنی ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ہم سے زیادہ ہمپر شفیق ہیں اور ہم سے زیادہ آپ ہمپر خائف ہیں مگر ہماری
رائے یہ ہو کہ [illegible] اسی شہر میں خیام ہمارا [illegible] اور ہمیں قیام کریں اور آپ یہ حال بخدمت خلیفہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے لکھ بھیجیں اور اس سگ کو اور اسکی جماعت کو تا ورود جواب وصول حکم مقید بحراست رکھیے چنانچہ
خالد نے نامہ لکھا اور اسمیں سارا ماجرا مشرح کیا پھر جب یہ نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچا تو انھوں نے اسکا
جواب [illegible] لکھا کہ تم اس سے عہد واثق لے لو اور بقول و قسم اس سے اپنا امر مستحکم کر لو اور جن اشیا پر وہ
[illegible] قبول کرو اور اسکو چھوڑ دو اور جو جو لوگ الغیاث الغیاث پکارتے ہوں انکو بھی پناہ دو اور اگر تم
[illegible] نصرت [illegible] چنانچہ جب یہ جواب آیا تو خالد نے موافق حکم کے عمل تو کیا مگر دل انکا
[illegible] اقرار نامہ و توثیق مراتب شرائط کے اسکو اور اسکے بطریقوں کو
چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ مسلمانوں میں سے سوائے [illegible] سوائے تحصیل [illegible] مال جزیہ کے اور کوئی انہیں
بودوباش نکرے غرضکہ بعد انعقاد ان شروط کے اہل اسلام سب بیرون شہر نکل گئے اور اسکے پاس یہ اشخاص باقی
رہ گئے مثل [illegible] بن زید السلمی و خولہ بن ساعدی الکندی و قیس بن سعید الجہنی اور دو سو سوار صحابہ جرار سے
اور لطلیوس [illegible] لشکر اسلام میں ہر ایک امیر کے پاس آمد و رفت کرتا تھا اور انکو
[illegible] لشکر اسلام میں کوئی امیر ایسا باقی نرہا جسکو اسنے اپنے تحف و ہدایا سے
شاد و خوشدل [illegible] فضل بن عباس و مقداد و عبد الرحمن بن ابی بکر و زبیر بن العوام یہ لوگ اسکی طرف سے
اطمینان [illegible] پھر اسی طرح یہ لوگ وہاں [illegible] مقیم رہے اور اس عرصے میں لطلیوس نے رسد و خزانہ وغیرہ
محتاج اپنا جمع کر لیا [illegible] اسنے اپنے قوم سے جنپر زیادہ تر وثوق و اعتماد رکھتا تھا بلوا کر دربارہ
قتل مسلمین [illegible] مشورہ کیا جب رات ہوئی تو اسنے ہنگام غفلت یعنی جب وہ امرا و صحا

جو حوالی شہر میں مقیم تھے سونے لگے تو ہزار بطریق سے جا کر اُنپر ہجوم کیا اور اُنکی مشکیں باندھ لیں اور اُنکے منھ میں
ڈھاٹا باندھ دیا اور ڈاٹ لگا دی کہ غل نہ کر سکیں اور اُنکو سوتے ہوئے خبر منہوئی تھی مگر جبکہ اس حال سے اُنکے سینوں پر
تلوار دھری گئی پھر اُنکو بیچ شہر میں لیجا کر قتل کرنے لگے اُسوقت واقعہ عظیم برپا ہوا اور خالد مع اپنے اصحاب کے وہان سے
بعید پر تھے اور زبیر جو سوتے تھے تو صدا سُنکر بیدار ہوئے اور کہنے لگے وَاخَيْبَتَا وَ رَبِّ الكَعْبَةِ یعنی برب کعبہ کہ ہم
نصیبا سے مصیبت ہوئے پھر وہ سوار ہوئے اور اُنکی زوجہ بھی مع دیگر نسوان سوار ہوئیں اور اُن عورتوں نے
قتال شدید کی اور وہ دشمن خدا الطلیوس لنے بائیں مارتا ہوا حملہ کر رہا تھا اور لوگ بکثرت قتل ہو رہے تھے اور رات بہت
تاریک تھی اور خالد کہتے تھے اے قوم کیا میں تم سے نہ کہتا تھا مگر تمنے خالد کی نہ سُنی یعنی الطلیوس کے چھوڑنے میں تمنے میری بات
نہ مانی اور اُسوقت زیاد بن سفیان نے اور اُنکے بھائی ہبّار و میسرہ بن مسروق و فضالہ بن عبد شمس و عقیب بن یعقوب
و عبادہ بن تمیم و جندبۃ الکلابی وغیرہ نے جو وہان ایک ٹیکرے پر جا کر پناہ لی تھی جب دیکھا کہ طایفہ روم نے مسلمانوں کو
ہر جگہ سے گھیر لیا اور یہ قتال شدید قتل کر رہے ہیں تو زیاد اس ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُنکے پیچھے اُنکے اصحاب تھے ناگاہ
ان سبھوں کو بھی رومیوں نے گھیر لیا اور اُنکے گرد اس طرح احاطہ کر لیا جیسے کسی جگہ کو دیوار سے گھیر لیتے ہیں اور زیاد وغیرہ
اصحاب کو شہید کیا رحمہم اللہ اور اُسوقت نسیبۃ الانصاریہ و امّ ابان و ہما بنت ابی بکر و نعامۃ بنت المنذر اور مثل انکے
دیگر نسوان شجاعت توامان نے مردانہ وار قتال شدید برپا کی اور اس ہنگامہ میں ایک جماعت مسلمانوں کی قتل ہوئی
اور اس آن امیر خالد اُن اشقیاء پر ایسا حملہ کر رہے تھے کہ صف میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اُلٹ رہے تھے
یہاں تک کہ وہ اور دیگر امراء لشکر اسلام دشمنوں پر غالب آئے اور اُنکو باب قلعہ تک بھگا لے گئے اور دشمن سے
ایک مقتلہ عظیم قتل ہوئے اور وہ دشمن خدا الطلیوس مع اپنے اصحاب کے بھاگ کر قلعہ میں گھس گیا اور دروازے بند
کر لیے اور جب صبح ہوئی تو اُسنے لوگوں کو برائے حصار اُن ماسورین کے حکم کیا جو اندرون حصار محصور تھے یعنی فضالہ
بن زید وغیرہ دو سو سوار جو درمیان شہر مقیم تھے اُنکو طلب کر کے برج پر چڑھوا دیا اور سطح برج پر اُنکی گردنیں مارین کہ وہ
سب شہید ہوئے رحمہم اللہ یہ حال دیکھکر مسلمانوں پر نہایت شاق ہوا اور جو کچھ اس دشمن خدا نے صحابہ کے ساتھ کیا
سخت دشوار گذرا بعد ازان خالد مع بقیہ امراء و اصحاب جائے معرکہ پر آئے اور شہیدوں کی لاشیں جہان پڑی ہوئی
دیکھیں اور زیاد بن ابی سفیان رحمہ اللہ کو جو پایا تو اُنکے بدن میں بیس زخم سنان اور چالیس ضرب شمشیر کی دیکھکر
خالد اور امراء و اصحاب زار زار روئے اور اسی طرح اُنکے بھائی ہبار کی نعش دیکھی تو اُنکے سر میں بیس ضرب شمشیر کی نظر آئیں اور
ایک ضرب جو کہ ران پر پڑی تھی تو ران کٹ گئی تھی اور اُسوقت خالد از برائے زیاد خصوصاً و برائے سائر شہداء عموماً ان ابیات سے
مرثیہ خوانی کرتے تھے **شعر** هَمَا مِي دُمُوعِي كَالسَّحَابِ تَهمَعُ ۞ وَقَلْبِي مِن فَقْدِ الاَحِبَّةِ يَقْرَعُ ۞ وَاَظْلَمَتْ الدُّنْيَا عَلَي نُورِ
عَبْرَتِي ۞ وَكَادَ فُؤَادِي بِالجَوَى يَتَقَطَّعُ ۞ لِفَقْدِ زِيَادٍ وَافْتِرَاقِ البَيْنِ مُهْجَتِي ۞ وَغَابَ هَوَا لِي حِينَ غَابَتْ مَصْرَعِي

لقد کان فی لحاظہا مع صابرًا ۞ یزلزل ارکان العداو یضعضع ۞ و قد کان مقدام الفوارس کلہا بکل مکان
لا عادی تجمع ۞ یحیی الحمد یوما فنظرتہ مقلتی ۞ و اخفیا منہا من امنی الدمع تدمع ۞ الا سید امن ال ہاشم
لم یزل ۞ لہ رتبۃ بالمجد والجود ترفع ۞ لئن عز علینا ان نراک معفرا ۞ و راسک من فوق الجنا ول تسفع
بجانبک البتار اضحی ابتیرا ۞ طریحا علی راس الثری و ہو مطرح ۞ الا لعن الرحمان لبطلوس و
قومہ ۞ اللعنۃ مع کل قوم تجمع ۞ لقد غدر السادات من ال ہاشم ۞ بجوہم والاقمار علی الناس
تطلع ۞ یعنی میرے ہموم وغموم نے اشک میرے مانند ابر کے برسائے اور رواں کیے اور قلب میرا
مرگ احبا سے فزع وزاری کرتا ہے میرے اشک کے فوران وہیجان نے مجھپر عالم سیاہ کردیا اور قریب تھا
کہ دل میرا اندوہ وغم سے پارہ پارہ ہوجائے باعث مرگ زیاد رضی کے اندوہ جدائی نے میرا کلیجہ جلا دیا اور میری عقل
صواب اندیش جاتی رہی جب میں نے مصرع ومقتل شہدا کا مشاہدہ ومعاینہ کیا ہر آئینہ وہ زیاد دریائے موجزن میں مثل نہنگ تھا
یعنی معرکۂ عظیم میں حملہ آور تھا اور ارکان بنیان اعدا کو زلزلہ میں لاتا تھا یعنی دشمنوں کی جمعیت کو پریشان کردیتا تھا اور وہ
سارے شہسواروں کا ہراول ومقدم الجیش تھا اور ہر جگہ میں دشمنوں کا خانہ برانداز تھا ہلاک کرے حق تعالی اسدن کے تئین
کہ جبکہ ان کو تھا یعنی میں نے میری آنکھوں کا پھیر دیکھے اور پلکہائے چشم چشمہ سرشک سے اشک فشاں ہوں آیا وہ سردار
آل ہاشم کے کہ ہمیشہ رتبہ اسکا مجد وجود سے برتری پر ہے شاق ودشوار ہے دیکھنا ہمارا تیرے تئیں خاک خون آلودہ پڑا ہوا
اس حالت میں کہ سر تیرا بالائے سنگستان خستہ ہے اور تیرے پہلو میں تیرا بھائی بہادر درخشان وتابان ہے بالائے زمین پڑا ہوا
اور وہ آغشتہ بخون ونقش زمین ہے خدا لعنت کرے بطلوس پر اور اسکی قوم پر اور میں لعنت کرتا ہوں اور کرونگا ہر قوم کے
ساتھ جہاں کہیں وہ جمع ہونگے کہ ہر آئینہ اس شقی نے عہدشکنی کی اکابر اولاد ہاشم سے جو ستارے اور آفتاب ومہتاب میں کہ
کافۂ خلق پر طالع ولامع ہیں راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وبعد ازاں مسلمانوں نے ان قتیلوں پر جو امراء لشکر وجوانمردان دلاور
سے شہید ہوئے تھے ماتم ونشیون تمام بکا وگریہ کیا اور نعشہائے شہدا کو جمع کرکے انپر نماز جنازہ پڑھی اور بجانب
تل غربی کے قبروں میں انکو دفن کردیا اور وہ ہشتاد امرا اور سو عدد سپاہ مرد صحابہ وغیرہ تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا وبعد ازاں مسلمانوں نے وہاں تین برس قیام کیا اور اس نواح وسواحل پر تاخت وتاراج کرتے رہے اور اسی عرصے میں
قعقاع بن عمرو وہاشم والوایوب وعقبہ بن نافع الفہری با دو ہزار سوار بطرف حدود برقہ کے گئے اور بعد تاراج کے واپس آئے
یہ ایک سنجملہ آثار فتح مغرب کے تھا وبعد ازاں جبکہ زمانہ حصار ومحاصرہ کا اہل بہنسا پر طول کھینچ ہوا تب سارے اہل اسلام
امیر خالد کے پاس مجتمع ہوئے اور انسے مشورہ کیا کہ اب اس باب میں کیا کیا چاہیے اور آپکی کیا رائے ہے یہ سنتے ہی دفعتہً
عبد الرزاق الانصاری وعبد اللہ بن مازن الداری وکعب بن مالک السلمی والومسعود البدری والوسعید البیاضی
اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ای قوم ہمنے راہ خدا میں اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کیا اور کیا عجب ہے کہ اسلام کے لیے کشائش کا باعث ہو

ہماری رائے یہ ہے کہ ہم ایک منجنیق بناوین اسپر تم کو تابوت نما بنائیں جو فلاخن کو چاک ہوتا ہو اس سے سنگ اندازی کی جاوے
اور جو کچھ ان ہوتا ہو وہ آلہ تعمیل ہو گا ہم لوگ اس سے کوئی بھاری چیز باہر سے حصار پر پہونچا سکتے ہین اور پھیلے
ہوا سے جاوین اور انمین بیٹھ بہرا جاوے اور ہر ایک اپنی اپنی تلوار بہ لیکر ایک ایک مرد اوپر کی کھڑکی سے تھلے مین
گھس جاوے اور جو پہرے دار ہے کو وہان ذکمیان ہو جاوین اُسوقت یہ تختے جو سیاہ منجنیق کے ایک ایک کے
بالاے حصار ڈالدیے جاوین جیسے یہ اسے فتح باب ہو تو منجانب اللہ ہو اور اسی طرح سے تم پیشتر شہر کے مین ملک
مصر مین دو بڑا شہر اسکندریہ کو فتح کرچکے ہو اور یہ مین تمہارے ہمراہی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تھا چنانچہ محمد بن مسلمہ کے
سامنے مسلمین نے پسند کیا پھر جب صبح ہوئی تو انکار بیان ہوئین او منجنیق بنائی اور انہوں نے سو دار تیار کیا اور تختے ہوا کر کے
پیچھے سے جڑ کیا اور ہر ایک تختے مین ایک ایک مرد بٹھلا کر پھر گھسنا اور رات ہونے پایا تو توقف رہے اور صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم بہ ارادہ منجنیق کے آیا ایک گوشے مین پنہان ہو بیٹھے اور جب ان تختیلوں کو ایک ایک کر
پھینکنا شروع کیا تو وہ سب بالاے برج بخیر و سلامت پہونچ گئے اور ان تختیلوں مین ابو مسعود البدری تھے اور
عبد الرزاق اور انکے اصحاب تھے پھر جب یہ لوگ دیوار قلعہ پر پہونچے تو برج کے نیچے اترنے لگے ناگاہ اسکا دروازہ
بند تھا اور مردم نگہبان سب سوتے تھے تب یہ لوگ وہان سے درمیان دو دروازون کے آئے چنانچہ دروازہ
مضبوط بند تھا اور وہ لوگ جو پہرے سوتے تھے اُن سب کو یکسر قتل کیا اور انکا جو سردار تھا اُسکے زیر بالین سے
کنجیان دستیاب ہوئین انکو لیکر دروازے کھولنے لگے اتفاقاً دوسرا دروازہ جسکی انتہی طرف قصر کے
تھی وہ پتھرون سے مسدود کیا ہوا تھا تب مسلمانون نے چارہ گری پتھر اٹھانے کی کرکے ایک ایک پتھر
اٹھا پھینکا اور وہ دروازہ بھی کھول دیا اور یہ سب کام معونت خداوند عزوجل سے بکمتر از ایک ساعت کے انجام
ہوا بعد ازان برج پر چڑھے اسکو بھی کھول دیا اور ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت جو بیدار
و ہوشیار ہو گئی تو انکو روکے رہے اور خائف ہوئے کہ مبادا دروازہ ہم سے چھین لیوین اور درمیان ہمارے
اور دروازہ کے حائل ہو جاوین اور وہ دروازہ دیوار شہر پناہ کا یعنی بیرونی دروازہ تھا اسوقت رومیون نے
غل و شور مچایا یہ صدا سنکر بطلوس بھی بیدار و ہوشیار ہو کر اور ہتھیار لگا کر فوراً اُٹھ گھوڑے پر سوار ہوا
اور ادھر صحابہ بھی فی الفور گھوڑون پر سوار ہو کر داخل باب ہوئے اور بطلوس مع بطریقون کے اپنے قصر سے نکلا اور
رومیون نے باب کی طرف نرغہ کیا اُس روز اول جو مسلمانون مین قتل ہوئے وہ عبد الرزاق و غسان بن مازن و
کعب بن مائل السلمی تھے کہ یہ لوگ اندرون باب شہید ہوئے راوی سے نے کہا مجھ سے نقل روایت کی ہے قیس بن
مازن الحمیری نے بواسطہ عبادہ بن سالم السکاسکی کے ابو مسعود البدری سے کہ وہ اول اُن لوگون مین جنھون نے دروازہ
کھولا تھا اور یہ حوال اس صفت سے نہین ہے اور راوی سے نے کہا مجھے خبر دی سالم بن حامد نے بواسطہ ابی عبد اللہ

وابی محمد الانصاری کے انھون نے کہا کہ ابو محمد الحسنی اس وقائع فتوح کو جامع الغربی العمری مین شیخ ابی عبد اللہ کے روبرو عرض کرتے تھے جب پہونچے اس مقام تک کہ ذکر فتوح اور فتح باب کا کیا اور یہ بیان کیا کہ لوگ فصیلون مین داخل کیے گئے تو شیخ نے کہا اے فرزند یہ امر یون نہین ہی بلکہ جو ابن مسعود سے مروی ہی وہی صحیح ہی اس لیے کہ وہ ایک اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے دروازہ کھولا تھا اس طرح پر کہ جب اُن لوگون نے نیزہ بانکا کہ زینہ واسطے چڑھنے بالاے سور کے طیار کیا آخر وہ دیوار شہر پر چڑھ گئے اور رات ہونے تک متوقف رہے پھر جس وقت رات ہوئی تو اُس نردبان کو دیوار سے لگا دیا اور چالیس مرد چڑھ گئے اُن مین سے یہی ساتون شخص ہین جنکا ابھی مذکور ہوا اور انھین لوگون نے دروازہ کھول دیا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہی تب اُس وقت رومی بیدار ہو کر بعد کھلنے دروازہ کے مسلمانون کی طرف حملہ آور ہوے اور مسلمانون مین سے پہلے جسنے اُنکی طرف سبقت کی وہ عبد الرزاق تھے آخر رومیون نے اُنکو قتل کیا پھر بعد اُنکے وہ لوگ قتل ہوے جنکا ہمنے پہلے ذکر کیا ہی رحمہم اللہ اور لشکر اسلام نے جب طرف باب کے دھاوا کیا تو اول جو شخص کہ اندرون دروازہ داخل ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور وہ نالہ و فغان یہ ابیات پڑھتے تھے

اَلْجِنُّ تَفْزَعُ یَوْمَ الْحَرْبِ مِنْ فَزَعِیْ ❊ اِذَا اَتَیْتُ اِلَی الْهَیْجَا بِلَا جَزَعِ ❊ یَا وَیْلَ مَنْ مَنَعَ الْاَرْمَاحَ وَنَجْدَ عِنَادٍ وَلَحِقَ جَرِیْمَةَ الْاَسْكَارِ وَالْخُدَعِ ❊ لَاَرْضِیَنَّ اِلٰهِیْ فِیْ جِهَادِهِمْ ❊ وَقَتْلِ اَبْطَالِهِمْ بِالدَّرْقِ وَالدَّرَعِ ❊ یَا وَیْلَ کَلْبِ الْعِدَا السَّقْلُوْسِ اِنْ وَقَعَتْ ❊ عَیْنِیْ عَلَیْهِ فَارَدِیْهِ اِلَی النَّزَعِ ❊ عَیْبٌ عَلَیَّ اِذَا مَا الْتَقِیْهِ مِنَّا ❊ وَاَفْلَقَ الرَّاسَ مِنْهُ وَهُوَ مُنْدَرِعٌ ❊

یعنی طائفہ جن فریاد و فغان کرتے تھے روز حرب بیم و ہراس سے جس وقت مین آیا طرف جنگ گاہ کے بغیر اسکے کہ جزع و ناشکیبائی کرتا ہون پس ہلاکی ہی اُنکے لیے جنھون نے رصد بنایا ہے خدع کرنے کے لیے (رصد کا ترجمہ صیاد و کمینگاہ) اور ہم لوگ اصل ترجمہ کار کرو خدع کے ہین ضرور ہم راضی کرینگے اپنے پروردگار کو اُنسے جہاد کرنے مین اور قتل کرنے مین اُنکے دلیرون کو باوجودیکہ وہ سپر و زرہ پوش ہین ہلاکی ہی واسطے بطلوس سگ دشمنان کے اگر پڑے نگاہ میری اُسپر یعنی میری نگاہ اُسپر پڑے تو بھگا لیجاؤن مین اُسکو طرف ہلاکی کے مجھپر عیب ہی یعنی میرے لیے عیب و عار ہی جبکہ مین اُسکو زمین پر نہ ڈالون میدان اور نہ پھاڑون سر اُسکا اس حالت مین کہ وہ ایستادہ و تیر بہدف ہوا اور بعد اُنکے امیر خالد بن الولید آئے اور یہ اشعار عالم حسرت و افسوس مین زبان پر لائے

اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْوَفَا وَالطَّعْنِ بِالْاَسَلِ ❊ وَالضَّرْبِ بِالْقُضُبِ فِی الْهَامَاتِ وَالْقُلَلِ ❊ یَا وَیْلَ لِبَطْلُوْسَ کَلْبِ النَّصَارٰی اِذَا ❊ لَاقَیْتُهُ بِطَلِیْقِ الْحَدِّ مُعْتَدِلٍ ❊ اِنْ لَمْ اُذِقْهُ بِکَاسَاتِ الْمَنُوْنِ ❊ فَلَا سَلِمْتُ وَلَا نِلْتُ مِنْ اَمَلِیْ ❊

یعنی آج کا روز روز وفا اور نیزہ بازی کا ہی اور روز تیغ زنی کا یعنی دن تلوار مارنے کا ہی سرون مین اور کاسہ سرین ہلاکی ہی واسطے بطلوس سگ نصاریٰ کے جبکہ مین اُس سے مقابلہ و مقاتلہ کرونگا

بشمشیر خونخوار ہر گاہ نکلا دنگا مین اسکو جو نہایت مرگ ابن خمیر سے یعنی اگر مین اسکو اپنی شمشیر بران سے دنگا تو مین ننگ نسب ہون
یعنی میری زیست آسمان کو ہوا اور اپنی آرزو کو نہ پہونچون و بعد ازان ذو الکلاع الحمیری آئے انھون نے بھی اشعار
فخریہ پڑھے اِنّی لِمِن حِمیرِ الغٌرِّ المُوکِ فی النَّسَب ؛ اَھلُ التُّقیٰ وَالوَفا وَالجُودِ والحَسَبِ ؛ اَشدُّ حُفّاظاً فُرسٌ وُ
حَجاجِحَۃٌ ؛ تُردِی الکُمَاۃَ غَداً فِی الحَربِ بالقُضُبِ ؛ الحَربُ عَادتُنا وَالطَّعنُ ھِمّتُنَا ؛ وَذُو الکَلاعِ اَنا عَالٍ
عَلَی التَّرتیبِ ؛ ثَبَّتَ یَدَ الرُّومِ اَعلَمُوا بِاَنَّ لَنا ؛ صَوارِماً تَبتَرِی الاَعضَاءَ وَالعَصَبِ ؛ یعنی ہم اپنے بین قبیلۂ حمیر سے
ہون جو عالی نسب ہین اور اہل ثنا یعنی سزاوار ستائش ہین یا اور اہل وفا و حفا اور صاحب حسب ہین سیران غضنفر سیرت
سرداران غالب و برتر ہین ہم بھگا دینگے بڑے دلیرون کو کل کے روز جنگ مین تلوار سے جنگ ہماری سرشت ہین اور
تیغ زنی و نیزہ بازی ہماری ہمت ہے اور مین ذو الکلاع ہون عالی رتبہ ہون قطع ہون ہاتھ روم کے یعنی وہ ہلاک ہون
انھون نے جانا کہ ہمارے لیے یعنی ہماری وہ تیغ ہے جو کاٹتی ہے اعضا اور اعصاب کو و بعد ازان زبیر بن عوام
پہونچے تو وہ بھی یہ ابیات پر شکایت پڑھنے لگے یا بطلوس یا کلبا لعینا ؛ وَیا نَسلَ الطُّغَاۃِ الاَرذَلِین ؛
اَتاکَ حُماۃُ دِینِ اللہِ حَقّاً ؛ وَاَولادُ الجِیادِ الاَنجَبِینَا ؛ خِیارُ النّاسِ نَسلُ بَنِی نِزارٍ ؛ کِراماً فِی الاَعادِی
کَالمُعَنِّیْنا ؛ اِذا اِشتَبَکَ العَجاجُ بِہِم تَراھُم ؛ یَجُولُ کَاللُّیُوثِ الغَابِرِینَ ؛ وَ لاَ مِنہُم جَبانٌ قَطُّ الاَ یَجُو
وَلاَ نَذلُ تُلاقَاہٗ جَبِینَا ؛ وَلیسَ تَرَی سِوَیٰ مِقدامِ قَومٍ ؛ اَثارَ الحَربِ صِندِیداً مُبِیناً ؛ یعنی
ای بطلوس ای سگ لعین اور ای نسل طاغیان ارذال و ذلیل منان تیرے پاس آیا ہے وہ شخص
جو حمایت کنندہ دین حق کا ہے یعنی مراد نفس خود اور وہ اولاد خود فرزندان و اولاد دینکو
نزاوان برگزیدگان ہے بہترین مردم نسل بنی نزار ہین از روے کرامت و شرافت کے درمیان دشمنان
خانہ بر انداز کے جس وقت گرد اڑیگی انکے چلنے کے ساتھ تو انکو تو دیکھیگا کہ وہ سب گرد تیرے مانند درندگان
دوڑنے والون کے ہونگے اور انمین کوئی بیدا و نامرد ہرگز نہین ہے و نیز جو اہل در ندا انمین کوئی ذلیل و خوار ہے کہ تو
انکو حزین و عاجز کرکے زیست برد لیگا او نہین ممکن ہے کہ تو انکو سواے پیشواے قوم کے دیکھے یعنی تو سواے اسکے
نہ دیکھیگا کہ وہ مقدم قوم ہین مستعد جنگ ہین اور صنادید و سادات مین ہین و بعد انکے عبد الرحمن بن ابی بکر
داخل ہوکر یہ اشعار رجزیہ پڑھنے لگے اَتَینا اَلیہنا رَجُلٌ قَرمٌ ؛ شَدِیدُ العَزمِ فِی یَومِ النِّزالِ ؛ وَجَیشٌ فائِقٌ
فِی الافاقِ عَلیا ؛ عَلَی الاَعدا البُطُولِ الدَّھرِ عالٍ ؛ یعنی ہم ہمسا مین آئے یہ جمعیت تمام اکابر کے کہ وہ سب شدید العزم
و سخت رزم مین روز معرکہ کے اور یہ وہ لشکر ہے کہ فائق ہین آفاق مین از روی غلبہ کے دشمنون پر تا طول ہر اور جو بلا فی کرنیوالے
ہین اور بعد ازان عبد اللہ بن جعفر بھی داخل ہوئے اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے ھذا الیومَ طابَ الطَّعنُ فِی اللِّئامِ ؛ وَالضَّربُ لِلاَعناقِ بِالحُسامِ
وَاَنصُرُ الاِسلامَ بِاہتِمامٍ ؛ وَلَم اَزَل عَن سادۃٍ اُحامِی ؛ اَنا الشُّجاعُ الفارِسُ الہُمامُ ؛ وَمُردِی الاَعداءِ فِی الحِمامِ ؛ یعنی آج کے روز نیزہ زنی مین ہمارے

ساتھ تمام انبوہ لشکر کے واقع ہوئی تیسری ہجرت کے بعد حضرت عثمان کا آخر زمانہ [illegible] انبوہ روم [illegible] کا [illegible]
کرگس مردار خوار [illegible] [illegible] اس طرح ہوئی [illegible] [illegible]
کرگس مردار خوار ہے یعنی [illegible] مسلم بن عقیل نے اشعار رجز پڑھے [illegible]
فَمَا فِي الحُرُوبِ [illegible] الطَّوِيلِ [illegible] وَالعَوِيلِ [illegible] [illegible]
المَجدِ بَنِي عَقِيلِ [illegible] عَسَى فِي الحَربِ [illegible]
مجکو جنگ سے اور بجوا [illegible] طویل نے اور مجھے [illegible] سیدار نے اور [illegible]
قلعے پر بس فریاد ہوا کہ طالبان قصاص جعفر و علی کے اور [illegible] طالبان [illegible]
مین قتل کرونگا اپنی تیغ ہندی سے ہر ساعت کا [illegible]
اور اپنی دل کی پیاس بجھاؤنگا اور بعد انکے داخل ہوئے شرجیل بن حسنہ [illegible] بعد انکے قعقاع بن عمرو [illegible]
اشتر آور بعد انکے عبادہ بن الصامت آئے بعد انکے ابو ذر الغفاری آور بعد انکے ابو ہریرۃ [illegible]
و بعد ازان سعد بن جبل [illegible] بعد ازان [illegible] بن اوس بعد ازان قیس بن [illegible] بعد ازان [illegible] بعد ازان ابو ایوب
الانصاری بعد ازان جابر بن عبداللہ بعد ازان براء بن عازب بعد ازان نعمان بن بشیر بعد ازان سعید بن زید [illegible]
عشرہ کرام سے تھے یعنی منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین و ان بزرگواروں کے پیچھے [illegible] الانصار [illegible]
آئے و بعد ازان رومی نکلے اور قتال شدید برپا کی اسوقت ایک گروہ امراء لشکر اسلام سے مثل زبیر بن العوام و [illegible]
اور عبدالرحمن بن ابی بکر وغیرہ کے بجانب باب الجابیہ تاخت آور ہوئے اور بہت سخت لڑائی لڑے اسی ہنگامے مین
عبدالرحمن اور زبیر اسی باب کی طرف آگے بڑھ گئے اور وہی بالا سے سور و فصیل جا پہنچے اور زبیر نے اپنے گھوڑے
سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اور اوپر سے پتھروں کی بوچھار تھی مگر وہ جگہ سے نہ ہٹتے تھے یہانتک کہ رات ہوگئی بعد ازان
زبیر مع فضل و عبدالرحمن کے زیر باب جا پہونچے اور رسیان لنگروں مین ڈالکر برج پر چڑھ گئے اور دربانوں کو قتل کیا
اور کنگرے گرا کر پھاٹک کھولدیا اور اسیوقت شرجیل بن حسنہ و فضل بن عباس و ابو ذر الغفاری و ابو ایوب الانصاری
باب قندوس کی طرف حملہ آور ہوئے اور مسیب بن نجیبہ الفرازی و قعقاع بن عمرو و امیر غانم بن عیاض باب جبل
کی طرف تاخت آور ہوئے اور ان سبنے دروازے کھولدیے اور جنگ عظیم برپا کی اور دوستوں نے بھی بڑی جانبازی کی اور صبح
کی لڑائی لڑے یہانتک کہ آفتاب نکلا اور دن چڑھا اور بطلوس بھی سخت لڑائی لڑا اور بہت سے [illegible] ان کفار کو قتل کیا اور بسیار
دلاوران کارزار کو زمین پر ڈالا اور اسوقت ہر ایک کوچہ و بازار اور شارع عام مین اور درمیان ہر ایک بام کے لڑائی پڑی تھی
اسوقت خالد بن الولید نے بڑھکر ایک نعرہ مارا اور کہا و اثارات سلیمان یعنی فریاد ہے اے طالبان خون سلیمان کے یہ کہکر ایک ایسی
برچھی کاری بطلوس کے سینے مین ماری کہ انی اسکی پشت سے پار ہوکر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور تڑپ تڑپ کر

[illegible] علی مع [illegible] عقیل [illegible]

قتل بطلوس [illegible]

عزا مصیبت ہوئی کہ ہمارے بہت سے لشکر تباہ ہوئے تین سال تک کہ دروازہ اسکا نہیں کھلا یعنی تین سال
تک فتح نہیں ہوئی اگرچہ ہزار ہمارے لشکر کا شمار تھا اور انمیں سے ہر ایک جوانمرد شہسوار مرد پر تیغ و غسلید
رکھتا تھا چنانچہ فتح ہوئی آخر یہ کہ فوج ہماری ہمگین تین ہزار شہید ہیں باقی رہ گئی کہ وہ بالاے زمین وطن یعنی زندہ
تھے سرزمین صعید یعنی ملک مصر ممالک نصاریٰ میں مثل بلد و قلعہ بہنسا کے اور کوئی ایسی جگہ نہیں دیکھی اور یہ بہنسا کا
دیکھا جیسا وہ دیوار ہاے شہر پناہ یعنی فصیلوں پر چڑھتے ہوئے وہ اودش کرتے تھے اور پھر کوئی روز بغیر جنگ بہنسا کے
نہیں گذرا کیونکہ یہان بطلوس سا شیر وسط لشکروں میں گھس جانے والا تھا اور اسکے پاس لشکر اسقدر تھا کہ شمار اسکے لشکر کا ہشتاد ہزار
تھا کہ وہ آراستہ بسلاح تھے اور ہشتاد ہزار شہباز یا عاجز مرد کیا اور ہر بار وہ انکی طرف سے خدع کرتا تھا اور دھوکھا دیتا تھا
یعنی ہمکو غافل کرکے ہمپر لشکرکشی کرتا تھا انھیں [illegible] وہ کنارہ کرجاتا تھا اور نہیں جاتا تھا شعیع یعنی ہم اسکو دفع کردیتے تھے [illegible]
نہیں پاتا تھا کہ فتح کرلیا [illegible] کی طرف پھر جاتے تھے اور پہلو تہی کرجاتے تھے ہماری تیغ ہندی
نے ایسی بازیگری کی روز فتح بہنسا کے کہ ہاتھ ہاتھ کاٹ ڈالے کیونکہ ہو روم [illegible] قتل کرتے تھے انکی [illegible] کہ ہماری تلوار
فنا کیا اور پیچھے ہمارے حرارت شمشیر یا حرارت خناب سے ایسے الگ ہوگئے تھے کہ اس سے اور آگ سلگائی جاوے بہانہ کرتے تھے انکے
کشتوں سے دشت پاٹ دئے اور دریا بھر دئے تھے کہ درندگان صحرا انکے گوشت کھاتے کھاتے سیر و آسودہ ہوکر سستی سے بکانے
تھے اور انکے تیس ہزار باقیماندہ لیپا ہوکر متفرق و پراگندہ ہوگئے اور بیس ہزار انمیں سے مجروح ہوگئے تھے [illegible] اور
طاغی و سرتاب ہوئے اور انمیں سے ایک قوم [illegible] الی و صحابہ کی [illegible] ہوئی یعنی انکی [illegible] ہیں آئی اور انکے
بطلیوس بادشاہ کو [illegible] قتل کیا اور ہمارے [illegible] اس [illegible] کا مقدم الجیش اور [illegible] تھا چنانچہ [illegible] تمام [illegible] کیا
کہ اسکو زمین پر ڈالا اور وہ پڑا ہوا تھا کہ اسپر [illegible] والی [illegible] اپنی جانب سے اسکا سر کاٹنے میں ایک
ضرب کہ وہ اس ضربت سے دو ٹکڑے ہوگیا زمین پر پڑا ہوا اور خون میں لوٹتا ہوا [illegible] ہوگیا وہ ضرب شمشیر ابن الولید سے ٹکڑے ٹکڑے
زمین پر افتادہ مثل [illegible] تمام حوادث گذر گئے اور وہ [illegible] سر سے باہر نکلا ہوا پڑا تھا اور جبکہ بطلوس بادشاہ انکا مارا گیا تو وہ
سب مانند اس گلہ گوسپند کے ہوگئے جسکا شبان [illegible] غائب ہوجاتا ہے یعنی بطلوس کے مارے جانے سے جمعیت انکی پریشان
و پراگندہ ہوگئی اور حال یہ تھا کہ وہ بطلوس [illegible] حرب میں [illegible] تشنۂ جنگ یا [illegible] یعنی شور انداز تھا چنانچہ
سرایا و جماعات ہماری قوم کی اس سے منہ و تنجر کرتے ہوئے پھرے [illegible] کیا ہی وہ دشمن تھا خدا کا اور تھا وہ ایسا شہسوار
کہ فائق تھا شکل عظیم پر اور غالب تھا اور حال یہ ہے کہ اسکے مارے جانے سے دل ہمارے فرحناک و ترنم سرا ہوئے اور
قسم ہے زندگانی کی کہ سب کے دل اس فتح و ظفر سے فرحت اندوز ہیں چنانچہ بہنسا میں بعد اسکی فتح کے ہمنے ایک مہینا قیام
کیا بنیاد تعمیر مساجد کے و بعد ازاں طرف سرزمین صعید کے ہم بہت جلد روانہ ہوئے بجمعیت دو ہزار سواران صحابہ [illegible] کے
بہنسا سے اسوان تک تمام ہمنے اسکو فتح کرلیا دس مہینے میں بعد ازاں وہ ناپدید ہوگیا یعنی مسمار ہوگیا اور ہمارے ساتھ بس مرد

سے رکھ چھوڑا اور مجھے ہمراہ لیے ہوئے دو تین آدمی تشریف لے گئے اور وہ خانہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کا تھا
پھر مجھے اپنے پاس بلا لیا میں نے دیکھا کہ اس گھر میں ایک فرش ادیم یعنی کھال کا جسمیں لیف یعنی چھال خرمے کی بھری تھی
بچھا تھا اور تکیہ کلان صوف بھرا ہوا لگا تھا اور ایک کمل اوڑھنے کا رکھا تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے
فرمایا تیرے یہاں تمر وغیرہ کھانے کی چیز سے کچھ ہو انھوں نے کہا اور تو کچھ نہیں مگر لبن حامض موجود ہے یعنی دودھ کھٹا
پنیر کا یا دوغ ترش تب کہا میرے لیے ہو مگر میرے پاس مہمان آیا ہے چنانچہ ام کلثوم نے ایک کاسہ کا اور کچھ شہد
اور روٹیاں فطیری غیر خمیری ایک کنیز سے منگوا کر بھیجدیا اور میں نے انمین سے کچھ کھایا اور باقی اپنے ہمراہیوں کے لیے
بھیجا پھر میں نے بطلیوس کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ یہ ماجرا سنتے ہوئے کبھی تو قتل مسلمین و امرای لشکر
پر روتے تھے اور کبھی بطلیوس کے حال عذر و ہزیمت پر ہنستے تھے و بعد ازان ہم مسجد میں آئے تو مردم بانبوہ کثیر ہمارے پاس
دوڑتے ہوئے پہونچے اور اپنے اپنے اہالی و اقارب کا احوال پوچھنے لگے ہمنے حال ان لوگوں کا جو قتل ہوئے تھے بیان کرنا شروع کیا
اور وہ سب لیگ و شیون تمام روتے تھے اور مدینے میں ہر محلے سے آواز بکا و فغان کی بلند تھی اور لوگ پاس عَلیّ و عقیل و نبی ہاشم
کے جاکر انکے قتل کا پرسا دیتے تھے اور ہم لوگ مدینہ میں سات روز مقیم رہے و بعد ازان ہم نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا سنام
خالد کے لیکر مصر کو طرف ... روانہ ہوئے ... اور اس نامے میں خالد کو حکم دیا تھا کہ اب تم بلد صعید پر عزم کرو راوی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا یہ ماجرا تو ان لوگوں کا اور یہان کا یون تھا اور ادھر خالد رضی اللہ عنہ نے فتح سے بعد یکباہ جمیع قبائل
ایک جماعت صحابہ کی سرزمین بہنسا میں چھوڑ کر خود با دو ہزار سوار ہمرکاب صعید کی طرف عازم ہوئے اور وہ صحابہ جو بہنسا میں
چھوڑے گئے تھے وہ ان قبائل سے تھے بنی ہاشم و بنی المطلب بنی مخزوم و بنی عبد الدار و بنی زہرہ و بنی نزار و بنی جہینہ و
بنی مزینہ و بنی غفار و قبیلہ اوس و قبیلہ خزرج و قبیلہ مذحج و قبیلہ نمر و قبیلہ طی و قبیلہ خزاعہ اور ان لوگوں پر اور شہر بہنسا
اور اسکے حدود پر مسلم بن عقیل امیر مقرر ہوئے تھے اور ان سب لوگوں نے اپنے مکانون کے لیے جا لکھ لیا تھا
اور شہر میں بازارین اور مسجدین بنائی تھیں اور اکثر صحابہ جانب بحر یوسفی کے سکونت پذیر تھے اور چھوٹے بطرف غربی
ایک رستہ علحدہ چھوڑ دیا تھا کہ دواب انکے ادھر سے پھرلوایا جایا کرین چنانچہ مسلم بن عقیل وہان کے والی و حاکم رہے
تا زمان خلافت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے چھ برس تک زمانہ میں بعد انکے والی وہان کے محمد بن جعفر بن ابی طالب
ہوئے اور مسلم وہان سے چلے گئے اور اپنی بعض اولاد و برادران سے وہین چھوڑ آئے تھے اور خود ہمیشہ مدینے میں
مقیم رہے یہانتک کہ وہ بعد شہادت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفے میں شہید ہوئے اور محمد بن جعفر تا زمان
خلافت علی علیہ السلام وہان حاکم رہے اور بعد انکے حاکم وہان کے علی بن عبد اللہ بن العباس ہوئے اور تا زمان
معاویہ وہ وہین قائم رہے اور بعد انکے بزمان عبد العزیز بن مروان الاموی کے طاہر بن عبد اللہ وہان کے حاکم ہوئے
اور شہر بہنسا میں قریش و اشراف جہت غربیہ میں رہتے تھے اسکو حارۃ الاشراف کہتے تھے یعنے محلہ اشراف

اختیار و پسند کیا اُنھون نے جواب دیا مین کیونکر جا گزین و قیام پذیر ہوؤن ایسے مقام مین جہان روح اللہ و کلمۃ اللہ
یعنی عیسیٰ علیہ السلام جا کے کہیں ہوئے تھے اور اسکے صحرائے گورستان پر ہر روز ہزار رحمت کردگار نازل ہوتی ہے اور جب
عبد اللہ بن طاہر حاکم مصر مقرر ہوئے تھے تو شہر غیب مین آئے اور جس وقت قریب جبانہ پہونچے تو اپنے گھوڑے سے
اُتر کر پیادہ پا چلے اور جو لوگ اُنکے ہمراہ تھے وہ سب بھی پیدل ہوئے اور اُس زمانے مین حاکم بہفسا عبد اللہ بن الحسین الجعفری
تھے چنانچہ وہ بھی پا پیادہ از برائے ملاقات پیشوائی عبد اللہ بن طاہر کی نکلے اور بعند المواجہ عبد اللہ بن الحسین نے سلام
کرکے ہمراہ چلے اور جس وقت عبد اللہ بن طاہر وارد جبانہ ہوئے تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیکُم یا احیاء الدارین و خیر القرنین
یعنی سلام تمپر اے محبوبان ہر دو جہان و برگزیدگان طائفہ جن و انسان و بعد ازان اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے
کہ ہر آئینہ یہ وہ جبانہ ہے یعنے ندا البادشت فرہی کہ ہر روز اُسپر رحمت نازل ہوتی ہے اور یہ زمین اپنے اہل کو جنت
کی طرف پہونچاتی ہے اور جو کوئی یہان کی زیارت کرتا ہے اُسکے گناہ یون جھڑتے ہین جیسے پتے زور تند باد و درختون سے
جھڑتے ہین و بعد ازان عبد اللہ بن الحسین جب تک زندہ رہے ہر روز پا پیادہ مقابر مین زیارت کو جایا کرتے تھے یہانتک
کہ وہین مرے رحمۃ اللہ اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک شخص تھا اہل خیر و صلاح اہل بہفسا مین سے اُسکا
نام عبد الرحمن [illegible] ایک شخص میرا ہمسایہ تھا اور وہ بڑا خطا کار و زیان کار تھا وہ مر گیا
[illegible] جوار شہدا مین دفن ہوا چنانچہ ایک رات مین سوتا تھا ناگاہ مین نے اپنے رویا مین اُسکو دیکھا کہ وہ
لباس دیبائے سبز پہنے ہے اور سر پہ تاج مرصع جواہر دھرے ہے اور اندر ایک قبہ نور یعنی بیچ خیمہ نورانی کے جلوہ گر ہے
اور اُسکے گرد ایک جماعت ہے کہ ایسے حسن و جمال کے لوگ اور ویسے خوش لباس مین نے کبھی نہین دیکھے تھے اور
وہ سب اپنی تلوارین لٹکائے تھے اور وہ شخص اُن لوگون کے بیچ مین [illegible] مین نے اُن لوگون پر سلام کیا اور اس
آشنا سے [illegible] نے خطاب کیا کہ اے شخص مجھے بہت خوش آیا کہ مین نے تجھے اس نیک حال سے دیکھا اُسنے کہا اے
فلان مین اُس قوم کے جوار مین آیا اور الیسین کا مہمان ہوا ہون جو دنیا مین [illegible] ننگ و عار کی اپنے مہمانون کی حمایت
کرتے تھے تو کیا وہ آخرت مین نار جہنم سے حمایت نہ کرینگے لہذا اُنھون نے آمرزگار سے میرے لیے استغفار و طلب
آمرزش کی [illegible] استغفار نے جنات ذات الانہار مین جسمین نہرین جاری ہین مجھے جگہ دی اور ذو النون مصری نے
کہا مین ہر سال بہفسا مین آکر زیارت جبانہ کی کیا کرتا ہون اس لیے کہ مین نے اسکے فضائل اجر و ثواب کے بہت
دیکھے ہین چنانچہ ایک سال میرے تئین ایک ایسا امر عارض و درپیش ہوا کہ مین وہان کی زیارت کو جانے سے
محروم رہا ناگاہ مین ایک رات کو جو سویا تو رویا مین کیا دیکھتا ہون کہ کچھ لوگ میرے سامنے آئے ہین کہ اُنسے
حسن الوجہ و خوبصورت و نفیس لباس مین نے کبھی کسی کو نہین دیکھا تھا اور وہ اشہب گھوڑون پر سوار اور اُنکے
ہاتھون مین [illegible] علم تھے اور اُنکے چہرے نورانی اور عارض اُنکے درخشان تھے پھر اُنھون نے مجھپر سلام کیا اور کہا

اے ذوالنون تو نے ہمکو امسال چشت واندوہ مین رکھا اور تو ہماری زیارت کو نہ آیا تو ہم تیری زیارت کو آئے ہین
تب مین نے ان سے پوچھا آخر تم سب صاحب کون ہو انھون نے کہا ہم لوگ شہداء اصحاب احمد مختار ہین جو شہر سا
مین شہید ہوئے اور ہم وہ لوگ ہین جو سرزمین روم مین مسلمانون کی نصرت اونکے دشمنان دین پر کیا کرتے تھے
جو ہم تیری زیارت کو ملاقات کو آئے ہین تاکہ تجھپر سلام کرین اور دریافت کرین کہ کیا سبب ہے تیرے نہ آنے کا مجھکو تعجب
ہوا اور پھر مین نے ان سے پوچھا کہ آپ سب حضرات کس سرزمین پر سکونت رکھتے ہین انھون نے کہا ہم ساکنان شہر
بہنسا کے ہین اور ہم تیرے حقوق زیارت ہین اور تو منجملہ اہل بشارت کے ہے یعنی تو درمیان مردم شہر البہنسا
دمشا ہیر مین سے ہے تب مین نے کہا اومیرے سادات بزرگوار مین ہمیشہ کرتا ہون یعنی مین حاضر ہوتا ہون کیونکہ
سال بہ سال شہر مین درازیہ اور مین سمجھتا تھا کہ جو کوئی تمھاری زیارت کو آتا ہے تو تم اسکو جانتے ہو اور میرے
دل مین یہ گمان نہ تھا کہ تمھارے نزدیک میری اسقدر قدر ہے انھون نے کہا اے ذوالنون کیا تو نہین جانتا ہے
کہ شہیدان راہ خدا ہمیشہ زندہ و روزی خورندہ یعنی تمتع یابندہ ہین اور یہی منطوق کتاب
خداوندی ہے و بعد ازان وہ مجھے چھوڑکر اپنی راہ چلے گئے پھر جس وقت مین بیدار ہوا تو میرے دل مین شعلہ آگ کا
بھڑکتا تھا۔ الغرض فخر وہی اس شخص کے لیے جو ان بزرگوار ابرار کی زیارت سے مشرف ہو اور مین نے اس کتاب مین
تمام نادرات عجیبہ و حکایات غریبہ مندرج کیے ہین اور یہ کتاب معانی و بیان کو شامل اور علم دور و ستان یہ حال ہے
اور اسکو فہم مین نہ لاوینگے مگر ذوی الافہام و اولوالالباب اور ادراک نہ کرینگے مگر صاحبان بصائر و خطاب
اور اسکو نہ پڑھینگے مگر اہل ذوق و عرفان اور یہ واسطے گلچین کے گل تازہ و شگوفہ ہین گلستان مین حق سبحانہ تعالی
اس سے منتفع کرے اسکے مالک و کاتب کو اور اسکے پڑھنے والے اور سننے والے کو والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ
[illegible] آلہ الطاہرین و صحبہ المخالفین۔

خاتمہ کتاب از فاضل بیعدیل قدوۂ فضلا ماہر فنون و علوم عمدہ علماے زمان مولوی بشارت علی خانصاحب مترجم ادام ظلہم

مترجم اس کتاب معظم کا خدمت مین سخنوران بلیغ بیان و خوشگویان فصیح زبان کے بعد استعفاے اپنے ذہن کلام و لحن
مقال سے التماس کرتا ہے کہ ہرگاہ اصل متن کتاب باعث وقت متانت کی بادی النظر مین دشوار فہم تھا تو ترجمہ
اسکا بدون ترجمہ لفظی محاورہ اہل زبان و مکالمہ خاص اعیان مین بطور فہم عام کے کیا گیا تا جمیع خاص و عوام اسکے
فوائد سے متمتع ہون اسلیے کہ یہ کتاب مستطاب خوشترین شہر و بہترین تواریخ ہے سیر اسکی جملہ اخبار و آثار ماضیہ
و آتیہ سے مستغنی کرتی ہے اور والیان ولایت و اولیاے مملکت کے لیے برائے تدبیر صف آرائی و [illegible] کرآزمائی
کی رہنمائی ہے اور عمدہ تر اوصاف سے یہ ہے کہ یہ کوئی قصہ کہانی نہین یا سراسری بندش داستانی نہین

اور اسمین کوئی لغو بیانی و غلو زبانی نہین ہے بلکہ اسکے تمام وقعات صحاح روایات و ثقات رواۃ سے باسناد
و استناد سقول منقول ہین اور ملت اسلام مین لائق اعتماد و قابل قبول ہین چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے
سند کتاب کی جنگ بفنسا مین بعد معرکہ نہاوند کے ذکر کی ہے کہ مینے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ
صدق و وثوق کے تھا اور مین نے انھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے ہین اور وہ بسند
منقول ہین ارباب تواریخ اور ان محدثون سے جو ارباب سیر ہین اور انسے سماع کلام بر سبیل دور کی ہی کہ ایک دوسرے
سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک وثوق مین منسلک ہین اور سماعت و قرات
اسکی لائق نہین ہی مگر ایسے صاحب بصیرت و علماء و ملوک و سلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان و مخصوص
ہی اور اس سے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہی اور پیشتر اس سے کسی نے اہل سیر و تواریخ مین سے ایسی کتاب
تالیف نہین کی ہی کیونکہ اسمین بہت نئے امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین
نقاد محدثین مورخین سے اور اسمین لذت و فرحت ہی واسطے مستمعین کے انتہی اور واضح ہو کہ قبل اس سے کتاب
مغازی الرسول کا ترجمہ مغازی الصادقہ ہو چکا ہے اور اس نام مین سال تاریخ ہے چنانچہ اسکی اصل کتاب
مغازی کے اجزاء مین سے کتاب فتوح عجم ہے جسکا یہ ترجمہ بنام غزوہ عرب مشتمل بر تاریخ سال سنہ ۱۳۰۹ھ
قدسی کے اختتام پذیر ہوا نفع اللہ به الکاتبین و القارئین و السامعین و نفع به الطالبین و البائعین
و المشترین و صلی اللہ علی محمد سید النبیین و آلہ الطیبین و صحبه المنتجبین آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمہ مجموعہ واقدی فتوحات مغازی الصادقہ وفتوحات شام ومصر وفتوح عجم یکجا مرتب ہوا قبل اسکے اسی مطبع مین صرف فتوح الشام کا ترجمہ چھپکر شائع ہوا تھا چنانچہ اسقدر کثرت سے خریداری ہوئی کہ مکرر اس ترجمہ کے چھاپنے کی نوبت آئی اور اسی سلسلہ بار دوم مین فتوح المصر کا ترجمہ بھی بہ عنایت افزائی منشی سید عنایت حسین صاحب سید پوری کے جو سابق از ین مہر الخاقان ناظم رشتہ وزارت شاہ اودھ کے تھے مطبع مین پہونچا تھا اور دونون جلدون کا ایک مجموعہ مرتب ہوا تھا اور پھر تیسری مرتبہ طبع ہوا تھا خدا تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اندنون بزمان سعید وآوان حمید افضل العلماء زبدۃ الفضلا جناب مولوی لبشارت علیخان صاحب لکھنوی کی عرقریزی سے حسب الایماے عالیجناب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مالک مطبع اودھ اخبار مغازی الرسول اور فتوح العجم واقدی جو ترجمہ سے باقی تھین اُنکا ترجمہ بھی بایںن شائستہ و اصطلاحات عام فہم و محاورات روزمرہ مین مرتب ہوکر مجموعہ ہر چہار جلد کا یکجا ہوا اور ماہ جون ١٨٩٦ع مطبع منشی نولکشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہ واقع کانپور مین اول مرتبہ چھپا پس شائقان ہر دیار سے التماس ہے کہ حسب تفصیل ذیل علحدہ علحدہ بھی یہ ترجمہ مطبع سے خریدارون کو مل سکتا ہے۔

ترجمہ جلد اول مغازی الرسول مسمی بہ مغازی الصادقہ

ترجمہ فتوح الشام والمصر

ترجمہ فتوح العجم

امید ہی کہ بفضلہ تعالی حضرات شائقان یہ ترجمہ دست بدست جلد فروخت ہوکر بکرات مرات شائع ہو انشاء اللہ تعالی واللہ القدیر

تاریخ طبع ساختہ از شیوہ زبان نازک خیال شاعر بیمثال منشی بھگوان دیال متخلص عاقل

کردیہ طبع کتاب دلکشن ١٢٩١ھ	الگفت عاقل پی سال نبوی	منشی پاک گہر صاحب فن	طبع فرمود عجب کتاب

ایضاً

نوشتم کتاب چنین طبع گشت ١٢٩١ھ	پی سال تاریخ اوفی البدۃ	بلاریب مطبوع ہر طبع گشت	چو شد این نسخہ بے نظیر